تجلیات
شرح
مختارات

خصوصیات

- تمام عربی عبارت پر مکمل اعراب
- عبارت کا سلیس، عام فہم، آسان ترجمہ
- عبارت کا بین السطور ترجمہ
- اختصار کے ساتھ صاحب مضمون کا تعارف
- کتاب میں مذکور مقدس شخصیات کا مختصر تعارف
- مشکل کلمات کے لغات اور مصادر کا ذکر

تالیف: مفتی صابر محمود
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
مدرس جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر ہالٹ کراچی

پسند فرمودہ
یادگار اسلاف اُستاذ العلماء مناظر اسلام شیخ الحدیث
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اِدارۃ الرشید کراچی

تجلیات

اردو شرح

مختارات

خصوصیات

- تمام عربی عبارت پر مکمل اعراب • عبارت کا سلیس، عام فہم، آسان ترجمہ • عبارت کا بین السطور ترجمہ
- اختصار کے ساتھ صاحب مضمون کا تعارف • کتاب میں مذکور مقدس شخصیات کا مختصر تعارف
- مشکل کلمات کے لغات اور مصادر کا ذکر

تالیف

مفتی صابر محمود

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

مدرس جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر ہالٹ کراچی

پسند فرمودہ

یادگار اسلاف استاذ العلماء مناظر اسلام شیخ الحدیث

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

إدارة الرشيد کراچی

نام	تجلیات اردو شرح مختارات
مؤلف	مفتی صابر محمود
اشاعت دوم	ستمبر 2016
باہتمام	فیصل رشید
تعداد	۱۱۰۰

ادارۃ الرشید کراچی
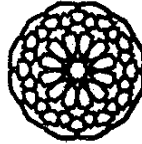
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

Tel: 021-34928643 Cell: 0321-2045610
E-mail: Idaraturrasheed@gmail.com

فہرست

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ نمبر

انتساب

برادر کبیر حضرت مولانا خالد محمود دامت برکاتہ کے نام

جن کو دیکھ کر حصول علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق اور جذبہ پیدا ہوا۔

عکس تقریظ

مناظر اسلام استاذ العلماء وکیل احناف شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب زید مجدہ

Sheikh ul Hadees Maulana
Dr. Manzoor Ahmad Mengal
Principal of Jamia Siddiqia Karachi
P.H.D. Jamshoro University, Sindh Pakistan

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل
رئیس جامعہ صدیقیہ کراچی
پی ایچ ڈی جامشورو یونیورسٹی سندھ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن وسنت کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لیے علوم آلیہ (صرف ونحو، بلاغت اور علم ادب) میں کمال مہارت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک ماہر فن قرآن وسنت کے معانی اور حقائق سے جس طرح واقف ہو سکتا ہے، کوئی دوسرا اس طرح واقف نہیں ہو سکتا۔

پہلے زمانہ میں علم ادب، صرف ونحو اور دیگر فنون میں کمال مہارت کے بعد ہی علم تفسیر وحدیث ہی پڑھائے جاتے تھے، تاہم آج وہ صورتحال نہیں رہی، طلبہ تو طلبہ اساتذہ اور علماء میں بھی اس کا جذبہ نہیں۔
ہمارے برادر مکرم مفتی صابر محمود صاحب (جو ایک باصلاحیت عالم دین ہیں) نے "تجلیات" (شرح "فتارات") لکھ کر حل کتاب کی ایک اچھی سی کوشش کی ہے، احقر نے مختلف مقامات سے کتاب کو دیکھا، جسے طلبہ اور طالبات کے لیے مفید پایا۔
دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان کی اس محنت کو قبول فرما کر آپ کی اور ہم سب کی مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔

منظور احمد

Al-Siddiq Social Village, Near Sector Q,
Gulshan-e-Maymar, Karachi-PAKISTAN.
Phone: 0213-5446996, 0322-2870363

الصدیق سوشل ویلج نزد سیکٹر Q گلشن معمار کراچی
فون نمبر: 0213-5446996, 0322-2870363

تقریظ

مناظر اسلام استاذ العلماء وکیل احناف شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب زید مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن وسنت کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے علوم آلیہ (صرف، نحو، بلاغت اور علم ادب) میں کمال مہارت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک ماہر فن قرآن وسنت معانی وحقائق سے جس طرح واقف ہو سکتا ہے، کوئی دوسرا اس طرح واقف نہیں ہو سکتا ہے۔

پہلے زمانے میں علم ادب، صرف، نحو اور دیگر فنون میں کمال مہارت کے بعد ہی علم تفسیر وحدیث پڑھائے جاتے تھے، تاہم آج وہ صورت حال نہیں رہی، طلبہ تو طلبہ اساتذہ اور علماء میں بھی یہ جذبہ نہیں۔

ہمارے برادر مکرم مفتی صابر محمود صاحب (جو ایک باصلاحیت عالم دین ہیں) نے "تجلیات" شرح "مختارت" لکھ کر حل کتاب کی ایک اچھی کوشش کی ہے، احقر نے مختلف مقامات سے کتاب کو دیکھا، جسے طلباء اور طلبات کے لئے مفید پایا۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان کی اس محنت کو قبول فرما کر آپ کی اور ہم سب کی مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔

منظور احمد مینگل

خادم جامعہ صدیقیہ کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله المنعم المفضال والصلاة والسلام على من أعطى الشريعة الحنيفية وعلى اله و أصحابه الذين قاموا بنصرة الدين المستقيم.

اما بعد! عربی زبان کا مرتبہ علم اور مقام کے اعتبار سے بڑے علوم میں سے ہے اور اس کی اہمیت وفضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اسلام اور عربی زبان کا ایک باہمی رشتہ قائم ہے جو محتاج بیان نہیں۔ چنانچہ اس کے مقام وفضیلت کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ خالق عرش وسمٰوٰت کا کلام عربی زبان میں ہے جیسا کہ اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ: ﴿الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ﴾۔ (النحل:103)

اور سردار دو جہاں ﷺ کی زبان مبارک اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: "عَن ابن عَباسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم: 'أحبوا العَربَ لِثَلاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالقُرآنَ عَرَبِيٌّ، وَلِسَانَ أَهلِ الجَنَّةِ عَرَبِيٌّ"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ"۔ اور ایک دوسری جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا تُثَبِّتُ الْعَقْلَ، وَتَزِيدُ فِي الْمُرُوءَةِ"۔ اور اسی طرح عربیت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفظَ الْقُرآنِ"۔ حضرت اکثم بن صفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "الرَّجُلُ بِلَا أَدَبٍ شخص بغير آلةٍ وجسدٌ بِلَا رُوحٍ"۔

پھر اگر اسلامی علوم پر نظر ڈالی جائے تو تفسیر واصول تفسیر، حدیث واصول حدیث، فقہ واصول فقہ، عقائد و توحید۔ تاریخ اسلام اور علوم الیہ میں منطق وفلسفہ کی اکثر وبیشتر کتب عربی زبان میں ڈھلی نظر آتی ہیں۔ یہی بنیادی وجہ ہے کہ ماہرین وموجدین فنون، قرآن وحدیث کے مفاہیم کو سمجھنے کے لئے عربی زبان کے اصول وقواعد اور ادب وبیان سے واقفیت کو بنیادی اساس قرار دیتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مقولہ ہے کہ: "لا يقبل الرجل بنوع من العلوم مالم يزين علمه بالعربية" یعنی کوئی آدمی علوم میں سے کسی علم میں قبولیت حاصل نہیں کرسکتا جب تک اپنے علم کو عربیت سے آراستہ نہ کرے۔

اسی احساس کی بناء پر اہل علم حضرات نے عربی قواعد وادب کی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ان حضرات میں سے ایک

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ جنہوں نے ادب اطفال سے لے کر درجات عالیہ وعلیا تک کے طلباء کے لئے ادبی کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ جن میں قصص النبیین (پانچ حصے)، القراءۃ الرشدۃ (تین حصے)، اور مختارات من ادب العرب، جیسی بے مثال کتابیں بہترین اسلوب میں تصنیف فرمائیں۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر پاک وہند کے علاوہ عرب ممالک کی جامعات نے بھی اس کو اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب۔ مختارات من ادب العرب۔ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان شاندار ادبی شہ پاروں میں سے ایک ہے جو عربی ادب میں بیک وقت عرب وعجم میں مشہور ومعروف اور مقبول ہے، جس میں چند چیدہ چیدہ ادبی شہ پارے جمع کر کے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی سال پہلے مرتب فرمایا تھا باوجود اس کے کہ سالہا سال گزر گئے لیکن اس کی طراوت ونضارت اور رنگینی وخوشنمائی تاحال قائم وسالم ہے بلکہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی معلوم ہورہی ہے اور اس پر ادیب کبیر الشیخ الاستاذ علی الطنطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ لکھ کر اس کی شان دوبالا کردی ہے اس کی اہمیت ومقبولیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ دنیاء عرب میں اسے داخل نصاب ہونے کا شرف ملا ہے اور پاکستان کی سب سے بڑی تنظیم "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" نے بھی کئی سالوں سے داخل نصاب کررکھا ہے۔

دور حاضر میں جب کہ ادب کی بھاگ دوڑ ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جن کو ادبی ڈھنگ کی ہوا بھی چھو کر نہیں گزری اور تاریخی حقائق کو بیان کرنے کی اسلوب سے بھی ناآشنا ہیں۔ آپ کے ہاتھوں میں موجود مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرتب کردہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علماء اور طلباء کی خدمت میں پیش فرمائی، مختارات ایک بے نظیر ادبی شہ پارہ ہے اور اس کا تعلق اگرچہ درس نظامی سے ہوچکا ہے لیکن یہ صرف علماء اور طلباء کے لئے ہی نہیں لکھی گئی اس لئے جہاں اس سے یہ حضرات استفادہ کرسکتے ہیں اسی طرح دیگر حضرات بھی اس سے بہرہ ور ہوسکتے ہیں بلکہ ہورہے ہیں۔

بندہ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر طلباء وطلبات اور دیگر حضرات کی سہولت غرض سے اس کے ترجمہ کا اہتمام کیا ہے اور اس میں انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ عبارت اور ترجمہ میں کسی قسم کی کمی اور تشنگی باقی نہ رہے۔ اور اس میں درجہ ذیل امور کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

- ...طلباء وطلبات کی سہولت کے لئے تمام عربی عبارت پر مکمل اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے
- ...ترجمہ میں، بین السطور ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ طلباء کے لئے مطالعہ کرنے میں دشوار نہ ہو۔
- ...اور ترجمہ سلیس انداز میں کیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی، کی گئی ہے کہ کسی بھی لفظ کا ترجمہ رہ نہ جائے۔
- ...عربی عبارت ترجمہ کیا گیا ہے اور جہاں لفظی ترجمہ مناسب نہ تھا وہاں مرادی معنی لیا گیا ہے۔
- ...اور اختصار کے ساتھ صاحب مضمون کا تعارف اور مضامین میں ذکر کردہ حضرات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا اکابرین امت میں سے اگر کسی کا

تذکرہ آیا ہے تو اسکا بھی مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے

❁۔۔۔مشکل کلمات کے لغات اور مصادر کو ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ بندہ نے عظیم اور مبارک کام میں اپنی علمی بساط کے مطابق بھرپور کوشش کی ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی باقی نہ رہ جائے لیکن انسان کمزور ہے اس سے غلطی کا نہ ہونا یہ بہت بعید ہے، اس لئے ایسی کوئی چیز رہ گئی ہو یا جس کو آپ حضرات ضروری سمجھتے ہوں اس سے ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اس کمی کو انشاء اللہ دوسری مرتبہ میں دور کیا جاسکے۔

اللہ ﷻ سے التجاء ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس کاوش کو اپنے دربار میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے بندہ، اس کے والدین اور اساتذہ کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین

صابر محمود غفرلہ

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

مدرس جامعہ انوار العلوم ملیر ہالٹ کراچی

۱۴ شوال مکرم، ۱۴۳۶

رابطہ:03158800032-03343637306

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ العلم

علم ادب کا لغوی معنی

لفظ "ادب" مختلف ابواب سے استعمال ہوتا ہے، باب کرم سے مصدر "أَدَبًا" آتا ہے بمعنی ادب والا ہونا۔ اور ادیب بھی اسی سے آتا ہے، ادیب کی جمع "أُدباء" ہے۔ باب ضرب سے اس کا مصدر "أَدْبًا" آتا ہے۔ بمعنی دعوت دینا، دعوت کا کھانا تیار کرنا، اسم فاعل آدب کا معنی کھانے پر بلانے والا۔ باب تفعیل سے اس کا معنی علم سکھانا آتا ہے، اور استفعال سے (اِسْتِئْدَابًا) اور تفعل (تَأَدُّبًا) سے ادب سیکھنے اور ادب والا ہونے کے معنی آتے ہیں۔

علم ادب کی تعریف

(۱) علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کے حوالہ سے تاج العروس (ج ۱ ص ۱۴۴) میں یہ تعریف نقل کی ہے: "اَلْأَدَبُ مَلَكَةٌ تَعْصِمُ مَنْ قَامَتْ بِهٖ عَمَّا يَشِينُهٗ" ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جس کے ساتھ قائم ہوتا ہے، ہر ناشائستہ بات سے اس کو بچاتا ہے۔

(۲) ابوزید انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب کی تعریف کی ہے:

"كُلُّ رِيَاضَةٍ مَحْمُوْدَةٍ يَتَخَرَّجُ بِهَا الْإِنْسَانُ فِيْ فَضِيْلَةٍ مِنَ الْفَضَائِلِ" ادب ایک ایسی اچھی ریاضت ہے جس کی وجہ سے انسان بہترین اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔

(۳) بعض لوگوں نے یہ تعریف کی ہے کہ:

هُوَ تَعَلُّمُ رِيَاضَةِ النَّفْسِ وَمَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ "ادب ریاضت نفس اور بہترین اخلاق کی تعلیم کا نام ہے"۔

(۴) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کے مقدمہ (ص ۵۵۳) میں ادب کی تعریف نقل کی ہے:

"اَلْأَدَبُ هُوَ حِفْظُ أَشْعَارِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهَا وَالْأَخْذُ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِطَرَفٍ" ادب عرب کے شعار، ان کی تاریخ، اخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کا نام ہے"

(۵) سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے "تعریفات" (ص ۶) اور صاحب منجد نے "المنجد" (ص ۵) میں ادب کی تعریف کی ہے:

"هُوَ عِلْمٌ يَحْتَرِزُ بِهٖ مِنَ الْخَلَلِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ لفظاً و كتابةً" علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچ سکے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک ہے ادب اور ایک ہے علم ادب، ادب کا مفہوم علم ادب سے زیادہ وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ادب ایک خاص ملکہ کا نام ہے، اس کا حسن اگر طور وطریقہ میں آجائے تو تہذیب کا نام پائے اگر کسی انسان کی زبان کی زینت بنے تو ادیب سے موسوم ہو اگر عام عبارت میں ہو تو نثر بنے۔ اگر کلام میں وزن کا بھیس اختیار کرے تو شعر کہلائے اور اگر بے معنی اصوات کی ہم آہنگی کو شرف بخشے تو موسیقی بن جائے۔

ادب کی تعریف میں یہ جتنے اقوال ہیں سب اسی صنف کو اجاگر کرنے کی اپنے اپنے الفاظ میں تعبیر کرنے کی کوششیں ہیں۔

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ وَكُلٌّ اِلٰی ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

جہاں تک علم ادب کا تعلق ہے تو مؤخر الذکر دو تعریفیں اس کے مصداق، مفہوم اور مقصد کے قریب تر ہیں۔

موضوع

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کے مقدمہ (ص ۵۵۳) میں علم ادب کے موضوع کے متعلق لکھا ہے: هٰذَا الْعِلْمُ لَا مَوْضُوْعَ لَهٗ يَنْظُرُ فِيْ اِثْبَاتِ عَوَارِضِهٖ أَوْ نَفْيِهَا۔ "اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے"۔

علم ادب کا مقام اور مرتبہ

(۱) علم ادب اور عربی زبان کے مقام اور مرتبہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنی مقدس کتاب کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: کہ

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا﴾

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِأَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَكَلَامَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ"۔

تم محبت کرو عرب سے تین باتوں کی وجہ سے کیوں کہ میں عربی ہوں (یعنی عربی النسل ہوں) اور قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔

(۳) اور حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اچھی طرح عربی زبان بول سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ عجمی زبان میں بات نہ کرے اس لئے کہ وہ دل میں نفاق پیدا کرتی ہے"۔

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ" عربی زبان سیکھو اس لئے وہ آپ کے دین سے ہے، یعنی دین کا حصہ ہے۔

(۵) حضرت اکثم بن صیفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اَلرَّجُلُ بِلَا أَدَبٍ شَخْصٌ بِغَيْرِ الْقُوَّ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ"۔

ادب کی وجہ تسمیہ

لسان العرب (عربی لغت کی بڑی معتبر کتاب ہے) میں لکھا ہے:

"اَلْاَدَبُ سُمِّيَ اَدَبًا لِاَنَّهُ يَأْدِبُ النَّاسَ اِلَى الْمَحَامِدِ وينهاهم عن المقابح و أَصْلُ الْاَدَبِ: اَلدُّعَاءُ" ادب کا معنی ہے بلانا یا دعوت دینا۔ ادب کو ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اخلاقِ حسنہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ بری صفات سے روکتا ہے۔

علم اِدب کی غرض وغایت

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ مقدمہ ابن خلدون (ص ۵۵۳) میں علم ادب کے مقصود اور غرض وغایت کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

"اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ مِنْهُ ثَمَرَتُهُ وَهِيَ الْاِجَادَةُ فِيْ فَنَّيِ الْمَنْظُوْمِ وَالْمَنْثُوْرِ عَلٰى أَسَالِيْبِ الْعَرَبِ وَمَنَاحِيْهِمْ"

علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ ہے اور اس کا ثمرہ عرب کے طرز اور اسلوب کے مطابق فن نظم ونثر میں مہارت حاصل کرنا ہے۔

علوم ادبیہ

علم ادب میں بارہ علوم استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں سے آٹھ علم اصول ہیں:

(۱) علم لغت (۲) علم اشتقاق (۳) علم صرف (۴) علم نحو (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (۸) علم قافیہ

اور چار فروع ہیں:

(۱) علم رسم الخط (۲) علم قرض الشعر (۳) علم انشاء (۴) علم محاضرات (تاریخ کا علم)۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے حلات زندگی

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی علی اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور مشہور علی میاں کے نام سے ہیں۔والد محترم کا نام مولانا حکیم سید عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام سید ابوالحسن علی بن حکیم سید عبدالحی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت ۶ محرم ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔اور آپ کا آبائی گاؤں تکیہ کلاں رائے بریلی ہے۔

ابتدائی تعلیم

آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کی ماں کی گود ہی سے شروع ہوگئی تھی،آپ میں اعلی صفات کا پیدا ہونا یہ آپ ماں کی تربیت ہی کا اثر تھا۔

مولانا نے جن اساتذہ سے کسب علم کیا وہ یکتائے روزگار تھے۔ناظرہ قرآن لکھنو میں محلہ کے امام حافظ محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ختم کیا۔اس کے بعد اپنے چچا جان سید عزیز الرحمٰن سے بقدر ضرورت اردو پڑھی اور فارسی تعلیم کا آغاز انجمن حمایت اسلام کی فارسی کی پہلی اور دوسری کتاب سے ہوا۔ابھی آپ کی عمر دس سال تھی کہ آپ کے والد محترم انتقال فرما گئے۔اس کے بعد اپنے عم محترم سے بوستان پڑھی اور ماسٹر محمد زمان خان صاحب سے حساب اور اردو عبارت نویسی سیکھی فارسی کی کتاب اصول فارسی مصنفہ مولانا فاروق احمد چڑیا کوٹی پڑھنے کے بعد آپ کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب نے عربی زبان کی تعلیم کے لئے شیخ خلیل بن محمد بن حسین یمنی بھوپالی کے سپرد کر دیا۔ابتدائی تعلیم صرف نحو کے بعد عربی نصاب میں نہج البلاغہ،مقامات حریری،دلائل الاعجاز،عشر قصائد پڑھیں۔بارہ تیرہ سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بے تکلف عربی گفتگو پر قادر ہو گئے تھے۔۱۹۲۷ء میں ۱۴ سال کی عمر میں شیخ خلیل صاحب کے اصرار پر لکھنو یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل ادب پاس کیا اور اس کے بعد بغیر تیاری ومحنت کے فاضل حدیث کا امتحان دیا اور پاس ہو گئے۔۱۹۳۰ء میں مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے سورۃ البقرۃ کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۳۱ء میں دوبارہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حجۃ اللہ البالغہ کا درس لیا اور امتحان دیکر پاس ہو گئے۔

۱۹۳۲ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری اور ترمذی کا درس لیا اور حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نفحۃ العرب اور ملا علی قاری کی شرح نقایہ پڑھی اور اسی سال ہی حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکمل دورہ تفسیر کیا اور امتحان میں نمایاں نمبرات لے کر کامیاب ہوئے۔

سلوک وطریقت

جب پہلی بار ۱۹۳۰ء میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تفسیر پڑھنے گئے تو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا تو لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ میں اجازت اور خلافت عطاء فرمائی۔ ۱۹۴۸ء میں حضرت عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے چاروں سلاسل میں اجازت بیعت عطاء فرمائی۔

تدریس

جس وقت اپ نے تدریس شروع کی تو اس وقت آپ کی عمر ۲۰ سال تھی، اور آپ نے ندوہ میں تدریسی خدمت اس وقت شروع کی جبکہ مولانا عبدالرحمن کاشغری ندوی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم ندوہ سے جدا ہو کر مدرسہ عالیہ کلکتہ کی خدمت پر مامور ہو چکے تھے اور مولانا عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ندوہ میں تفسیر اور ادب پڑھایا کرتے تھے تو یہی کتب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کی گئیں اور یہی دونوں مضامیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اختصاصی مضمون تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ایک جامع شخصیت تھی آپ متواضع سنجیدہ، نرم خو، بلند حوصلہ سادہ مزاج تھے، دنیا آپ کو علم دینی، عربی زبان اور اسلامی ادب ستون، فقید المثال، معتبر داعی اسلام، ادیب خوش بیان مقرر، عارف باللہ، مفکر اسلام کے القاب سے یاد کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے صدر نشین، رابطہ عالم اسلامی کے تاسیسی رکن مجلس شوارئ دارالعلوم دیوبند کے رکن، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے صدر، مجلس انتظامی ومجلس عاملہ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے سربراہ، عربی اکیڈمی دمشق کے رکن، مجلس مدینہ یونیورسٹی کے رکن، مجلس عاملہ مؤتمر عالم اسلامی بیروت کے رکن، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر، رابطہ الادب الاسلامی العالمیہ کے صدر، مجلس انتظامی اسلامک سینٹر جینوا کے رکن، آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز آکسفورڈ یونیورسٹی کے صدر، عربیت کے امام، عالم اسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیت، عظیم مفکر، اقلیم علم کے تاجدار، سرمایہ قوم وملت، عربی اور اردو میں سینکڑوں کتابوں کے مصنف، عظیم داعی، مصلح کبیر، مفسر جلیل، مؤرخ ذی وقار، عالم باعمل، بیک وقت متنوع اور مختلف صفات کے مالک تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی ایک طویل فہرست ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیفات ۷۶ اور اردو تصنیفات کی تعداد ۲۶۸ ہیں

ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف ذکر کی جاتی ہے۔

(1) تاریخ دعوت وعزیمت (2) کاروان ایمان وعزیمت (3) کاروان زندگی (4) نبی رحمت

(5) عالم عربیت کا المیہ (6) نقوش اقبال (7) ارکان اربعہ (8) قصص النبیین (5 حصے)

(9) القراءۃ الراشدہ (3 حصے) (10) مختارات من ادب العرب (11) صحبت با اہل دل (12) حیات عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

وفات:

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بروز جمعہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء عین نماز جمعہ کے وقت سورۃ یٰسین کی آیۃ کریمہ ﴿فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّأَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾ کی تلاوت کرتے ہوئے ہوئی۔ "إنا لله وإنا اليه راجعون"۔ آپ کا جنازہ حضرت مولانا سید رابع حسنی ندوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا اور تدفین روضہ شاہ علم اللہ رای بریلی انڈیا میں ہوئی۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
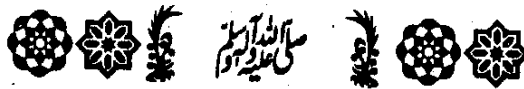
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمة الكتاب

اَلحمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ، والصلوةُ وَالسَّلامُ على سيّدِنا ومولانا محمّدٍ وآلِه وصَحْبِه أجمَعِينَ، ومَنْ تَبِعَهم بإحسانٍ إلى يَومِ الدِّينِ۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہان والوں کو پالنے والا ہے اور درود وسلام ہو ہمارے آقا وسردار محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر آپ کے تمام صحابہ پر اور اس شخص پر جو بھلائی کے ساتھ آپ کا اتباع کرے۔

أمّا بعدُ! فإنَّ الأدَبَ العَرَبِيَّ قد أصِيبَ بِمِحْنَةٍ أصِيبَ بِهَا أدَبُ كُلِّ أمّةٍ، وهِيَ مِحْنَةٌ تَكَادُ تَكُونُ طَبِيعِيَّةً ومُطَّرِدَةً لِلآدَابِ وَاللُّغَاتِ إلا أنَّ آجالَها تَختلِفُ، فقَدْ يَطُولُ أجَلُ هٰذهِ الْمِحْنَةِ فِي أدَبِ قَومٍ وَيَقصُرُ فِي أدَبِ قَومٍ آخَرِينَ، وذٰلكَ رجعٌ إلَى الأَحْوَالِ الْإِجتِمَاعِيَّةِ والْعَوَامِلِ السِّيَاسِيَّةِ وحَرَكَاتِ الإصْلاحِ والتَّجْدِيدِ والْبَعْثِ الْجَدِيدِ، فإذَا تَوَفَّرَتْ فِي أمّةٍ نَصُرَ أجَلُ هٰذهِ الْمِحْنَةِ، وَإذَا فُقِدَتْ أوْ ضَعُفَتْ طَالَ أمَدُ هٰذهِ الْمِحْنَةِ، وَطَالَ شَقَاءُ الأَدَبِ وَالأُمَّةِ بِهَا۔

حمد وثناء کے بعد! عربی ادب بھی دوسری قوموں کے ادب کی طرح آزمائش میں مبتلا ہے۔ ادب اور لغت پر آنے والی یہ آزمائش طبعی اور عام ہے، مگر فرق یہ ہے کہ اس آزمائش کا وقت مختلف ہوتا ہے کہ کسی قوم کے ادب پر آزمائش طویل مدت کے لیے ہوتی ہے اور کسی قوم کے ادب پر مختصر وقت کے لیے، اس کی وجہ اجتماعی احوال، سیاسی عوامل، اصلاح اور تجدید کے تحریکیں اور نیا نظریہ ہے۔ جس قوم میں یہ چیزیں زیادہ ہوں، اس کے ادب پر آزمائش تھوڑے وقت کے لیے ہوتی ہے اور جہاں یہ چیزیں نہ پائی جائیں یا کمزور ہوں تو آزمائش لمبی ہوجاتی ہے اور اس کی وجہ سے ادب اور اس قوم کی بدبختی بھی لمبی ہوجاتی ہے۔

إنَّ هٰذهِ الْمِحْنَةَ هُوَ تَسَلُّطُ أصْحَابِ الصِّنَاعَةِ وَالتَّكَلُّفِ على هٰذَا الأَدَبِ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَه حِرْفَةً وَصِنَاعَةً وَ يَحْتَكِرُونَه احْتِكَارًا وَيَتَنَافَسُونَ فِي تَنْمِيقِهِ وتَحْبِيرِهِ لِيُثْبِتُوا بِه بَرَاعَتَهُمْ وَتَفَوُّقَهُمْ وَيَصِلُوا بِه إلَى أغْرَاضِهِمْ، ويَسْتَمِرُّ ذٰلكَ وَيَسْتَفْحِلُ حتّى يُصْبِحَ الأَدَبُ مَقصُورًا عَلَيْهِمْ مُخْتَصًّا بِهِمْ، وَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَفْهَمُ مِن كَلِمَةِ الأَدَبِ إلّا مَا أُثِرَ عَن

هٰذِهِ الطَّبَقَةِ مِن كَلَامٍ مَصنُوعٍ وَأَدَبٍ تَقلِيدِيٍّ لَا قُوَّةَ فِيهِ وَلَا رُوحَ، وَلَا جِدَّةَ فِيهِ وَلَا طَرَافَةَ، وَلَا مُتعَةَ فِيهِ وَلَا لَذَّةَ۔

کوئی شک نہیں کہ ادب پر یہ آزمائش ان جعلی اور بناوٹی ادیبوں کی طرف سے مسلط ہوئی ہے جو اسے پیشہ بنا کر بطور کاریگری کے اسے اختیار کرتے ہیں، اور بخل کرتے ہوئے اسے اپنے لیے خاص کرتے ہیں اور اسے مزین کرنے اور عبارت آرائی میں رغبت رکھتے ہیں، تاکہ اس کے ذریعے اپنا کمال اور برتری ثابت کر کے اپنے مقصد تک پہنچ جائیں۔ یہ سلسلہ یوں ہی آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ ادب انہی لوگوں کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آ جاتا ہے کہ ادب کے کلمے سے وہی کچھ سمجھتے ہیں جو اس طبقہ سے منقول ہوتا ہے، یعنی بناوٹی کلام اور روایتی ادب نہ اس میں قوت ہوتی ہے نہ روح، نہ جدت ہوتی ہے اور نہ عمدگی، نہ لطف ہوتا ہے اور نہ مزا۔

وَيَطغَى هٰذَا الأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ التَّقلِيدِيُّ عَلَى كُلِّ مَا يُؤثَرُ عَن هٰذِهِ الأُمَّةِ وَتَحتَوِي عَلَيهِ مَكتَبَتُهَا الغَنِيَّةُ الزَّاخِرَةُ مِن أَدَبٍ طَبعِيٍّ وَكَلَامٍ مُرسَلٍ، وَتَعبِيرٍ بَلِيغٍ يُحَرِّكُ النُّفُوسَ وَيُثِيرُ الاعجَابَ، وَيُوَسِّعُ آفَاقَ الفِكرِ، وَيُغرِيْ بِالتَّقلِيدِ، وَيَبعَثُ فِي النَّفسِ الثِّقَةَ، وَلَا عَيبَ فِيهِ إِلَّا أَنَّه صَدَرَ عَن رِجَالٍ لَم يَنقَطِعُوا إِلَى الأَدَبِ وَالإِنشَاءِ ولَم يَتَّخِذُوهُ حِرفَةً وَمَكسَبًا، وَلَم يَشتَهِرُوا بِالصِّنَاعَةِ الأَدَبِيَّةِ، وَلَم يَكُن لِهٰذَا النِّتَاجِ الأَدَبِيِّ الجَمِيلِ الرَّائِعِ عُنوَانٌ أَدَبِيٌّ، وَلَم يَكُن فِي سِيَاقٍ أَدَبِيٍّ، وَإِنَّمَا جَاءَ فِي بَحثٍ دِينِيٍّ أَو كِتَابٍ عِلمِيٍّ، أَو مَوضُوعٍ فَلسَفِيٍّ أَو اجتِمَاعِيٍّ، فَبَقِيَ مَغمُورًا مَطمُورًا فِي الأَدَبِ الدِّينِي، أَوِ الكُتُبِ العِلمِيَّةِ وَلَم يَشَأِ الأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ بِكِبرِيَائِهِ أَن يَفسَحَ لَه فِي مَجلِسِهِ وَلَم يَنتَبِهْ لَهُ مُؤَرِّخُو الأَدَبِ بِضَيقِ تَفكِيرِهِم وَقُصُورِ نَظَرِهِم فَيَنَوِّهُوا بِهِ وَيُعطُوهُ مَكَانَهُ اللَّائِقَ بِهِ۔

اور یہ مصنوعی وروایتی ادب امت سے منقول ہر چیز پر غالب آ جاتا ہے اور کفایت کرنے والے قیمتی کتب خانے اس سے بھرے ہوئے ہیں، یعنی طبعی ادب، کلامِ مرسل اور بلیغ تعبیر جو دلوں کو ہلا دیتی ہے، خودی کا جوش پیدا کرتی ہے، سوچ وفکر میں وسعت پیدا کرتی ہے، اتباع پر ابھارتی ہے اور دلوں میں اعتماد پیدا کرتی ہے۔ اس ادب میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں کہ یہ ایسے لوگوں سے صادر ہوا ہے جو ادب وانشاء سے الگ نہیں ہوئے، نہ انہوں نے اسے پیشے کے طور پر اختیار کیا اور نہ وہ ادبی شہ پاروں کی وجہ سے مشہور ہوئے، اس تعجب خیز، خوبصورت ادبی پیداوار کا کوئی عنوان نہیں تھا اور نہ یہ کسی ادب کی طرز پر تھا، بلکہ یہ ادب کسی دینی بحث، علمی کتاب، کسی فلسفی یا اجتماعی موضوع میں ظاہر ہوا تھا۔ سو اب یہ چیز دینی ادب یا علمی کتابوں میں گم ہو کر رہ گئی اور مصنوعی ادب نے اپنے تکبر کی وجہ سے اپنی مجلس میں وسعت کر کے اسے جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور ادب کے مؤرخین بھی تنگ سوچ اور تنگ نظری کی وجہ سے اس ادب کی تعظیم کرنے اور مناسب مقام دینے سے غافل رہے۔

إِنَّ هٰذَا الأَدَبَ الطَّبِيعِيَّ الجَمِيلَ القَوِيَّ كَثِيرٌ وَقَدِيمٌ فِي المَكتَبَةِ العَرَبِيَّةِ، بَل هُوَ أَكبَرُ سِنًّا وَأَسبَقُ زَمَنًا مِن

الأَدَبِ الصِّنَاعِيِّ، فَقَدْ دُوِّنَ هٰذَا الأَدَبُ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالسِّيرَةِ قَبْلَ أَنْ يُدَوَّنَ الأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ فِي كُتُبِ الرَّسَائِلِ وَالْمَقَامَاتِ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَحْظَ مِنْ دِرَاسَةِ الأُدَبَاءِ وَالْبَاحِثِينَ وَعِنَايَتِهِمْ مَا حَظِيَ بِهِ الأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ، مَعَ أَنَّهُ هُوَ الأَدَبُ الَّذِي تَجَلَّتْ فِيهِ عَبْقَرِيَّةُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَسْرَارُهَا وَبَرَاعَةُ أَهْلِ اللُّغَةِ وَلِيَاقَتِهِمْ، وَهُوَ مَدْرَسَةُ الأَدَبِ الأَصْلِيَّةُ الأُولٰى۔

یہ خوبصورت طاقتور طبعی ادب عربی کتابوں میں بہت زیادہ اور پہلے سے ہے، بلکہ مصنوعی ادب سے عمر میں بڑا ہے زمانے کے اعتبار سے مقدم ہے، رسائل ومقامات میں مصنوعی ادب کی تدوین سے پہلے ہی حدیث اور سیرت کی کتب میں طبعی ادب کی تدوین کی جا چکی تھی، لیکن اسے ادیبوں اور محققین کی توجہ وعنایت کا اتنا حصہ نہیں ملا جتنا مصنوعی ادب کو ملا ہے، حالانکہ یہی وہ ادب ہے جس میں عربی زبان کی سرداری اور اس کے اسرار ورموز ہیں، اسی میں اہل لغت کا کمال اور مہارت ظاہر ہوئی ہے اور یہی ادب کا پہلا اور اصلی مدرسہ ہے۔

وَنَأْخُذُ كُتُبَ الْحَدِيثِ وَالسِّيرَةِ كَمِثَالٍ لِهٰذَا الأَدَبِ الطَّبْعِيِّ أَوَّلًا فَنَقُولُ: إِنَّهَا اشْتَمَلَتْ عَلَى مُعْجِزَاتٍ بَيَانِيَّةٍ وَقِطَعٍ أَدَبِيَّةٍ سَاحِرَةٍ، تَخْلُو مِنْهَا مَكْتَبَةُ الأَدَبِ الْعَرَبِيِّ عَلَى سِعَتِهَا وَغِنَاهَا، وَهُوَ دَلِيلٌ عَلَى صِحَّةِ هٰذِهِ اللُّغَةِ وَمُرُونَتِهَا وَاقْتِدَارِهَا عَلَى التَّعْبِيرِ الدَّقِيقِ عَنْ خَوَاطِرَ وَمَشَاعِرَ، وَوِجْدَانَاتٍ وَكَيْفِيَّاتٍ نَفْسِيَّةٍ عَمِيقَةٍ دَقِيقَةٍ، وَوَصْفٍ بَلِيغٍ مُصَوِّرٍ لِلْحَوَادِثِ الصَّغِيرَةِ، وَهِيَ الْكُتُبُ الَّتِي حَفِظَتْ لَنَا مَنَاهِجَ كَلَامِ الْعَرَبِ الأَوَّلِينَ وَأَسَالِيبَ بَيَانِهِمْ، وَلَئِنْ صَحَّ مَا قَالَهُ الرَّقَاشِيُّ: "إِنَّ مَا تَكَلَّمَتْ بِهِ الْعَرَبُ مِنْ جَيِّدِ الْمَنْثُورِ أَكْثَرُ مِمَّا تَكَلَّمَتْ بِهِ مِنْ جَيِّدِ الْمَنْظُومِ، فَلَمْ يُحْفَظْ مِنَ الْمَنْثُورِ عُشْرُهُ، وَلَا ضَاعَ مِنَ الْمَوْزُونِ عُشْرُهُ"، فَكُتُبُ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ تَسُدُّ هٰذَا الْفَرَاغَ الْوَاقِعَ فِي تَارِيخِ الأَدَبِ الْعَرَبِيِّ تَنْقُلُ إِلَيْنَا هٰذَا الذُّخْرَ الأَدَبِيَّ الَّذِي أَعْتَقِدُ أَنَّهُ قَدْ ضَاعَ، وَتَمْتَازُ أَنَّهَا قَدِ اتَّصَلَ سَنَدُهَا وَصَحَّتْ رِوَايَتُهَا فَهِيَ أَوْثَقُ مَصْدَرٍ لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْبَلِيغَةِ الَّتِي كَانَتْ سَائِدَةً فِي عَهْدِهَا الذَّهَبِيِّ الأَوَّلِ وَلِلأَدَبِ الْعَرَبِيِّ الَّذِي كَانَ مُنْتَشِرًا فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

سب سے پہلے ہم بطور مثال کے حدیث اور سیرت کی کتابوں کو لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کتابیں ایسے واضح معجزات، جادوئی اثر ادبی قطعات پر مشتمل ہیں، جن سے عربی ادب کا کتب خانہ اپنی وسعت وغنا کے باوجود خالی ہے۔ یہ دلیل ہے کہ یہ لغت صحیح اور ٹھوس ہے، نفس وشعور، جذبات، گہری باریک نفسانی کیفیات کی تعبیر اور چھوٹے چھوٹے واقعات کی بلیغ انداز میں تصویر کشی کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہوں نے پرانے اہل عرب کے کلام کے طریقے اور انداز کو محفوظ کیا۔ اور واقعی علامہ رقاشی کی یہ بات درست ہے کہ "اہل عرب کی عمدہ منثور کلام، منظوم کلام سے زیادہ ہے لیکن ان کے منثور کلام

کا دسواں حصہ بھی محفوظ نہیں ہے اور منظوم کلام کا دسواں حصہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ احادیث کی کتابیں عربی ادب کی تاریخ میں واقع ہونے والے اس خلا کو ہماری طرف اس ادبی ذخیرہ کو منتقل کر کے پُر کردیتی ہیں جس کے بارے میں کہا جارہا تھا کہ وہ ضائع ہوگیا ہے، ان کتب کی امتیازی شان یہ ہے کہ ان کی سند متصل ہے اور روایت محفوظ ہے۔ لہذا یہ کتابیں اس بلیغ عربی کی مضبوط ترین مصادر اور جڑ ہیں، جو اپنے سنہری دور میں رائج تھیں اور عربی ادب کا قوی ترین مأخذ ہیں جو جزیرۂ عرب میں پھیلا ہوا تھا۔

إنَّ هٰذِهِ الْكُتُبَ تَشْتَمِلُ عَلٰى رِوَايَاتٍ قَصِيرَةٍ وَطَوِيلَةٍ وَكُلُّهَا أَمْثِلَةٌ جَمِيلَةٌ لِلُغَةِ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ الَّتِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ بِهَا وَيُعَبِّرُونَ فِيهَا عَنْ ضَمَائِرِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ، وَيَجِدُ دَارِسُ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ فِيهَا مِنَ الْبَلَاغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، وَالْقُدْرَةِ الْبَيَانِيَّةِ، وَالْوَصْفِ الدَّقِيقِ، وَالتَّعْبِيرِ الرَّقِيقِ، وَعَدَمِ التَّكَلُّفِ وَالصِّنَاعَةِ مَا يَقِفُ أَمَامَهُ خَاشِعًا مُعْتَرِفًا لِلرُّوَاةِ بِالْبَلَاغَةِ وَالتَّحَرِّي فِي صِحَّةِ النَّقْلِ وَالرِّوَايَةِ، وَلِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ بِالسَّعَةِ وَالْجَمَالِ۔

یہ کتب لمبی اور چھوٹی روایات پر مشتمل ہیں، یہ سب روایات اس خالص عربی لغت کی بہترین مثالیں ہیں جو اہل عرب بولا کرتے تھے اور جس کے ذریعے وہ اپنے دل کی بات کہتے تھے، عربی ادب کا طالب ان میں عربی بلاغت، قدرت بیانیہ، باریک اوصاف، عمدہ تعبیر اور عدم تکلف اور بناوٹ سے دوری پائے گا جب وہ ان کے سامنے عاجزی کے ساتھ نگاہ نیچی کر کے کھڑا ہوگا اور راویوں کی بلاغت، روایت کرنے اور نقل کرنے میں غور وفکر اور عربی زبان کی وسعت اور خوبصورتی کا اعتراف کرے گا۔

أَمَّا الرِّوَايَاتُ الطَّوِيلَةُ فَهِيَ ثَرْوَةٌ أَدَبِيَّةٌ ذَاتُ قِيمَةٍ فَنِّيَّةٍ عَظِيمَةٍ وَهِيَ الَّتِي تَجَلَّتْ فِيهَا بَلَاغَةُ الرَّاوِي الْعَرَبِيِّ واقْتِدَارُهُ عَلَى الْوَصْفِ وَالتَّعْبِيرِ وَالتَّصْوِيرِ، وَهِيَ الَّتِي يَطُوِّلُ فِيهَا نَفَسَهُ فَيَحْكِي حِكَايَةً يُعَبِّرُ فِيهَا عَنْ مَعَانٍ كَثِيرَةٍ وَأَحَاسِيسَ دَقِيقَةٍ، وَمَنَاظِرَ مُتَنَوِّعَةٍ، فَلَا يَخْذُلُهُ اللِّسَانُ وَلَا يَخُونُهُ الْبَيَانُ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْهُ مَدَدُ اللُّغَةِ، وَكَأَنَّهَا لَوْحَةٌ فَنِّيَّةٌ مُنْسَجِمَةٌ مُتَنَاسِقَةٌ قَدْ أَبْدَعَ فِيهَا الْفَنَّانُ، أَوْ صُورَةٌ مُتَنَاسِبَةٌ قَدْ أَحْسَنَ فِيهَا الْمُصَوِّرُ كُلَّ الْإِحْسَانِ۔

باقی لمبی روایات تو وہ بہت بڑا فنی، قیمتی ادبی سرمایہ ہیں، انہی روایات میں عربی راوی کی بلاغت، وصف، تعبیر اور تصویر کشی پر قدرت ظاہر ہوتی ہے، انہی روایات میں وہ سانس لمبا کرتا ہے، پھر ایسی حکایت بیان کرتا ہے جس میں بہت سے معانی، باریک احساسات اور مختلف مناظر ہوتے ہیں، نہ اس کی زبان لڑکھڑاتی ہے نہ بیان خیانت کرتا ہے اور نہ لغت کی مدد پیچھے ہٹتی ہے۔ گویا وہ ایسی مرتب فنی تختی ہے جس میں ماہرین نے عمدہ طریقہ ایجاد کیا ہے، یا وہ ایسی صورتیں ہیں جن میں مصور نے ہر لحاظ سے عمدگی اختیار کی ہے۔

اِقْرَأْ مَعِيَ حَدِيثَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ تَخَلُّفِهِ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ مَوْضُوعٌ دَقِيقٌ مُحْرِجٌ، يُطْلَبُ مِنْهُ الصَّرَاحَةُ وَالِاعْتِرَافُ بِالتَّقْصِيرِ، وَالشَّهَادَةُ عَلَى النَّفْسِ، وَيُطْلَبُ مِنْهُ تَصْوِيرُ ذٰلِكَ الْجَوِّ الْقَاتِمِ الْعَابِسِ الَّذِي عَاشَ فِيهِ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَيُطْلَبُ مِنْهُ تَصْوِيرُ الْخَوَاطِرِ الَّتِي كَانَتْ تَجِيشُ فِي صَدْرِهِ وَتُسَاوِرُ نَفْسَهُ وَهُوَ يَعِيشُ فِي جَفَاءٍ وَعِتَابٍ مِمَّنْ يُحِبُّهُمْ وَتَرْبُطُهُ

بِهِمُ الْعَقِيدَةُ وَالْعَاطِفَةُ، لَا يَجِدُ لَذَّةً فِي فِرَاقِهِمْ وَلَا يَرَى فِي الدُّنْيَا عِوَضًا عنهم، وَتَصوِيرُ تِلْكَ الصِّلَةِ الزَّوجِيَّةِ وَالْحُبِّ الْعَمِيقِ الَّذِي يَرْبِطُه بِالنَّبِيِّ ﷺ رَبْطًا وَثِيقًا محكمًا، لَا يَحُلُّه الْعِتَابُ وَالْعِقَابُ، وَلَا يُضْعِفُه إِقْبَالُ الْمُلُوكِ عليه وَتَوَدُّدُهم إليه، وَتَصوِيرُ ذٰلِكَ السُّرُورِ الَّذِي غَمَرَهُ عَلَى إِثْرِ قَبُولِ تَوْبَتِه، مَا أَصْعَبَ هٰذَا الْمَوْضُوعَ، وَمَا أَكْثَرَه تَعَقُّدًا وَدِقَّةً، وَلٰكِنَّه بِبَلَاغَتِه الْعَرَبِيَّةِ يَتَغَلَّبُ على هٰذِه الْمَشَاكِلِ النَّفْسِيَّةِ وَالْأَدَبِيَّةِ، وَيَتْرُكُ لنا ثَرْوَةً نَعْتَزُّ بِهَا۔

ذرا میرے ساتھ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھیئے، جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے، یہ بہت ہی باریک اور پریشان کن موضوع ہے، جس میں ان کی کوتاہی کی صراحت اور اعتراف ہے اور اپنے خلاف گواہی دینے کا مطالبہ ہے، اس تاریک اور سخت فضا کا منظر نظر آتی ہے جس میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے پچاس راتیں گزاریں، ایسے دلوں کی تصویر کشی کی گئی ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے سینے میں جوش مار رہے تھے، وہ ایسے لوگوں کی جفا اور ناراضگی میں زندگی گزار رہے تھے جن سے ان کو محبت تھی اور اسے ان سے ایک شفقت اور عقیدہ نے جوڑ رکھا تھا کہ وہ ان کی جدائی میں کوئی لذت نہیں پاتے تھے، دنیا میں ان کا کوئی عوض اور نعم البدل نہیں تھا، اور اسی سے اس روحانی تعلق اور گہری محبت کی منظر کشی ہوتی جس نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مضبوطی سے ان کو ڈھاپ لیا تھا، اس کو سزا وعتاب نہ توڑ سکا اور نہ ان کی طرف بادشاہوں کا میلان اسے کم کرسکا، اس سے اس خوشی کی تصویر کشی ہوتی ہے جس نے توبہ قبول ہونے کے بعد ان پر چھائی رہی۔ یہ موضوع کتنا مشکل ہے اور کتنا پیچیدہ اور گہرا ہے، لیکن وہ اپنی عربی بلاغت کی وجہ سے اس نفسانی اور ادبی مشکلوں پر غالب آ گئے اور ہمارے لیے ایک قیمتی سرمایہ چھوڑا جو ہمارے لیے قابل فخر ہے۔

اِقْرَأْ مَعِيَ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الصَّغِيرَةَ الَّتِي اقْتَبَسْنَاهَا مِنْ حَدِيثِه الطَّوِيلِ، وَهُوَ يَحْكِي مَا أَحَاطَ بِهٰذِهِ الْغَزْوَةِ الْعَظِيمَةِ مِنْ ظُرُوفٍ وَأَجْوَاءٍ، وَيُصَوِّرُ تِلْكَ الْحَالَةَ النَّفْسِيَّةَ الَّتِي تَخَلَّفَ فِيهَا عَنْ هٰذِهِ الْغَزْوَةِ وَمَا انْتَابَهُ مِنَ التَّرَدُّدِ، وَلَمْ يَكُنِ التَّخَلُّفُ عَنِ الْغَزَوَاتِ مِنْ سِيرَتِه وَعَادَتِه، وَتَمَتَّعْ بِمَا احْتَوَتْ عليه هٰذِهِ الْقِطْعَةُ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْجَمَالِ، وَصِدْقِ التَّصوِيرِ وَبَرَاعَةِ التَّعْبِيرِ۔

میرے ساتھ اس چھوٹے سے ٹکڑے کا مطالعہ کرو جو میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث سے لیا ہے، وہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب اسی غزوہ کا چرچا تھا، اس نفسانی کیفیت کی تصویر کشی کو بیان کرتا ہے جس کیفیت میں وہ اس غزوہ سے پیچھے رہ گئے تھے اور جو فکر انہیں لاحق ہوئی تھی، حالانکہ وہ ان کی عادت اور طریقہ اس غزوے سے پیچھے رہنا نہیں تھا۔ آپ اس واقعہ کو پڑھ کر لذت حاصل کریں گے، جو اس واقعہ قوت، جمال، سچائی اور حسن تعبیر کی تصویر کشی پر مشتمل ہے۔

"وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَه، فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عليه فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ

الْجِدُّ۔ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَہٗ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِھَازِی شَیْئاً، فَقُلْتُ أَتَجَھَّزُ بَعْدَہٗ بِیَوْمٍ أَوْ یَوْمَیْنِ ثُمَّ أَلْحَقُھُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَھَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَیْئاً، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ لَمْ أَقْضِ شَیْئاً، فَلَمْ یَزَلْ بِی حَتّٰی أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَھَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِکَھُمْ، وَلَیْتَنِی فَعَلْتُ! فَلَمْ یُقَدَّرْ لِی ذٰلِکَ، فَکُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَطُفْتُ فِیھِمْ أَحْزَنَنِی أَنِّی لَا أَرٰی إِلَّا رَجُلاً مَغْمُوصاً عَلَیْہِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَہُ اللّٰہُ مِنَ الضُّعَفَاءِ"۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور لوگ درختوں کے سائے میں بیٹھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیاری فرمائی اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ تھے، میں ہر روز صبح تیاری کا سوچتا تاکہ ان کے ساتھ سامان تیار کرلوں لیکن بغیر کچھ کیے واپس آجاتا اور دل میں کہتا کہ میں تیاری کرسکتا ہوں، میرے ساتھ یہی معاملہ چلتا رہا حتیٰ کہ لوگوں نے بڑی مشکل سے تیاری مکمل کرلی اور رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ نکل پڑے۔ اور میں نے کچھ تیاری نہیں کی تھی، میں نے کہا: ایک دو دن میں تیاری کر کے ان تک پہنچ جاؤں گا، چنانچہ ان کے جانے کے بعد میں صبح تیاری کرنے کے لیے نکلا، لیکن بغیر کچھ کیے واپس لوٹ آیا، پھر اگلی صبح بھی نکلا اور واپس لوٹ آیا اور میں کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔ میرے ساتھ مسلسل یوں ہی ہوتا رہا، لوگوں نے جلدی کیا اور لشکر بہت دور نکل گیا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اب بھی نکلوں تو ان تک پہنچ جاؤں گا، کاش میں ایسا کرلیتا! لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد میں جب لوگوں میں جاتا اور ان میں گھومتا تو یہ بات مجھے بہت دکھ پہنچاتی کہ یہاں یا تو وہ لوگ نظر آتے جن پر نفاق کی مہر لگی تھی یا وہ کمزور لوگ تھے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا ہے۔

ثُمَّ انْظُرْ کَیْفَ یُصَوِّرُ حَالَتَہٗ وَقَدْ ھَجَرَہُ الْمُسْلِمُونَ وَنُھُوا عَنْ کَلَامِہٖ، وَکَیْفَ یُعَبِّرُ عَنْ حَالَۃِ الْمُحِبِّ الَّذِی ھَجَرَہُ الْحَبِیبُ عُقُوبَۃً وَتَأْدِیباً وَھُوَ یَطْمَعُ فِی وُدِّہٖ وَیَتَسَلّٰی بِنَظَرَاتِہٖ وَالَّذِی لَمْ یَزِدْہُ ھٰذَا الْعِتَابُ إِلَّا رُسُوخاً فِی الْمَحَبَّۃِ وَلَوْعَۃً وَجَوًی، دَعْہُ یَقُصُّ قِصَّتَہٗ بِلِسَانِہِ الْبَلِیغِ:

پھر آپ دیکھیں کہ وہ کس انداز میں اپنی حالت بیان کرتے ہیں، جب مسلمانوں نے ان کا بائیکاٹ کردیا تھا اور لوگوں کو ان سے بات کرنے سے روک دیا گیا تھا، دیکھیں! وہ اس محب اور عاشق کی حالت کو کیسے بیان کرتے ہیں جسے محبوب نے سزا دینے اور ادب سکھانے کے لیے چھوڑ دیا ہو، حالانکہ وہ محب اس کی محبت کی طمع کرتا ہے، اس کے دیکھنے سے تسلی حاصل کرتا ہے۔ اور وہ ایسا عاشق ہے کہ اس سزا نے اس کی محبت، عشق اور سوزش میں اور اضافہ کردیا۔ چھوڑو! وہ اپنی بلیغ زبان میں اپنا قصہ بیان کرتے ہیں:

"وَنَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ الْمُسْلِمِینَ عَنْ کَلَامِنَا أَیُّھَا الثَّلَاثَۃُ مِنْ بَیْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْہُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَیَّرُوا لَنَا حَتّٰی تَنَکَّرَتْ فِی نَفْسِی الْأَرْضُ فَمَا ھِیَ الَّتِی أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِکَ خَمْسِینَ لَیْلَۃً، فَأَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَکَانَا وَقَعَدَا فِی بُیُوتِھِمَا یَبْکِیَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَکُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَھُمْ فَکُنْتُ أَخْرُجُ وَأَشْھَدُ الصَّلَاۃَ مَعَ الْمُسْلِمِینَ وَأَطُوفُ فِی الْأَسْوَاقِ،

وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ! هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ۔

اور رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے بات کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا۔ لوگ ہم سے دور رہنے لگے اور ہمارے لئے بالکل بدل گئے یہاں تک کہ میرے لیے زمین تک اجنبی ہوگئی یہ وہ نہیں رہی جس کو میں جانتا تھا، اسی حالت میں پچاس راتیں گزر گئیں۔ باقی میرے دو ساتھی کمزور پڑ گئے اور گھروں میں ہی بیٹھ کر روتے رہتے جبکہ میں جوان اور قوم میں طاقتور آدمی تھا، میں باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں گھومتا رہتا لیکن کوئی بھی میرے ساتھ بات تک نہ کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتا، جب وہ نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے ہوتے، انہیں سلام کرتا، میں دل میں سوچتا کہ آپ ﷺ نہیں میرے سلام کے جواب میں اپنے لبوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں ان کے قریب ہی نماز پڑھتا، اور نظر بچا کر انہیں دیکھتا رہتا، جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں ان کی طرف دیکھتا تو آپ نظریں پھیر لیتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی یہ بے رخی بہت طویل ہوگئی تو میں چلتے چلتے اپنے چچازاد ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا وہ لوگوں میں مجھے سب سے پیارے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم میرے بارے میں جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش ہوگئے، میں نے پھر پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا، وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، یہ سن کر میری آنکھیں بہہ پڑیں اور میں واپس پلٹا اور دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا۔

وَاقْرَأْ مَعِي كَذٰلِكَ حَدِيثَ الْإِفْكِ الَّذِي ظَهَرَتْ فِيهِ بَرَاعَةُ السَّيِّدَةِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الْأَدَبِيَّةُ وَقُوَّتُهَا الْبَيَانِيَّةُ وَحُسْنُ تَصْوِيرِهَا وَوَصْفِهَا لِلْعَوَاطِفِ وَالْمَشَاعِرِ النِّسْوِيَّةِ اللَّطِيفَةِ الدَّقِيقَةِ، وَقَدْ تَجَلَّتْ فِي هٰذِهِ الْقِطْعَةِ رِقَّةُ عَاطِفَةِ الْمَرْأَةِ الْمُحِبَّةِ لِزَوْجِهَا، مَعَ إِبَاءِ الْحُرَّةِ الْوَاثِقَةِ بِعَفَافِهَا وَطَهَارَتِهَا، الْمُؤْمِنَةِ بِرَبِّهَا، وَقَدْ أَضْفَى هٰذَا الْمَزِيجُ الْغَرِيبُ مِنَ الرِّقَّةِ وَالشِّدَّةِ، وَالْعَاطِفَةِ وَالْعَقْلِ۔ زِدْ إِلَى ذٰلِكَ بَيَانَ عَائِشَةَ الَّتِي تَقَلَّبَتْ فِي أَعْطَافِ الْبَلَاغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَانْتَقَلَتْ فِيهَا مِنْ بَيْتٍ إِلَى بَيْتٍ، قَدْ أَضْفَى كُلُّ ذٰلِكَ عَلَى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ مِنَ الْجَمَالِ الْفَنِّيِّ مَا يَجْعَلُهَا مِنَ الْقِطَعِ الْأَدَبِيَّةِ الْخَالِدَةِ فِي الْأَدَبِ۔

(اسی طرح) آپ میرے ساتھ واقعۂ افک کا پڑھیئے، جس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ادبی کمال اور قوت

بیانیہ ظاہر ہوتی ہے،لطیف نسوانی خیالات، جذبات کا حسنِ بیان اوران کی بہترین تصویر کشی ظاہر ہوتی ہے۔اس مختصر سے عبارت میں خاوند سے محبت کرنے والی اپنی پاکدامنی پر یقین رکھنے والی اوررب پر ایمان رکھنے والی شریف عورت کی خودداری کا جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔اس نرمی، سختی، جذبہ اور عقل کے عجیب اختلاط نے کمال کر دیا ہے۔اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا اضافہ کروجو عربی بلاغت کے اطراف میں پھرتی رہی اور ایک گھر سے دوسرے گھر جاتی رہی۔تحقیق ان سب باتوں نے اس روایت میں مزید ایسی فنی خوبصورتی کا اضافہ کیا جس کی وجہ سے یہ روایت عربی ادب کے شہ پاروں میں داخل ہوگئی اور ہمیشہ عربی ادب میں رہے گی۔

انظُرْ کیفَ تَصِفُ مَاتقولُہ النّاسُ وتَحدّثُوا بہ وما شَعَرَتْ بہ مِن تَغیُّرٍ فِی وَجْہِ الرّسُولِ، تَذْکُرْ کُلَّ ذٰلِکَ فِی حَیاءِ المرْأَۃِ وَأَدَبِھا مِن غیرِ إبْھَامٍ أوعَی:

دیکھو! وہ لوگوں کی من گھڑت باتوں کواوراس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر آنے والی تبدیلی کو کیسے بیان کررہی ہیں، کہ یہ سب کچھ پیچیدگی اور جواب دیئے بغیر حیااورادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بیان کررہی ہیں۔

قَالَت عَائِشَۃُ: "فَقَدِمْنا المَدِینَۃَ فَاشتَکَیتُ حِینَ قَدِمْتُ شَھرًا وَالنّاسُ یُفِیضُونَ فِی أَصحَابِ الإفْکِ لَا أَشعُرُ بِشَیءٍ مِن ذٰلِکَ، وھُوَ یُرِیبُنِی فِی وَجَعِی أَنّی لَا أَعْرِفُ مِن رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اللُّطفَ الَّذی کُنتُ أرَی مِنہ حِینَ اشتَکی۔ إنّمَا یَدخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَیُسَلِّمُ ثُمّ یَقُولُ: "کَیفَ تِیکُمْ؟ ثُمّ یَنصَرِفُ فذٰلِکَ یُرِیبُنِی، وَلَا أَشعُرُ بِالشّرِّ"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، واپس آجانے کے بعد ایک مہینہ تک میں بیمار رہی، لوگ ایسی ایسی جھوٹی باتوں میں پڑ گئے جن کی مجھے خبر ہی نہیں تھی، مجھے یہ بات بہت بے قرار کررہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پہلے کی طرح نرمی والا برتاؤ نہیں دیکھا جو بیماری کی حالت میں ہوتا، وہ سلام کر کے صرف حال پوچھتے اور چلے جاتے۔یہی چیز مجھے شک میں ڈالتی اس کے علاوہ مجھے کسی بات کا علم نہیں تھا۔

وتَذْکُرُ تَوَجُّعَھَا مِنَ الخَبَرِ المُشَاعِ فتقولُ: "فبَکَیتُ یومِی ذٰلِکَ کُلَّہ، لَا یَرْقَأُ لِی دَمْعٌ وَلَا أکتَحِلُ بِنَومٍ، قَالَتْ: "وَأَصبَحَ أَبَوَایَ عِندِی، وقَدْ بَکَیتُ لَیلَتَینِ وَیَوماً، لَا أکتَحِلُ بِنومٍ وَلَا یَرقَأُ لِی دَمعٌ حتی إنّی لأَظُنُّ أنّ البُکاءَ فالِقٌ کَبِدِی"۔

چاروں طرف پھیلی ہوئی خبر کی تکلیف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں سارادن روتی رہی، آنسو تھے کہ رکتے ہی نہ تھے، میں سو بھی نہ سکی، فرماتی ہیں کہ ایک صبح میرے والدین میرے پاس آئے اور میرا حال یہ تھا کہ میں مسلسل دودن اور ایک رات سے رورہی تھی، نہ میں سوئی اور نہ میرے آنسو رکے، یہاں تک کہ مجھے یقین ہوگیا کہ رونے کی وجہ سے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔

وَتَتَقَدّمُ فِی الحِکَایَۃِ وَتَذْکُرُ کَیفَ یَسألُھا رسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَمّا قِیلَ عَنْھَا وَیَعزِمُ عَلیھا الصِّدقَ، فَلَا تَلبَثُ أنْ

تعتريها حميّةُ المرأة العفيفة الفاضلة، ويقلّص دمعها حتى لا تحسّ منها بقطرة، وترجو أباها وأمها أن يجيبا عنها رسول الله ﷺ فيمتنعان ويفضلان السكوت حياءً من رسول الله ﷺ واستحياءً من الدفاع عن قضية بنتها وهو الدفاع عن النفس، فتنبري للكلام القوي الصريح المبين، وهي البليغة الأديبة، وتتمثّل بقول سيدنا يعقوب وتفوّض أمرها إلى الله، وتنزل براءتها من السماء فتطلب منها أمها أن تشكر رسول الله ﷺ وتقوم إليه فتأبى في دلال العفائف وأنفة المؤمن، أن تحمد إلا الله الذي أنزل براءتها من فوق سبع سماوات، وخلّد طهارتها إلى آخر يوم يقرأ فيه القرآن ويؤمن به۔

آگے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے لوگوں کی باتوں کے بارے میں پوچھا حالانکہ آپ ﷺ کو ان کی سچائی کا یقین تھا، تو انہیں فوراً فضیلت والی پاکدامن عورت کی غیرت لاحق ہوگئی، آنسو تھم گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا، انہیں امید تھی کہ ان کے ماں باپ بیٹی کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں گے، لیکن وہ خاموش رہے، انہیں رسول اللہ ﷺ سے حیا آ گئی، وہ اس لیے بھی رک گئے کہ بیٹی کا دفاع اپنا دفاع ہوتا ہے، تو ایک بلیغہ ادیبہ نے قوی اور واضح کلام کے ساتھ جواب دینے کی جرأت کی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا، چنانچہ جب آسمان سے ان کی برأت کا حکم آیا تو ان کی والدہ نے مطالبہ کیا کہ بیٹا! اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کا شکرادا کرو، لیکن آپ نے باحیا اور پاکدامن عورتوں کی طرح نازونخرے کے ساتھ انکار کر دیا کہ اللہ کے سوا کسی کی تعریف نہیں کریں گی کہ جس ذات نے ساتویں آسمان کے اُوپر سے برأت کا اعلان فرمایا ہے اور ان کی پاکیزگی کو اسُ دن تک کے لئے ثبت کر دیا کہ جس دن تک قرآن پڑھا جاتا رہے گا اور اس پر ایمان لایا جاتا رہے گا۔

واقرأ كذلك حكايتها للهجرة النبوية وذكرها لتفاصيلها وما وقع لرسول الله ﷺ وصاحبه رضي الله عنه في الطريق، ووصولهما إلى المدينة، وكيف تلقاهما الأنصار، وفرحوا بقدوم رسول الله ﷺ وكل ذلك مثال رائع للوصف الدقيق البليغ والبيان القادر الوصّاف۔

اسی طرح ان کا ہجرت نبویہ سے متعلق بیان کردہ واقعہ کی تفصیل پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس سفر میں مدینہ پہنچنے تک جو واقعات پیش آئے، اور یہ کہ انصار نے کس طرح ان کا استقبال کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے کس قدر خوش ہوئے، یہ سب عمدہ، دقیق، بلیغ اور بیان پر قدرت کی مثالیں ہیں۔

وهنالك روايات أخرى طويلة النفس، ضافية البيان، تشتمل على غرر الكلام وبدائع الحسان ومناهج العرب الأولين في كلامهم، كحديث صلح الحديبية وحديث الإيلاء وغير ذلك، كانت تستحق أن تكون في

الْمَكَانَةَ الأُوْلَى فِي دِرَاسَاتِنَا الأَدَبِيَّةِ، وَلٰكِنَّهَا أَفْلَتَتْ مِنْ نَظَرِ الْمُؤَلِّفِينَ وَالنَّاقِدِينَ؛ لأنها لم تَدخُل في دَوَاوِينِ الأَدَبِ، وَلأَنَّ تَصَوُّرَهُم لِلأَدَبِ كَانَ تَصَوُّراً مَحدُوداً جَامِداً لاَ يَعدُو الصِّنَاعَةَ۔

یہاں کچھ دوسری روایات بھی ہیں، جو طویل گفتگو اور فصیح البیان کلام کی چمک، خوبصورت عجائبات اور عرب کے دور اول کے کلام کے طریقوں پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ حدیث صلح حدیبیہ، ایلاء اور اس طرح کی دوسری احادیث، یہ اس لائق ہیں کہ ہمارے ادب کی پہلی صف میں رکھی جائیں، لیکن مؤلفین اور ناقدین کی نظر ان پر اس لیے نہیں پڑی کہ یہ ادب کے دیوان میں نہیں تھی اور دوسرا اس لیے کہ ان کا ادب کے بارے میں جو تصور تھا وہ ایسا جامد اور محدود تھا جو بناوٹ کے قریب تھا۔

وَيَلِي الْحَدِيثَ كُتُبُ السِّيرَةِ فقد حَفِظَتْ لنا جُزْءًا كَبِيراً مِنْ كَلاَمِ الْعَرَبِ الأَقْحَاحِ، وَمَثَّلَتْ تِلْكَ اللُّغَةَ الْبَلِيغَةَ فِي الْعُصُورِ الْعَرَبِيَّةِ الأُولَى وَهَذَّبَهَا الإِسْلاَمُ وَرَقَّقَهَا، وَاشْتَمَلَتْ عَلَى قِطَعٍ أَدَبِيَّةٍ لاَ يُوجَدُ لَهَا نَظِيرٌ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمُتَأَخِّرَةِ۔

اور فصاحت میں سیرت کی کتابیں سے حدیث قریب تر ہیں، ان میں بھی ہمارے لیے خالص عرب کے کلام کا بہت سا حصہ محفوظ ہے، ان میں دور اول کی بلیغ عربی زبان کی مثالیں ملتی ہیں، اسلام نے اسے سنوارا اور نرم کیا، ان کتابوں میں ایسے ادبی ٹکڑے ہیں جن کی نظیر جدید عربی کتابوں میں نہیں ملتی۔

اقْرَأْ فِي سِيرَةِ ابْنِ هِشَامٍ حَدِيثَ حَلِيمَةَ ابْنَةِ أَبِي ذُؤَيْبٍ السَّعْدِيَّةِ عَنْ رَضَاعَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاقْرَأْ فِيهَا قِصَصَ الاِضْطِهَادِ وَالتَّعْذِيبِ، وَاقْرَأْ فِيهَا مَغَازِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحُرُوبَهُ، وَاقْرَأْ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالشَّمَائِلِ وَفِي كُتُبِ التَّارِيخِ وَالسِّيَرِ أَحَادِيثَ الْوَصْفِ وَالْحِلْيَةِ تَجِدُ مِنَ الْقُدْرَةِ الْفَائِقَةِ عَلَى الْوَصْفِ وَالتَّعْبِيرِ وَالْبَيَانِ وَالسَّاحِرِ لِدَقَائِقِ الْحَيَاةِ وَخَوَالِجِ النَّفْسِ، وَتَرَى مِنَ اللُّغَةِ النَّقِيَّةِ الصَّافِيَةِ وَاللَّفْظِ الْخَفِيفِ وَالتَّعْبِيرِ الدَّقِيقِ الرَّقِيقِ مَا يُطْرِبُكَ وَيَمْلَؤُكَ سُرُوراً وَلَذَّةً وَثِقَةً وَإِيمَاناً بِعَبْقَرِيَّةِ هٰذِهِ اللُّغَةِ، وَرَغْبَةً فِي دِرَاسَتِهَا وَالتَّوَسُّعِ فِيهَا۔

میرے ساتھ سیرت ابن ہشام میں موجود رسول اللہ ﷺ کی رضاعت سے متعلق حضرت حلیمہ بنت ابوذویب کی روایت کا مطالعہ کرو، آپ کو اس میں نبی اکرم ﷺ پر آنے والے پُرمشقت اور کٹھن حالات وواقعات ملیں گے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور جنگوں کا مطالعہ کرو، شمائل، احادیث اور تاریخ وسیرت کی کتابوں میں آپ ﷺ کے اوصاف اور حلیہ مبارک کی روایات پڑھو، تو آپ ان میں ایسی قدرت پائیں گے جو زندگی کی باریکیوں، دل کے خلجان بیان کرنے کا وصف، اس کی تعبیر اور سحر بیانی سے فائق ہوگی، اور صاف زبان، آسان الفاظ، گہری اور باریک تعبیر میں ایسی چیز ملے گی جو آپ کو خوش کردے گی، آپ کو سرور، لذت، خود اعتمادی، اس عبقری زبان پر یقین سے بھر دے گی اور اس زبان کی تعلیم اور توسیع میں رغبت پیدا کرے گی۔

وَهٰكَذَا صَانَ اللهُ هٰذِهِ اللُّغَةَ الْكَرِيمَةَ الأَمِينَةَ لِلْقُرْآنِ مِنَ الضَّيَاعِ وَانْتَقَلَتْ ثَرْوَتُهَا مِنْ جِيلٍ إِلَى جِيلٍ وَمِنْ كِتَابٍ إِلَى

کتاب، حتّی جاءَ دَوْرُ التّألیفِ والتّاریخِ فِی القَرْنِ الثّالِثِ والرّابعِ، وحَفِظَ لَنا المُؤَرِّخُونَ أمثالَ الطّبری وَالمَسعُودِیِّ وَالأُدَباءِ أمثالَ الجَاحِظِ وابْنِ قُتَیبَةَ وأبی الفَرَجِ الأصْبَهَانِیّ ثَرْوَةً زَاخِرَةً مِنَ الأدَبِ فِی کُتُبِهِم وحَفِظُوا لنا تلکَ اللُّغَةَ العَذْبَةَ البَلِیغَةَ الَّتِی کَانَ العَرَبُ الفُصَحَاءُ یَتَکَلَّمُونَ بها فِی بُیُوتِهِم وعَلٰی مَوَائِدِهِم وفِی مَجَالِسِ انْبِسَاطِهِم، وجَاءَ منها الشَّیئُ الکَثِیرُ فِی کِتَابِ البُخَلاءِ لِلْجَاحِظِ وکِتَابِ الإمَامَةِ والسِّیَاسَةِ لابْنِ قُتَیبَةَ وکِتَابِ الأغَانِی لأبِی الفَرَجِ الأصْبَهَانِیّ (عَلٰی ضَآلَةِ قِیمَةِ الکِتَابَینِ الأخِیرَینِ التَّارِیخِیَّةِ) وَرَوضَةِ العُقَلاءِ ونُزْهَةِ الفُضَلاءِ وکِتَابِ الأمْتَاعِ وَالمُؤَانَسَةِ لأبی حَیَّانَ التَّوحِیدِیّ، وهٰذِهِ کُتُبُ التَّارِیخِ والأدَبِ الَّتِی تُمَثِّلُ لَنا العَرَبِیَّةَ فِی جَمَالِهَا الأوَّلِ ونَقَائِهَا الأصِیلِ وسَعَتِهَا النَّادِرَةِ۔

اوراسی طرح اللہ تعالی نے اس قرآن کی امین زبان کو ضائع ہونے سے بچایا اور یہ دولت نسل در نسل اور کتاب در کتاب منتقل ہوتی چلی آئی، یہاں تک کہ تیسری اور چوتھی صدی میں تالیف وتاریخ کا دور آ گیا، طبری اور مسعودی جیسے مؤرخین نے اور جاحظ، ابن قتیبہ اور ابوالفرج اصبہانی جیسے ادیبوں نے اپنی کتابوں میں ہمارے لیے ادب کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا اور ہمارے لیے اس بلیغ میٹھی لغت کو محفوظ کر دیا جو اہل عرب اپنے گھروں میں، دسترخواں پر اور مجلسوں میں بے تکلفی کے ساتھ بولتے تھے۔اس کا بہت سا حصہ جاحظ کی ''کتاب البخلاء'' میں، ابن قتیبہ کی کتاب "الامامۃ والسیاسۃ" میں، ابوالفرج کی ''کتاب الاغانی'' میں (باوجود اس کے ان آخری کتابوں کی تاریخی حیثیت کم ہے) اور ابوحیان توحیدی کی کتاب "روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء" اور "امتاع المؤانسۃ" میں محفوظ ہے۔ یہ ادب اور تاریخ کی وہ کتابیں ہیں جن میں عربی زبان کی خوبصورتی، اس کی پاکیزگی اور اس کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ثُمَّ جَاءَ دَوْرُ المُتَکَلِّفِینَ المُقَلِّدِینَ لِلْعَجَمِ، ونَبَغَ فِی العَوَاصِمِ العَرَبِیَّةِ أمثَالُ أبی إسْحَاقَ الصَّابِیِّ وأبی الفَضْلِ بنِ العَمِیدِ والصَّاحِبِ بنِ عَبَّادٍ، وأبی بَکْرٍ الخَوَارِزْمِیِّ، وَبَدِیعِ الزَّمَانِ الهَمْدَانِیِّ وأبی العَلاءِ المَعَرِّی، واخْتَرَعُوا أسلُوبًا لِلْکِتَابَةِ وَالإنْشَاءِ هُوَ بِالصِّنَاعَةِ الیَدَوِیَّةِ وَالوَشْیِ وَالتَّطْرِیزِ أشْبَهُ منه بالبَیَانِ العَرَبِیِّ السَّلْسَالِ وَکَلامِ العَرَبِ الأوَّلِینَ المُرْسَلِ الجَارِی مَعَ الطَّبْعِ، وغَلَبَ عَلَیهِمُ السَّجْعُ والبَدِیعُ وَغَلَوْا فِی ذٰلِکَ غُلُوًّا أذْهَبَ بَهَاءَ اللُّغَةِ وَرُوَائَهَا وقَیَّدَ الأدَبَ بِسَلاسِلَ وأغْلالٍ أفْقَدَتْ حُرِّیَّتَهُ وانْطِلاقَهُ وخِفَّةَ رُوحِهِ وجَمَالَهُ۔

پھر عجم کے پیروکار جعلی ادیبوں کا دور آیا اور عربی علاقوں میں ابواسحاق صابی، ابوالفضل بن عمید، صاحب بن عباد، ابوبکر خوارزمی، بدیع الزمان ہمدانی اور ابوالعلاء معری جیسے لوگ ظاہر ہوئے، انہوں نے تحریر اور مضمون نگاری کا ایسا طریقہ ایجاد کیا جو خوشگوار عربی اور پہلے عربوں کے مرسل کلام اور طبیعت کے خلاف خودساختہ، آراستہ وپیراستہ اور بیل بوٹے بنانے جیسا تھا اور مزید یہ کہ اس پر سجع بندی، نوادرات کا غلبہ ہو گیا اور انہوں نے اتنا غلو کیا کہ عربی زبان کی رونق اور خوشگواری کو ختم کر دیا، اور عربی ادب کو ایسے زنجیروں میں جکڑ دیا گیا جس نے اس کی آزادی، روانگی، اس کی روح اور جمال کو نظروں سے اوجھل کر دیا۔

وتَزعَمُ هٰؤلاءِ الأَدَبَ العَرَبِيَّ واحتكَرُوهُ وخضَعَ لهُمُ العَالَمُ العَرَبِيُّ الإسلامِيُّ لِنُفوذِهم وعُلوِّ مَكانَتِهِم تارةً، ولِلإنحطاطِ الفِكرِيِّ وَالإجتِمَاعِي الَّذِى كَانَ يَسُودُ عَلَى العَالَمِ الإسلامِيِّ أخرىٰ. وأَصبَحَ أسلُوبُهم لِلكِتَابَةِ هُوَ الأُسلُوبُ الوَحِيدُ الَّذِى يُحتَذَى وَيُقَلَّدُ فِى العَالَمِ الإسلامِيِّ۔

ان لوگوں نے عربی ادب کو گھڑا اور جمع کرلیا، عالم عربی اسلامی کبھی تو ان کے اثر ورسوخ اور بلند شان کی وجہ سے اور کبھی فکری اور اجتماعی انحطاط کی وجہ سے ان کے تابع ہوگیا جو دوسرے عالم اسلامی کی قیادت کررہا تھا حتی کہ صرف ان لوگوں کا انداز کتابت ہی نمونہ بن گیا جس کی عالم اسلام میں پیروی کی جانے لگی۔

وجَاءَ أَبو القَاسِمِ الحَرِيرِيُّ فَأَلَّفَ المَقَامَاتِ وهُوَ أُسلُوبُ الكِتَابَةِ المُسَجَّعَةِ المُختَمَرِ وتَهَيَّأَتْ لِقَبولِهَا النُّفُوسُ فَعَكَفَ عليها العَالَمُ الإسلامِيُّ دِرَاسةً وشَرحاً وتَقلِيداً وحِفظاً، وتَغَلغَلَتْ فِى مَدَارِسِ الفِكرِ وَالأَدَبِ، وبَقِيَتْ مُسَيطِرَةً عَلَى العُقُولِ وَالأَقلَامِ أَطوَلَ مُدَّةٍ تَمَتَّعَ بِهَا كِتَابٌ أَدَبِيٌّ، وَمَا ذَاكَ لِفَضلِ الكِتَابِ بَلْ لأَنَّه قد وَافَقَ هَوَى النُّفُوسِ وصَادَفَ عَصرَ الجُمُودِ وَالعُقمِ الأَدَبِيِّ فِى العَالَمِ الإسلامِيِّ۔

پھر ابوالقاسم حریری آئے، انہوں نے مقامات تالیف کی، جو مسجع تحریر کا مخمور انداز میں ہے، لوگوں نے اسے قبول کرلیا اور عالم اسلام اس کتاب کی تعلیم وتدریس، تشریح وتقلید اور اسے یاد کرنے میں لگ گیا، یہاں تک کہ یہ کتاب فکر وادب کی درسگاہوں میں داخل ہوگئی اور ایک لمبے عرصے تک عقلوں اور قلموں میں باقی رہی، ادبی کاتبوں نے اس سے خوب فائدہ حاصل کیا۔ یہ سب کچھ کتاب کی شان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ کتاب خواہش نفسانی کے مطابق تھی اور یہ اس زمانے میں آئی جب عالم اسلام میں ادب خشکی اور بانجھ پن میں مبتلا تھا۔

ثُمَّ جَاءَ القَاضِي الفَاضِلُ مُجَدِّدُ أُسلُوبِ الحَرِيرِيِّ وبِالأَصَحِّ مُقَلِّدُه وهُوَ وَزِيرُ أَعظَمِ دَولَةٍ إسلَامِيَّةٍ فِى عَصرِهَا، وكَاتِبُ سِرِّ أَحَبِّ سُلطَانٍ فِى عَهدِه صَلَاحِ الدِّينِ الأَيُوبِيِّ قَاهِرِ الصَّلِيبِيِّينَ ومُعِيدِ مَجدِ المُسلِمِينَ فَانتَشَرَ أُسلُوبُه فِى العَالَمِ الإسلَامِيِّ وَحَرَصَ عَلَى تَقلِيدِه الكُتَّابُ وَالمُنشِؤُونَ فِى أَنحَاءِ المَملَكَةِ الإسلَامِيَّةِ۔

پھر قاضی فاضل آئے، جنہوں نے علامہ حریری کے انداز کی تجدید کی بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کی پیروی کی، وہ اپنے زمانے کی اسلامی حکومت میں وزیر اعظم تھے اور اپنے زمانے کے محبوب ترین، عیسائیوں پر غلبہ پانے والے اور مسلمانوں کی عظمت لوٹانے والے عظیم بادشاہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے راز لکھتے تھے، ان کا انداز عالم اسلام میں پھیل گیا اور مملکت اسلامیہ کے اطراف میں بسنے والے کاتبین اور انشا پرداز ان کی تقلید کرنے لگے۔

وهكذا بقِيَ أُسلوبٌ وَحِيدٌ يَتَحَكَّمُ فِي الْعَالَمِ الإسلاميِّ وَيُسَيطِرُ عَلَى الأَوْسَاطِ الأَدَبِيَّةِ وَأَصْبَحَ مَا خَلَفَه هٰؤُلاءِ الكُتَّابُ الْمُتَصَنِّعُونَ مِن تُراثٍ أَدَبِيٍّ هُوَ المَعْنَى بِالأَدَبِ العَرَبِيِّ۔ وَجَاءَ الْمُؤَرِّخُونَ لِلأَدَبِ فَاعْتَبَرُوهم أَئِمَّةَ البَلاغَةِ وَأُمَرَاءَ البَيَانِ وَأَصْحَابَ الأَسَالِيبِ وقدّموا ما كتبوه وعرضوه لِلدَّارِسِينَ وَالبَاحِثِينَ وقَلَّدَ بَعضُهم بعضاً وتناقلوه، وَأَصْبَحَتْ كتبُ التَّارِيخِ وَالأَدَبِ نُسخَةً وَاحِدَةً وَأَصْبَحَتِ الكِتَابَةُ صُورَةً وَاحِدَةً مِنَ القَرْنِ التَّاسِعِ إِلَى القَرْنِ الثَّالِثَ عَشَرَ، لا يَستَثنِي منها إلاّ عَبقَرِيّانِ اثْنَانِ، أَوَّلُهُمَا ابنُ خلدونٍ، وثَانِيهِمَا الإِمَامُ أَحمَدُ بنُ عَبدِ الرَّحِيمِ الدِّهلَوِيُّ۔ (م١١٦٧ھ)

اسی طرح یہی ایک انداز باقی رہ گیا تھا جو عالم اسلام میں حکومت کرتا رہا اور ادبی حلقوں میں غالب رہا اور ان مصنوعی لکھاریوں نے جو عربی میراث چھوڑی وہی عربی ادب کا معنی بن کر رہ گئی۔ پھر ادب کے مؤرخین نے انہیں بلاغت کا امام، بیان کا بادشاہ اور اصحاب الاسالیب باور کرایا اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ سب اساتذہ وطلبہ کے سامنے رکھ دیا، ان میں سے کچھ لوگوں نے دوسروں کی پیروی اور نقل کی، جس کے نتیجے میں ادب وتاریخ کی ساری کتب ایک نسخہ بن گئیں، نویں صدی سے لے کر تیرہویں صدی تک کتابت کی ایک ہی صورت چلتی رہی، دو حضرات اس سے مستثنیٰ رہے ایک ابن خلدون اور دوسرے احمد بن عبدالرحیم دہلوی (متوفی: ۱۱۶۷ھ)۔

وتَنَاسَى هٰؤُلاءِ مَا كَتَبَ غَيرُهم وانصَرَفَ النَّاسُ حتّى البَاحِثِينَ منهم عَنْ ذَخَائِرِ الأَدَبِ العَرَبِيِّ الثَّمِينَةِ، وَلَم يُفَكِّرْ أَحَدٌ فِي أَنْ يَبحَثَ التَّارِيخَ وَالسِّيَرَ وَالتَّرَاجِمَ وفِي مُؤَلَّفَاتِ العُلَمَاءِ عَنْ قِطَعٍ أَدَبِيَّةٍ رَائِعَةٍ تَفُوقُ فِي قُوَّتِها وحَيَوِيَّتِها وسَلاسَتِها وسَلامَتِها وفِي بَلاغَتِها وجَمَالِ لُغَتِها عَلَى دَوَاوِينَ أَدَبِيَّةٍ ومَجَامِيعَ وَرَسَائِلَ أَكَبَّ عليها النَّاسُ وافْتَتَنُوا بِها۔

اوران لوگوں نے دوسروں کی کتابیں اوجھل کردیں اور لوگ یہاں تک کہ بحث ومباحثہ کرنے والے بھی عربی ادب کے قیمتی خزانے سے منہ پھیر گئے، کسی نے یہ نہیں سوچا کہ وہ تاریخ، سیر، تراجم اور علماء کی کتابوں میں ان خوشگوار ادبی قطعات سے بحث کریں جو اپنی قوت، ہیئت، روانی، سلامتی، بلاغت اور لغت کے جمال میں ان ادبی کتابوں، مجموعہ اور رسائل سے بالاتر ہیں جن پر لوگ اوندھے منہ گرے ہوئے ہیں اور جن کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہیں۔

هٰذَا وقد بَقِيَتْ طَائِفَةٌ مِنَ العُلَمَاءِ حتّى فِي عُصُورِ الانحِطَاطِ الأَدَبِيِّ غَيرَ خَاضِعِينَ لأُسلُوبٍ تَقلِيدِيٍّ فِي عَصرِهِم، مُتَحَرِّزِينَ مِنَ السَّجعِ وَالبَدِيعِ وَالصَّنَائِعِ وَالمُحَسِّنَاتِ اللَّفظِيَّةِ يَكتُبُونَ وَيُؤَلِّفُونَ فِي لُغَةٍ عَرَبِيَّةٍ نَقِيَّةٍ وفِي أُسلُوبٍ مَطبُوعٍ يَتَدَفَّقُ بِالحَيَاةِ، إِذَا قَرَأَه الإِنسَانُ مَلَكَه الإِعجَابُ وآمَنَ بِفِكرِهِم وخَضَعَ لِعَقِيدَتِهِم ولِمَا يُقَرِّرُونَه، وهٰذِهِ القِطَعُ الَّتِي طُوِيَتْ فِي أَثنَاءِ كُتُبٍ عِلمِيَّةٍ أَو دِينِيَّةٍ فَجَهِلَهَا الأُدَبَاءُ وزَهِدَ فيها تَلامِيذُ الأَدَبِ هِيَ مِن بَقَايَا الأَدَبِ العَرَبِيِّ الأَصِيلِ۔ وَهِيَ الَّتِي عَاشَتْ بها هٰذِهِ السِّنِينَ الطِّوَالَ وهِيَ الَّتِي يَفزَعُ إِلَيهَا المُتَأَدِّبُ المُتَذَوِّقُ وهِيَ رِيَاضٌ خَضرَاءُ فِي صَحرَاءِ العَرَبِيَّةِ القَاحِلَةِ الَّتِي تَمتَدُّ مِن عَصرِ ابنِ العَمِيدِ إِلَى عَصرِ القَاضِي الفَاضِلِ إِلَى أَن جَاءَ ابنُ خَلدُونَ۔

اس ادبی انحطاط کے زمانہ میں بھی علماء کی ایک جماعت ایسی تھی جو اپنے اس تقلیدی انداز کے سامنے نہیں جھکی، بلکہ سجع بندی، بدیع، صنائع اور محسناتِ لفظیہ سے آزاد ہو کر صاف شفاف عربی ایسے ڈھلے ہوئے انداز میں لکھتے رہے جو زندگی کے عین موافق تھا، جسے انسان پڑھ کر حیران رہ جاتا، ان کی سوچ کی تصدیق کرتا اور ان کی عقیدت اور جس چیز کو وہ ثابت کرنا چاہتے اس کے سامنے جھک جاتا۔ یہ وہی قطعات ہیں جو علمی، یا دینی کتب میں ملفوف انداز موجود ہیں، ان سے ادیب لوگ واقف نہیں اور ادب سیکھنے والوں نے ان سے اعراض کیا حالانکہ یہی اصل عربی کی باقیات میں سے ہیں۔ انہی کی وجہ سے عربی زبان اتنے عرصے تک باقی رہی، باذوق ادیب اس کی طرف رجوع کرتے رہے، اور یہ عربی کے بیابان صحراء میں ایک سرسبز باغ کی طرح ہے، جو ابن العمید کے زمانہ سے لے کر قاضی فاضل کے زمانے تک پھیلا ہوا ہے، یہاں تک کہ ابن خلدون آ گئے۔

إِنَّ مَا كَانَ كَتَبَ هٰؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ غيرَ معتقِدِينَ أَنَّهم يَكتُبُونَ لِلأَدَبِ ولاَ زَاعِمِينَ أَنَّهم فِي مَكَانَةٍ عَالِيَةٍ مِنَ الإِنْشَاءِ هُوَ الَّذِي يُسْعِدُ الْعَرَبِيَّةَ ويُشرِفُهَا أَكْثَرَ مِمَّا يُسْعِدُها ويُشرِفُها كِتَابَاتُ الأُدَبَاءِ ورَسَائِلُهم ومَوضُوعَاتُهم الأَدَبِيَّةُ، وأَخَافُ لَو أَنَّهم قَصَدُوا الأَدَبَ وَتَكَلَّفُوا الإِنْشَاءَ لَفَسَدَتْ كِتَابَتُهم وفَقَدَتْ ذٰلِكَ الرَّونَقَ وتِلْكَ الْعُذُوبَةَ الَّتِي تَمْتَازُ بِهَا كِتَابَتُهم وخَسِرْنَا هٰذِهِ الْقِطَعَ الْجَمِيلَةَ الْمَلِيئَةَ بِالْحَيَاةِ. فَقَدِ الْتَصَقَتْ بِالأَدَبِ شُرُوطٌ وصِفَاتٌ وتَقَالِيدُ هِيَ الْمُفْسِدَةُ لَه، الطَّامِسَةُ لِنُورِه، فَلاَبُدَّ فيه مِنَ السَّجْعِ وَالصِّنَاعَةِ وَلاَبُدَّ فيه مِنَ الْبَدِيعِ وَالْمُحَسِّنَاتِ اللَّفْظِيَّةِ ولاَبُدَّ مِن تَقلِيدِ مَنْ يُعدُّ فِي الطَّبَقَةِ الأُولَى مِنَ الأُدَبَاءِ، أَمَّا الْكِتَابَاتُ الْعِلْمِيَّةُ التَّارِيخِيَّةُ أَوِ الدِّينِيَّةُ فَلَيْسَتْ فيها هٰذِهِ الإِلْتِزَامَاتُ وهٰذِهِ الشُّرُوطُ الْقَاسِيَةُ فَتَأْتِي أَبْلَغَ وأَجْمَلَ۔

بے شک ان علماء نے جو کچھ لکھا وہ اس خیال سے نہیں لکھا کہ ادب کی خدمت کر رہے ہیں اور نہ یہ خیال تھا کہ وہ انشاء ادب میں کسی بلند مرتبہ پر فائز ہیں، یہی چیز اس سے زیادہ عربی کی مدد کرتی ہے اور اسے باعزت بناتی ہے جتنا ادیبوں کی تحریریں، رسائل اور ان کے مضمون عربی کی مدد کرتے ہیں اور اسے باعزت کرتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ لوگ ادب کا ارادہ کرتے اور انشاء میں تکلف سے کام لیتے تو ان کی تحریریں خراب ہو جاتیں اور یہ مٹھاس اور یہ رونق ختم ہو جاتی جس کی وجہ سے ان کی کتابیں ممتاز نظر آتی ہیں اور ہم زندگی کے ان خوبصورت اور چاشنی سے بھرپور تحریروں سے محروم رہ جاتے۔ ادب کے ساتھ ایسی شرطیں، صفات اور رسمیں ملا دی گئی ہیں جو اسے خراب کرنے والی، اس کا نور مٹا دینے والی ہیں، لہذا اس میں سجع بندی اور صناعت بہت ضروری ہے، بدیع اور محسناتِ لفظیہ اور ان ادیبوں کی تقلید بھی ضروری ہے جنہیں طبقہ اولیٰ میں شمار کیا گیا ہے۔ باقی رہی علمی تاریخی یا دینی کتابیں تو ان میں یہ لوازمات اور شرائط ضروری نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ نہایت بلیغ اور خوبصورت ہوتی ہیں۔

ونَرَى الْكَاتِبَ الْوَاحِدَ إِذَا تَنَاوَلَ مَوضُوعاً أَدَبِياً وَتَكَلَّفَ الإِنْشَاءَ تَدَلَّى وَأَسَفَ، وتَعَسَّفَ وتَكَلَّفَ، ولَمْ يَأْتِ

غیر، وإذا استرسل في الكلام وكتب في موضوع علمي أو ديني أحسن وأجاد، هكذا نرى الزمخشري متكلفاً مقلداً في "أطواق الذهب" وكاتباً موفقاً بليغاً في مقدمة "المفصل" وفي مواضع من تفسيره "الكشاف" ونجد ابن الجوزي غير موفق في كتابه "المدهش" وكاتباً مترسلاً بليغاً في كتابه "صيد الخاطر" وظني أنهما كانا يعتبران كتابيهما الأدبيين "أطواق الذهب" و "المدهش" من أفضل كتاباتهما الأدبية التي يعتمدان عليها ويفتخران بها ولعل عصرهما صفق لهذين الكتابين "الأطواق والمدهش" أكثر مما صفق لكتاباتهم العلمية والأدبية والدينية. لكن قاضي الزمان وحاكم الذوق قد حكما بالعدل وليس اليوم للكتابين الأولين قيمة كبيرة. أما صيد الخاطر وتلبيس إبليس والمفصل والكشاف فهي جديرة بالبقاء جديرة بكل اعتناء.

ہم ایک کاتب کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ ایک ادبی موضوع کو شروع کرتا ہے تو لکھنے میں مشکلات اٹھاتا ہے، گرتا پڑتا رہتا ہے، بے معنی لکھتا ہے، بے راہ چلتا ہے، تکلف کرتا ہے اور کوئی چیز کام کی نہیں لکھتا لیکن جب کلام میں وسعت پیدا کر کے کسی علمی یا دینی موضوع پر لکھتا ہے تو خوبصورت انداز میں لکھتا ہے۔ یہی حال علامہ زمخشری کا ہے کہ انہوں نے ''اطواق الذہب'' میں اسی طرح تقلید کرتے ہوئے تکلف سے کام لیا ہے جبکہ ''المفصل'' کے مقدمہ اور اپنی تفسیر ''الکشاف'' میں عمدہ لکھا ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''المدہش'' میں زیادہ بہتر انداز میں نہیں لکھا جبکہ ''صید الخاطر'' میں بلیغ انداز اختیار کیا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات اپنی ان دو کتابوں ''اطواق الذہب'' اور ''المدہش'' کو اپنے تمام مضامین سے بہتر سمجھتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں، شاید ان کے زمانے میں ان دو کتابوں کو دیگر علمی وادبی تالیفات سے زیادہ پذیرائی ملی ہو، لیکن زمانے کے قاضی اور ذوق کے حاکم نے انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کہ ان دو کتابوں کی کوئی قیمت نہیں، مگر ''صید الخاطر، تلبیس ابلیس، مفصل اور کشاف'' باقی رہنے والے اور انتہائی قابل توجہ ہیں۔

ليس السر في فضل هذه الكتابات العلمية والدينية وتأثيرها وقوتها وجمالها هو التحرز من السجع والبديع وترسلها فحسب، بل السبب الأكبر هو أن هذه الكتابات قد كتبت عن عقيدة وعاطفة وعن فكرة واقتناع وعن حماسة وعزم. أما الكتابات الأدبية فقد كان غالبها يكتب بالاقتراح من ملك أو وزير أو صديق أو لإرضاء شهوة الأدب أو تحقيق رغبة المجتمع أو حباً للظهور والتفوق، وهذه كلها دوافع سطحية لا تمنح الكتابة القوة والروح ولا تسبغ عليها لباس البقاء والخلود ولا تعطيها التأثير في النفوس والقلوب، والفرق بينها وبين الكتابات المنبعثة من القلب والعقيدة كالفرق بين الصورة والإنسان وكالفرق بين النائحة والثكلى.

ان علمی اور دینی تحریروں کی فضیلت، ان کی تاثیر اور خوبصورتی کا راز محض سجع بندی، بدیع اور اس سے آزاد ہونا نہیں بلکہ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ یہ کتابیں عقیدے، جذبے، نظریے، رضامندی، دلیری اور پختہ ارادے سے لکھی گئی ہیں، لیکن ادبی تحریر کی

وجہ یا تو بادشاہ، وزیر یا کسی دوست کے مطالبے پر لکھی گئی یا ادبی خواہش کی تکمیل، مجمع کے شوق یا بلندی و ناموری کو حاصل کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اور یہ سب سطحی اسباب ہیں جو تحریر کو نہ تو قوت دے سکتے ہیں اور نہ روح، نہ اس پر ہمیشگی و دوام کی چادر ڈال سکتے ہیں نہ ہی نفس اور دل میں کوئی قوت پیدا کر سکتے ہیں، ان تحریروں اور دلی جذبے سے لکھی گئی تحریروں میں وہی فرق ہے جو فرق انسان کی تصویر اور انسان کے درمیان ہے یا جو فرق کرایے کی نوحہ کرنے والی اور بچہ گم ہونے پر نوحہ کرنے والی ماں کے درمیان ہے۔

ويذكرني هذا قصةً رويناها في الصبا وهو أن كلباً قال لغزالٍ: مالي لا ألحقك وأنا من تعرف في العدو والقوة؟ قال: لأنك تعدو لسيدك وأنا أعدو لنفسي۔

اور یہ حکایت مجھے ایک واقعہ یاد دلا رہی ہے جو بچپن میں سنا تھا کہ ایک کتے نے ہرن سے کہا کہ میں تمہیں کیوں نہیں پکڑ سکتا، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں کتنا طاقت ور اور تیز دوڑنے والا ہوں؟ تو ہرن نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تو اپنے مالک کے لیے دوڑتا ہے اور میں اپنی جان بچانے کے لیے بھاگتا ہوں۔

وقد كان هؤلاء الكتاب المؤمنون الذين ملكتهم فكرةٌ أو عقيدةٌ أو يكتبون لأنفسهم يكتبون إجابةً لنداء ضميرهم وعقيدتهم مندفعين منبعثين فتشتعل مواهبهم ويفيض خاطرهم ويتحرق قلبهم فتنثال عليهم المعاني وتطاوعهم الألفاظ وتؤثر كتاباتهم في نفوس قرائها، لأنها خرجت من قلبٍ فلا تستقر إلا في قلبٍ۔

یہ ایمان دار لکھاری، جن پر نظریے یا عقیدے کا غلبہ ہے یا وہ اپنے لیے لکھتے ہیں تو وہ اپنے ضمیر اور عقیدے کی آواز پر لبیک کہہ کر مشغول ہو کر تیزی روی سے لکھتے تو ان کی صلاحتیں جوش مارتی ہیں، ان کے خیالات بہہ پڑتے ہیں اور ان کے دل جلنے لگتے ہیں، پھر ان پر معانی کا آمد ہوتی ہے اور الفاظ ان کے لیے مسخر ہو جاتے ہیں، پھر پڑھنے والوں کے دلوں میں ان کی تحریر اثر کرتی ہے؛ اس لیے کہ وہ دل سے نکلی ہوئی ہوتی ہے اور دل سے نکلی بات دل میں ہی جگہ پکڑتی ہے۔

أما هؤلاء المتصنعون فإنهم في كتاباتهم الأدبية أشبه بالممثلين قد يمثلون الملوك فيتصنعون أبهة الملك ومظاهره، وقد يمثلون الصعلوك فيظاهرون بالفقر وقد يمثلون السعيد وقد يمثلون الشقي من غير أن يذوقوا لذة السعادة أو يكتووا بنار الشقاء، وقد يعزون من غير أن يشاركوا المفجوع في أحزانه وقد يهنئون من غير أن يشاركوا السعيد في أفراحه۔

باقی رہے یہ مصنوعی طور پر لکھنے والے یہ تو ان ادبی تحریری اداکاروں کے زیادہ مشابہ ہیں، یہ لوگ کبھی تو بادشاہ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، پھر ان جیسا تکبر ظاہر کرتے ہیں، کبھی فقیر جیسی صورت بنا کر فقر کا مظاہرہ کرتے ہیں، کبھی نیک بخت بن جاتے ہیں اور کبھی بد بخت، علاوہ ازیں کہ انہوں نے نیک بختی کی لذت نہیں چکھی اور بد بختی کی آگ میں نہیں ڈالے گئے، کبھی پریشان حال کے غم میں شریک ہوئے بغیر تسلی دیتے ہیں اور کبھی خوش آدمی کی خوشی میں شریک ہوئے بغیر مبارک باد دیتے ہیں۔

بالعكس من ذلك اقرأ كتابات الغزالي في "الإحياء" وفي "المنقذ من الضلال" واقرأ خطب عبد القادر الجيلي (رضی اللہ عنہ) ما صح منها، واقرأ ما كتبه القاضي ابن شداد عن صلاح الدين، واقرأ ما كتبه شيخ الإسلام ابن تيمية وتلميذه الحافظ ابن قيم الجوزية في كتبهما ترى مثالا رائعا للكتابة الأدبية العالية يتدفق قوة وحياة وتأثيرا، وذلك هو الأدب الحي الخليق بالبقاء ولا سبب لذلك إلا أنه كتب عن عقيدة وعاطفة۔

اس کے برعکس آپ ''الاحیاء'' اور ''المنقذ من الضلال'' میں امام غزالی کی تحریروں کا مطالعہ کریں، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے جو خطبات صحیح منقول ہیں ان کا مطالعہ کریں، قاضی ابن شداد کی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھی گئی تحریر پڑھیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد حافظ ابن قیم الجوزی کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو بلند ادبی تحریر کی انوکھی مثالیں ملیں گی، جو قوت، تروتازگی اور تاثیر میں چھلک رہی ہوں گی۔ اور یہی وہ زندہ ادب ہے جو باقی رہنے کا مستحق ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ تحریریں ایک نظریے اور عقیدے سے لکھی گئی ہیں۔

وهنالك شيء آخر وهو أن الإيمان وصفاء النفس والاشتغال بالله والعزوف عن الشهوات يمنح صاحبه صفاء حس ولطافة نفس وعذوبة روح ونفوذا إلى المعاني الدقيقة واقتدارا على التعبير البليغ فتأتي كتابته كأنها قطعة من نفس صاحبها وصورة لروحه خفيفة على النفس مشرقة الديباجة لطيفة السبك بارعة في التصوير لذلك كان من الأدب الصوفي وفي كلام الصالحين العارفين قطع أدبية خالدة لم تفقد جمالها وقوتها على مر العصور والأجيال۔ وترى من ذلك نماذج في كلام السادة الحسن البصري وابن السماك والفضيل بن عياض وابن عربي الطائي تعد من محاسن العربية، واقرأ على سبيل المثال الحوار الذي دار بين ابن عربي ونفسه وسجله في كتابه "رسالة روح القدس"۔

یہاں ایک چیز اور بھی ہے وہ یہ کہ ایمان، نفس کی صفائی، اللہ کے ساتھ لو لگانا اور شہوات سے بچنا یہ چیزیں انسان میں پاکیزہ خیالات، نفس کی لطافت، روح کی مٹھاس، باریک معانی تک رسائی اور بلیغ تعبیر پر قدرت پیدا کرتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ ایسی تحریر پیش کرتا ہے گویا وہ دل کا ٹکڑا اور روح کی تصویر ہے، وہ تحریر ہوتی ہے جو نفس پر ہلکی، خوش شکل، واضح اور منظر کشی کرنے میں کامل مکمل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کے ادب اور صالحین وعارفین کے کلام میں ایسے ادبی قطعات موجود ہیں جو ہمیشہ رہیں، ان کا جمال وخوبصورتی زمانے اور نسلوں کے گزرنے سے کم نہیں ہوگی۔ آپ حضرت حسن بصری، ابن سماک، فضیل بن عیاض اور ابن عربی رحمہم اللہ کے کلام میں ایسے نمونے مل پائیں گے جو عربی کے محاسن میں شمار کیے جاتے ہیں، مثال کے طور پر ابن عربی اور ان کے نفس کے درمیان ہونے والا مکالمہ پڑھو، جو ان کی کتاب ''رسالہ روح القدس'' میں موجود ہے۔

إنَّ هٰذِهِ الْقِطَعَ الأَدَبِيَّةَ الدَّافِقَةَ بِالْحَيَاةِ وَالْقُوَّةِ وَالْجَمَالِ كَثِيرَةٌ غَيْرُ قَلِيلَةٍ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ إِذَا جُمِعَتْ تَكَوَّنَتْ مِنْهَا مَكْتَبَةٌ لٰكِنَّهَا مَنْثُورَةٌ مُبَعْثَرَةٌ فِي هٰذِهِ الْمَكْتَبَةِ مَطْوِيَّةٌ مَغْمُورَةٌ فِي أَوْرَاقِ كُتُبٍ وَمُؤَلَّفَاتٍ لَا تَجِدُهَا فِي رُكْنِ الأَدَبِ وَالإِنْشَاءِ فِي مَكْتَبَاتِنَا الْعَرَبِيَّةِ وَلَا يَذْكُرُهَا الْمُؤَرِّخُونَ لِلأَدَبِ فِي كُتُبِهِم، هٰذِهِ الْقِطَعُ أَصْدَقُ تَمْثِيلاً لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَدَبِهَا الرَّفِيعِ وَمَحَاسِنِهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْكُتُبِ الْمُخْتَصَّةِ بِالأَدَبِ وَمِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْمَجَامِيعِ وَالرَّسَائِلِ وَالْمَقَامَاتِ وَالْمَقَالَاتِ الأَدَبِيَّةِ الَّتِي تُعْتَبَرُ أَسَاسَ الأَدَبِ وَزَهْوَ الْعَرَبِيَّةِ وَمَحْصُولَ الْعُقُولِ۔

یہ ادبی قطعات جو زندگی، قوت اور جمال کا باعث ہیں، عربی کتب خانوں میں کم نہیں ہیں، اگر انہیں جمع کیا جائے تو پورا ایک کتب خانہ بن جائے لیکن یہ قطعات منتشر ہیں، ان کتب خانوں میں بکھرے پڑے ہیں، کتابوں کے اوراق میں اس طرح چھپے پڑے ہیں کہ آپ کو ہمارے عربی کتب خانے میں ادب وانشاء کی بحث میں نہیں ملیں گے، مؤرخین نے بھی اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہیں کیا، یہ قطعات ادب کے ساتھ خاص بہت سی کتابوں، مجموعوں، رسائل، مقامات اور ان عربی مقالات کے مقابلے میں ادب کی بنیاد، عربی کی رونق اور عقلوں کا نچوڑ سمجھے جاتے ہیں' عربی زبان، اور اس کے بلند مرتبہ ادب اور محاسن کی زیادہ سچی مثال ہیں،

وَهٰذِهِ الْقِطَعُ هِيَ الَّتِي تَخْدِمُ اللُّغَةَ وَالأَدَبَ أَكْثَرَ مِمَّا تَخْدِمُهَا كُتُبُ اللُّغَةِ وَالأَدَبِ، وَهِيَ الَّتِي تَفْتِقُ الْقَرِيحَةَ وَتُنَشِّطُ الذِّهْنَ وَتُقَوِّي الذَّوْقَ السَّلِيمَ وَتُعَلِّمُ الْكِتَابَةَ الْحَقِيقِيَّةَ۔

یہ قطعات لغت اور ادب کی دیگر لغت اور ادب کی کتابوں کی بنسبت زیادہ خدمت کرتے ہیں، یہ ایسے قطعات ہیں جو طبیعت کو کھولتے ہیں، ذہن کو چست کرتے ہیں، ذوق سلیم کو قوت دیتے ہیں اور حقیقی کتابت کی تعلیم دیتے ہیں۔

إنَّ هٰذِهِ الْقِطَعَ وَالنُّصُوصَ مَنْثُورَةٌ كَمَا قُلْتُ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالسِّيرَةِ وَالتَّارِيخِ وَكُتُبِ الطَّبَقَاتِ وَالتَّرَاجِمِ وَالرِّحْلَاتِ وَفِي الْكُتُبِ الَّتِي أُلِّفَتْ فِي الإِصْلَاحِ وَالدِّينِ وَالأَخْلَاقِ وَالإِجْتِمَاعِ وَفِي بُحُوثٍ عِلْمِيَّةٍ وَدِينِيَّةٍ وَفِي كُتُبِ الْوَعْظِ وَالتَّصَوُّفِ وَفِي الْكُتُبِ الَّتِي سَجَّلَ فِيهَا الْمُؤَلِّفُونَ خَوَاطِرَهُم وَتَجَارِبَ حَيَاتِهِم، وَمُلَاحَظَاتِهِم وَانْطِبَاعَاتِهِم، وَرَوَوْا فِيهَا قِصَّةَ حَيَاتِهِم۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ ٹکڑے اور نصوص حدیث، سیرت، تاریخ، طبقات، حالات زندگی، سفر، اصلاحی، دینی، اخلاقی اور اجتماعیت کے بارے میں لکھی ہوئی کتابوں میں، علمی و دینی بحثوں میں، وعظ و تصوف کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں بھرے پڑے ہیں، جن میں مؤلفین نے اپنے خیالات، زندگی کے تجربات، اپنی ملاحظات اور اپنی عادات لکھی ہیں اور جن کتابوں میں اپنے حالات زندگی نقل کیے ہیں۔

هٰذِهِ ثَرْوَةٌ أَدَبِيَّةٌ زَاخِرَةٌ تَكَادُ تَكُونُ ضَائِعَةً، وَقَدْ جَنَى هٰذَا الإِهْمَالُ عَلَى اللُّغَةِ وَالأَدَبِ وَعَلَى الْكِتَابَةِ وَالإِنْشَاءِ وَعَلَى التَّأْلِيفِ وَالتَّصْنِيفِ وَعَلَى التَّفْكِيرِ، فَقَدْ حَرَمَهُ مَادَّةً غَزِيرَةً مِنَ التَّعْبِيرِ وَبَاعِثًا قَوِيًّا لِلتَّفْكِيرِ۔

یہ قیمتی ادبی ذخیرہ ختم ہوجانے کے قریب تھا، اس سستی ولا پرواہی نے لغت، ادب، کتابت، انشاء ادب، تالیف وتصنیف اور سوچ وبچار پر زیادتی کی اور اس کو تعبیر کے قوی مادے اور سوچ کے طاقتور سبب سے محروم کردیا۔

مُخطِئٌ مَن يَظُنُّ أنَّ المَكْتَبَةَ العَرَبِيَّةَ قَدِ استَنفَدَتْ وَعُصِرَتْ إلى آخِرِ قَطَرَاتِهَا، إنَّهَا لاَ تَزَالُ مَجْهُولَةً تَحتَاجُ إلى إكْتِشَافَاتٍ وَمُغَامَرَاتٍ، إنَّهَا لاَ تَزَالُ بِكراً جَدِيداً تُعطِي الجَدِيدَ وَتَفجَأُ بِالغَرِيبِ المَجْهُولِ، إنَّهَا لاَ تَزَالُ فِيهَا ثَروَةٌ دَفِينَةٌ تَنتَظِرُ مَن يَحفِرُهَا وَيُثِيرُهَا۔ اِنَّ مَكْتَبَةَ الاَدَبِ العَرَبِيِّ فِي حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ إلى اِستِعرَاضٍ جَدِيدٍ وَإلى دِرَاسَةٍ جَدِيدَةٍ وَإلى عَرضٍ جَدِيدٍ۔

وہ شخص غلطی پر ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ عربی کتب خانے ختم ہوگئے اور ان کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا گیا ہے؛ کیوں کہ عربی زبان سے ہمیشہ جہالت رہی ہے، نئی ایجادات اور گمنام چیزوں کی اسے ضرورت پڑتی رہتی ہے، بلکہ یہ باکرہ اور نئی ہے، نئی چیز دیتی ہے اور اچانک نامعلوم چیز پیش کرتی ہے۔ اس میں ہمیشہ ایسا سرمایہ مدفون رہے گا جو کھودنے اور کریدنے والے کا منتظر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ عربی ادب کے کتب خانے کو نئی دریافت، نئے طرز پر درس وتدریس کی سخت ضرورت ہے۔

ولٰكِنَّ هٰذِهِ الدِّرَاسَةَ وهٰذَا الإستِعرَاضَ يَحتَاجَانِ إلى شَيءٍ كَبِيرٍ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَإلى شَيءٍ كَبِيرٍ مِنَ الصَّبرِ وَالاِحتِمَالِ وإلى شَيءٍ مِن رَحَابَةِ الصَّدرِ وسَعَةِ النَّظَرِ۔ فَالَّذِي يَخُوضُ فِيهَا لِيَخرُجَ عَلَى العَالَمِ بِتُحَفٍ أدَبِيَّةٍ جَدِيدَةٍ وَذَخَائِرَ أدَبِيَّةٍ جَدِيدَةٍ، يَنبَغِي ألاَّ يَكُونَ ضَيِّقَ التَّفكِيرِ، جَامِداً مُتَعَصِّباً فِي فَهمِهِ لِلأدَبِ، مُتَعَصِّباً لِبَلَدٍ أو لِطَبَقَةٍ أو لِعَصرٍ، تَهُولُهُ ضَخَامَةُ العَمَلِ، وَاتِّسَاعُ المَكتَبَةِ العَرَبِيَّةِ أو يُوحِشُهُ عُنوَانٌ دِينِيٌّ أو يَمنَعُهُ مِنَ الاِختِيَارِ وَالدِّرَاسَةِ اِسمٌ قَدِيمٌ لاَ صِلَةَ لَهُ بِالأدَبِ وَالأُدَبَاءِ، يَجِبُ أن يَكُونَ حُرَّ التَّفكِيرِ، وَاسِعَ الأُفُقِ بَعِيدَ النَّظَرِ مُتَطَلِّعاً إلَى الدِّرَاسَةِ وَالتَّجرِبَةِ وَاسِعَ الإطِّلاَعِ عَلَى الكُنُوزِ القَدِيمَةِ يَفهَمُ الأدَبَ فِي أوسَعِ مَعَانِيهِ وَيَعتَقِدُ أنَّهُ تَعبِيرٌ عَنِ الحَيَاةِ وَعَنِ الشُّعُورِ وَالوِجدَانِ فِي أُسلُوبٍ مُفهِمٍ مُؤَثِّرٍ لاَ غَيرَ۔

لیکن اس تدریس اور نئی دریافت کو بہت بڑی قوت، بہت زیادہ صبر، برداشت، فراخ دلی، وسعت نظری کی ضرورت ہے۔ لہٰذا جو شخص اس میں داخل ہوکر دنیا والوں کے لیے نئے ادبی تحفے اور ذخائر نکالنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تنگ نظر، جامد طبیعت والا، سمجھنے میں متعصب اور کسی شہر، طبقے اور زمانے کے لیے خشک مزاج نہ ہو، کہیں یہ بڑا کام اور عربی کتب خانوں کی وسعت سے وہ گھبرا نہ جائے یا کسی دینی نام سے دہشت زدہ نہ ہوجائے، یا کوئی پرانا نام اسے اختیار اور تدریس سے نہ روک دے جس کا ادب اور ادیبوں سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ آزاد خیال، وسیع علم والا، گہری نظر والا، تدریس میں تجربہ کار اور ادبی کے قدیم نوادرات سے واقف ہو، ادب کے تمام معانی سمجھتا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ ادب زندگی اور شعور اور وجدان کو سمجھانے والے اور مؤثر انداز میں بیان کرنے کا نام ہے، بس۔

إنِّي لاَ أزدَرِي كُتُبَ الأدَبِ القَدِيمَةِ مِن رَسَائِلَ وَمَقَامَاتٍ وَغَيرِهَا وَلاَ أُقَلِّلُ قِيمَتَهَا اللُّغَوِيَّةَ وَالفَنِّيَّةَ وَأعتَقِدُ أنَّهَا مَرحَلَةٌ طَبعِيَّةٌ فِي حَيَاةِ اللُّغَاتِ وَالآدَابِ، وَلٰكِنَّنِي أعتَقِدُ أنَّهَا لَيسَتِ الأدَبَ كُلَّهُ وَأنَّهَا لاَ تُحسِنُ تَمثِيلَ أدَبِنَا العَالِي

الَّذِی ھُوَ مِنْ أَجْمَلِ آدَابِ الْعَالَمِ وَأَوسَعِھا، وَأَنَّھَا جَنَتْ عَلَى الْقَرَائِحِ وَالْمَلَكَاتِ الْكِتَابِيَّةِ، وَالْمَوَاهِبِ وَالطَّاقَاتِ وعَلَى صَلاَحِيَةِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ ومَنَعَتْ مِنَ التَوَسُّعِ وَالإِنْطِلاَقِ فِي آفَاقِ الفِكْرِ والتَعْبِيرِ وَالتَحْلِيقِ فِي أَجْوَاءِ الْحَقِيقَةِ وَالخَيَالِ، وَتَخَلَّفَتْ بِهٰذِهِ الأُمَّةِ الْعَظِيمَةِ ذَاتَ اللُّغَةِ الْعَبقَرِيَّةِ وَالأَدَبِ الْفَنِيِّ فَتْرَةً غَيرَ قَصِيرَةٍ۔ فَخَيْرٌ لَنَا أَنْ نُعْطِيَهَا حَظَّهَا مِنَ الْعِنَايَةِ وَالدِّرَاسَةِ ونَضَعَهَا فِي مَكَانِها الطَّبعِيِّ فِي تَارِيخِ الأَدَبِ وطَبَقَاتِ الأُدَبَاءِ، وَأَنْ نُنَقِّبَ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ مِنْ جَدِيدٍ وَنَعْرِضَ عَلَى نَاشِئَتِنَا وَعَلَى الْجِيلِ الْجَدِيدِ نَمَاذِجَ جَدِيدَةً مِنَ الْكُتُبِ الْقَدِيمَةِ لِلأَدَبِ الْعَرَبِيِّ حَتّٰى يَتَذَوَّقَ جَمَالَ هٰذِهِ اللُّغَةِ وَيَنْشَأَ عَلَى الإِبَانَةِ وَالتَّعْبِيرِ الْبَلِيغِ، وَيَتَعَرَّفَ بِهٰذِهِ الْمَكْتَبَةِ الْوَاسِعَةِ وَيَسْتَطِيعَ أَنْ يُفِيدَ مِنهَا۔

میں قدیم ادبی کتب، رسائل اور مقامات وغیرہ کو نہ تو حقیر سمجھتا ہوں اور نہ ہی ان کی لغوی اور فنی قیمت کو کم کرتا ہوں، بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ لغت اور ادب کی زندگی میں ایک طبعی مرحلہ ہے، لیکن میرا عقیدہ ہے کہ صرف یہ کتابیں ہی سارا ادب نہیں اور ان کو ہمارے اس ادب کی مثال کے طور پر پیش کرنا جو دنیا کے آداب میں سے خوبصورت ہے اچھی بات نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کتابوں نے طبیعتوں، تحریری ملکات، صلاحیتوں، طاقتوں اور عربی لغت کی صلاحیت پر جنایت کی ہے، انہوں نے حقیقت اور خیال کی فضاؤں میں حلقہ بنانے اور فکر و اظہار کے آفاق میں وسعت پیدا کرنے سے روکا ہے اور اس کی وجہ سے عبقری لغت اور مالدار ادب والی عظیم امت ایک لمبے عرصے کے لیے پیچھے رہ گئی۔ تو ہمیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ہم اہتمام توجہ اور تدریس سے اس کو اس کا حصہ دیں اور ادب کی تاریخ اور ادیبوں کے طبقات میں اسے اس کے مقام تک پہنچائیں، از سر نو عربی کتب خانوں کی چھان بین کر کے نئی نسل کے سامنے عربی ادب کے نئے نمونے پیش کریں، تا کہ ان زبان کی چاشنی کا مزا لے اور وہ بلیغ انداز میں اپنی بات بیان کریں اور وہ اس وسیع و عریض کتب خانوں کو پہچان کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

عَلَى هٰذَا الأَسَاسِ، وَعَلَى هٰذِهِ الْفِكْرَةِ أَلَّفْنَا كِتَابَنَا "مُخْتَارَاتٌ مِنْ أَدَبِ الْعَرَبِ" وهَا هُوَ الْجُزْءُ الأَوَّلُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ يَجْمَعُ بينَ الطَّبْعِيِّ وَالْفَنِّيِّ، وَلِكُلٍّ قِيمَةٌ أَدَبِيَّةٌ، ويَجْمَعُ بينَ الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ، نَرْجُو أَنْ يَقَعَ مِنَ الأُدَبَاءِ وَالْمُعَلِّمِينَ مَوْقِعَ الإِسْتِحْسَانِ وَالْقُبُولِ۔

اسی سوچ اور بنیاد پر ہم نے یہ "مختارات من ادب العرب" نامی کتاب لکھی اور یہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہے جس میں طبعی اور فنی ادب کو جمع کیا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک کی اپنی قیمت ہے، اس میں قدیم وجدید ادب موجود ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ ادیب اور معلم حضرات اسے اچھا سمجھتے ہوئے قبولیت سے نوازیں گے۔

وقَدْ عنيتُ بِتَرْجَمَةِ أَصْحَابِ النُّصُوصِ، وَأَشَرْتُ إِلَى مَكَانَتِهِمُ الأَدَبِيَّةِ، وَمَا تَمْتَازُ بِهِ الْقِطْعَةُ الَّتِي اقْتَبَسْتُ مِنْ كِتَابَاتِهِمُ الْكَثِيرَةِ، وَأَدَبِهِمُ الْجَمِّ، لِيَسْتَعِينَ بِهِ الْمُعَلِّمُونَ فِي تَرْبِيَةِ الذَّوْقِ الأَدَبِيِّ، وَمَعْرِفَةِ الْفَضْلِ لأَصْحَابِهِ۔

میں نے صاحب مضمون کے حالات بھی بیان کیے ہیں اور ان کے ادبی مقام اور اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے وہ

ادبی قطعہ ممتاز ہوجاتا ہے جو میں نے ان کی بہت سے کتابوں اور جامع ادب سے لیا ہے، تاکہ معلمین کو ادبی ذوق کی تربیت اور صاحب مضمون کے فضائل پہچاننے میں مدد حاصل ہو۔

وَشُكْرِي وَاعْتِرَافِي لِأُسْتَاذِنَا الْعَلاَّمَةِ السَّيِّدِ سُلَيْمَانَ النَّدْوِي مُعْتَمَدِ دَارِ الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالدُّكْتُورِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْعَلِيِّ الْحَسَنِيِّ مُدِيرِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالأُسْتَاذِ مُحَمَّدٍ عِمْرَانَ خَان النَّدْوِيِّ الأَزْهَرِيِّ عَمِيدِ دَارِ الْعُلُومِ سَابِقاً الَّذِينَ كَانَ لِتَشْجِيعِهِمْ وَإِتَاحَتِهِمْ لِلْفُرَصِ فَضْلٌ كَبِيرٌ فِي تَأْلِيفِ هٰذَا الْكِتَابِ، عَامَ ١٣٥٩ هـ وَتَقْرِيرِهِ لِلدِّرَاسَةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ، كَمَا كَانَ لِحَضَرَاتِ الأَسَاتِذَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّد حَلِيم عَطَا، مُدَرِّسِ الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ فِي دَارِ الْعُلُومِ، وَالأُسْتَاذِ الْكَبِيرِ السَّيِّدِ طَلْحَةَ الْحَسَنِيِّ، مُعَلِّمِ الْكُلِّيَّةِ الشَّرْقِيَّةِ فِي لَاهُورَ سَابِقاً، وَالأُسْتَاذُ مُحَمَّد نَاظِم النَّدْوِيِّ أُسْتَاذِ آدَابِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ سَابِقاً، وَالأُسْتَاذِ عَبْدِ السَّلاَمِ الْقُدْوَائِيِّ النَّدْوِيِّ أُسْتَاذِ التَّارِيخِ السِّيَاسَةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ سَابِقاً، تَوجِيهَاتٌ وَآرَاءٌ سَدِيدَةٌ، وَمُسَاعَدَاتٌ غَالِيَةٌ، وَشُكْرِي وَتَقْدِيرِي لِلأُسْتَاذِ عَبْدِ الْحَفِيظِ الْبَلْيَاوِيِّ الَّذِي سَاعَدَ الْمُؤَلِّفَ وَتَنَاوَلَ الْكِتَابَ بِشَرْحِ الْغَرِيبِ وَإِيضَاحِ الْغَامِضِ، تُوُفِّيَ إِلَى رَحْمَةِ اللهِ فِي ١٧ مِنْ جُمَادَى الآخِرَةِ سَنَةَ ١٣٩١ هـ الْمُصَادِفِ ١٠ أَغُسْطُس ١٩٧١ م۔

میں ندوۃ العلماء کے نائب مہتمم علامہ سید سلیمان ندوی، ندوۃ العلماء کے مہتمم ڈاکٹر سید عبدالعلی الحسنی اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سابق ناظم استاذ محمد عمران خان ندوی کا شکر گزار ہوں اور ان کے احسان کا معترف ہوں کہ انہوں نے ۱۳۵۹ھ میں اس کتاب کے لکھنے کی ہمت دلائی اور فرصت دی اور دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس کتاب کو تدریس کے لیے مقرر فرمایا، اسی طرح حضرات اساتذہ کرام شیخ محمد حلیم عطا استاذ الحدیث ندوۃ العلماء، استاذ کبیر سید طلحہ الحسنی سابق استاذ شرقی کالج لاہور، استاذ محمد ناظم ندوی صاحب سابق استاذ ادب عربی دارالعلوم اور استاذ عبدالسلام قدوائی ندوی سابق استاذ تاریخ و سیاست دارالعلوم ندوۃ العلماء کا کہ اس کتاب کی تالیف میں خاص توجہ کرنے درست آراء سے نوازنے اور انتہائی قیمتی تعاون پر شکر گزار ہوں اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں استاذ عبدالحفیظ بلیاوی (جو کہ ۱۷ جمادی الاخری ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۰ اگست ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئے ہیں "رحمہ اللہ علیہ") کا جنھوں نے نادر الفاظ کی شرح اور مشکل الفاظ کی وضاحت میں اس مؤلف کی مدد کی۔

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ
رحمان کے بندے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ

(خدا) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اوران میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا، اور وہی تو ہے جس نے رات

وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ

اوردن کوایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا، اس شخص کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے، اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر

هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا. وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا.

عاجزی سے چلتے ہیں اوراور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں اور جو وہ اپنے رب کے آگے سجدے کر کے اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا. اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے اور دوزخ ٹھہرنے اور رہنے کی

وَّمُقَامًا. وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا.

اور بری جگہ رہنے کی۔ کی بہت بری جگہ ہے اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ۔ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ

اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جاندار کو مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر اور بدکاری نہیں کرتے

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا. یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا

۔اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہوگا اور ذلت وخواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

توضیح اللغۃ

تبارک: از (تفاعل) خدا کا ہر عیب سے پاک ہونا، مقدس ہونا...... جعل: از (ف) بنانا، پیدا کرنا، وجود میں لانا، کما فی قولہ تعالی: {وجعل الظلمات والنور} أی وضعه وألقاه، رکھنا ڈالنا...... سماء: جمع سماوات من سما، از (ن) آسمان،

بارش...... بروجاً: جمع بُرج أي النجوم. . . سراجاً: جمع سُرُج، روشن چراغ...... قمراً: جمعه أقمار، از (س) چاند...... منیراً: از (افعال) روشن کرنا، از (ن) روشن ہونا، چمکنا...... خِلفَةً: یکے بعد دیگرے آنا جانا...... أراد: از (افعال) ارادہ کرنا، قصد کرنا...... یَذَّکَّر: از (تفعّل) بھولنے کے بعد یاد آنا...... شکوراً: از (ن) کسی کے انعام یا احسان پر اس کی تعریف کرنا...... عباد: جمع عبد، عبادت گزار بندہ...... الرحمن: زبردست رحم والا...... یمشون: از (ض) ارادہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، چلنا...... ھوناً: از (ن) سنجیدگی، وقار وانکساری...... خاطب: از (مفاعلة) بات چیت کرنا، مخاطب کرنا...... الجاھلون: از (س) نادان، ناواقف، بے علم، بے وقوف...... سلاماً: از (س) معقول بات...... یبیتون: از (ض،ف) رات گزارنا...... سُجَّداً: جمع ساجد از (ن) انکساری اور عاجزی کی بناء پر جھکنا، زمین پر (تعظیماً یا عبادۃ) پیشانی رکھنا...... قیماً: جمع قائم از (ن) کھڑا ہونا...... یقولون: از (ن) کہنا، بولنا...... اصرف: از (ض) ہٹانا، الگ کرنا...... عذاب: جمعه أعذبة سزا، سخت اذیت، جو چیز طبیعت پر شاق ہو...... غراماً: از (س) لازمی اور دائمی عذاب...... ساءت: از (ن) تکلیف دہ، ناگوار...... مستقراً: از (استفعال) جائے قیام...... مقاماً: از (افعال) قیام گاہ، رہائش گاہ...... أنفقوا: از (افعال) مال وغیرہ خرچ کرنا...... لم یسرفوا: از (افعال) مال فضول خرچ کرنا، حد سے تجاوز کرنا...... لم یَقتُروا: از (ن) خرچ کرنے میں تنگی کرنا، کمی کرنا...... قواماً: اعتدال...... لا یدعون: از (ن) پکارنا، مدد چاہنا...... إلٰھاً: جمعه آلھة، خدا، معبود...... لا یقتلون: از (ن) مار ڈالنا، قتل کرنا...... حرَّم: از (تفعیل) حرام وممنوع قرار دینا...... لا یزنون: از (ض) زنا کرنا، عورت کے ساتھ بغیر عقد شرعی جنسی خواہش پوری کرنا...... یلقَ: از (س) پانا، واسطہ پڑنا...... أثاماً: از (س) گناہ کی سزا...... یضاعَف: از (مفاعلة) دوگنا کرنا، دوچند کرنا...... یخلُد: از (ن) ہمیشہ رہنا، برقرار رہنا۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا. وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ

اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا. وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا

اور جب ان کو بیہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں اور وہ کہ جب ان کو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا. خَالِدِينَ فِيهَا.

ان لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے۔ اور وہاں فرشتے ان سے دعا وسلام کے ساتھ ملاقات کریں گے اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے

حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ

اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔ کہہ دو کہ اگر تم نہیں پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔ تم نے تکذیب کی ہے

فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا۔

سو اس کی سزا (تمہارے لئے) لازم ہوگی۔

توضیح اللغۃ

تاب: از (ن) توبہ کرنا، گناہ سے باز آنا...... لا یشھدون: از (س) گواہی دینا، قطعی بات کی خبر دینا، لا یشھدون المجلس حاضر ہونا...... الزور: باطل، بت پرستی، محفل رقص وغنا...... مرّوا: از (ن) کسی کے پاس سے گزر جانا...... اللغو: بے فائدہ، بیہودہ...... کراما: جمع کریم، از (ن) عالی ظرف ہونا، شریف الطبع ہونا...... ذُکِّروا: از (تفعیل) یاددلانا...... لم یخرّوا: از (ض،ن) گرنا...... صُمًّا: بہرا ہونا...... عمیانًا: بے بصیرت ہونا...... ھَبْ: از (ف) کسی کو بلاعوض کوئی چیز دینا، بخشنا...... المتقین: از (افتعال) دل میں خوف خداوندی دل میں رکھنا، سزا کے ڈر سے ممنوعات سے اجتناب...... یُجزَونَ: از (ض) بدلہ دینا...... الغرفۃ: بالا خانہ...... صبروا: از (ض) صبر کرنا...... یُلَقَّونَ: از (تفعیل) عطاء کرنا...... تحیۃ: بقاء اور سلامتی کی دعا دینا۔ حَسُنَتْ: از (ک) بھلا ہونا، اچھا ہونا، خوبصورت ہونا۔ یعبؤا: از (ف) اس نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی...... دعاؤ کم: أی عبادتکم لہ تعالی... یکون لزاما: تمہاری تکذیب کا بدلہ دائمی عذاب ہوگا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
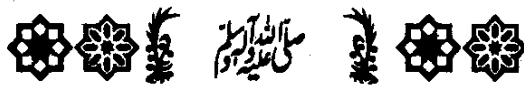
سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا و علیہ الصلاۃ و السلام

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طسم تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ـ نَتْلُوا عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

طسم یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کو سنانے کے لئے صحیح صحیح سناتے ہیں

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعاً يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَ هُمْ

کہ فرعون نے ملک میں سر اُٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو (یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا

وَيَسْتَحْيِيْ نِسَاءَ هُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ

اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا بیشک وہ مفسدوں میں تھا اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اُن پر احسان کریں،

وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ هُوَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ

اور اُن کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان

وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُوْنَ ـ وَأَوْحَيْنَا إِلٰى أُمِّ مُوسٰى أَنْ أَرْضِعِيْهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ

اور اُن کے لشکر کو وہ چیزیں دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو

فَأَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ إِنَّا رَادُّوْهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ـ

تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا۔ ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اُسے پیغمبر بنا دیں گے۔

توضیح اللغۃ

نتلو: از (ن) مصدر تلاوۃ بمعنی پڑھنا، اگر مصدر تلُوا ہو تو بمعنی پیچھے چلنا از (افعال) پیچھے کرنا...... نبأ: جمع أنباء خبر...... موسی: (ایک جلیل القدر رسول کا نام) جمع موایس، موسیات استرہ از (ن) سر مونڈنا...... فرعون: مصر کے بادشاہ کا لقب، شریر، سرکش، جمع فراعنہ از (فعللۃ) تکبر کرنا، چالاک ہونا، از (تفعل) لمبا اور قوی ہونا...... علا: از (ن و افتعال) بلند ہونا اگر صلہ باء ہو تو بمعنی چڑھنا، اگر صلہ فی ہو تو معنی تکبر کرنا، از (إفعال و تفعیل) بلند کرنا، از (تفعل) دھیرے دھیرے چڑھنا، از (تفاعل) بلند ہونا...... یذبح: از (ف) ذبح کرنا...... مفسدین: از (إفعال) بگاڑنا، خراب کرنا، از (تفاعل) آپس میں مخالف ہونا، از (ن، ض،

ک) خراب ہونا، بگڑنا...... نَمُنَّ: جمع متکلم مضارع معلوم از (ن) احسان کرنا، از (استفعال) طالب احسان ہونا...... الوارثین: از (س) وارث ہونا، از (إفعال) وارث بنانا، از (تفاعل) ایک دوسرے کا وارث ہونا...... جنود: جند کی جمع لشکر، از (تفعیل) فوج جمع کرنا، از (تفعل) فوجی سپاہی بننا...... یحذرون: از (س) پرہیز کرنا، بچنا، از (تفعیل) بمعنی خوف دلانا۔ أوحینا: از (إفعال) اشارہ کرنا، دوسروں سے چھپا کر بات کرنا، وحی بھیجنا، از (استفعال) دریافت کرنا...... خِفْتِ: از (س) خوف کرنا، از (إفعال وتفعیل) ڈرانا...... الیم: جمعہ یموم سمندر...... لاتخافی: از (ف) ڈرنا...... ولا تحزنی: از (س) غمگین ہونا۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ

تو فرعون کے لوگوں نے اس کو اٹھا لیا اس لئے کہ (نتیجہ یہ ہونا تھا کہ) وہ اُن کا دشمن اور (ان کے لئے موجب) غم ہو۔ بیشک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر چوک گئے۔

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَاتَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا

اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرنا۔ شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۔ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا

اور وہ انجام سے بے خبر تھے اور موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا اگر ہم اُن کے دل مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصے) کو ظاہر کر دیں

لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۔وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں اور اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اُسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (لوگوں) کو کچھ خبر نہ تھی

توضیح اللغۃ

التقطَ: از (افتعال) زمین سے اٹھانا، جمع کرنا، از (ن) زمین سے اٹھانا...... ینفع: از (ف) نفع دینا، فائدہ پہنچانا، از (افتعال) نفع اٹھانا...... ولداً: بچہ، از (ض) جننا...... فؤاد: جمع أفئدة بمعنی دل، از (ف) دل پر مارنا...... تبدی: از (إفعال) ظاہر کرنا...... ربطنا: از (ض) صبر کی طاقت دینا، دل کو مضبوط کرنا...... قُصِّیه: از (ن) کسی چیز کے نشانات پر چلنا، پیچھے چلنا۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ

اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر (دائیوں) کے دودھ حرام کر دیئے تھے۔ تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں کہ تمہارے لئے اس (بچے) کو پالیں

وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۔فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَاتَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

اور اس کی خیر خواہی (سے پرورش) کریں تو ہم نے (اس طریق سے) اُن کو ان کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا

لیکن یہ اکثر نہیں جانتے اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے اُن کو حکمت اور علم عنایت کیا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا

اور ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں، اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے

فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ

تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا اُن کے دشمنوں میں سے تو جو شخص اُن کی قوم میں سے تھا

عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا مدد طلب کی تو انہوں نے اس کو مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ کام تو (اغوائے) شیطان سے ہوا

إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ۔ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

بے شک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اُن کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے

توضیح اللغۃ

المراضع: از (إفعال) دودھ پلانے والی...... **یکفلونه:** از (ن) بچہ کی پرورش کرنا...... **تقرّ:** از (ف) آنکھ ٹھنڈی ہونا، راضی ہونا، خوش ہونا...... **أشدّه:** مرد کامل ہونا، عقل وعمر کی پختگی کو پہنچ جانا...... **استوی:** از (استفعال) کامل العقل اور مکمل جوان ہونا...... **شیعة:** جمع اشیاع بمعنی دوست ہونا، تابع ہونا۔ **استغاث:** از (استفعال) کسی کو مدد کے لئے پکارنا...... **وکز:** از (ض) کسی کے سینے پر مکہ مارنا...... **قضی:** از (ض) ختم کرنا، قتل کرنا۔

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ۔ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا

کہنے لگے کہ اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں (آئندہ) کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں الغرض صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے)

يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۔

تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی پھر اُن کو پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تُو تو صریح گمراہ ہے

فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا

جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو وہ (یعنی موسیٰ کی قوم کا آدمی) بول اٹھا کہ جس طرح

قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ

تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا اسی طرح چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو۔ تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے ہو کہ

مِنَ الْمُصْلِحِينَ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى قَالَ يَا مُوسَى إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ

نیکو کاروں میں ہو، اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں

لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ. فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، تو موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار!

نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٥ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَى رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ

مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے، اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے اُمید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ بتائے گا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ

اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہیں (اور اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں

تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا

(اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے (اُن سے) کہا تمہارا کیا کام ہے۔ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چارپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد

شَيْخٌ كَبِيرٌ. فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ تو موسیٰ نے اُن کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے۔ اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ

چنانچہ ان ... سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی، موسیٰ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں

لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ

کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اُجرت دیں۔ جب وہ اُن کے پاس آئے اور اُن سے اپنا ماجرا بیان کیا

قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ. قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ

تو اُنہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو۔ تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو، ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر

مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ ۞ قَالَ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ

نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانت دار (ہو) اُنہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں

عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيْدُ

اس عہد پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں نہیں چاہتا

أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

کہ تجھ پر تکلیف ڈالوں، تو پائے مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے۔ موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا)

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

میں جونسی مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے

توضیح اللغۃ

ظهيرا: پشت پناہ، مددگار...... يترقب: خوف اور وحشت محسوس کرنا از (ن) ڈرنا۔ بالأمس: جمع آماس، ماضی، کل گذشتہ...... يستصرخ: از (استفعال) مدد طلب کرنا، از (ن) مدد کرنا...... يبطش: از (ن، ض) حملہ کرنا، پکڑنا، گرفت کرنا...... جبار: قابض از (ن) مجبور کرنا...... أقصى: جمع أقاصِ از (ن، س) دور ہونا کنارے پر ہونا...... يسعى: از (ف) عمل کرنا، کوشش کرنا...... الملأ: جمع أملاء قوم کی جماعت...... يأتمرون: از (افتعال) صلاح مشورہ کرنا (ن) حکم دینا، رائے دینا۔ توجه: از (تفعل) متوجہ ہونا از (ک) صاحب وجاہت ہونا...... تلقاء: بمعنی جانب...... مدين: قوم شعیب کا شہر...... يهدى: از (ض) راہنمائی کرنا...... ورد: از (ض) آنا، پہنچنا...... يسقون: از (س) پلانا...... تذودان: از (ن) دفع کرنا، ہٹانا...... خطب: جمع خطوب بمعنی حالت...... يصدر: (افعال) لے جانا، (ن) نکالنا...... الرعاء: راعی کی جمع بمعنی چرواہے از (ف) چرنا...... شيخ: جمع أشياخ، شيوخ، شيخة از (ض) بمعنی بوڑھا ہونا...... جاءت: از (ض) آنا...... استحياء: از (استفعال) باحیا ہونا...... أجر: از (ض، ن) اجرت دینا...... نجوت: از (ن) نجات پانا...... أنكح: از (افعال) شادی کرنا...... حجج: حجة کی جمع ہے بمعنی سال...... أتممت: از (افعال) پورا کرنا، از (ض) پورا ہونا...... أشق: از (ن) اگر صلہ علی ہو تو بمعنی مشقت میں ڈالنا، بغیر صلہ کے بمعنی پورا کرنا...... عدوان: مصدر (ن) تعدی کرنا، ظلم کرنا...... وكيل: جمع وكلاء، جس پر بھروسہ کیا جائے، کام بنانے والا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
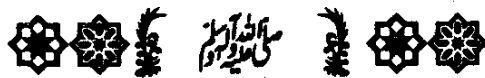
جَوامِعُ الْكَلِم
جامع کلمات

لِسَيِّدِنا وَمَولانا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ

حمد وثناء کے بعد! بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب (میں) ہے، سب سے مضبوط چیز پکڑنے کے لیے تقویٰ ہے، سب سے بہترین ملت

إِبْرَاهِيمَ، وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللهِ، وَأَحْسَنَ

ملت ابراہیمیہ ہے۔ اور سب سے بہترین سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ سب سے بلند رتبہ والی بات اللہ کا ذکر ہے۔ اور سب سے بہترین

الْقَصَصِ هَذَا الْقُرآنِ، وَخَيْرَ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ

قصہ یہ قرآن ہے۔ اور سب سے بہتر کام پختہ ارادے والے ہیں۔ اور سب سے برا کام دین میں نئی باتیں گھڑنا ہے۔ اور بہترین سیرت

هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى، وَخَيْرَ الْعِلْمِ

انبیاء علیہم السلام کی ہے۔ اور سب سے بلند مرتبہ والی موت شہداء کی موت ہے۔ اور اندھی ترین گمراہی ہدایت کے بعد گمراہ ہونا ہے۔ اور بہترین علم

مَا نَفَعَ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ مَا اتُّبِعَ، وَشَرَّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

وہ ہے جو فائدہ دے۔ اور بہترین سیرت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے۔ اور بدترین اندھاپن دل کا اندھاپن ہے۔ اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے

مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى، وَشَرَّ الْمَعْذِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ

نیچے والے ہاتھ سے۔ اور جو تھوڑا ہو اور کافی ہو جائے وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کردے۔ اور سب سے بری معذرت اس وقت کی ہے جو موت کے حاضر ہونے کے وقت کی جائے۔

توضیح اللغۃ:

جوامع: (ف) جامع کی جمع یعنی ایسی کلام کہ اس کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں جیسے حدیث شریف میں ہے: (أعطیتُ جوامع الکلم)... الکَلِمْ: (ن، ض) جمع ہے اَلْکَلِمَۃُ کی، وہ بامعنی لفظ جو انسان بولے، لغوی معنی زخمی کرنا، اصطلاحی معنی کلام کرنا ـــ أَوْثَقَ: از (ح) مضبوط و مستحکم، اس کی مؤنث وُثقی آتی ہے کما قال تعالیٰ: {فقد استمسک بالعروۃ الوثقی}... العُرَی: وہ چیز جس کے ذریعے مضبوطی سے پکڑا جائے، لوٹے کا دستہ، مفرد العروۃ، ... المِلَل: جمع مِلَّۃٌ، وہ چیز جو کو

اللہ تعالیٰ نے اپنے کے واسطے مشروع فرمایا تا کہ اس پر چل کے قرب خداوندی حاصل کر سکیں یعنی شریعت، مذہب...... السُنَن: جمع سُنَّۃٌ، راستہ، طریقہ... عَوَازِمُھَا: جمع عَازِمَۃٌ از (ض) وہ کام جس کا تہیہ کرلیا ہو کما قال تعالی: {فإذا عزم الأمر}... محدثاتھا: جمع مُحدث از (ن) کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف دین میں نئی بات ایجاد کرنا، بدعت...... الھَدْي: طریقہ، رہنمائی، سیرت...... الشھداء: جمع شہید، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانے والا، گواہ... العلیا: از (ن) بلند تر...... قلّ: از (ض) کم ہونا، تھوڑا ہونا... اُلھی: از (افعال) غافل کرنا

وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَايَأْتِي الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا[1]، وَمِنْهُمْ

اور بدترین شرمندگی قیامت کے دن کی ہے۔ اور بعض لوگ وہ ہیں جو نماز کی طرف نہیں آتے مگر پشت موڑ کر، اور بعض لوگ

مَنْ لَايَذْكُرُ اللهَ إِلَّا هَجْرًا، وَ أَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ، وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَخَيْرُ

وہ ہیں جو نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر بے دلی کے ساتھ۔ سب سے بڑی غلطی جھوٹی زبان ہے۔ اور بہترین غنا نفس کا غنا ہے۔ اور بہترین

الزَّادِ التَّقْوٰى، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَخَيْرُ مَاوُقِرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ، وَالْإِرْتِيَابُ

توشہ تقویٰ ہے۔ اور سمجھداری کی بنیاد اللہ عزوجل کا خوف ہے۔ اور سب سے بہتر وہ چیز جو دل میں ٹھہر جائے یقین ہے۔ اور شک وشبہ

مِنَ الْكُفْرِ، وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ، وَالْكَنْزُ كَيٌّ

(میں پڑنا) تو کفر میں سے ہے۔ اور نوحہ کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ اور مال غنیمت میں خیانت کرنا جہنم کا شعلہ ہے۔ اور خزانہ داغ[2] ہے

مِّنَ النَّارِ، وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيْرِ إِبْلِيْسَ، وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ، وَالشَّبَابُ

جہنم کی آگ سے۔ اور شعر شیطان کی بانسریوں میں سے ہے۔ اور شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اور عورتیں شیطان کی رسیاں (جال) ہیں۔ اور جوانی

شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا وَشَرُّ الْمَاٰكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

جنون کا ایک حصہ ہے۔ اور بری کمائی سود کی کمائی ہے۔ اور بدترین کھانا یتیم کا مال ہے۔ اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جلدی جلدی ٹھونگے مار کر، جان چھوڑا کر واپس جانے کی کرتے ہیں تو گویا وہ آتے ہی پشت موڑ کر ہیں۔

[2] یعنی جس مال پر صدقہ اور زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اور اسے جمع کر کے رکھا جائے تو کل قیامت کے دن اس کو جہنم میں گرم کر کے اس کے مالک کو داغا جائے گا جس کی وجہ سے مالک کے جسم میں داغ پڑ جائیں گے۔

وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَ إِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوضِعِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ، وَالْأَمْرُ

اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت تھا۔ بات تو یہی ہے کہ تم میں سے ہرایک چار گز کی جگہ میں جائے گا۔ اور معاملہ

بِآخِرَتِهِ، وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ، وَشَرُّ الرِّوَايَا رِوَايَا الْكَذِبِ، وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ،

کا دارومدار اختتام کے ساتھ ہے۔ اور عمل کا سرمایہ اس کے انجام میں ہے۔ بدترین روایات جھوٹی روایات ہیں۔ اور ہر آنے والی چیز قریب ہے۔

وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ

اور مؤمن کو گالی دینا گناہ ہے۔ اور مؤمن کو قتل کرنا کفر ہے۔ اور اس کا گوشت کھانا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ اور اس کے مال کی حرمت

كَحُرْمَةِ دَمِهِ، وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ، وَمَنْ يَّغْفِرْ يَغْفِرِ اللهُ لَهُ،

اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔ اور جو اللہ پر قسم کھاتا ہے تو اللہ اسے جھٹلا دیتے ہیں۔ اور جو لوگوں کو معاف کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیتے ہیں۔

وَمَنْ يَّعْفُ يَعْفُ اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللهُ، وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ

اور جو درگزر کرتا ہے اللہ اس سے درگزر کرتے ہیں۔ اور جو غصہ کو پی جاتا ہے اللہ اس کو اجر دیتے ہیں۔ اور جو مصیبت پر صبر کرتا ہے

يُعَوِّضْهُ اللهُ، وَمَنْ يَّتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يَّصْبِرْ يُضَعِّفِ اللهُ لَهُ،

اللہ اس کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور جو کسی کی بات غور سے سنتا ہے اللہ اس کی بات سنتے ہیں۔ اور صبر کرتا ہے اللہ اس کو دوہرا اجر دیتے ہیں۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ يُعَذِّبْهُ اللهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِأُمَّتِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اس کو عذاب دیتے ہیں۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری

وَلِأُمَّتِيْ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ.

اور میری امت کی مغفرت فرما۔ میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔

توضیح اللغۃ:

دبرا: پیچھے ... ھجرا: از (ن) بیہودہ گوئی...... الکذوب: از (ض) جھوٹا کما قال تعالی: {الذین کذبوا اللہ ورسولہ}... مخافۃ: از (ف) ڈرنا اور خوف من اللہ سے مراد گناہوں اور خواہشات سے رکنا ہے کما قال تعالی: {ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ}... وقر: از (ض) کسی چیز کا دل میں بیٹھ جانا کما قال تعالی: {وقرن فی بیوتکن}... الارتیاب: از (افتعال) شک میں پڑنا کما قال تعالی: {ولا یرتاب الذین أوتوا الکتاب والمؤمنون}... النیاحۃ: از (ن) مردے پر

واویلا کرنا، نوحہ کرنا...... الغلول: از (ن) مال غنیمت میں خیانت کرنا، چوری کرنا کما قال تعالی: {ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامة}... جثاء: جمع جثوة، مٹی وغیرہ کا ڈھیر...... کَیٌّ: از (ض) چمڑے کو لوہے یا اس کی مثل سے جلانا کما قال تعالی: {یوم یحمٰی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم}... مزامیر: جمع مزمار، از (ض) بانسری یا اس جیسے منہ سے بجانے کا باجا...... جماع: ہر چیز کی جڑ اور بنیاد...... حبالة: جمعه حبائل پھندا، شکاری کا جال...... المکاسب: مکسب کی جمع، ذریعہ آمدنی، کمائی کما قال تعالی: {ومن یکسب خطیئة أو إثما}... أذرع: ذراع کی جمع گز، انسان کا کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک...... ملاک: میم کے کسرہ کے ساتھ اس کا معنی سرمایہ۔ سباب: مصدر از (ن) گالی دینا، برا بھلا کہنا، معاملہ کا مدار...... فسوق: از (ض) اپنے رب کا نافرمان ہونا کما قال تعالی: {فسجدوا إلا إبلیس کان من الجن ففسق عن أمر ربه}... یتألّ: از (تفعل) قسم کھانا کما قال تعالی: {ولا یأتل أولوا الفضل منکم}... یعف: از (ن) درگزر کرنا، معاف کرنا... یکظم: از (ض) غصہ کو ضبط کرنا... الرزیة: جمعہ رزایا بمعنی مصیبت...... یتبع: از (افتعال) پیچھے چلنا کما قال تعالی: {ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی}... السمعة: سامع کی جمع ہے شہرت اچھی ہو یا بری۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْخِطَابَةُ الْمُعْجِزَةُ
معجزانہ خطاب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ[1] قَالَ لَمَّا أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَى مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا الْكِبَارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بڑے بڑے عطیے دیئے

فِي قُرَيْشٍ وَفِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَجَدَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْفُسِهِمْ

قریش اورعرب کے قبائل کو مگر انصار کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملا تو انصار کے اس قبیلہ نے اپنے دل میں اس کو برا محسوس کیا

حَتَّى كَثُرَتْ فِيهِمُ الْقَالَةُ، حَتَّى قَالَ قَائِلُهُمْ لَقِيَ وَاللهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

یہاں تک ان میں چہ میگوئیاں (الٹی سیدھی باتیں) ہونے لگیں، حتی کہ ایک کہنے والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی قوم سے مل گئے ہیں

فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ[2]. فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ قَدْ وَجَدُوا عَلَيْكَ فِي أَنْفُسِهِمْ

تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آپ ﷺ کے پاس اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ انصار کا قبیلہ دل ہی دل میں آپ سے کچھ ناراض ہے

---

[1] آپ رضی اللہ عنہ کا پورا نام سعد بن مالک بن سنان ہے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ابوسعید الخدری ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نسب سعد بن مالک بن سنان بن ثعلب بن عبید بن الابجر بن عوف بن الحارث بن الخزرج ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں اسلام قبول کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کا شمار آپ ﷺ کے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی کم عمری کی وجہ سے غزوہ احد میں شریک نہ ہوسکے تھے مگر غزوہ خندق میں شریک رہے اور بیعت رضوان کی شرکت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو نصیب فرمائی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا جاتا ہے جن سے بکثرت احادیث مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے تقریباً ۱۱۷۰ احادیث کی روایت فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ھ میں ہوا۔ (سیر أعلام النبلاء)

[2] آپ رضی اللہ عنہ کا پورا نام سعد بن عبادۃ بن دلیم بن حارثہ بن النعمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نسب سعد بن عبادة بن دليم بن حارثة بن النعمان بن أبي حزيمة بن ثعلبة بن طريف بن الخزرج بن ساعدة بن كعب بن الخزرج بن حارثة بن ثعلبة بن عمرو بن عامر بن حارثة بن ثعلبة بن غسان بن الأزد بن الغوث بن نبت بن مالك بن زيد بن كهلان بن سبأ بن يشجب بن يعرب بن قحطان ہے۔ سن ۲ھ میں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ انصار صحابہ کے سردار تھے، جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے، اور رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ دعا دی کہ "اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد بن عبادة" آپ رضی اللہ عنہ کی وفات سن ۱۴ھ میں ہوئی۔ (سیر أعلام النبلاء)

لِمَا صَنَعْتَ فِي هَذَا الْفَيْءِ الَّذِي أَصَبْتَ قَسَمْتَ فِي قَوْمِكَ وَأَعْطَيْتَ عَطَايَا عِظَامًا فِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ

اس وجہ سے کہ آپ نے جو مالِ فئی حاصل کیا، اسے اپنی قوم میں تقسیم کردیا اور آپ نے بڑے بڑے تحفے قبائل عرب کو دیئے

وَلَمْ يَكُنْ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ يَا سَعْدُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ!

لیکن انصار کی اس جماعت کو کچھ نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سعد! اس معاملہ، میں تم کہاں کھڑے ہو؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

مَا أَنَا إِلَّا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَاجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فِي هَذِهِ الْحَظِيرَةِ. قَالَ فَجَاءَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

میں بھی تو اپنی قوم میں سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو میرے پاس اس باڑہ میں جمع کرو۔ راوی کہتے ہیں، مہاجرین میں سے بھی کچھ لوگ آئے،

واقعہ کا پس منظر

مکہ اور طائف کی درمیان وادی میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف دو قبیلے آباد تھے۔ یہ بڑے بہادر اور جنگجو سمجھے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد بھی انہوں نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے مکہ پر ۶ شوال سن ۸ ھ کو حملہ کرنے چڑھ دوڑے۔ نبی کریم بارہ ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کے مقابلے کو نکلے۔ ان میں دو ہزار سے زائد نو مسلم اور چند غیر مسلم بھی شامل تھے۔ دشمنوں نے اسلامی لشکر کے قریب پہنچنے کی خبر سنی تو وادی حنین کے دونوں جانب کمین گاہوں سے اس زور کی تیر اندازی کی کہ مسلمان سراسیمہ ہوگئے۔ مکہ کے نو مسلم افراد سب سے پہلے ہراساں ہو کر بھاگے۔ ان کو دیکھ کر مسلمان بھی منتشر ہونا شروع ہوگئے۔ حضور ﷺ کے ساتھ چند جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم میدان میں رہ گئے اور بہادری سے لڑتے رہے۔ خود رسول اللہ ﷺ تلوار ہاتھ میں لے کر رجز پڑھ رہے تھے۔ "أنا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب" آپ کی ثابت قدمی اور شجاعت نے مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے، اور یہ مٹھی بھر آدمی دشمن کے سامنے ڈٹے رہے۔ حضور ﷺ کے حکم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نام لے لے کے مہاجر و انصار کو بلایا۔ اس آواز پر مسلمان حضور ﷺ کے گرد اکھٹے ہوگئے اور اس شدت سے جنگ شروع ہوئی کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا۔ کفار مقابلے کی تاب نہ لاسکے اور بھاگ نکلے۔ بنو ثقیف نے طائف کا رخ کیا۔ بنو ہوازن اوطاس میں جمع ہوئے لیکن مسلمانوں نے اوطاس میں انہیں شکست دی۔ مسلمانوں کو شاندار کامیابی ہوئی اور دشمن کے ہزاروں آدمی گرفتار ہوئے۔ اور اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں بطور مال غنیمت کے بہت سا مال لگا جس میں چوبیس ہزار اونٹ، بیس ہزار بھیڑ بکریاں، چودہ ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار قیدی تھے اس مال غنیمت میں سے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک قریش کو سو سو درہم یا اس زائد مال عنایت فرمایا لیکن یہ بطور "مؤلفۃ قلوب" عطا فرمایا تھا اور اس مال میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ بھی نہیں دیا گیا تھا جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔

توضیح اللغۃ:

أعطی از (إفعال) بمعنی دینا، از (تفاعل) لینا، از (تفعل واستفعال) عطیہ مانگنا، از (مفاعلہ) دینا، خدمت کرنا، از (ن) لینا، بلند کرنا۔ قریش: عرب کا مشہور قبیلہ قرش از (تفعل) بمعنی جمع کرنا اگر صلہ عن ہو بمعنی پرہیز کرنا، از (إفعال) چغلی کھانا، عیوب ظاہر کرنا، قبائل: قبیلہ کی جمع بمعنی ایک باپ کے بیٹے۔ القالۃ: از (ن) بمعنی بات کرنا الحی: بمعنی قبیلہ جمع إحیاء۔ الفی: اس مال غنیمت کو کہا جاتا ہے جو لڑائی کئے بغیر مسلمانوں کو کفار سے حاصل ہو قال تعالی: "ما أفاء اللّٰہ علی رسولہ"، سایہ کا ہٹ جانا از (تفعیل) درخت کا سایہ دار ہونا، از (تفعل) سایہ میں پناہ لینا۔ حظیرۃ: باڑہ، وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو جمع حظائر مادہ از (ض) روکنا، باڑہ میں بند کرنا، از (إفعال) مویشیوں کے لئے باڑہ بنانا۔

فَتَرَكَهُمْ فَدَخَلُوا وَجَاءَ آخَرُوْنَ فَرَدَّهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا أَتٰى سَعْدٌ فَقَالَ

انہیں بھی جانے دیا، وہ اندر داخل ہو گئے کچھ اور آئے، انہیں لوٹا دیا، جب سارے جمع ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا کہ

قَدِ اجْتَمَعَ لَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ

انصار کا یہ قبیلہ آنجناب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے جمع ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی

بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا قَالَةٌ بَلَغَتْنِيْ عَنْكُمْ وَجِدَةٌ وَجَدْتُمُوْهَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ،

جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: اے انصار کی جماعت! وہ کون سی بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے کہ جو تم نے اپنے دل میں پال رکھی ہے؟

أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ

میں تمہارے پاس اس حالت میں نہیں آیا کہ تم گمراہ تھے پھر اللہ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت بخشی۔ اس حال میں کہ تم فقیر تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں مالدار کیا

وَأَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ؛ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ، قَالَ

اور تم آپس میں دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی، انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی احسان و فضل والے ہیں، فرمایا:

أَلَا تُجِيْبُوْنَنِيْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ؛ قَالُوا وَبِمَاذَا نُجِيْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ

اے انصار کی جماعت! تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کو کس بات کا جواب دیں، اللہ اور اس کے رسول کا ہی

الْمَنُّ وَالْفَضْلُ، قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلَصَدَقْتُمْ وَلَصَدَّقْتُكُمْ، أَتَيْتَنَا

احسان اور فضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا! اگر تم چاہتے تو کہہ دیتے، تم سچے ہوتے اور میں بھی تمہاری تصدیق کرتا کہ "آپ ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ

مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ، وَطَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ

آپ جھٹلائے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ بے یارومددگار تھے ہم نے آپ کی مدد کی، آپ دھتکارے ہوئے تھے ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا

وَعَائِلًا فَوَاسَيْنَاكَ أَوَجَدْتُمْ عَلَيَّ يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فِيْ أَنْفُسِكُمْ فِيْ لُعَاعَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا

آپ مفلس تھے ہم نے آپ کی غمخواری کی"۔ اے انصار کی جماعت! تم مجھ پر اپنے دل میں دنیا کے اس ایک معمولی تنکے (ہڈی) کی وجہ سے ناراض ہو

توضیح اللغۃ:

معشر: جماعت، آدمی کے اہل، جن، انسان جمع معاشر۔ بلغتنی: از (ن) پہنچنا۔۔ ضلالا: از (ض) راہ حق سے ہٹا ہوا ہونا۔۔ عالۃ: عائل کی جمع بمعنی فقیر، از (ن) غریب ومفلس ہونا، نادار وتنگدست، ترکیبی حیثیت سے حال ہے۔۔ فأغناکم: از (افعال) مالدار کرنا۔ فألف: از (تفعیل) ملانا، دلوں کو جوڑنا۔۔ مکذبا: اسم مفعول از (تفعیل) جھٹلایا ہوا، جھوٹا قرار دیا ہوا۔ مخذولا: اسم مفعول از (ن) بے یارومددگار، دست بردار۔۔ طریدا: فعیلا بمعنی مفعول کے از (ن) حقارت یا سزا کے طور پر دھتکارا ہوا۔۔ فآویناک: از (افعال) پناہ دینا۔۔ فواسیناک: از (مفاعلۃ) مدد کرنا۔ لعاعۃ: لعاع کا واحد ہے بمعنی کاسنی کا ایک پتا، (جو جلد مرجھا جاتا ہے) دنیا کی بے ثباتی)، ہڈی۔

تَأَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوْا وَ وَكَلْتُكُمْ إِلَىٰ إِسْلَامِكُمْ أَلَا تَرْضَوْنَ يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

اس کے ذریعے میں نے کسی قوم کے ساتھ الفت ومحبت سے پیش آیا تاکہ وہ اسلام لے آئیں[1] اور تمہیں تمہارے اسلام کے حوالہ کر دیا۔ اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہیں

أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيْرِ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَىٰ رِحَالِكُمْ فَوَالَّذِيْ

کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ اپنے گھروں کی طرف لوٹ آؤ؟ قسم ہے اس ذات کی

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ

جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ جس چیز کو تم لے کر جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جسے وہ لے کر جائیں گے۔ اور اگر ہجرت نہ ہوتی

لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْسَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا وَ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا وَ وَادِيًا

تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اگر لوگ ایک گھاٹی اور وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی اور وادی میں چلیں

---

[1] اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو " مؤلفة قلوبهم " میں داخل تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو مال اس وجہ سے عطا فرمایا تھا تاکہ وہ لوگ اسلام پر جمے رہیں۔

لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ وَ وَادِيَهَا۔اَلْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ،

تو میں انصار کی گھاٹی اور وادی میں چلوں گا۔ انصار بدن سے لگنے والے کپڑے کی طرح ہیں[1] اور دیگر لوگ اوپر اوڑھنے والے کپڑے کی طرح ہیں[2]

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ۔قَالَ فَبَكَى الْقَوْمُ حَتّٰى أَخْضَلُوْا لِحَاهُمْ

اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور ان کے بیٹوں پر اور ان کے پوتوں پر۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رو پڑے حتی کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیوں کو تر کرلیا

وَقَالُوا رَضِيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قِسْمًا وَحَظًّا۔

اور کہنے لگے: ہم رسول اللہ ﷺ کی تقسیم اور حصہ کرنے پر راضی ہیں۔

توضیح اللغۃ:

تألفت: از (تفعل) تالیف قلب کرنا تاکہ ان کے دلوں سے اسلام کی نفرت مٹ جائے از (س) محبت کرنا، مانوس ہونا۔ لیسلموا: از (إفعال) مسلمان ہونا، کما قال تعالی: {قال أسلمتُ لرب العالمین}۔ الشاء: شاۃ کی جمع ایک بکری یا بھیڑ یا دنبی یا ہرنی یا گائے یا شتر مرغ یا گوخر۔ تنقلبون: از (انفعال) لوٹنا، واپس ہونا، کما قال تعالی: {فانقلبوا بنعمة من اللہ وفضل}۔ سلک: از (ن) داخل ہونا، کما قال تعالی: {لتسلکوا منھا سبلا فجاجا}۔ شِعباً: دو پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ گھاٹی۔ شعار: تحتانی لباس، مراد اس سے ہم راز اور ہم نشین ہے، کما فی الحدیث النبوی: (نھی رسول اللہ ﷺ عن مکامعة الرجل الرجل بغیر شعار)۔ دِثار: دال مکسورہ کے ساتھ اس کی جمع دُثُر، بدن سے ملے ہوئے کپڑے کے اوپر والا کپڑا، چادر) أخضلوا: از (إفعال) تر کرنا، بھگونا۔ لحاھم: لحیۃ کی جمع داڑھی کے بال، کما قال تعالی: {یا ابن أم لا تأخذ بلحیتی}۔

❁❁ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❁❁

---
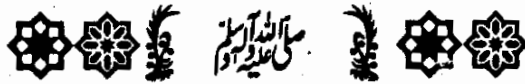
[1] یعنی مجھ سے ان کا تعلق واتصال بہت ہی قریبی مضبوط اور قوی ہے۔

[2] یعنی انصار کے مقابلے میں اوروں کا اتصال اتنا قریبی اور قوی نہیں۔

فِي بَنِي سَعْدٍ

بنو سعد میں

كَانَتْ حَلِيمَةُ بِنْتُ أَبِي ذُؤَيْبٍ السَّعْدِيَّةُ[1] أُمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ تُحَدِّثُ

حضرت حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب رسول اللہ ﷺ کی وہ والدہ ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا، وہ بیان کرتی ہیں کہ

أَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ بَلَدِهَا مَعَ زَوْجِهَا وَابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ[2] تُرْضِعُهُ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، تَلْتَمِسُ

وہ نکلیں اپنے علاقہ سے، اپنے شوہر اور اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ جس کو دودھ پلاتی تھی، بنو سعد کی عورتوں کے ہمراہ، تاکہ تلاش کریں

الرُّضَعَاءَ قَالَتْ وَذٰلِكَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ لَمْ تُبْقِ لَنَا شَيْئًا. قَالَتْ فَخَرَجْتُ عَلَى أَتَانٍ لِي قَمْرَاءَ

شیر خوار بچوں کو، کہتی ہیں اور یہ نکلنا ایسے قحط والے سال میں تھا جس نے ہمارے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ کہتی ہے میں ایسی گدھی پر نکلی جس کا رنگ سبزی مائل سفید تھا

مَعَنَا شَارِفٌ لَنَا، وَاللهِ مَا تَبِضُّ بِقَطْرَةٍ وَمَا نَنَامُ لَيْلَنَا أَجْمَعَ مِنْ صَبِيِّنَا الَّذِي مَعَنَا،

ہمارے پاس ایک بوڑھی اونٹنی بھی تھی، بخدا وہ ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی اور ہم رات بھر نہ سو پاتے اپنے ساتھ موجود بچے کی وجہ سے

مِنْ بُكَائِهِ مِنَ الْجُوعِ مَا فِي ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيهِ وَمَا فِي شَارِفِنَا مَا يُغَدِّيهِ.

کہ وہ بھوک کی وجہ سے روتا تھا۔ نہ میرے پستانوں میں اتنا کچھ تھا جو اسے کافی ہوتا اور نہ ہماری اونٹنی میں اتنا دودھ تھا جو اس کی غذا بنتا۔

توضیح اللغۃ:

أرضعه: از (افعال) بچے کا دودھ پینا۔ تحدث: از (تفعیل) بیان کرنا، واقعہ ذکر کرنا، روایت کرنا۔ تلتمس: از (افتعال) بمعنی تلاش کرنا، طلب کرنا، مانگنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو چھونا، جماع کرنا، از (ض، ن) طلب کرنا، چھونا، جماع کرنا، از (تفعل) بار بار طلب کرنا۔ زوجها: اس سے مراد حارث ہے۔ ابن سے مراد عبداللہ بن الحارث ہے۔ رضعاء: رَضِيع کی جمع دودھ

---

[1] حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا تاریخ اسلام کی وہ خوش نصیب خاتون ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ یہ سعادت آپ ہی کو حاصل ہوئی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی گود میں کھیلیں اور آپ کے زیر سایہ زندگی کے ابتدائی مراحل طے کریں۔ آپ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلہ بنو سعد سے تھا۔ آپ دایہ تھیں۔ ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ غربت وافلاس سے ان کا حال دگرگوں تھا۔ آپ نے فوراً پہچان لیا اور فرط شوق ومحبت سے پکارتے ہوئے اپنی نشست سے اٹھے "میری پیاری امی، میری محترم ماں، آیئے، تشریف لایئے۔" پھر آپ نے چادر بچھا کر عزت وتکریم سے ان کو اس پر بٹھایا۔ آپ ﷺ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت فرماتے تھے۔

[2] کہا جاتا ہے کہ اس بچے کا نام عبداللہ بن حارث تھا۔

پیتا بچہ۔ سنة: سال جمع سنوات، سنون، از (مفاعلة) ایک سال کے لئے معاہدہ کرنا یا اجرت پر رکھنا از (تفعل) بمعنی چڑھنا۔ شهباء: أشهب کا مؤنث بمعنی خشک سال از (س، ک) سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا از (ف) گرمی کا جھلس دینا، از (إفعال) تباہ کرنا۔ أتان: گدھی جمع أُتُن۔ شارف: بوڑھی اونٹنی جمع شارفات، شوارف۔ تبض: از (ض) تھوڑا تھوڑا بہنا، از (إفعال) تھوڑی تھوڑی چیز دینا۔ جوع: از (ن) بھوکا ہونا، از (تفعیل) بھوکا رکھنا، از (تفعل) بمعنی بتکلف بھوکا بننا۔ ثدی: بمعنی پستان جمع ثُدِی، ثِدِیٌّ از (ف) بمعنی تر کرنا، از (س) تر ہونا۔

(قَالَ ابْنُ هِشَامٍ) وَيُقَالُ يُغَذِّيهِ .وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرْجُوا الْغَيْثَ وَالْفَرَجَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَتَانِي تِلْكَ

(ابن ہشام کہتے ہیں کہ لفظ "یغذیہ" بھی کہا جاتا ہے۔) لیکن ہم بارش اور کشادگی کی امید رکھتے تھے، میں اپنی اسی گدھی پر سوار ہو کر نکلی،

فَلَقَدْ أَدَمْتُ بِالرَّكْبِ حَتّٰى شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ضَعْفًا وَعَجَفًا، حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ،

میں نے قافلے والوں پر سفر لمبا کر دیا حتیٰ کہ گراں گزرا یہ سفر ان پر کمزوری اور لاغرپن کی وجہ سے، یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچے، تاکہ شیر خوار بچے تلاش کریں

فَمَا مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْبَاهُ إِذَا قِيلَ لَهَا إِنَّهُ يَتِيمٌ

ہم میں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جس پر رسول اللہ ﷺ کو پیش نہ کیا گیا ہو، مگر وہ اس کو لینے سے انکار کر دیتی جب انہیں بتایا جاتا کہ یہ یتیم ہے

وَذٰلِكَ أَنَّا إِنَّمَا كُنَّا نَرْجُو الْمَعْرُوفَ مِنْ أَبِي الصَّبِيِّ فَكُنَّا نَقُوْلُ يَتِيمٌ وَمَا عَسٰى أَنْ تَصْنَعَ أُمُّهُ وَجَدُّهُ

اور یہ اس وجہ سے ہوتا کہ ہم بچے کے باپ سے اچھائی (مال) کی امید رکھتی تھیں، ہم کہتے یہ تو یتیم ہے، اس کی ماں اور دادا تو کچھ بھی نہیں کر سکتے

فَكُنَّا نَكْرَهُهُ لِذٰلِكَ، فَمَا بَقِيَتِ امْرَأَةٌ قَدِمَتْ مَعِي إِلَّا أَخَذَتْ رَضِيعًا غَيْرِي، فَلَمَّا أَجْمَعْنَا الِانْطِلَاقَ

اسی وجہ سے ہم نے اسے ناپسند کیا، چنانچہ میرے ساتھ جو عورت بھی آئی ہر ایک نے بچہ لے لیا سوائے میرے، تو جب ہم سب واپس چلنے کے لئے جمع ہو گئے

توضیح اللغۃ:

الغیث: مصدر از (ض) بارش کا برسنا، غیث بادل کو بھی کہا جاتا ہے۔ فرج: دو چیزوں کے درمیان خلل اور کشادگی، شرمگاہ جمع فروج از (ض) کھولنا، کشادہ کرنا، از (تفعیل) صلہ عن ہو تو بمعنی دور کرنا، از (تفعل) بمعنی غم کا دور ہونا، از (انفعال) بمعنی کھلنا۔ أدمتُ: از (إفعال) بمعنی ہمیشگی کرنا، از (استفعال) بمعنی ہمیشگی طلب کرنا، از (تفعیل) لگاتار ہونا، از (ن) بمعنی ہمیشہ رہنا۔ یہاں إدامة سے مراد لمبا عرصہ ہے۔ عجفا: از (س، ک) کمزور ہونا، از (ن، ض) کمزور کرنا۔ نکرہ: جمع متکلم از (س) ناپسند کرنا، از

(ک) قبیح ہونا، از (افعال) مجبور کرنا، از (استفعال) بمعنی ناپسند پانا۔ انطلاق: از (انفعال) بمعنی جانا، کشادہ رو ہونا، کسی کام کے لئے شرح صدر ہونا، از (ک) ہنس مکھ ہونا، فصیح خوش بیان ہونا۔

قُلْتُ لِصَاحِبِيْ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَكْرَهُ أَنْ أَرْجِعَ مِنْ بَيْنِ صَوَاحِبِيْ

تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ اللہ کی قسم! میں یہ بات ناپسند کرتی ہوں کہ میں اپنی ساتھیوں کے ساتھ اس حال میں لوٹوں کہ

وَلَمْ آخُذْ رَضِيْعًا، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبَنَّ إِلٰى ذٰلِكَ الْيَتِيْمِ فَلَآخُذَنَّهُ قَالَ لَا عَلَيْكِ أَنْ تَفْعَلِيْ،

میں نے کوئی دودھ پیتا بچہ نہ لیا ہو، اللہ کی قسم! میں ضرور بضرور اس یتیم کی طرف جاؤں گی اور اسی کو لے کر چلوں گی، شوہر نے کہا: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّجْعَلَ لَنَا فِيْهِ بَرَكَةً۔ قَالَتْ فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذْتُهُ. وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى أَخْذِهِ إِلَّا

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی میں ہمارے لیے برکت رکھ دیں۔ کہتی ہیں کہ چنانچہ میں گئی اور اسے اٹھالیا، مجھے یہ بچہ اٹھانے پر نہیں مجبور کیا مگر

أَنِّيْ لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ قَالَتْ فَلَمَّا أَخَذْتُهُ، رَجَعْتُ بِهِ إِلٰى رَحْلِيْ فَلَمَّا

مگر صرف اس بات نے کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ملا، کہتی ہیں کہ جب میں اسے اٹھالیا تو اسے لے کر اپنے کجاوہ کی طرف لوٹی، تو جب

وَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِيْ أَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيَايَ بِمَا شَاءَ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَوِيَ وَشَرِبَ مَعَهُ أَخُوْهُ

میں نے اسے اپنے گود میں رکھا تو اس پر میری چھاتیاں دودھ سے بھر گئیں، تو اس نے جتنا دودھ چاہا پیا یہاں تک کہ سیر ہوگیا اور اس کے ساتھ کے بھائی نے بھی کر پیا

حَتّٰى رَوِيَ ثُمَّ نَامَا، وَمَا كُنَّا نَنَامُ مَعَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَامَ زَوْجِيْ إِلٰى شَارِفِنَا تِلْكَ

یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہوگیا، پھر دونوں سو گئے۔ ہم اپنے بیٹے کے ساتھ اس سے پہلے نہیں سوئے تھے، اور میرا خاوند ہماری اس بوڑھی اونٹنی کی طرف گیا

فَإِذَا إِنَّهَا لَحَافِلٌ فَحَلَبَ مِنْهَا مَا شَرِبَ وَشَرِبْتُ مَعَهُ

تو اس وقت اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، چنانچہ انہوں نے اس کا دودھ نکالا، انہوں نے پیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ پیا

حَتَّى انْتَهَيْنَا رَيًّا وَشَبَعًا فَبِتْنَا بِخَيْرِ لَيْلَةٍ. قَالَتْ يَقُوْلُ صَاحِبِيْ حِيْنَ أَصْبَحْنَا

یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہوگئے اور پیٹ بھر گئے اور ہم نے رات خیر وعافیت سے گزاری۔ فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے خاوند

تَعْلَمِيْ وَاللّٰهِ يَا حَلِيْمَةُ ،لَقَدْ أَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً. قَالَتْ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ ذٰلِكَ.

اللہ کی قسم! اے حلیمہ! تم جان لو کہ تم انتہائی مبارک بچہ لائی ہو، فرماتی ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے بھی یہی توقع ہے۔

توضیح اللغۃ:

صَوَاحِبِيَ: صاحب کی جمع ہے از (س) ساتھی، شوہر، یہاں اس سے مراد دوسری ہم سفر عورتیں ہیں۔۔ لا عَلَیکَ: اس کی تقدیری عبارت "لا باس علیک" بمعنی کوئی حرج نہیں۔۔ رحلی: بمعنی کجاوہ، از (ف) اونٹ پر کجاوہ رکھنا، اس کی جمع ارحُل ورِحال کجاوہ، کما قال تعالی: {اجعلوا بضاعتهم فی رحالهم}۔ حجری: "ح" کی زیر کے ساتھ بمعنی گود، اس کی جمع حجور وأحجار، کما قال تعالی: {وربائبکم اللاتی فی حجورکم} لَحافِلٌ: اسم فاعل از (ض) بھر جانا، بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔۔ رَوِي: از (س) سیراب ہونا۔۔ رِیًّا: مصدر، از (س) شکم سیر ہونا۔ نسمۃ: ہر جاندار جس میں روح ہو۔

قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْنَا وَرَكِبْتُ أَتَانِي، وَحَمَلْتُهُ عَلَيْهَا مَعِي، فَوَاللّٰهِ لَقَطَعَتْ بِالرَّكْبِ

فرماتی ہیں: پھر ہم (مکہ سے) نکلے، میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور اسے اپنا ساتھ اس پر اٹھالیا، اللہ کی قسم! وہ سواری قافلے کے ساتھ اتنا تیز سفر کرنے لگی

مَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا شَيْءٌ مِنْ حُمُرِهِمْ حَتّٰى أَنَّ صَوَاحِبِيَ لَيَقُلْنَ لِي: يَا ابْنَةَ أَبِي ذُؤَيْبٍ! وَيْحَكِ إِرْبَعِي عَلَيْنَا،

کہ ان کی سواریوں میں اتنی طاقت نہ تھی، یہاں تک کہ میری سہیلیوں نے کہا کہ اے ابوذویب کی بیٹی! تیرا ناس ہو، ہم پر مہربانی کر

أَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ أَتَانُكِ الَّتِي كُنْتِ خَرَجْتِ عَلَيْهَا؟ فَأَقُوْلُ لَهُنَّ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَهِيَ هِيَ، فَيَقُلْنَ وَاللّٰهِ

کیا یہ تیری وہی گدھی نہیں جس پر تو نکلی تھی؟ میں نے ان سے کہا: ہاں، بخدا یہ وہی ہے، تو وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم!

إِنَّ لَهَا لَشَأْنًا. قَالَتْ ثُمَّ قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا مِنْ بِلَادِ بَنِي سَعْدٍ. وَمَا أَعْلَمُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ اللّٰهِ

اس کی تو عجب شان ہے۔ فرماتی ہیں کہ پھر ہم بنی سعد کے علاقے میں اپنے گھر آئے، تو قحط سالی کا یہ عالم تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالی کی زمین کا کوئی حصہ

أَجْدَبَ مِنْهَا. فَكَانَتْ غَنَمِي تَرُوحُ عَلَيَّ حِيْنَ قَدِمْنَا بِهٖ مَعَنَا شِبَاعًا لُبَّنًا. فَنَحْلِبُ وَنَشْرَبُ،

اس سے زیادہ قحط زدہ ہوگی! لیکن جب ہم اس کو ساتھ لے آئے تو شام کے وقت ہماری بکریاں سیر ہو کر دودھ سے بھری ہوئی لوٹتیں، ہم دودھ دوہتے اور پیتے،

وَمَا يَحْلِبُ إِنْسَانٌ قَطْرَةَ لَبَنٍ وَلَا يَجِدُهَا فِي ضَرْعٍ حَتّٰى كَانَ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ قَوْمِنَا

ہمارے علاوہ کوئی بھی انسان دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں دوہتا تھا اور نہ تھنوں میں دودھ پاتا تھا، یہاں تک کہ ہماری قوم میں سے جاننے والے لوگ

يَقُوْلُوْنَ لِرُعْيَانِهِمْ: وَيْلَكُمْ اسْرَحُوْا حَيْثُ يَسْرَحُ رَاعِيْ بِنْتِ أَبِي ذُؤَيْبٍ

اپنے چرواہوں سے کہتے: کہ تمہارا ناس ہو! تم بھی وہیں بکریاں چرنے کے لیے چھوڑا کرو جہاں بنت ابی ذویب کا چرواہا چھوڑتا ہے،

فَتَرُوحُ أَغْنَامُهُمْ جِيَاعًا مَاتَبِضُّ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ وَتَرُوحُ غَنَمِي شِبَاعًا لُبَّنًا،

تو پھر بھی ان کی بکریاں شام کو بھوکی واپس آتیں کہ دودھ کاایک قطرہ نہ نکلتااور میری بکریاں سیر ہوکر دودھ سے بھری ہوئی شام کوواپس آتیں۔

فَلَمْ نَزَلْ نَتَعَرَّفُ مِنَ اللهِ الزِّيَادَةَ وَالْخَيْرَ حَتّٰى مَضَتْ سَنَتَاهُ وَفَصَلْتُهُ،

سو ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادتی اور خیر کامشاہدہ کرتے رہے حتی کہ یہ بچہ دوسال کا ہوگیااور میں نے اس کادودھ چھڑادیا،

توضیح اللغۃ:

حملته: از (ض) اٹھا کر سواری کی پشت پر رکھنا، کما قال تعالی: {وحملته علی ذات ألواح ودُسر}۔۔

اِزْتَعِی: واحد مؤنث فعل امراز (ف) بمعنی ٹھہرنا، انتظر کرنا، مہربانی کرنا۔تروح: از (ف، ن) اونٹوں کا بعد غروب آفتاب کے اپنے باڑے میں واپس آنا، کما قال تعالی: {ولکم فیها جمال حین تریحون وحین تسرحون}۔۔یجلب: بمعنی دودہ دوہنا اسی سے حلیب آتا ہے۔۔۔اسحوا: از (ف) مویشیوں کا چرنے کے ئے جانا یا چرنے کے لئے چھوڑنا۔

لرعیانھم: راع کی جمع بمعنی چرواہا، راع کی جمع رُعاء اور رِعَاء بھی آتی ہے کما قال تعالی: {حتی یصدر الرِّعاء وأبونا شیخ کبیر} از (ف) جانور کو چرانا۔ فصلته: از (ن) بچہ کا دودھ چھڑانا، کما قال تعالی: {وحملہ وفصالہ ثلاثون شهرا} فیصلہ کرنا، وکما قال تعالی: {إن اللّٰه یفصل بینهم یوم القیامة}۔

وَكَانَ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشْبِهُهُ الْغِلْمَانُ، فَلَمْ يَبْلُغْ سَنَتَيْهِ حَتّٰى كَانَ غُلَامًا جَفْرًا، قَالَتْ

وہ اس طرح سے جوان ہو رہا تھے کہ دوسرے بچہ اس کی طرح نہیں تھے، وہ ابھی دوسال کو نہیں پہنچے تھے کہ اچھے بھلے معلوم ہونے لگے، فرماتی ہیں

فَقَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ وَنَحْنُ أَحْرَصُ شَيْءٍ عَلَى مَكْثِهِ فِينَا، لِمَا كُنَّا نَرَى مِنْ بَرَكَتِهِ.

کہ ہم اسے اس کی ماں کے پاس لے گئے اور ہم اسے کچھ مدت اپنے پاس مزید ٹھہرانے کے حریص تھے ان برکات کی وجہ سے جن کا ہم مشاہدہ کررہے

فَكَلَّمْنَا أُمَّهُ وَقُلْتُ لَهَا: لَوْ تَرَكْتِ بُنَيَّ عِنْدِيْ حَتّٰى يَغْلُظَ فَإِنِّي

چنانچہ ہم نے ان کی والدہ سے بات کی اور میں نے انہیں کہا: آپ میرے بیٹے کو مضبوط وتوانا ہونے تک میرے پاس ہی رہنے دیں اس لیے کہ مجھے

أَخْشٰى عَلَيْهِ وَبَاءَ مَكَّةَ، قَالَتْ فَلَمْ نَزَلْ بِهَا حَتّٰى رَدَّتْهُ مَعَنَا، قَالَتْ

میں ان پر مکہ کی وبا کا اندیشہ ہے، فرماتی ہیں، ہم مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بھیج دیا، فرماتی ہیں کہ

فَرَجَعْنَا بِهِ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ بَعْدَ مَقْدَمِنَا بِهِ بِأَشْهُرٍ مَعَ أَخِيْهِ لَفِيْ بَهْمٍ لَنَا خَلْفَ بُيُوْتِنَا،

ہم انہیں لے کر واپس آئے، بخدا! انہیں واپس آئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ گھر کے پیچھے بکریوں کے ریوڑ میں تھے

إِذْ أَتَانَا أَخُوْهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ لِيْ وَلِأَبِيْهِ ذَاكَ أَخِي الْقُرَشِيُّ قَدْ أَخَذَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ فَأَضْجَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ

کہ اچانک ان کا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور ہمیں بتایا کہ قریشی بھائی کو دو سفید پوش آدمیوں نے پکڑ کر لٹالیا ہے اور ان کا سینہ چیز دیا ہے

فَهُمَا يَسُوْطَانِهِ. قَالَتْ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوْهُ نَحْوَهُ فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا مُنْتَقِعًا وَجْهُهُ.

اب وہ دونوں اسے سی رہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں اور اس کا باپ اس کی طرف لپکے، ہم نے انہیں اس حال میں کھڑا پایا کہ ان کا رنگ بدلا ہوا تھا

قَالَتْ فَالْتَزَمْتُهُ وَالْتَزَمَهُ أَبُوْهُ فَقُلْنَا لَهُ مَا لَكَ يَا بُنَيَّ؟ قَالَ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا

فرماتی ہیں کہ میں نے اور ان کے باپ نے ان کو اپنے ساتھ لپیٹا اور پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے میرے بیٹے؟ تو انہیں نے بتایا کہ دو آدمی آئے تھے جن کے

ثِيَابٌ بِيْضٌ فَأَضْجَعَانِيْ وَشَقَّا بَطْنِيْ، فَالْتَمَسَا فِيْهِ شَيْئًا لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ؟ قَالَتْ

سفید کپڑے تھے، انہوں نے مجھے لٹا کر میرا پیٹ چاک کیا، پھر وہ کوئی چیز اس میں تلاش کرتے رہے، مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے؟ فرماتی ہیں

توضیح اللغۃ:

یشب: از (ض) لڑکے کا جوان ہونا۔ جفرا: از (ن) دونوں پہلوؤں کا کشادہ ہونا، مراد اس سے مضبوط طاقتور ہے۔ وباء: پھیلنے والی بیماری، وباء، از (س) کسی علاقے میں وباء پھیلنا۔ بھم: بہمۃ کی جمع، بکری یا بھیڑ کا بچہ۔ یشتد: از (افتعال) تیز دوڑنا، کما قال تعالی: {کرماد ناشتدت بہ الریح فی یوم عاصف}۔ فأضجعاہ: از (إفعال) پہلو پر لٹانا، خواب گاہ، بستر، کما قال تعالی: {تتجافی جنوبہم عن المضاجع}۔ یسوطانہ: از (ن) مخلوط کرنا، منتقعا: چہرے کی رنگت کا بدلنا۔

فَرَجَعْنَا إِلٰى خِبَائِنَا. قَالَتْ وَقَالَ لِيْ أَبُوْهُ يَا حَلِيْمَةُ، لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْغُلَامُ قَدْ أُصِيْبَ

پھر ہم اپنے خیمہ میں لوٹ آئے، فرماتی ہیں کہ مجھے اس کے باپ نے کہا: اے حلیمہ! مجھے خوف ہے کہ اس بچے کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے

أُلْحِقَهُ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَن يَّظْهَرَ ذٰلِكَ بِهِ. قَالَتْ فَاحْتَمَلْنَاهُ فَقَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ

ں بات کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اسے گھر پہنچادے، فرماتی ہیں کہ چنانچہ ہم نے انہیں ساتھ لیااور ہم اس کی ماں کے پاس آئے

قَالَتْ مَا أَقْدَمَكِ بِهِ يَا ظِئْرُ؟ وَقَدْ كُنْتِ حَرِيصَةً عَلَيْهِ وَعَلَى مُكْثِهِ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ:

وانہوں نے پوچھا: اے دائی! تو کیسے اسے لے کر آ گئی، حالانکہ تو تواس کی اور اسے اپنے پاس رکھنے پر حریص تھی؟ فرماتی ہیں: میں نے کہا

دْ بَلَغَ اللهُ بِابْنِي وَقَضَيْتُ الَّذِي عَلَيَّ وَتَخَوَّفْتُ الْأَحْدَاثَ عَلَيْهِ فَأَدَّيْتُهُ إِلَيْكِ

للہ نے میرے بیٹے کو بڑا کر دیا اور میں نے اپنی ذمہ داری پوری کردی، اور مجھے اس پر مصائب کا اندیشہ تھا، لہذا میں اس کو لوٹا رہی ہو

كَمَا تُحِبِّينَ. قَالَتْ مَا هٰذَا شَأْنُكِ، فَأَصْدِقِينِي خَبَرَكِ. قَالَتْ فَلَمْ تَدَعْنِي حَتّٰى أَخْبَرْتُهَا.

بیسا کہ آپ بھی چاہتی تھیں، انہوں نے کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ مجھے صحیح بات بتاؤ، فرماتی ہیں کہ وہ اصرار کرتی رہیں حتی کہ میں نے ساری بات بتائی

توضیح اللغۃ:

ظِئر: دایہ، اس کی جمع أظؤر، وأظآر، وظؤور عورت کا غیر کے بچہ پر مہربان ہونا۔ بلغ: از (ن) پہنچنا، کما قال تعالی: {وإذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر}۔ فأصدقيني: از (ن) واقع کے مطابق بات کہنا، سچی بات بتانا، کما قال تعالی: {فلو صدقوا الله لكان خيرا لهم}۔ فلم تدعني: از (ف) چھوڑنا، کما قال تعالی: {ما ودّعك ربك}۔

قَالَتْ أَفَتَخَوَّفْتِ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ؟ قَالَتْ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ كَلَّا، وَاللهِ مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ مِنْ سَبِيلٍ

کہنے لگیں: کیا تم اس پر شیطان کی وجہ سے خوفزدہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، کہا: ہرگز نہیں، بخدا! شیطان کا اس پر کوئی زور نہیں ہے،

وَإِنَّ لِبُنَيَّ لَشَأْنًا، أَفَلَا أُخْبِرُكِ خَبَرَهُ؟ قَالَتْ قلت: بَلَى، قَالَتْ رَأَيْتُ حِينَ حَمَلْتُ بِهِ

ور میرے بیٹے کی الگ شان ہے، کیا میں تمہیں ایک بات بتاؤں، میں نے کہا: بتائیں، کہا: جب میں اس کے ساتھ حاملہ ہوئی تو میں نے دیکھا

أَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَ لِي قُصُورَ بُصْرَى مِنْ أَرْضِ الشَّامِ، ثُمَّ حَمَلْتُ بِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ مِنْ حَمْلٍ قَطُّ

کہ مجھ سے ایک نور نکلا، جس سے شام کے شہر بصرہ کے محلات مجھ پر روشن ہو گئے، پھر مجھے حمل رہا، بخدا! میں نے کبھی ایسا حمل نہیں دیکھا

كَانَ أَخَفَّ وَلَا أَيْسَرَ مِنْهُ وَوَقَعَ حِينَ وَلَدَتْهُ، وَإِنَّهُ لَوَاضِعٌ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ،

جو اسے زیادہ ہلکا اور آسان ہو، جس وقت میں نے اسے جنا تو انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر رکھ کر آسمان کی طرف سر اٹھایا ہوا تھا۔

دَعِيهِ عَنْكِ، وَانْطَلِقِي رَاشِدَةً.

آپ ان کو اپنی طرف چھوڑ جائیں اور خوشی خوشی چلی جائیں۔

توضیح اللغۃ:

فتخوّفت: از (تفعّل) کسی کے بارے میں کسی بات کا ڈر ہونا، کما قال تعالی: {أو يأخذهم على تخوّف}۔

أخفّ: از (ض) ہلکا ہونا، کما قال تعالی: {وأما من خفت موازينه} وکما قال تعالی: {حملت حملاً خفيفاً}۔

راشدة: از (ن) ہدایت پانا، کما قال تعالیٰ: {يهدي إلى الرُّشد فآمنّا به}۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَيْفَ هَجَرَ النَّبِي صلى الله عليه وسلم
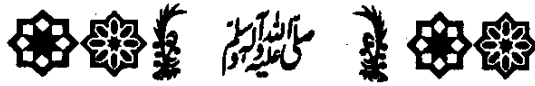
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کیسے فرمائی

إِنَّ عَائِشَةَ[1] زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ جب سے میں ہوش سنبھالا میں نے اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی پایا

وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً،

اور ہم پر کوئی ایسا دن نہ گزرتا مگر دن کے دونوں کناروں یعنی صبح وشام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے،

فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ

جب مسلمانوں پر آزمائشیں آئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے، جب برک الغماد پر پہنچے تو

لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

وہاں قارہ ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی، وہ قبیلہ قارہ کے سردار تھے، اس نے پوچھا: اے ابوبکر کہاں کا ارادہ ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ

أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي. قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ:

مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے، اب میں چاہتا ہوں کہ زمین میں چل پھر کر اپنے رب کی عبادت کروں۔ تو ابن الدغنہ نے کہا:

فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ: إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ

اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی کو نہ خود نکلنا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے: اس لئے کہ آپ ناداروں کے لیے سامان مہیا کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں

توضیح اللغۃ:

أعقل: از (ض) بمعنی جاننا، باندھنا، روکنا۔۔۔ طرف: بمعنی کسی چیز کا کنارہ، آنکھ اس کی جمع أطراف از (ف) واپس کرنا، باز رکھنا، از (ک) نیامال ہونا، از (تفعیل) ایک کنارے میں کرنا، از (تفعل) بمعنی ایک کنارہ میں ہونا۔۔۔ ابتلی: بوسیدہ ہونا، از (افعال وتفعیل)

---

[1] اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا "حبیبۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہے، آپ رضی اللہ عنہا بڑے فقہاء صحابہ میں سے ایک تھیں آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۶۵ سال رہی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال جس وقت ہوا اس وقت ان کی زندگی کا اٹھارہواں سال ہو رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۱۷ رمضان مبارک ۵۷ھ ایک روایت میں ۵۸ھ میں ہوا۔

بوسیدہ کرنا، از (مفاعلہ) پرواہ کرنا، از (افتعال) آزمائش کرنا۔۔ القَارَةُ: عرب میں بنی ہون بن خزیمہ کا معرف ومشہور قبیلہ ہے۔۔

أسبح: از (ض) بہنا، زمین میں پھرنا، از (تفعیل) بمعنی بہانا۔۔ تکسب: از (ض، افتعال، تفعل) مال یا علم حاصل کرنا، کمائی کرنا، از (تفعیل) علم یا مال حاصل کرانا۔۔ المعدم: بمعنی محروم آدمی، از (افعال) محتاج ہونا، از (س) گرم ہونا از (ک) بے وقوف ہونا۔

وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ

بے کس لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے آنے والے مصائب میں مددگار ہیں، میں آپ کو اپنی پناہ دیتا ہوں

فَارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ. فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ

آپ واپس جائیں اور اپنے رب کی عبادت کریں، چنانچہ آپ واپس آگئے اور ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ آیا، پھر ابن الدغنہ نے

عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا

شام کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ ابوبکر جیسے آدمی کو نہ نکلنا چاہئے اور نہ نکالا جانا چاہئے، کیا تم ایک ایسے آدمی کو نکالو گے

يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟

جو ناداروں کے لیے سامان مہیا کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ سے آنے والی مصیبتوں پر مددگار ہے

فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ

تو قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ کا انکار نہیں کر سکے اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے،

فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى

وہیں نماز پڑھے اور وہیں جو چاہے پڑھے، اس کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ دے اور نہ آواز اونچی کرے، کیوں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں

أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا.فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ

ہماری عورتیں اور بچے کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ابن الدغنہ نے یہ بات ابوبکر سے کہی تو ابوبکر اسی طرح چند دن تک رہے

يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ. ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ

گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرتے اور کھلم کھلا نماز نہ پڑھتے اور نہ گھر سے باہر قرآن کی تلاوت کرتے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک بات سوجھی

فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَیَتَقَذَّفُ عَلَیْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ

کہ انہیں گھر کے صحن میں ہی ایک نماز کی جگہ منتخب کرلی اور اسی میں نماز پڑھتے اور قرآن پڑھتے، نتیجۃً ان پر مشرکین کی عورتیں اور بچے جھانکنے لگے

وَهُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَیَنْظُرُوْنَ إِلَیْهِ، وَکَانَ أَبُوْ بَکْرٍ رَجُلًا بَکَّاءً لَا یَمْلِكُ عَیْنَیْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

وہ سب تعجب کرتے اور ان کو دیکھتے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت رونے والے آدمی تھے، اپنے آنسو روک نہ پاتے جب وہ تلاوت کرتے۔

توضیح اللغۃ:

الکَل: بمعنی کمزور، فقیر، بوجھ، از (ض) بمعنی تھکنا، بے اولاد ہونا، بے والد ہونا، از (تفعل) ایک کنارہ میں ہونا۔ تقری: از (ض) مہمان کی میزبانی کرنا، اگر صلہ فی ہو بمعنی جمع کرنا، از (افتعال) بمعنی مہمانی طلب کرنا، از (افعال) گاؤں میں رہنا، نوائب: حادثات، مصائب نائبۃ کی جمع۔ جار: از (ن) بمعنی فریادرسی کرنا، لا یوذی: از (افعال) تکلیف پہنچانا از (تفعل) تکلیف اٹھانا، از (س) تکلیف پانا۔ دار: بمعنی گھر جمع دیار، لا یستعلن: از (استفعال) ظاہر کرنے کے درپے ہونا، از (افعال، تفعیل، مفاعلہ) ظاہر کرنا از (ک، س) ظاہر ہونا۔ یتقذف: از (تفعل) بمعنی بھیڑ کرنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو تہمت لگانا اور عیب لگانا، از (تفاعل) بمعنی پانی کا تیز بہنا۔ لا یملک عینیہ: غیر اختیاری رونا۔

وَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَأَرْسَلُوْا إِلَی ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَیْهِمْ،

اور اس چیز نے مشرکین قریش کے سرداروں کو بہت پریشان کردیا تھا، چنانچہ انہوں نے ابن الدغنہ کے پاس پیغام بھیجا تو وہ آ گیا،

فَقَالُوْا: إِنَّا کُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَکْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰی أَنْ یَعْبُدَ رَبَّهُ فِیْ دَارِہٖ فَقَدْ

انہوں نے کہا: ہم نے تیری پناہ کی وجہ سے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت اپنے رب کی عبادت کرے، تو

جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِہٖ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِیْهِ وَ إِنَّا قَدْ خَشِیْنَا

وہ تو اس سے بڑھ گیا ہے، اس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اس میں علی الاعلان نماز وتلاوت کرتا ہے، ہمیں ڈر ہے کہ کہیں

أَنْ یَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ یَقْتَصِرَ عَلٰی أَنْ یَعْبُدَ رَبَّهُ فِیْ دَارِہٖ فَعَلَ وَ إِنْ

ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں نہ ڈال دے، اب اگر وہ اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت پر اکتفا کریں، تو کرے اور اگر

أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ

اگر وہ نہیں مانتا مگر یہ کہ علی الاعلان یہ کرے گا تو تم اس سے اپنی ذمہ داری واپس لے لو؛ کیوں کہ ہم یہ بات ناپسند کرتے ہیں کہ تیرے وعدہ کو توڑیں

وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ

اور ہم ابوبکر کو علی الاعلان یہ کام کرنے پر باقی نہیں رکھ سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن الدغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا

قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي،

آپ کو وہ بات تو معلوم ہی ہے جس پر میں نے آپ کی ذمہ داری قبول لی تھی، سو یا تو آپ اسی پر اکتفا کریں یا میرا ذمہ مجھے لوٹا دیں،

توضیح اللغۃ:

نخفرک: از (افعال) عہد توڑنا، اور بے وفائی کرنا، کما فی الحدیث: (فمن أخفر مسلماً فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين)۔ عاقدت: از (مفاعلة) کسی سے معاہدہ کرنا، تقتصر: از (افتعال) کسی چیز پر انحصار کرنا، اس سے تجاوز نہ کرنا۔

فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي

اس لیے کہ میں نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ بات سنیں کہ جس آدمی کا میں نے ذمہ لیا تھا وہ توڑ دیا گیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ.

تیرا ذمہ تجھے واپس کرتا ہوں اور میں اللہ عزوجل کی ذمہ داری میں ہی خوش ہوں۔ اور نبی اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تھے۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ

تو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی جو کھجور کے درختوں والی، دو پتھریلے میدانوں کے درمیان واقع ہے

فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ،

تو جنہوں نے ہجرت کرنی تھی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی[1] اور جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے

---

[1] یوں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہجرت کرنے والوں میں سے سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے آخر میں نابینا صحابی ابو محمد عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ فارعہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا تھیں۔

وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو

اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تیاری کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم ٹھہر جاؤ، مجھے امید ہے

أَنْ يُؤْذَنَ لِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

کہ مجھے بھی اجازت مل جائے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرا باپ آپ پر قربان! کیا آپ بھی پُر امید ہیں؟ فرمایا: جی ہاں،

توضیح اللغۃ:

لابتین: لابۃ کا تثنیہ سیاہ پتھروں والی زمین، اس کی جمع لابات اور لاب، کما فی الحدیث: (حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی)۔ تجھز: از (تفعل) سفر کے لئے تیار ہونا، سامان تیار کرنا، کما قال تعالیٰ: {فلما جھزہم بجھازہم}۔ علی رِسلک: توقف، نرمی، صبر، کما فی الحدیث النبوی ﷺ: (علی رِسلکما، إنما ہی صفیۃ بنت حیی)۔

فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے خود کو روک لیا تا کہ ان کے ساتھ جائیں۔ اور اپنے پاس موجود دو سواریوں کو کیکر کے پتے کھلاتے رہے

وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا

اور وہ چار مہینے تک پتے جھاڑتے رہے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن ہم لوگ

جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ

مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ

سر ڈھانپے تشریف لا رہے ہیں، ایسے وقت جس میں وہ ہمارے پاس نہیں آتے تھے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان! بخدا!

مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ

اس وقت آپ کسی اہم کام کی وجہ سے ہی آئے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت مل گئی

فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ

آپ اندر آئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو لوگ تمہارے گھر میں ہیں انہیں باہر نکال دو، تو ابو بکر نے کہا: صرف آپ کے اپنے ہی ہیں

بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:

میرا باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول ﷺ۔ فرمایا: مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ:

اے اللہ کے رسول، میرے باپ آپ پر قربان! کیا میں بھی ساتھ چلوں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ.

میرا باپ آپ پر فدا! اے اللہ کے رسول، میری ان دو سواریوں میں سے ایک آپ رکھ لیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیمت کے ساتھ لوں گا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے جلدی سے ان کی تیاری کی اور ہم نے ان کے لیے کچھ زادِ راہ ایک تھیلے میں رکھ دیا،

فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ

پھر اسماء بنت ابی بکر نے اپنے ڈوپٹے کے ٹکڑے سے اس تھیلے کا منہ باندھا اسی وجہ سے ان کا نام ''ذات النطاق'' پڑ گیا۔

توضیح اللغۃ:

علف: از (ض) چارہ کھلانا، کما فی الحدیث النبوی ﷺ: (لا یقطع منھا (المدینۃ) شجرۃ إلا أن یعلف الرجل بعیرہ) الخبط: از (ض) ڈنڈے سے درخت کے پتے جھاڑنا۔ الظھیرۃ: دوپہر، اس کی جمع ظھائر، زوال کا ابتدائی وقت، سخت دوپہر۔ متقنعا: از (تفعل) کپڑے سے لپیٹنا، سر ڈھکا ہوا ہونا۔ الصحابۃ: از (س) ساتھ ہونا، ہمراہ ہونا، أحث: از (ض) فی الفور جلدی کرنا، جلد باز، کما قال تعالی: {یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثاً}۔ سفرۃ: توشۂ مسافر، اس کی جمع سُفَر از (ض) آدمی کا سفر کے لئے روانہ ہونا، کما قال تعالی: {فمن کان منکم مریضاً أو علی سفر}۔ جِراب: چمڑے کا تھیلہ، اس کی جمع أجربۃ اور جُرب ہے۔ نطاقھا: کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا، اس کی جمع نُطق آتی ہے۔

قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ جبل ثور کے ایک غار میں چلے گئے اور آپ دونوں تین راتوں تک وہیں ٹھہرے رہے

يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما رات انہیں کے پاس گزارتے، وہ اس وقت نوجوان، سمجھ دار اور ہوشیار تھے، سحری کے وقت ان کے پاس سے لوٹ آتے

فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ

صبح قریش کے ساتھ مکہ میں یوں رہتے جیسے وہیں رات گزاری ہو، ان کے بارے میں کیے گئے مکر کا معاملہ نہ سنتے مگر اسے محفوظ کر لیتے

حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ فَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ

حتی کہ اندھیرا چھا جانے کے بعد وہ خبر لے کر ان کے پاس آتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ ان کے پاس دودھ والی بکریاں چراتے

فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا

رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد ان کے پاس بکریاں لے آتے اور دونوں حضرات اسی دودھ پر کہ تر و تازہ اور گرم ہوتا تھا آرام سے رات گزارتے

حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ.

یہاں تک کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اندھیرے میں بکریاں ہانک کر لے جاتے۔ غار کی ان تینوں راتوں میں یہ کام کرتے رہے۔

وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا

رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنی عبد بن عدی کی ایک شاخ بنی دوئل کے ایک ایسے ماہر راہنما کو اجرت پر لیا

وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ

(''خریت'' جو رہبری کا ماہر ہو) اور وہ آل عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا اگرچہ وہ کفار قریش کے دین پر تھا

توضیح اللغۃ:

فکمنا: از (ن) چھپنا، کسی کی گھات میں بیٹھنا۔ ثقف: از (س) ذہین و ہوشیار ہونا۔ لقن: از (س) ذہین و عقلمند ہونا۔ فیدلج: از (افعال) رات کے آخری حصہ میں چلنا۔ کبائت: از (ض) رات گزارنا۔ یکتادان: از (افتعال) چال چلنا، مکر کرنا، کما قال تعالی: {وتاللہ لأکیدنّ أصنامکم}۔ وعاہ: از (ض) اچھی طرح سمجھ کر محفوظ کر لینا، کما فی الحدیث: (نضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاہا وحفظہا وبلغہا)۔ عامر بن فہیرۃ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آزاد کیا ہوا غلام۔ منحۃ: عطیہ، صبح و شام ایک برتن کے بقدر بکری کے دودھ کی منفعت۔ رسل: تازہ دودھ، رضیفہما: گرم پتھر ڈال کر دودھ گرم کرنا، از (ض) پتھر پر گرم کرنا، کما فی

حدیث وابصة رضی اللہ عنہ: مثل الذی یأکل القسامة کمثل جدی بطنه مملو رضفا)۔ ینعق: از (ف) چرواہے کا اپنی بکریوں کو ڈانٹنا اور للکارنا۔ بغلس: صبح کی روشنی سے مخلوط اخیر رات کی تاریکی۔ خریتا: ہوشیار اور ماہر راہبر جو غیر معروف راستوں سے منزل تک پہنچا دے از (س) ہوشیار راہبر ہونا، اس کی جمع خراریت اور خرارات ہے۔ غمس: از (ض) ڈبونا۔

فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ

تو انہوں نے اس کو امین خیال کیا اور اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالے کر کے اس سے وعدہ لیا کہ تین راتوں کے بعد صبح کو سواریاں غار ثور پر لے آئے

وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

اوران کے ساتھ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور وہ راہنما چلے تو وہ انہیں ساحل کے راستے لے کر چلا۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

مجھے عبدالرحمن بن مالک المدلجی نے بتایا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا ہے کہ اسے اس کے باپ نے خبر دی کہ اس نے

سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ

سراقہ بن جعشم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پر کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انعام مقرر کر رہے تھے

دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ

کہ جو ان دونوں میں سے ہر ایک کو قتل کرے گا یا قید کرے گا ہر ایک کے بدلے میں پوری دیت [1] ہے۔ میں اس وقت اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں تھا

أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ! إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ

ان کا ایک آدمی آ کر کھڑا ہو گیا ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ابھی ساحل کی طرف چند سائے دیکھے ہیں

توضیح اللغۃ:

أسرَ: از (ض) بمعنی قید کرنا، آنفا: بمعنی ابھی یہ ہمیشہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہوتا ہے۔ از (س) خوددار ہونا، ناپسند کرنا۔ از

[1] پوری دیت یعنی سو اونٹ

(ن) ناک پر مارنا، از (افتعال) از سرِ نو کرنا۔ أسودة: سواد کی جمع بمعنی شخص، وجود۔ ساحل: کنارہ سمندر جمع سواحل۔

أرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ. قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ

میرا خیال ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں، لیکن میں نے اسے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں، شاید کہ تو نے

رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ

فلاں فلاں کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے سے گزرے ہیں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر مجلس میں ہی بیٹھا رہا، پھر میں اٹھتے ہی اپنے گھر گیا

فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي

اپنی باندی میں نے حکم دیا کہ میرا گھوڑا ٹیلے کے پیچھے لے جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، میں نے اپنا نیزہ اٹھایا

فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى

پھر اسے لئے گھر کی پشت سے باہر آ گیا[1]، نے نیزہ کے نیچے لگے لوہے سے زمین پر لکیر کھینچا ہوا چلا اور اس کے اوپر کا حصہ نیچے کر لیا یہاں تک کہ

أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي

میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اسے لے اڑا، تیز رفتاری سے اسے دوڑایا حتی کہ میں ان کے قریب پہنچ گیا، اسی وقت میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی

فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ

میں اس سے نیچے گرا، پھر میں اٹھا، اپنا ہاتھ ترکش کی طرف لے گیا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ کیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں

أَمْ لَا؟ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي

یا نہیں؟ تو فال وہ نکلی جو مجھے ناپسند تھی، پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور فال کی خلاف ورزی کی، وہ مجھے قریب کرتا رہا

حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ،

حتی کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سنی، وہ بالکل یکسو تھے لیکن ابوبکر بہت زیادہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے

سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ

اچانک میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے حتی کہ گھٹنوں تک پہنچ گئے تو میں نیچے گر پڑا، پھر میں نے اسے ڈانٹا وہ کھڑا ہونے لگا،

---

[1] یہ سب کارروائی کی وجہ یہ تھی کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا جا رہا ہے یہ ساری کوشش صرف اکیلے انعام حاصل کرنے کے لئے کی جا رہی تھی۔

فَلَمْ تَكَدْ تَخْرُجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا غُبَارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ،

لیکن اپنی ٹانگیں نہیں نکال پا رہا تھا، جب وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کی ٹانگوں کی جگہ سے دھویں کی طرح کا ایک غبار آسمان کی طرف نکلا

توضیح اللغۃ:

أراها: از (ف) گمان کرنا، کما قال تعالی: {ویری الذین أوتوا العلم}۔ اور رائے کہتے ہیں نفس کا اعتقاد نقیضین میں سے ایک پر غلبہ ظن کے طور پر، کما قال تعالی: {ویرونہم مثلیہم رأی العین}۔ بأعیننا: بچشم خود دیکھنا۔ أکمة: ٹیلہ، اس کی جمع أکم وأکمات، اور اس کی جمع الجمع أکام وأُکم وآکام۔ فخططت: از (ن) لکیر کھینچنا۔ کما قال تعالی: {وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک}۔ بزجه: نیزے کے نچلے حصہ کا لوہا، اس کی جمع زِجاج، وأزجاج، وزججة۔ خفضت: از (ض) پست کرنا، اور خفض بمعنی نرم خوئی اور بردباری سے پیش آنا، کما قال تعالی: {واخفض لہما جناح الذل}۔ تُقَرِّب: از (تفعیل) گھوڑے کا کم رفتار میں دوڑنا۔ فعثرت: از (ض، ن) گھوڑے کا کسی کو لئے ہوئے ٹھوکر کھانا، کسی چیز کا علم ہونا، کما قال تعالی: {فإن عثر علی أنہما استحقا إثماً}۔ فخررت: از (ض، ن) زمین پر گرنا، کما قال تعالی: {ومن یشرک باللہ فکأنما خر من السماء}۔ فأهویت: از (إفعال) کسی چیز کے لئے ہاتھ بڑھانا، ہوا میں لے جا کر نیچے گرانا، کما قال تعالی {والمؤتفکة أہوی}۔ کنانتی: ترکش أز (ض) چھپانا، کما قال تعالی: {وإن ربک لیعلم ما تکن صدورہم}۔ الأزلام: زلم کی جمع بمعنی بے پر کا تیر، تیروں سے قسمت معلوم کرنا، کما قال: {تعالی وأن تستقسموا بالأزلام ذلم فسق}۔ ساخت: از (ن) پاؤں کا زمین دھنس جانا، کیچڑ، دلدل۔ ساطع: از (ف) بلند ہو کر پھیلنا)۔

فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ

میں نے پھر فال نکالی، تو وہی چیز نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔ میں نے ان انہیں امان کے لئے پکارا تو وہ رُک گئے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا

وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جس وقت میں نے اپنا رُکا جانا دیکھا تو اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ عن قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ غالب ہوگا۔

فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ

پھر میں نے ان سے کہا: آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں دیت کا انعام مقرر کر رکھا ہے۔ اور میں نے انہیں وہ ساری خبریں بتلائیں جو لوگ ان کے بارے میں چاہتے تھے،

وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا

اور انہیں کچھ زادِ راہ اور سامان پیش کیا لیکن انہوں نے نہ کوئی چیز قبول کی اور نہ کچھ مطالبہ کیا، صرف اتنا کہا کہ ہمارا معاملہ راز میں رکھنا،

توضیح اللغۃ:

وقع في نفسي: دل میں بات آ جانا، الدية: خون بہا، اس کی جمع الديات، از (ض) قاتل کا مقتول کے ورثاء کو خون بہا ادا کرنا، فلم يرزأني: از (ف) مال میں کچھ لے کر اس میں کمی کر دینا، والرزء: مصیبت۔

فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ ثُمَّ

پھر میں نے ان سے کہا کہ مجھے امن نامہ لکھ دیں تو انہوں نے عامر بن فہیرہ سے کہا جو انہوں نے مجھے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ دیا[1]۔ پھر

مَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ

پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زبیر سے ملے

فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ

جو شام سے آنے والے مسلمانوں کے تجارتی قافلہ کے ساتھ تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے

وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ

اور مدینہ کے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے نکلنے کی اطلاع پہنچ چکی تھی وہ روزانہ صبح مقام حرہ تک آتے تھے

فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ

اور آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہتے، حتیٰ کہ دوپہر کی تپش ان کو واپس کر دیتی۔ ایک روز طویل انتظار کے بعد جب واپس گھروں کو لوٹ آئے

---

[1] سراقہ بن مالک کی طرح بریدہ اسلمی بھی انعام کی لالچ میں آپ ﷺ کی کھوج میں نکلا تھا اور ان کے ساتھ ستر جوان بھی تھے بریدہ اسلمی آپ ﷺ کو نہیں جانتا تھا جب یہ آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا نام بریدہ ہے اس پر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "برد امرنا وصلح" یعنی ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور درست ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کس قبیلہ سے ہو؟ بریدہ نے جواب دیا: "من اسلم" تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سلامت رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسلم کی کس شاخ سے ہو، اس نے جواب دیا: "من بني سهم" تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "خرج سهمك" یعنی تیرا حصہ نکل آیا۔ یہ باتیں سن کر بریدہ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے بلاخوف وخطر فرمایا کہ: "أنا محمد بن عبد الله رسول الله" یہ سنتے ہی بریدہ اسلمی اور ان کے تمام ساتھی ایمان لے آئے۔

أَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَهُوْدٍ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ

توایک یہودی اپنے قلعوں میں سے ایک قلعے پر چڑھ کرکسی چیز کو دیکھ رہا تھا تو اسے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا

مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ يَامَعَاشِرَ الْعَرَبِ

سفید چمکدار کہ ان کے بارے میں سراب ہونے کا گمان ختم ہوگیا تو یہودی خاموش نہ رہ سکا اور با آواز بلند کہا: اے عرب کی جماعت!

هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ

یہ ہیں تمہارے بزرگ جن کا تم انتظار کر رہے تھے، تو مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور مقام حرہ کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا

فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ

پھر آپ ﷺ انہیں لے کر دائیں طرف مڑ گئے یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف کے قبیلہ میں پڑاؤ ڈالا اور یہ ربیع الاول پیر کا دن تھا

توضیح اللغۃ:

اُدُم: أدیم کی جمع دباغت دی ہوئی کھال، از (ض) چمڑے سے زائد حصہ نکال کر ٹھیک کرنا۔ عروۃ بن الزبیر: عروۃ بن الزبیر بن العوام القرشی الأسدی، المدنی یہ فقہاء سبعہ میں سے ہیں، اور اس کی والدہ ماجدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا ہیں۔ قافلین: از (ض، ن) سفر سے لوٹنا، قافلہ کہتے ہیں: سفر میں جانے والی یا واپس آنے والی بہت سے لوگوں کی جماعت، اور اس کی جمع قوافل آتی ہے۔ فکسا: از (ن) کسی کو کپڑا پہنانا، اور الکسوۃ بمعنی تن پوش۔ أوفی: از (افعال) کسی جگہ کے اوپر سے جھانکنا، زمین کا بلند حصہ، اور أوفی بالوعد: وعدہ پورا کرنا، کما قال تعالیٰ: {وأوفوا بالعهد}۔ أطم: بلند مکان، قلعہ، اس کی جمع آطام، أطوم، از (تفعیل) گھر یا قلعہ کو بلند کرنا)۔ مبیضین: از (افعال) گورا ہونا۔ سفید کپڑے پہننا۔ السراب: وہ ریت جو دوپہر کو بیاباں میں شدت دھوپ سے پانی جیسی معلوم ہو، بے حقیقت۔ معاشر: جماعت جن کی فکر ایک ہو، کما قال تعالیٰ: {یا معشر الجن والإنس}۔ جدکم: تمہاری قسمت، صاحب سلطنت، اس کی جمع جدود، از (ض) بانصیب ہونا، قسمت والا ہونا۔ فثار: از (ن) اٹھ کھڑا ہونا، گرد اڑنا، دھواں پھیلنا، از (افعال) زمین میں ہل چلانا، کما قال تعالیٰ: {وأثاروا الأرض وعمروها}۔ عدل: از (س) رجوع کرنا۔ واپس ہونا، برابری کرنا، سیدھا کرنا، از (ک) عادل ہونا گواہی کے قابل ہونا۔ از (س) بمعنی ظلم کرنا۔ از (مفاعلہ) موازنہ کرنا۔ از (افتعال) سیدھا ہونا، از (تفعیل) معتبر جاننا۔

فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے لئے کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ اطمینان سے تشریف فرما ہوئے، انصار کے وہ لوگ آنا شروع ہوئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا

يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے لگے یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ تک دھوپ پہنچی تو آگے بڑھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ

حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ

نے اپنی چادر سے ان پر سایہ کیا، پھر اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا۔

فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأَسَّسَ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

پھر رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ میں تقریباً دس دن تک ٹھہرے رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی

وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى

اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی۔ پھر اپنی سواری پر سوار کر چلے، لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ

بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

سواری مدینہ میں مسجد نبوی کے پاس بیٹھ گئی، ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے

توضیح اللغۃ:

صامتا: از (ن) خاموش ہونا، از (افعال، تفعیل) بمعنی خاموش کرنا۔ شمس: سورج اس کی جمع شموس۔ رداء: بمعنی چادر، تلوار، کمان، عقل۔ اس کی جمع أردیۃ۔ سار: از (ض) چلنا، جانا، سفر کرنا۔ اگر صلہ باء ہو تو بمعنی چلانا از (افعال و تفعیل) چلانا، از (تفاعل) بمعنی مل کر چلنا۔

یمشی: از (ض) چلنا، اگر صلہ باء ہو بمعنی چغلی کرنا۔ از (افعال و تفعیل) چلانا۔ از (مفاعلہ) ساتھ چلنا۔ برکت: از (ن) بمعنی بیٹھنا۔

وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ

وہ دو یتیم لڑکے سہل و سہیل کے کھجوریں خشک کرنے کا میدان تھا یہ دونوں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی زیر پرورش تھے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ

جب سواری اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان شاء اللہ یہی منزل ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں لڑکوں کو بلا یا

فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اس کھلیان کا بھاؤ طے کیا تا کہ اس جگہ مسجد بنائیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔

فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا

تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے بطور ہبہ کے یہ زمین لینے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ ان سے وہ زمین خرید لی، پھر اس جگہ مسجد بنائی۔

وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ. وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ:

اور رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے لیے اینٹیں اٹھاتے رہے اور اینٹیں منتقل کرتے ہوئے یہ بھی فرما رہے تھے

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَ أَطْهَرْ. وَ يَقُولُ:

یہ بوجھ اٹھانے والا خیبر کا مزدور نہیں ہے[1]، یہ تو ہمارے پروردگار کی نیکی اور بہت پاکیزہ ہے، اور فرماتے:

اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

اے اللہ! اجر تو صرف آخرت کا ہے آپ انصار اور مہاجرین پر رحم فرمائیں۔

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

پھر آپ ﷺ ایک مسلمان شاعر کے شعر کو بطور تمثیل پڑھا جس کا نام مجھے یاد نہیں۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں

وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هَذَا الْبَيْتِ.

ذخیرہ احادیث سے ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے ان دو شعروں کے علاوہ کبھی کوئی پورا شعر پڑھا ہو

توضیح اللغۃ:

مربدا: باڑہ، کھجور خشک کرنے کی جگہ۔ ساوم: از (مفاعلہ) سامان کا بھاؤ کرنا، از (استفعال) سامان کی قیمت دریافت کرنا، از (ن) سامان کی قیمت بتانا، از (تفعیل) بمعنی کسی کام کی تکلیف دینا، أبى: از (ف، ض) انکار کرنا، پسند کرنا، از (تفعل) باز رہنا، خوددار ہونا۔ ابتاع: از (افتعال) بمعنی خریدنا، از (افعال) فروخت کرنے کے لئے چیز کو پیش کرنا، از (مفاعلہ) باہم معاہدہ کرنا، از (ض) بمعنی فروخت کرنا، خریدنا۔ لبن: لبنة کی جمع بمعنی کچی اینٹ۔

---
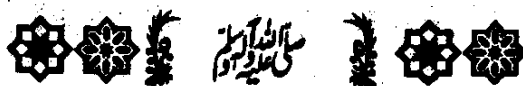
[1] اس ارشاد کا پس منظر یہ ہے کہ خیبر، مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے اعتبار سے کافی مشہور تھا وہاں کے باغات کے مالکان، پھل و اناج وہاں سے اٹھا کر یہاں لاتے تھے تاکہ دنیا کمائیں، چنانچہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ ہمارے آج کے بوجھ ان کے بوجھوں سے کہیں زیادہ بہتر ہیں اور پاک ہیں کیونکہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ ہمیں دیگا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے جبکہ خیبر کے مالکان اپنے مال کی قیمت دنیا سے وصول کر لیتے ہیں جو کہ اس دنیا میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔

اِبْتِلاءُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی آزمائش

قال كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوات فرمائے میں کسی میں بھی ان سے پیچھے نہیں رہا، سوائے غزوہ تبوک کے

غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

علاوہ اس کے کہ میں "غزوہ بدر" میں بھی پیچھے رہ گیا تھا، لیکن اس میں پیچھے رہ جانے والوں پر عتاب نہیں ہوا تھا؛ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اس لیے نکلے تھے

يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ کریں، لیکن اللہ تعالیٰ نے غیرارادی طور پر اُن کو اور دشمنوں کو اکٹھا کر دیا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ،

لیلۃ العقبہ میں تھا جس وقت ہم نے اسلام لانے کا پختہ وعدہ کیا تھا اور میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے لیلۃ العقبہ کے بدلے میں بدر کی حاضری مل جائے

وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ

اگر چہ غزوہ بدر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے اس سے [1]۔ میرا قصہ یہ ہے کہ میں کبھی اتنا طاقتور اور خوشحال نہیں تھا جتنا اس وقت تھا جب

تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ. حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ

میں اس غزوہ میں آپ علیہ السلام سے پیچھے رہ گیا۔ بخدا! میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو اونٹ جمع نہیں ہوئے اور اس غزوہ میں تو جمع تھے

وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو توریہ فرماتے، حتیٰ کہ یہ غزوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اگر چہ حقیقت میں بھی غزوہ بدر کی حیثیت اور اس کی وقعت زیادہ ہے مگر چونکہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو لیلۃ العقبہ کی قدر زیادہ تھی کہ اس میں جو بیعت ہوئی تھی اسی کی وجہ سے ہجرت ہوئی تھی پھر تمام غزوات ہوئے ہیں، چنانچہ اس لئے فرما رہے ہیں اگر چہ لوگوں کے ہاں غزوہ بدر کی قدر زیادہ ہے مگر مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ لیلۃ العقبہ کی فضیلت کے بدلے غزوہ بدر کی فضیلت پالوں۔

فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا. فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ

سخت گرمی میں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبا، بے آب و گیاہ راستے کا سفر درپیش تھا اور دشمن بھی زیادہ تھے۔ تو مسلمانوں کے سامنے ان کا معاملہ نمایاں فرمادیا

توضیح اللغۃ:

ابتلاء: از (افتعال) آزمانا، آزمائش میں ڈال کر جان لینا، کما قال تعالی: ہنالک ابتلی المؤمنون} از (ن) آزمانا، کما قال تعالی: ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ}۔ لم أتخلف: از (تفعل) پیچھے رہنا، کما قال تعالی: {ما کان لأہل المدینۃ ومن حولہم من الأعراب أن یتخلفوا}۔ از (ن) پیچھے رہنا، اور خلف، قدّام کی ضد ہے کما قال تعالی: {یعلم ما بین أیدیہم وما خلفہم}۔ عیر: اونٹوں، خچروں اور گدھوں کا قافلہ جس پر غلہ وغیرہ لایا جائے، کما قال تعالی: {ثم أذن مؤذن أیتہا العیر إنکم لسارقون}۔ تواثقنا: از (تفاعل) آپس میں عہد و پیمان کرنا، از (ح) اعتماد کرنا، اور اسی سے میثاق ہے بمعنی پختہ عہد، کما قال تعالی: {وأخذنا منہم میثاقاً غلیظاً}۔ الغزاۃ: از (ن) جہاد کرنا، اس کی جمع غزّی و غزاۃ ہے کما قال تعالی: {إذا ضربوا فی الأرض أو کانوا غزّی}۔ ورّی: حقیقت چھپا کر دوسری بات ظاہر کرنا، توریہ کرنا، مغازاً: بے آب و گیاہ چٹیل میدان، از (ن) کامیاب ہونا، کما قال تعالی: {وذلک ہو الفوز العظیم}۔ فجلی: کھول کر بیان کرنا، واضح کرنا، کما قال تعالی: قل إنما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا إلا ہو}۔ از (ن) کھولنا، واضح کرنا۔

لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَثِيرٌ

تاکہ غزوہ کے لیے بھرپور تیاری کرلیں۔ اور جس سمت جانے کا ارادہ تھا وہ بھی بتادی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان بہت زیادہ تھے

وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ (يُرِيدُ الدِّيوَانَ). قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا

کسی رجسٹر میں ان کے نام جمع کرنا مشکل تھا (مراد رجسٹر ہے)۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس غزوہ میں شریک نہ ہونا چاہتا تو

ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللهِ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ

تو وہ اپنے خیال میں خود کو چھپا سکتا تھا جب تک کہ اس کے بارے میں وحی نہ آجائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا

حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ. وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ

جب پھل پک چکے تھے اور لوگ سائے میں بیٹھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری فرمائی اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ تھے،

فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ

میں ہر روز صبح تیاری کا سوچتا تاکہ ان کے ساتھ سامان تیار کرلوں لیکن اور دل میں کہتا کہ میں تیاری کرسکتا ہوں

فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي، حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ

میرے ساتھ یہی معاملہ چلتا رہا حتی کہ لوگوں کی تیاری شدت اختیار کرگئی اور رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ نکل پڑے۔

توضیح اللغۃ:

لیتأھبوا: از (تفعل) تیار ہونا، سامان سفر لے کر تیار ہونا۔ یتمادی: از (تفاعل) کام میں دیر لگتے جانا، لیٹ ہوتے جانا۔ الجد: سنجیدگی از (ض) سنجیدہ ہونا۔

وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ: أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ. فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا

اور میں اپنی کچھ تیاری نہ کرسکا، میں نے کہا: ایک دو دن میں تیاری کرکے ان جاملوں گا، چنانچہ ان کے جانے کے بعد میں نے صبح کی

لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا

تاکہ تیاری کروں پھر لوٹا، لیکن کچھ نہ کرسکا، پھر اگلی صبح بھی نکلا اور واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کرسکا

فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا، وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ

میرے ساتھ مسلسل یوں ہی ہوتا رہا، حتی کہ وہ تیز ہوگئے اور غزوہ مجھ سے فوت ہوگیا، اس وقت بھی خیال آیا کہ نکل پڑوں اور لشکر سے جاملوں

وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيهِمْ،

کاش! کہ میں ایسا کرلیتا، لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد میں جب لوگوں میں جاتا اور ان میں گھومتا

أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ،

تو یہ بات مجھے بہت غمگین کرتی کہ یہاں یا تو وہ لوگ نظر آتے جن پر نفاق مہر لگی تھا یا وہ کمزور لوگ تھے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا ہے

وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكًا فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ:

اور رسول اللہ ﷺ نے میرا ذکر نہیں فرمایا حتی کہا آپ ﷺ "تبوک" کے مقام پر پہنچ گئے، آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تبوک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میرا (خیال آیا اور)

مَافَعَلَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَارَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُه فِي عِطْفِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ:

پوچھا کہ کعب کو کیا ہوا؟ تو بنی سلمہ کے ایک آدمی [1] نے کہا: یارسول اللہ! اسے اسکی دو چادروں اور اپنے کندھوں کی طرف دیکھنے نے روک لیا ہے [2]۔ تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا

بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

تم نے یہ بری بات کہی، یارسول اللہ! بخدا ہم ان کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے

توضیح اللغۃ:

الحقهم: از (س) کسی سے جا ملنا، کما قال تعالى: {وآخرين منهم لما يلحقوا بهم} از (افعال) ملنا، تفارط: از (تفاعل) کسی چیز کا وقت نکل جانا، از (تفعیل) حد سے زیادہ کمی، از (افعال) حد اعتدال سے تجاوز، کما قال تعالى: {أن تقول نفس يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله}۔ مغموصا عليه: دن اور حسب میں مجروح ہونا، از (ض) عیب نکالنا۔ بنی سلمة: انصار کا ایک قبیلہ۔ براده: بھوک یا تھکاوٹ سے کمزور ہونا، از (ن) سست پڑ جانا۔ عطفيه: دونوں پہلو۔

قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا، حَضَرَنِي هَمِّي

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آرہے ہیں، تو مجھے فکر لاحق ہوئی

وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ، وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي.

میں جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا اور سوچتا کہ کل میں کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچوں گا اور اس بارے اپنے گھر کے اہل عقل لوگوں سے مدد بھی لی

فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ

لیکن جب بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں تو سارے جھوٹ ختم ہو گئے اور میں جان گیا کہ میں کسی بھی ایسی بات سے ہرگز بچ نہیں سکتا جس میں جھوٹ ہو

فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ

چنانچہ میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔ صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب سفر سے لوٹتے تو پہلے پہل مسجد میں جاتے

---

[1] عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

[2] ان اس بات کا مطلب یہ تھا کہ حضرت کعب کے پاس تو آج کل بہت عمدہ عمدہ کپڑے اور پوشاکیں ہیں جس کی وجہ سے وہ دنیا کے دھوکہ میں آ گئے ہیں اور جب ان کو پہنتے ہیں تو دائیں بائیں دیکھتے ہیں کہ میں کیسا دکھ رہا ہوں، صرف اسی بات نے ان کو جہاد میں نکلنے سے روک دیا ہے۔

فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ، جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ،

وہاں دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے۔ چنانچہ جب یہ سب کر لیا تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آئے اور اپنا عذر بتانے لگے

وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ،

اور وہ قسمیں اٹھاتے، ان کی تعداد اسی (۸۰) سے کچھ اوپر تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرمایا اور ان سے بیعت لی،

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ . فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، تَبَسَّمَ

ان کے لیے استغفار کیا اور ان کے باطنی امور کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ اسی دوران میں بھی آپ ﷺ کے پاس آ کر سلام کیا تو آپ ﷺ ایسے مسکرائے

تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي، حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: مَا خَلَّفَكَ

جیسے ناراض آدمی مسکراتا ہے، پھر فرمایا: ادھر آؤ، میں چلتے ہوئے آگے ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر پوچھا: تجھے کس چیز نے جہاد روک لیا تھا؟

توضیح اللغۃ:

همی: وہ غم وفکر جو آدمی کو پگھلا دے، اور حزن وہ پریشانی جس سے دل میں سختی پیدا ہو، اور غم وہ پریشانی جس سے آدمی بے حال ہو جائے۔ سخطه: شدید غصہ جو سزا کا مقتضی ہو، از (س) کسی پر غصہ ہونا، اور ناراض ہونا، کما قال تعالی: {إذا هم يسخطون}۔
زاح: دور ہونا، ختم ہونا، کما قال تعالی: {وإن كان مكرهم لتزول منه الجبال} از (افعال) دور کرنا، ہٹانا۔ أجمعت صدقه: سچ بولنے کا پختہ ارادہ کرنا۔ علانيتهم: ظاہر، کما قال تعالی: {أعلنت لهم وأسررت لهم إسرارا}۔ بايعهم: از (مفاعلة) معاہدہ، بیعت کرنا۔ سرائرهم: سريرة کی جمع راز، بھید از (افعال) چھپانا، ظاہر کرنا، کما قال تعالی: {يعلم ما تسرون وما تعلنون}۔
تبسّم: مسکرانا جس میں سامنے والے دانت ظاہر ہوں۔ تعال: بمعنی آجا، جدَلاً جھگڑا، از (مفاعلہ) جھگڑا کرنا، از (س) سخت جھگڑالو ہونا۔

أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ: بَلَى إِنِّي، وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا،

کیا تم نے اپنی سواری خرید نہیں لی تھی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، بخدا! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیادار کے سامنے بیٹھا ہوتا

لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي، وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ

تو کوئی عذر گھڑ کر اس کے غصے سے بچ جاتا، مجھے حجت بازی کا ملکہ حاصل ہے [1] لیکن بخدا! میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے آج کوئی جھوٹی بات بنالی

[1] یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ سلیقہ عطا فرمایا ہے کہ جس کسی سے بحث ومباحثہ شروع کر دوں تو پھر اپنی بات منوا بھی لیتا ہوں۔

تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ، لَيُوْشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ،

جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو بہت ممکن اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دیں گے اور اگر میں سچ کہا تو آپ دلی طور پر رنجیدہ ہوں گے

إِنِّيْ لَأَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللهِ. لَا وَاللهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى،

لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دیں گے۔ نہیں، اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہیں تھا، بخدا! میں کبھی اتنا قوی پہلے کبھی نہیں تھا

وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ، حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ

اور نہ مجھ سے زیادہ کوئی سہولت والا تھا جس وقت میں آپ سے پیچھے رہا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اس شخص کا معاملہ ہے پس اس نے سچی بات کہہ دی، اٹھ جاؤ

حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيْكَ. فَقُمْتُ وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ. فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ: وَاللهِ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں کوئی فیصلہ فرما دیں۔ میں اٹھ گیا، بنی سلمہ کے چند آدمی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور مجھے کہنے لگے: اللہ کی قسم!

مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم تیرے متعلق نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو، کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی عذر بیان کر دیتے

بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ.

جس طرح دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے عذر بیان کیے، رسول اللہ ﷺ کا تیرے حق میں استغفار تیرے گناہ کے لیے کافی ہو جاتا۔

توضیح اللغۃ:

لَيُوْشِكَنَّ: از (افعال) بمعنی قریب ہونا، جلدی چلنا، از (ک، تفعیل) بمعنی جلدی کرنا۔ عفو: از (ن) بمعنی درگزر کرنا، معاف کرنا، از (مفاعلہ) صحت دینا، برائی سے بچانا، از (افعال) عافیت دینا، از (تفاعل) بمعنی عافیت پانا، از (استفعال) عافیت طلب کرنا، کسی کام سے استعفاء دینا۔ ذنبا: بمعنی گناہ جمع ذنوب، ذنب بمعنی دم کی جمع أذناب ہے، از (افعال) گنہگار ہونا، از (ض، ن) پیچھے لگے رہنا۔

فَوَاللهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِيْ ، حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ

اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں ارادہ کیا کہ میں واپس جا کر خود کو جھٹلا دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا

لَقِيَ هٰذَا مَعِيْ أَحَدٌ قَالُوْا: نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ. فَقُلْتُ:

میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا؟ انہوں نے کہا: ہاں! دو آدمیوں نے تیری طرح ہی کہا اور ان کو بھی تمہاری طرح کہا گیا میں نے پوچھا:

مَنْ هُمَا قَالُو: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ

وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرارہ بن ربیع العمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے دو ایسے نیک لوگوں کا نام لیا

قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ

جو بدر میں شریک ہو چکے تھے، وہ میرے لیے نمونہ ہیں (یعنی جو وہ کریں گے میں بھی وہی کروں گا)، میں ان کا تذکرہ سن کر واپس لوٹ آیا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو منع فرمادیا

عَنْ كَلَامِنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا، حَتَّى

ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے ہم تینوں سے بات چیت کرنے سے۔ لوگ ہم سے دور رہنے لگے اور ہمارے لئے بالکل بدل گئے یہاں تک کہ

تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ، فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً. فَأَمَّا صَاحِبَايَ،

میرے لیے زمین تک اجنبی بنگئی یہ وہ نہیں رہی جس کو میں جانتا ہوں، اسی حالت میں ہم نے پچاس راتیں گزار دیں۔ باقی میرے دو ساتھی

فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا، يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ، وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ،

کمزور پڑ گئے اور گھروں میں ہی بیٹھ کر روتے رہتے جبکہ میں جوان اور قوم میں طاقتور آدمی تھا، اس لئے باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا

توضیح اللغة:

یؤنبونی: از (تفعیل) بمعنی ملامت کرنا، جھڑکنا۔ أسوة: اقتداء، نمونہ، وہ چیز جس سے تسلی حاصل ہو جمع أُسًی، إئتسی از (افتعال) اقتداء کرنا، از (تفعل) بمعنی صبر کرنا، تسلی پانا، از (تفعیل) تسلی دینا، مدد کرنا۔ از (ن) تبع بنانا، نقش قدم پر چلانا، کما قال تعالی: {لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوة حسنة}۔ تنکرت: ایک حال سے دوسرے حال میں یا ایک ہیئت سے دوسری ہیئت میں بدل جانا۔ فاستکانا: از (استفعال) عاجز و کمزور ہونا، از (ض) عاجز ہونا، کما قال تعالی: {فما استکانوا لربھم وما یتضرعون}۔ أجلدهم: از (ک) طاقتور، مضبوط اور باہمت و باستقلال ہونا۔

وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَهُوَ

اور بازاروں میں گھومتا رہتا لیکن کوئی بھی میرے ساتھ بات تک نہ کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتا، انہیں سلام کرتا جب وہ

فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ، أَمْ لَا؟ ثُمَّ

نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے ہوتے، میں دل میں سوچتا پتہ نہیں میرے سلام کے جواب میں ان کے لب ہلے ہیں یا نہیں؟ پھر

أُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِيْ، أَقْبَلَ إِلَيَّ وَ إِذَا

میں ان کے قریب ہی نماز پڑھتا، نظر چرا کر دیکھ لیتا، جب میں اپنی نماز میں مشغول ہوتا تو آپ میرے طرف دیکھتے اور جب

الْتَفَتُّ نَحْوَهُ، أَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتّٰى

میں ان کی طرف دیکھتا تو مجھ سے اعراض فرماتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی یہ بے رخی بہت طویل ہوگئی تو میں چلا حتی کہ

تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِيْ قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ

ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر گیا، وہ میرے چچا زاد ہیں اور وہ لوگوں میں مجھے سب سے پیارے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، اللہ کی قسم!

مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ

انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تو مجھے جانتا ہے کہ

أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ، فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ

میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا، وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا

فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ

اور اللہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، یہ سن کر میری آنکھیں بہہ پڑیں اور میں واپس پلٹا

حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ، إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ، مِمَّنْ

دیوار پھلانگ کر نیچے آ گیا۔ فرماتے ہیں کہ میں اسی اثناء مدینہ کے بازار میں چل رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار ان لوگوں میں سے

قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ، يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ حَتّٰى

جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے آئے تھے، کہہ رہا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کے بارے میں کون بتا سکتا ہے؟ لوگ شروع ہوئے کہ اسے اشارہ کرتے حتی کہ

إِذَا جَاءَنِيْ دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيْهِ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ

جب وہ قریب آیا تو مجھے شاہ غسان کا ایک خط دیا جس میں لکھا تھا: تمہید کے بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تیرے ساتھی نے تیرے ساتھ جفا کی ہے

وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ" فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا:

اللہ نے تجھے حقارت وہلاکت کے لئے پیدا نہیں کیا، نہ اس لئے کہ تمہارا حق مارا جائے، تم ہمارے ساتھ مل جاؤ، ہم تمہاری غمخواری کریں گے۔ جب میں نے اسے پڑھتے ہی کہا:

وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِيْنَ، إِذَا

یہ بھی آزمائش میں سے ہے، میں نے اسے لے کر تنور کے پاس آیا، اسے اس میں پھینک کر جلا دیا۔ یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزرے تو ایک دن اچانک

رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ:

رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آ کر کہتا ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے حکم دیا ہے کہ تو اپنی بیوی سے دور رہے۔ میں نے پوچھا

أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا، وَلَا تَقْرَبْهَا.

کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: طلاق نہیں، بس اس سے دور رہو اور اس کے قریب مت جانا۔

توضیح اللغۃ:

فأسارقه: از (مفاعلة) کسی کو ایسا موقع پا کر دیکھنا کہ وہ نہ دیکھ سکے) از (ض، افتعال) چپکے چپکے دیکھنا) جفوة: بے رخی، از (ن) بے رخی برتنا۔ تسورت: از (تفعل) دیوار پر چڑھنا، کما قال تعالی: {وہل أتاک نبأ الخصم إذ تسوروا المحراب} از (ن) دیوار پر چڑھنا۔ أنشدک: از (ض، ن) کسی کو خدا کی قسم دینا، خدا کا واسطہ دینا۔ نبطی: زمین کی کھدائی سے پانی کا نکالنا، از (ض) کنواں کھودنے پانی کا گہرائی سے پھوٹنا۔ غسان: پانی کا نام ہے جو اس قوم پر اترا تھا۔ نواسک: از (مفاعلة) تعاون کرنا، معاونت کرنا، فتیممت: از (تفعل) قصد کرنا، ارادہ کرنا، کما قال تعالی: {فتیمموا صعیداً طیباً} مٹی سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرنا۔ التنور: تندور، روٹی پکانے کی بھٹی، کما قال تعالی: {إذا جاء أمرنا وفار التنور}۔ فسجرته: از (ن) تندور کو ایندھن سے بھر کر گرم کرنا، ایندھن، آگ بھڑکانا، کما قال تعالی: {والبحر المسجور}۔ تعتزل: الگ ہونا، کما قال تعالی: {وإن لم تؤمنوا لي فاعتزلون}۔ امرأتک: اس کا نام عمیرہ بنت جبیر بن صخر بن أمیہ انصاریہ ہے۔

وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ: اِلْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَتَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى

میرے ساتھیوں کے پاس بھی بھیجا، تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ، انہیں کے ہاں رہو یہاں تک کہ

يَقْضِيَ اللهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ:

اللہ اس بارے میں کوئی فیصلہ فرما دیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدِمَهُ

اے اللہ کے رسول! ہلال بہت بوڑھا ہے، ضائع ہونے والا ہے، اس کا کوئی خادم نہیں، کیا آپ کو یہ بات ناپسند ہے کہ میں اس کی خدمت کروں؟

قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ: إِنَّهُ، وَاللهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ

فرمایا: نہیں، لیکن وہ تیرے قریب نہ آئے، کہا: اللہ کی قسم! وہ ان میں کسی چیز کی طرف حرکت نہیں، اللہ کی قسم! وہ اس دن سے مسلسل رو رہے ہیں

كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا. فَقَالَ لِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي امْرَأَتِكَ،

جب سے یہ معاملہ ہوا ہے۔ (اس پر) میرے بعض رشتہ داروں نے مجھے کہا:[1] کہ اگر تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لو

كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهٗ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

جیسے ہلال کی بیوی کو خدمت کی اجازت مل گئی ہے۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگوں گا

وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا اسْتَأْذَنْتُهٗ فِيْهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ.

اور مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا جواب دیں گے جب میں ان سے اس بارے میں اجازت مانگوں گا، حالانکہ میں ایک جوان آدمی ہوں

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً، مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے بعد میں دس دن تک ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ جب پچاس دن مکمل ہو گئے اس دن سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا

عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا أَنَا

ہمارے ساتھ بات کرنے سے۔ جب میں نے پچاسویں رات کی فجر کی نماز پڑھی اس وقت میں اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر تھا سو میں تو

جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

اسی حالت میں بیٹھا تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ واقعی مجھ پر میری جان اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ ہو گئی تھی۔

سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ، أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ، بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ

میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا چیخ کر بلند آواز میں کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوشخبری ہو۔

---

[1] یہاں یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان سے بات وچیت سے منع فرمایا تھا تو پھر ان کے گھر والے نے کیوں بات کی؟ اس کے دو جواب دیے جا سکتے ہیں (1) تو یہ کہ یہاں "قال" بمعنی "اشار" کے ہے کہ گھر والوں نے اشاروں میں ان سے کہا تھا کہ آپ بھی اجازت لو۔ (2) یہ کہ بسا اوقات کوئی واقعہ ایسا پیش آتا ہے کہ انسان کے منہ سے بے ساختہ کوئی جملہ نکل جاتا ہے، یہاں بھی ایسا ہی ہوا جب انہوں نے سنا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی، جوان کو مل بھی گئی تو ان کے گھر والوں نے بے ساختہ کہا کہ آپ بھی اجازت لے لو، یہ قول غیر اختیاری ہوگا جبکہ ممانعت قول اختیاری کی تھی نہ کہ غیر اختیاری کی۔ لمعات

قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا،

کہتے ہیں: (یہ سنتے ہی) میں سجدے میں گر گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کشادگی آ گئی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان اس وقت فرمایا

توضیح اللغۃ:

امرأۃ هلال بن أمیة: خولہ بنت عاصم ہے۔ أوفی: اوپر چڑھنا، اوپر سے جھانکنا۔ جبل سَلع: مدینہ میں مشہور ومعروف پہاڑ ہے جو مسجد الفتح کے قریب ہے۔ آذن: از (إفعال) اعلان کرنا، کما قال تعالی: {فقل آذنتکم علی سواء} از (س) اعلان کرنا، وکما قال تعالی: {وأذان من اللہ ورسولہ إلی الناس}۔ أذِّن: از (تفعیل) بہت اعلان کرنا، کما قال تعالی: {وأذِّن فی الناس بالحج}۔

حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا ، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ ، وَ

جب آپ نے فجر کی نماز پڑھ لی تو لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے نکلے، میرے ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے والے گئے اور

رَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ

میری طرف ایک گھوڑے پر سوار [1] ہو کر دوڑا، اور قبیلہ اسلم میں ایک جوان [2] نے کوشش کی اور وہ پہاڑ پر چڑھا، اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی

فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ،

جب میرے پاس وہ خوشخبری دینے والا آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے اپنے کپڑے اتارے اور اس بشارت کی وجہ سے اسے پہنا دیے

وَاللهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ، فَلَبِسْتُهُمَا۔ وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس ان دو کپڑوں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا، میں نے دو کپڑے عاریۃً لیے، ان کو پہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا

فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّوْنِي بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ:

تو لوگ مجھے ٹولیوں میں ملے رہے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارک دینے لگے کہ ہم آپ کو توبہ کی قبولیت پر مبارک دیتے ہیں۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ،

میں مسجد میں داخل ہوا تو اچانک دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور لوگ ان کے اردگرد بیٹھے ہیں، طلحہ بن عبید اللہ تیزی سے میری طرف لپکے اور مجھ سے مصافحہ کیا

[1] یہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے

[2] یہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ تھے

وَهَنَّأَنِي وَاللهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. قَالَ كَعْبٌ:

اور مجھے مبارک دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی بھی نہیں اٹھا اور میں طلحہ کی یہ بات نہیں بھول سکتا۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ:

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ آپ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا:

توضیح اللغۃ:

رکض: از (ن) دوڑانے کے لئے گھوڑے کو ایڑ لگانا۔ استعرت: عارضی طور پر کسی سے کوئی چیز مانگنا۔ فوجا: لوگوں کی جماعت، اس کی جمع أفواج وفؤوج، اور جمع الجمع أفاوج، وأفاويج، وأفايج، كما قال تعالى: {يدخلون في دين الله أفواجا}، از (افعال) گروہ گروہ ہو کر گزرنا۔ يُهَنِّئُونِي: از (تفعیل) مبارک باد دینا۔ يُهَرْوِلُ: از (فعللة) عام چال اور دوڑنے کے درمیانی چال۔ يبرق: از (ن) چمکنا، جھلملانا۔

"أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ" قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَمْ

خوشخبری ہو ایسے مبارک دن کی جو تمہاری زندگی کا جب سے تم پیدا ہوئے ہو اس وقت لے کر آج تک، یہ سب سے بہترین دن ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ آپ کی طرف سے ہے یا

مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ

اللہ کی طرف سے ہے؟ فرمایا: (میری طرف سے) نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ ایسے چمکتا

حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ

گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ اور یہ خوشی کی حالت ہم آپ کے چہرے سے ہی پہچان لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِ اللهِ

تو میں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! میری توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے صدقہ کر دوں۔

توضیح اللغۃ:

سُرَّ: از (ن) خوش کرنا، كما قال تعالى: {تسر الناظرين}۔ أنخلع: از (انفعال) کسی چیز سے نکل جانا، از (ف) اتارنا، کپڑا یا جوتا وغیرہ نکالنا، كما قال تعالى: {إني أنا ربك فاخلع نعليك}۔ توبتي: اعتراف گناہ، ندامت ورجوع، دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ، گناہ سے باز آنا، كما قال تعالى: {وتوبوا إلى الله جميعاً}۔ أنخلع: از (انفعال) بمعنی زائل ہونا، ہٹ جانا،

از (مفاعلہ) باہم جدا ہونا، از (ف) بمعنی اتارنا، از (ک) بے حیاء ہونا۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: فَإِنِّي

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کچھ مال اپنے پاس رکھو، اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں

أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي

اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ کی وجہ سے نجات دی ہے تو میری توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ

أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ، فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ،

آئندہ پوری زندگی سچ ہی بولوں گا۔ اللہ کی قسم! میں کسی مسلمان کو نہیں جانتا کہ اللہ نے اسے سچ بولنے پر اتنا اچھا نوازا ہو

مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي،

جب سے میں نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اس دن سے آج تک جتنا اچھا مجھے نوازا ہے۔

وَمَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللهُ فِيمَا بَقِيتُ

اور جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا اس کے بعد آج تک جھوٹ نہیں بولا سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ جب تک میری زندگی ہے مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھیں گے

وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ [1] إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾.

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیات نازل فرمائیں {لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ} ۔۔۔ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} تک۔

---

[1] لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبة، آیة 117، 118) ترجمہ: (۱۱۶) بے شک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے۔ مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے، اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب انہیں زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی اور ان کے جانیں بھی ان پر دوبھر ہوگئیں۔ اور انہوں نے جان لیا کہ خدا (کے ہاتھ) سے خود اس کے سوا کوئی پناہ نہیں۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تاکہ توبہ کریں۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔

فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِيْ لِلْإِسْلَامِ، أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی قسم! اسلام کے بعد اللہ تعالی نے مجھے اس سے بڑی کوئی نعمت نہیں فرمائی کہ جو میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولنے سے بڑھ کر ہو

أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَإِنَّ اللهَ

کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا، میں ہلاک ہوجاتا جیسے جھوٹے ہلاک ہوچکے، اس لیے کہ اللہ تعالی نے

قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا، حِيْنَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ، شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

جب وحی نازل فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں ایسی بری بات ارشاد فرمائی جو کسی اور کے بارے میں نہیں کہی جاسکتی۔ ارشاد فرمایا:[1]

﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ ﴾

"عنقریب وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤں گے" سے لیکر "اس لئے کہ اللہ نافرمان جھوٹی قوم سے خوش نہیں ہوتے" تک۔

توضیح اللغۃ:

أمسِکْ: از (إفعال) بمعنی روکنا، از (تفعل، تفاعل، افتعال) بمعنی چمٹنا، متعلق ہونا۔ بعض: کسی چیز کا ایک حصہ جمع أبعاض، از (تفعیل) بمعنی جزء جزء کرنا، حصہ بنانا، از (تفعل) جزء جزء ہونا۔ سہم: بمعنی حصہ سہام، از (ف، ک) قرعہ اندازی میں غالب ہونا، از (مفاعلہ) قرعہ اندازی کرنا، از (تفاعل) بمعنی باہم قرعہ اندازی کرنا۔ ھلک: از (ض، ف، س) بمعنی فنا ہونا، مرنا، از (إفعال وتفعیل) فنا کرنا، از (افتعال) اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا، از (استفعال) بمعنی ہلاکت چاہنا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

---
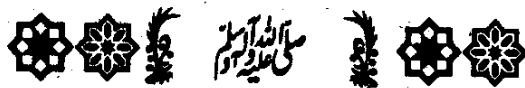
[1] سَيَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ، يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ (التوبة، آية 95، 96) ترجمہ: جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو تمہارے روبرو خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو اُن کی طرف التفات نہ کرنا۔ یہ ناپاک ہیں اور جو یہ کام کرتے رہے ہیں اس کے بدلہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہوجاؤ لیکن اگر تم اُن سے خوش ہوجاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔

مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ [1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت

قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عُمَرَ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما غَدَاةَ أُصِيبَ

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جس صبح حضرت عمر پر مصیبت آئی) میں (نماز کے انتظار میں صف میں) کھڑا تھا، میرے اور آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے) کے درمیان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی نہیں تھا

وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ

اور ان کا معمول تھا کہ وہ جب دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو فرماتے صفیں سیدھی کرلو! جب ان کے درمیان کوئی خالی جگہ نہ پاتے تو تب آگے (مصلے پر) بڑھتے

فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ بِسُورَةِ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ

تکبیر فرماتے اور بسا اوقات (فجر کی) پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا اس جیسی کوئی بڑی سورت پڑھتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہوجاتے

---

[1] عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی، عمر نام، ابوحفص کنیت، فاروق لقب، والد ماجد کا نام خطاب اور والدہ ماجدہ کا نام حنتمہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ آٹھویں پشت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

تمام اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سب سے افضل صحابی ہیں اور وہی ان کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، ہجرت نبوی سے 40 برس پہلے پیدا ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے، ان میں سے ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تھی کہ "اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ: بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ روایت بیان کر کے آگے کہتے ہیں کہ: "وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ." اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔ "مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ" عمر رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تب سے ہماری طاقت وقوت میں اضافہ ہوتا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی ہے کہ۔۔۔ إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ، ترجمہ اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کبھی شیطان کا سر راہ تم سے سامنا ہوتا ہے تو وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دیتا ہے۔ یہ بات بھی بہت مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو موقف اختیار کرتے تھے تو اس کی تائید میں قرآن مجید نازل ہوجاتا تھا۔ اسی موضوع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔ "إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ" بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور ان کے دل پر حق رکھ دیا ہے۔ اور۔۔۔ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ۔ تم لوگوں سے پہلی امتوں میں محدثون (الہامی) لوگ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہے۔ اسی طرح۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی کچھ ایسی ہی گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔ جب بھی لوگوں کو کوئی مسئلہ پیش آتا جس میں آراء مختلف ہوتیں اور عمر رضی اللہ عنہ کوئی اور رائے پیش کرتے تو قرآن کریم انہی کی رائے کی تائید میں نازل ہوجاتا۔ دس سالہ خلافت کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک بدبخت فیروز ابولولو کے ہاتھوں شہید ہوئے اور یکم محرم سن 24ھ کو اپنا رخت سفر باندھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ہمیشہ کی نیند سو گئے۔

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ

ابھی آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ مجھے قتل کردیا یا کتے نے کاٹ لیا ہے جس وقت اس نے خنجر مارا

فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا

پھر وہ مجوسی غلام دودھاری خنجر لے کر اس طرح دوڑا، جس پر گزرتا زخمی کرتا جاتا حتی کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا

مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا. فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ

جن میں سے سات آدمی شہید ہوگئے۔ جب ایک مسلمان آدمی نے یہ حالت دیکھی تو اس پر اپنا ٹوپی والا لمبا کوٹ ڈال دیا۔ جب مجوسی غلام کو یقین ہوگیا

أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ. وَتَنَاوَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ فَقَدَّمَهُ (أَيْ لِلْإِمَامَةِ).

کہ اب پکڑلیا جاؤں گا تو اس نے خود اپنا گلا ب کاٹ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر (جماعت کے لیے) آگے کیا

توضیح اللغۃ:

مقتل: از (ن) قتل کرنا، کما قال تعالی: {افائن مات أو قتل}۔ خللا: دو چیزوں کے بیچ کی کشادگی، اس کی جمع خِلال، کما قال تعالی: {فتری الودق یخرج من خلاله}۔ از (ض، ن) شفاف ہونا، از (تفعیل) کشادگی پیدا کرنا۔ طعنه: از (ن، ف) چھری مارنا، کسی بات کا طعنہ دینا، اعتراض کرنا، کما قال تعالی: {وراعنا لیا بألسنتهم وطعنا فی الدین}۔ العلج: موٹا، طاقتور عجمی کافر، از (س، ن) لڑکے کا مضبوط سخت ہونا۔ طرح: از (ف) ڈالنا، پیش کرنا، دور پھینکنا، ڈالنا، کما قال تعالی: {اقتلوا یوسف أو اطرحوه أرضاً}۔ برنساً: لمبی ٹوپی، جمع برانس، از (تفعلل) لمبی ٹوپی اوڑھنا۔ نحر: از (ف) سینہ پر مارنا، ذبح کرنا، از (افتعال) خودکشی کرنا، جھگڑا کرنا۔

فَمَنْ يَلِي عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ

جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انہوں نے وہ کچھ دیکھا جو میں نے دیکھا، باقی جو لوگ مسجد کے اطراف میں تھے انہیں اس کے سوا کچھ معلوم نہیں ہوسکا

أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً خَفِيفَةً

کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز گم پائی، (بھول کے خیال سے) وہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہے۔ چنانچہ انہیں حضرت عبدالرحمن نے بہت ہلکی نماز پڑھائی

فَلَمَّا انصَرَفُوْا قَالَ يَاابْنَ عَبَّاسٍ! أُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ؟ فَجَالَ(ابنُ عبّاس) سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ:

جب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! ذرا دیکھو مجھے کس نے مارا ہے؟ انہوں نے چکر لگایا پھر آ کر بتایا

غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ (أبولؤلؤ)[1] قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهٖ مَعْرُوْفًا،

کہ مغیرہ کے غلام نے، پوچھا: وہی جو کاری گر ہے؟ جواب دیا: جی ہاں! فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے، میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِيْ بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ،

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری موت کسی ایسے آدمی کے ہاتھوں نہیں لکھی جو اسلام کا دعویدار ہے۔ اے ابن عباس!

قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوْكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ. وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا

تم اور تمہارے والد اس بات کو بہت پسند کرتے تھے کہ عجمی غلام مدینہ میں کثرت سے ہوں۔ اور عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سے غلام تھے

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ (أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا) قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِكُمْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیتے ہیں۔ فرمایا: یہ غلط بات ہے خصوصاً جب وہ تمہاری زبان بولتے ہیں،

توضیح اللغۃ:

یلی: از (ض، س) قریب ہونا، متصل ہونا، از (س) بمعنی متصرف ہونا، والی ہونا، از (تفعیل) والی مقرر کرنا، از (إفعال) والی مقرر کرنا، احسان کرنا، از (مفاعلہ) دوستی کرنا، از (تفعل) ذمہ داری لینا، از (استفعال) بمعنی غالب ہونا۔

سبحان: از (تفعیل) پاکی بیان کرنا، سبحان اللہ کہنا، از (ف) دور تک جانا، تیرنا، از (إفعال) بمعنی تیرانا۔ جال: از (ن) بمعنی گھومنا، از (إفعال) گھومانا۔ الصنع: کاریگری میں ماہر جمع صنعون، از (ف) بنانا، از (تفعیل) مزین کرنا، از (تفعل) بناوٹ

[1] یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا رومی نصرانی غلام تھا جو ایک کاریگر تھا اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر اپنے آقا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ مجھ سے خراج بہت زیادہ وصول کرتے ہیں، تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے خراج کی مقدار پوچھی تو اس نے بتلادی، اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایک کاریگر آدمی ہو تمہارے ہاتھ میں اللہ نے ہنر رکھا ہے، ہنر کے مقابلہ میں یہ خراج زیادہ نہیں ہے، غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر خاموش ہو گیا اس کی ایک دفعہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک چکی بنا کر دو، اس نے کہا کہ ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ مشرق و مغرب یاد رکھے گا، یہ آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کی طرف اشارہ تھا، پھر یہ مردود قتل کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔

کرنا، از (استفعال) بنانے کا کہنا۔ تحجان: از (إفعال) بمعنی محبت کرنا، از (مفاعلہ) باہم محبت کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے محبت کرنا، از (تفعیل) محبوب بنانا، از (س، ک) محبوب ہونا۔ رقیقاً: غلام، از (ن) غلام بنایا۔ کذبتَ: از (ض) غلطی ہوجانا۔

وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ. وَكَأَنَّ النَّاسَ

تمہارے قبلہ کی رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں، تمہارے حج جیسا حج بھی کرتے ہیں حج بھی کرتے ہیں۔ پھر انہیں گھر لایا گیا اور ہم بھی ان کے ساتھ چلے۔ ایسی حالت تھی گویا لوگوں کو

لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ: لَا بَأْسَ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ

اتنی بڑی مصیبت اس دن سے پہلے نہ پہنچی ہو، کوئی کہتا: کہ کچھ نہیں ہوگا، کوئی کہتا: کہ مجھے ان پر خطرہ ہے۔ پھر کھجور کا پانی لایا گیا

فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُوْفِهِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ.

آپ نے پیا تو وہ پیٹ سے باہر نکل آیا، پھر دودھ پیش کیا گیا، اسے پیا تو وہ بھی پیٹ سے باہر آ گیا، لوگ سمجھ گئے کہ آپ شہید ہوجائیں گے۔

فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

ہم بھی ان کے پاس گئے اور لوگ بھی آئے اور آکر ان کی تعریفیں کرنے لگے، ایک نوجوان آدمی آیا اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مبارک ہو

بِبُشْرَى اللهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ

اللہ کی طرف سے بشارتیں ہو، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں تقدم حاصل ہے پھر

وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ. قَالَ. وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ كَفَافًا

آپ والی بنائے گئے اور آپ نے خوب انصاف کیا، پھر یہ شہادت کا مقام۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ سب میری بخشش کے لیے کافی ہوجائے،

لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَ. فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ.

نہ تو میرے خلاف ہو اور نہ میرے حق میں ہو۔ جب وہ واپس مڑا تو اچانک اس کا تہبند زمین کے ساتھ لگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس لڑکے کو واپس بلاؤ

توضیح اللغۃ:

حج: از (ن) ارادہ کرنا، دلیل میں غالب آنا، از (مفاعلہ) جھگڑا کرنا، از (تفاعل) باہم جھگڑا کرنا، از (افتعال) بمعنی دعوی کرنا، دلیل پیش کرنا از (استفعال) بمعنی دلیل طلب کرنا۔ بنبیذ: شیرے وغیرہ سے بنی ہوئی شراب، کفافاً:

ضرورت کے بقدر نہ زیادہ نہ کم، از (ن) اجزاء کو باہم یکجا کرنا۔ اِزارہ تہبند، از (ن) تہبند باندھنا۔

قَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ: اِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَنْقٰى لِثَوْبِكَ وَأَتْقٰى لِرَبِّكَ. يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ! أُنْظُرْ

فرمایا: اے بھتیجے! اپنا کپڑا اوپر رکھا کرو، اس سے تمہارے کپڑے بھی صاف رہیں گے اور تمہارا رب بھی راضی رہے گا۔ اے عبداللہ! دیکھو

مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ؟ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ. قَالَ إِنْ وَفٰى لَهُ مَالُ اٰلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

مجھ پر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے حساب لگایا تو اسے چھیاسی ہزار یا اس کے قریب پایا۔ فرمایا: اگر آل عمر کے مال سے ادا ہو جائے تو انہی کے مال سے ادا کرنا

وَإِلَّا فَسَلْ فِيْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِيْ قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ

وگرنہ بنی عدی بن کعب سے مانگ لینا، اگر ان کے مال سے بھی ادا نہ ہو تو قریش سے مانگ لینا ان کے علاوہ کسی اور سے نہ مانگنا۔

فَأَدِّ عَنِّيْ هٰذَا الْمَالَ. اِنْطَلِقْ إِلٰى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ. وَلَا تَقُلْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

تم میری طرف سے یہ قرض ادا کر کے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، انہیں کہو کہ عمر سلام عرض کرتا ہے، امیر المؤمنین نہ کہنا

فَإِنِّيْ لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرًا، وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ. فَسَلَّمَ

کیوں کہ میں آج سے امیر المؤمنین نہیں ہوں۔ اور کہنا کہ عمر اپنے دوستوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ انہوں سلام کیا

وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِيْ، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ

اور اجازت لے کر اندر گئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی رو رہی ہیں، کہا: عمر بن خطاب سلام عرض کر رہے ہیں اور اجازت مانگ رہیں کہ

أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِيْ وَلَأُوْثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ. فَلَمَّا

کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں۔ فرمایا: یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے پسند کی تھی، لیکن آج میں اپنے اوپر عمر کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب

أَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ: اِرْفَعُوْنِيْ فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟

وہ واپس لوٹے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر واپس آ گئے ہیں۔ فرمایا: مجھے اٹھاؤ، چنانچہ ایک آدمی نے سہارا دیا، پوچھا: کیا خبر لایا ہے؟

قَالَ الَّذِيْ تُحِبُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَذِنَتْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ.

بتایا: اے امیر المؤمنین آپ کی خواہش کے مطابق انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ فرمایا: الحمد للہ! میرے لیے اس سے اہم کوئی چیز نہیں تھی

فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِيْ

توجب میری موت واقع ہوجائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا، پھر سلام کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگ رہے ہیں، اگر وہ مجھے اجازت دیں

فَأَدْخِلُوْنِيْ وَإِنْ رَدَّتْنِيْ رُدُّوْنِيْ إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرُ مَعَهَا

تو اندر لے جانا اور اگر انکار کر دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھ کچھ اور عورتیں آئیں

توضیح اللغۃ:

أنقى: از (س) کپڑوں کا صاف ہونا، بے عیب ہونا۔ الدین: قرض جو مدت معینہ کے ساتھ ہو۔ تعدهم: از (ن) گزرنا، کما قال تعالی: {ولا تعد عيناك عنهم}۔ لأوثرنّ: از (افعال) ترجیح دینا، از (ن) کسی کام کے کرنے کو ترجیح دینا، کما قال تعالی: {يؤثرون على أنفسهم}۔

فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ. فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ

سو جب ہم نے دیکھا تو ہم اٹھ گئے، وہ اندر آئیں، تھوڑی دیر ان کے ساتھ روئیں، لوگوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ گھر کے اندر چلی گئیں

فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ. فَقَالُوْا أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِسْتَخْلِفْ، قَالَ:

پھر ہم نے اندر سے ان کے رونے کی آواز سنی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمیں کچھ وصیت کر دیں، خلیفہ بنا دیں، فرمایا:

مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں کسی کو اس عہدہ کے لیے اس جماعت سے زیادہ حق دار نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت راضی تھے۔

وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ. فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہم. وَقَالَ:

اور وہ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور فرمایا:

يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ (كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ) لَهُ فَإِنْ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تمہارے ساتھ ہیں، لیکن اس عہدے میں ان کا کوئی حصہ نہیں "گویا ان کی تسلی کے لیے یہ فرمایا" پھر اگر

أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ

عہدہ سعد کو ملے تو وہ زیادہ مستحق ہیں، وگرنہ جو امیر بنے وہ ان سے تعاون لیتا رہے۔ کیوں کہ میں نے انہیں نااہلی سے معزول نہیں کیا

وَلَا خِيَانَةٍ. وَقَالَ أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ

اور نہ کسی خیانت کی وجہ سے معزول کیا ہے[1]۔ فرمایا: میں اپنے بعد ہونے سالے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے

وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ

اور انصار کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں، جنہوں نے مدینہ میں ٹھکانہ دیا اور پہلے ایمان لائے۔ نیک لوگوں کی بات سنے

---

[1] اس کا پس منظر یہ ہے کہ سن 21 ہجری میں ایرانیوں نے عراق عجم میں نہایت عظیم الشان جنگی تیاریاں کیں اور مسلمانوں جو ان کے مفتوحہ ممالک سے نکال دینا چاہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تیاریوں کا حال سنا تو تمام فوجی مرکزوں میں اسلامی فوج کو بھی آراستہ کرنے کے احکام صادر کئے، کوفہ سب سے بڑا مرکز تھا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یہاں نہایت اہتمام کے ساتھ تیاریں شروع کیں اور دربار خلافت کے ایماء سے نعمان بن مقرن کو جو پہلے ان کی ماتحتی میں افسر مال تھے، اس فوج کا امیر عسکر مقرر کیا، لیکن یہاں ایک جماعت ایسی پیدا ہوگئی تھی جو قصداً جنگ سے جی چراتی تھی، اور کہتی تھی کہ بصرہ والوں نے خواہ مخواہ فارس پر حملہ کر کے یہ لڑائی مول لی ہے، حضرت سعد رض نے بارگاہ خلافت میں ان لوگوں کی شکایت لکھی تو ان میں سے جرح بن سنان اور اس کے چند ساتھیوں کو ان سے شدید عداوت پیدا ہوگئی اور انہوں نے مدینہ پہنچ کر شکایت کی، کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے، ظاہر ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے عالی مرتبت و بلند پایہ صحابی کی نسبت یہ شکایت کس قدر مہمل تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس کے لغو ہونے کا یقین تھا تاہم رفع حجت کے خیال سے حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو تحقیقات کے لئے روانہ فرمایا، انہوں نے کوفہ کی ہر ایک مسجد میں گشت کر کے اس شکایت کی حقیقت دریافت کی تو ہر جگہ سب نے یک زبان ہو کر اس کی تکذیب کی اور لغو بتایا، محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ تحقیقات سے فارغ ہو کر دونوں فریق کو ساتھ لئے ہوئے مدینہ پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھنے کے ساتھ پوچھا "سعد! تم کیسی نماز پڑھاتے ہو کہ لوگ شکایت کرتے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا کہ پہلی دو رکعتوں میں لمبی سورتیں پڑھتا ہوں اور دونوں آخری میں صرف فاتحہ پر اکتفا کرتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک تمہاری نسبت یہی گمان ہو سکتا ہے۔

گو الزام بے بنیاد ثابت ہوا، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے کہ ایک جماعت مخالفت پر آمادہ ہوگئی تھی ان کو اس عہدہ سے سبکدوش ہی کر دینا مناسب سمجھا، چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جن کو اپنا جانشین بنا آئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ہی کو مستقل کر دیا اور ان کو دوبارہ واپس جانے کی زحمت نہ دی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر اس بے ہودہ الزام کے قائم ہونے کا نہایت افسوس تھا، فرمایا کرتے تھے کہ میں عرب میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے راہ خدا میں تیراندازی کی ہے، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درخت کے سوکھے پتے کھا کھا کر لڑتے تھے، لیکن خدا کی شان آج یہ بنو اسد پیدا ہوئے ہیں جو خود مجھے مذہب سکھاتے ہیں کہ میں نماز اچھی نہیں پڑھاتا۔ (طبری)

توضیح اللغۃ:

فولجت: از (ض) داخل ہونا، کما قال تعالی: {حتی یلج الجمل فی سم الخیاط}، ولیجۃ الرجل: ہم راز، ہم نشین، کما قال تعالی: {ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ} از (افعال) داخل کرنا، کما قال تعالی: {یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل}۔ داخلاً: دروازہ کی اندرونی جانب۔ النفر: تین سے دس تک کی آدمیوں کی تعداد، کما قال تعالی: {مالکم إذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم إلی الأرض}۔ الرھط: دس سے کم آدمیوں کی جماعت، اور چالیس آدمیوں کی جماعت کو بھی کہا جاتا ہے، کما قال تعالی: {تسعۃ رہط یفسدون}، وقال: {ولولا رہطک لجمنک}، اور جمع رہاط آتی ہے۔ کھیئۃ التعزیۃ: دل جوئی کرنا۔ لم أعزلہ: از (ض) عہدے سے ہٹانا، گوشہ نشینی، از (افتعال) کنارہ کش ہونا، دور ہونا، کما قال تعالی: {وإن لم تؤمنوا بی فاعتزلون}۔ أنصار: ناصر کی جمع بمعنی مددگار، از (ن) مدد کرنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کی مدد کرنا، از (تفعل) نصرانی بننا، از (تفعیل) نصرانی بنانا، از (افتعال) مدد میں غالب آنا، از (استفعال) مدد طلب کرنا۔ تبوؤوا: از (تفعل) ٹھہرنا، مقیم ہونا۔

وَأَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَأُوصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَ

اورخطا کاروں سے درگزر کرے۔اور شہر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لیے کہ یہ اسلام کے مدد،

جُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ

مال جمع کرنے والے اور دشمن کے غیظ وغضب کا ذریعہ ہیں۔اور ان کی زائد چیز صرف ان کی خوشی سے لی جائے۔

وَأُوصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا: فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِهِمْ

دیہاتیوں کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں؛ کیوں کہ یہی اصل عرب اور اسلام کی قوت ہیں، ان کے مال سے چھوٹے جانور لے کر

وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَأُوصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ

انہیں کے غریب لوگوں میں تقسیم کیے جائیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کیے ہوئے وعدے پورے کرے

وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ۔ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ

اور ان کی حفاظت کے لئے جنگ کی جائے، اور طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالے۔ جب وہ وفات پا گئے تو ہم انہیں لے کر پیدل چلے

فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ(أى عائشة) أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ.

پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کر کے کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگ رہے ہیں، فرمایا: انہیں اندر لے آؤ، چنانچہ اندر لے گئے

فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ:

وہاں ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے، وہ چھوٹی سی جماعت اکٹھی ہوئی، تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ. فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ،

تم اپنا حق اپنے میں سے تین کو دے دو، چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنا حق علی رضی اللہ عنہ کو دیتا ہوں، طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حق عثمان رضی اللہ عنہ کو دیتا ہوں

توضیح اللغۃ:

ردء: بمعنی مددگار جمع أرداء، از (ف) مدد کرنا، ٹیک لگانا، از (ک) ردی ہونا۔ از (إفعال) برا کام کرنا، خراب کرنا، بگاڑنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ جباۃ: جابی کی جمع بمعنی ٹیکس جمع کرنے والے۔ از (ن، ض) بمعنی جمع کرنا، از (افتعال) چن لینا۔ از (تفعیل) بوقت سجدہ ہاتھوں کو زمین پر رکھنا۔ أعراب: أعرابی کی جمع، عرب کے دیہاتی لوگ، از (ک) بمعنی فصیح عربی بولنا، از (س) معدہ کا خراب ہونا، از (تفعیل) اعرابی غلطی سے پاک کرنا، عربی میں ترجمہ کرنا، از (إفعال) ظاہر کرنا، از (استفعال) عربوں میں داخل ہونا، از (تفعل) بمعنی عربوں کے اخلاق اختیار کرنا۔ حواشی: حاشیۃ کی جمع بمعنی اہل وعیال، خاص لوگ، چھوٹی چیز، خدام، کنارہ، کتاب کا حاشیہ، فقراء: فقیر کی جمع بمعنی محتاج، مفلس نادار، از (ک، افتعال) بمعنی محتاج ہونا، از (إفعال) فقیر بنانا، از (ن، ض) بمعنی کھودنا، از (س) ریڑھ کی ہڈی میں درد ہونا۔ یکلفوا: از (تفعیل) دشوار کام کا حکم دینا، از (تفعل) دشوار کام برداشت کرنا، از (إفعال) عاشق زار بنانا، از (س) عاشق زار ہونا۔ طاقت: بمعنی قدرت، زور جمع طاقات، از (إفعال) بمعنی قادر ہونا، از (تفعیل) طوق پہنانا، از (تفعل) طوق

وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ

اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنا حق عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیتا ہوں۔ پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں جو اس معاملہ سے بری ہوا

فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ،

ہم اسی کے حوالے کر دیں گے پھر اللہ اور اسلام اس پر نگران ہوں گے۔ غور کرو کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے؟ شیخین رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللهِ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ. قَالَا: نَعَمْ،

پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں بہتر ہی کو منتخب کروں گا۔ انہوں نے کہا: جی ہاں

فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا

پھر آپ نے ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت حاصل ہے اور آپ شروع میں اسلام لائے ہیں جیسا کہ

قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ.

آپ جانتے ہیں، اللہ آپ پر گواہ ہیں کہ بتائیں اگر میں آپ کو خلیفہ بنادوں تو آپ عدل کریں گے اور اگر عثمان کو بنادوں تو آپ ان کی مانیں گے

ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ

پھر دوسرے کو تنہائی میں لے گئے اور انہیں بھی اسی طرح کہا۔ جب وعدہ لے چکے تو کہا: اے عثمان! اپنا ہاتھ آگے کریں، پھر ان کی بیعت کی

فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور گھر کے لوگ بھی اندر آ گئے اور انہوں نے بھی بیعت کی۔

توضیح اللغۃ:

تبرأ: از (تفعل) بمعنی بیزار ہونا، از (استفعال) بمعنی براءت طلب کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے جدا ہونا، از (تفعیل) بمعنی بری کرنا، پاک کرنا، از (س) نجات پانا، از (ف، ک) شفاء پانا، اسکت: از (إفعال) بمعنی چپ کرانا، از (ن) بمعنی چپ ہونا، از (مفاعلہ) چپ رہنے میں مقابلہ کرنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أخلاق المؤمن

مؤمن کے اخلاق — لحسن البصری رحمۃ اللہ علیہ
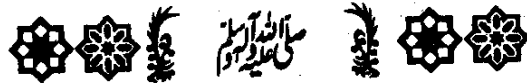
هَيهَاتَ هَيهَاتَ أَهلَكَ النَّاسَ الأَمَانِيُّ، قَولٌ بِلاَ عَمَلٍ، وَمَعرِفَةٌ بِغَيرِ صَبرٍ، وَ إِيمَانٌ بِلا يَقِينٍ،

افسوس در افسوس کہاں تھے کہاں جا پڑے، لوگوں کو لمبی امیدوں نے ہلاک کر دیا، بات بغیر عمل کے کہنا، معرفت بغیر صبر کے اور ایمان بغیر یقین کے ہے

مَالِيَ أَرَى رِجَالًا وَلَا أَرَى عُقُولًا، وَأَسمَعُ حَسِيسًا وَلَا أَرَى أَنِيسًا، مُ

مجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں لوگ تو دیکھتا ہوں، عقل نظر نہیں آتی (لوگ تو نظر آتے ہیں پر ان میں عقل نہیں)، آہٹ تو سنتا ہوں مگر کوئی مانوس شخص دکھائی نہیں دیتا،

دَخَلَ القَومُ وَاللهِ ثُمَّ خَرَجُوا، عَرَفُوا ثُمَّ أَنكَرُوا، وَحَرَّمُوا ثُمَّ استَحَلُّوا، إِنَّمَا دِينُ أَحَدِكُم

بخدا! قوم داخل ہو گئی پھر نکل گئی، لیکن پھر اسلام سے نکل گئے، انہوں نے حق پہچانا لیکن پھر انکار کر دیا، انہوں نے حرام سمجھا پھر حلال قرار دیا۔ تم میں سے ہر ایک کے دین کا اثر

لَعقَةٌ عَلَى لِسَانِهِ، إِذَا سُئِلَ: أَمُؤمِنٌ أَنتَ بِيَومِ الحِسَابِ؟ قَالَ نَعَم! كَذَبَ وَمَالِكِ يَومِ الدِّينِ،

زبان تک رہ گیا ہے۔ جب پوچھا جائے کہ کیا تمہارا قیامت کے دن پر ایمان ہے؟ تو جواب میں کہتے گا: جی ہاں، روز جزاء کے مالک کی قسم کھا کر کہتا ہوں! اس نے جھوٹ بولا

إِنَّ مِن أَخلَاقِ المُؤمِنِ قُوَّةً فِي الدِّينِ، وَحَزمًا فِي لِينٍ، وَإِيمَانًا فِي يَقِينٍ، وَعِلمًا فِي حِلمٍ، وَحِلمًا بِعِلمٍ،

بے شک مؤمن کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ وہ دین میں مضبوط ہو، نرمی میں محتاط ہو، یقین میں پختہ ہو، علم بردباری میں اور حوصلہ جانکاری میں

توضیح اللغۃ:

أخلاق: جمع خُلق طبیعت، عادت، کما قال تعالی: وإنک لعلی خلق عظیم}۔ ہیہات: دور ہونا، ناممکن ہونا، کما قال تعالی: {ہیہات ہیہات لما توعدون}۔ عقولا: وہ آدمی جو اچھے برے، خیر و شر اور حق و باطل کے درمیان فرق کر سکتا ہو، از (ض) سمجھ دار ہو جانا، کما قال تعالی: {وما یعقلها إلا العالمون}۔ حسیسا: آہستہ آواز، کما قال تالی: {لا یسمعون حسیسها وہم فی ما اشتہت أنفسہم خالدون}۔ از (ن) جڑ سے اکھیڑنا از (إفعال) محسوس کرنا، کما قال تعالی: {فلما أحس عیسی منہم الکفر}۔ أنیسا: مانوس، از (ن، ض، س) مانوس ہونا۔ حرموا: حرام وممنوع بنانا، کما قال تعالی: {یا أیہا النبی لم تحرم}۔ از (ک) کسی کے لئے کوئی چیز حرام ہونا، لُعقۃ: انگلی بھر یا چمچ بھر چیز، از (س) انگلی یا زبان سے چاٹنا۔ حزما: محتاط و مستقل مزاج، از

(ک) محتاط ودور اندیش ہونا، مستقل مزاج ہونا۔ از (ض) باندھنا۔ لین: نرم جمع لیون۔ از (ض) نرم ہونا، از (إفعال وتفعیل) نرم کرنا، از (مفاعلہ) بمعنی نرم برتاؤ کرنا، از (استفعال) بمعنی نرم پانا۔ حلما: بردباری جمع حلوم، أحلام، از (ن) بمعنی خواب دیکھنا، از (ک) بردبار ہونا، از (تفعیل) بردار بنانا، از (افتعال) بمعنی خواب دیکھنا، از (تفاعل) تکلف سے بردباری ظاہر کرنا۔

وَكَيِّسًا فِي رِفْقٍ، وَتَجَمُّلًا فِي فَاقَةٍ، وَقَصدًا فِي غِنًى، وَشَفَقَةً فِي نَفَقَةٍ، وَرَحْمَةً لِمَجْهُودٍ، وَعَطَاءً فِي الْحُقُوقِ،

نرمی میں عقل مندی ہو، غریبی میں صبر ہو، مالداری میں میانہ روی ہو، خرچ کرنے میں شفقت ہو، کمزور کے لیے نرم دل ہو، حقوق کی ادائیگی ہو

وَإِنْصَافًا فِي اسْتِقَامَةٍ، لَا يَحِيفُ عَلَى مَن يُّبْغِضُ، وَلَا يَأْثَمُ فِي مُسَاعَدَةِ مَنْ يُّحِبُّ، وَلَا يَهْمِزُ، وَلَا يَغْمِزُ، وَلَا يَلْمِزُ،

اعتدال میں انصاف ہو، جس پر غصہ ہو اس کے ساتھ زیادتی نہ کرے، اپنے پیاروں کی امداد میں گناہ نہ کرے، نہ طعنہ دے، نہ عیب لگائے،

وَلَا يَلْغُو، وَلَا يَلْهُو، وَلَا يَلْعَبُ، وَلَا يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، وَلَا يَتَّبِعُ مَالَيسَ لَهُ، وَلَا يَجْحَدُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ،

نہ فضول کام کرے، لہو ولعب میں مشغول نہ ہو، نہ چغلخوری کرے، غیر متعلق کاموں میں کے پیچھے نہ پڑے، اپنے اوپر ثابت حق کا انکار نہ کرے،

وَلَا يَتَجَاوَزُ فِي الْعُذْرِ، وَلَا يَشْمَتُ بِالْفَجِيْعَةِ، إِنْ حَلَّتْ بِغَيْرِهٖ وَلَا يُسَرُّ بِالْمَعْصِيَةِ إِذَا نَزَلَتْ بِسِوَاهُ.

نہ عذر میں حد سے بڑھے، نہ دوسرے پر اترنے والی مصیبت پر خوش ہو، نہ کسی کے گناہ پر خوشی کا اظہار کرے،

صاحب مضمون کا تعارف

پورا نام ابو سعید الحسن ابن ابی الحسن یسار البصری ہے، آپ کا شمار تابعین اور مشائخ ہوتا ہے، علم، تقویٰ، زہد اور عبادت کے جامع تھے۔ آپ کے والد، مشہور صحابی زید بن ثابت انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، آپ کی والدہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں۔ آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو سال قبل دورانِ خلافت مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، اور بصرہ میں رجب ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

توضیح اللغۃ:

کَیِّساً: بمعنی دانا، سمجھ دار، جمع أکیاس، از (ض) عقل مند ہونا، زیرک ہونا، از (تفعیل) عقل مند بنانا، از (مفاعلہ) دانائی میں مقابلہ کرنا۔ شفقت: بمعنی مہربانی، رحمت، خوف کے ساتھ مہربانی، از (س) بمعنی مہربانی کرنا، اگر صلہ من ہو بمعنی خوف کرنا، از (تفعیل) مہربان بنانا، از (إفعال) خوف کرنا، مہربان ہونا، شفق کا وقت پانا۔ نفقة: بمعنی خرچ جمع نفقات، أنفاق، از (إفعال) بمعنی خرچ کرنا، از (مفاعلہ) دل میں کفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاہر کرنا، از (ن) ختم ہونا، کم ہونا، از (ن) بمعنی مرنا۔ مجھود: از (ف) کوشش کرنا، از (مفاعلہ) پوری کوشش صرف کرنا، از (س) بمعنی زندگی کا مکدر ہونا۔ إنصاف: از إفعال بمعنی انصاف سے فیصلہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی آدھا آدھا کرنا، از (ض) آدھے تک پہنچنا۔ یحیف: از (ض) ظلم کرنا، از (تفعل) بمعنی کم کرنا۔ یھمز: از (ن، ض) بمعنی پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔ یغمز: از (ض) عیب ظاہر کرنا، طعنہ دینا، ٹٹولنا، از (إفعال) عیب لگانا، از (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو عیب لگانا۔ یلمز: از (ض، ن) عیب لگانا، آنکھ سے اشارہ کرنا، از (مفاعلہ) اشارہ سے گفتگو کرنا۔ یلعب: از (س) بمعنی کھیلنا، مزاح کرنا، از (إفعال) کھلانا۔ نمیمة: از (ض، ن) چغل خوری کرنا، جھوٹ سے آراستہ کرنا۔ یجحد: از (ف) کفر کرنا، انکار کرنا، از (س) کم ہونا۔ یشمت: از (إفعال) دشمن کے غم سے خوشی کرنا، از (س) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، از (تفعیل) بمعنی چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا۔ فجیعة: بمعنی مصیبت، جمع فجائع، از (ف) مصیبت زدہ بنانا، دردمند کرنا، از (تفعل) بمعنی دردمند ہونا۔

اَلْمُؤمِنُ فِي الصَّلَاةِ خَاشِعٌ، وَإِلَى الرُّكُوعِ مُسَارِعٌ، قَوْلُهُ شِفَاءٌ، وَصَبْرُهُ تُقًى، وَسُكُوتُهُ فِكْرَةٌ،

مؤمن نماز میں خشوع کرنے والا اور نماز کی طرف جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی بات شفا ہے، اس کا صبر پرہیز کرنا ہے، اس کی خاموشی غور و فکر کرنا ہے،

وَنَظَرُهُ عِبْرَةٌ، يُخَالِطُ الْعُلَمَاءَ لِيَعْلَمَ، وَيَسْكُتُ بَيْنَهُمْ لِيَسْلَمَ، وَيَتَكَلَّمُ

اس کا دیکھنا عبرت ہے، علماء کے ساتھ بیٹھتا ہے تاکہ علم حاصل کرے، ان کے درمیان خاموش رہتا ہے تاکہ سلامت رہے، بولتا ہے

لِيَغْنَمَ، إِنْ أَحْسَنَ اِسْتَبْشَرَ، وَ إِنْ أَسَاءَ اِسْتَغْفَرَ، وَ إِنْ عَتَبَ اِسْتَعْتَبَ، وَ إِن سُفِهَ عَلَيْهِ

تاکہ نفع اٹھائے، نیکی کر کے خوش ہوتا ہے اور اگر گناہ ہو جائے تو استغفار کرتا ہے۔ اگر کوئی ناراض ہو تو راضی کرتا ہے، اگر اسے ستایا جائے

حَلُمَ، وَإِنْ ظُلِمَ صَبَرَ، وَ إِنْ جِيْرَ عَلَيْهِ عَدَلَ، لَايَتَعَوَّذُ بِغَيْرِ اللّٰهِ،

تو بردباری سے پیش آتا ہے، اگر اس پر ظلم کیا جائے تو صبر کرتا ہے اور اگر جبر کیا جائے تو انصاف کرتا ہے، اللہ کے علاوہ کسی سے پناہ نہیں مانگتا،

وَلَايَسْتَعِيْنُ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَقُوْرٌ فِي الْمَلَإِ، شَكُوْرٌ فِي الْخَلَا، قَانِعٌ بِالرِّزْقِ،

اللہ کے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگتا، مجلس میں باوقار اور خلوت میں شکرگزار رہتا ہے، دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا

حَامِدٌ عَلَى الرَّخَاءِ، صَابِرٌ عَلَى الْبَلَاءِ، إِنْ جَلَسَ مَعَ الْغَافِلِيْنَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ، وَ إِنْ

خوشحالی میں تعریف کرنے والا اور مصیبت پر صبر کرنے والا ہے۔ اگر غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے اور اگر

جَلَسَ مَعَ الذَّاكِرِيْنَ كُتِبَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ. هٰكَذَا كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ،

ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے تو استغفار کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یکے بعد دیگرے ایسے ہی تھے

حَتّٰى لَحِقُوْا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَهٰكَذَا كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ سَلَفِكُمُ الصَّالِحِ، وَ إِنَّمَا غَيَّرَكُمْ لَمَّا غَيَّرْتُمْ،

یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے پاس چلے گئے۔ تم سے پہلے والے مسلمان بھی ایسے ہی تھے، اور تم نے تو خود اپنی حالت بدل دی ہے

ثُمَّ تَلَا : ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ،

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ترجمہ "بے شک اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتے جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں

وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ، وَمَالَهُمْ مِنْ دُوْنِهِ مِنْ وَالٍ﴾

اور اللہ جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمالیں تو اسے ٹالنے والا کوئی نہیں، نہ اس کے لیے اللہ کے علاوہ کوئی حمایتی ہوتا ہے۔

توضیح اللغۃ:

خاشع: از (ف) عاجزی کا اظہار کرنا، فروتنی کرنا، از (افعال) بمعنی عاجزی کرنے پر برانگیختہ کرنا۔ شفاء: بمعنی دوا، از (ض) مرض سے صحت یاب کرنا، از (افعال) شفاء مانگنا۔ فکرۃ: معاملہ میں غور وفکر، سوچ وبچار، جمع فِکَر، از (ض، إفعال وتفعل) بمعنی غور کرنا، سوچنا۔ لیغنم: از (س) بمعنی مفت حاصل کرنا، غنیمت حاصل کرنا، از (تفعیل) بمعنی حصہ سے زائد دینا، از (افعال) غنیمت حاصل کرنا، از (افتعال، تفعل، استفعال) بمعنی غنیمت سمجھنا۔ عتب: از (ن، ض) ملامت کرنا،

دروازہ کی دہلیز بنانا، از (إفعال) بمعنی سبب ناراضگی کو دور کرنا، از (تفعل) ایک دوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا، از (استفعال) رضامند کرنا۔ سفہ: از (س) بمعنی ردی اخلاق والا ہونا، از (ک) بے وقوف ہونا، از (تفعیل) بے وقوف بنانا، بے وقوفی کی طرف نسبت کرنا، از (تفعل) بمعنی بہ تکلف بے وقوف بننا، از (ن) گالی میں غالب آنا۔ جیرؔ: از (ن) بمعنی ظلم کرنا، وقور: صاحب وقار جمع وُقُر، از (تفعیل) بمعنی تعظیم کرنا، از (تفعل، افتعال) صاحب وقار ہونا، از (إفعال) بھاری بوجھ لادنا، از (ض) مصدر وقاراً ہوتو بمعنی صاحب وقار ہونا، اگر مصدر وقراً ہوتو بمعنی بہرا ہونا۔ شکوراً: بمعنی بہت شکر گزار جمع شُکُراً، از (ن) بمعنی شکر ادا کرنا، بہتر سلوک پر تعریف کرنا، از (مفاعلہ) بمعنی شکر گزاری دکھلانا۔ خلاء: بمعنی خالی مکان، پاخانہ، از (ن) خالی ہونا، اکیلا ہونا، از (ن) بمعنی تنہائی میں ملنا، از (تفعیل) چھوڑنا، از (تفعل) تنہائی میں رہنا۔ رزق: بمعنی روزی جمع أرزاق: از (ن) روزی پہنچانا، از (استفعال) روزی مانگنا۔ رخاء: از (ن، ک، س، ف) بمعنی زندگی کا آسودہ ہونا، از (س، ک) بمعنی نرم ہونا، آسان ہونا، از (إفعال) نرم کرنا، از (تفاعل) بمعنی دور ہونا، از (استفعال) بمعنی نرم ہونا، سلف: گزشتہ آباء واجداد جمع أسلاف، از (ن) بمعنی گزرنا، آگے ہونا، از (مفاعلہ) برابری کرنا، ساتھ ساتھ چلنا، از (إفعال، تفعیل) بمعنی قرض دینا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
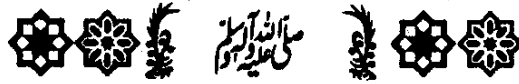
إِخْوَانُ الصَّفَاءِ

مخلص بھائی

لابن المقفع رحمۃ اللہ علیہ

فَبَيْنَمَا الْغُرَابُ فِي كَلَامِهِ، إِذْ أَقْبَلَ نَحْوَهُمْ ظَبْيٌ يَسْعَى، فَذُعِرَتْ مِنْهُ السُّلَحْفَاةُ، فَغَاصَتْ فِي الْمَاءِ

جس دوران کوا اپنی بات کر رہا تھا اچانک ان کی طرف ایک ہرن دوڑتا ہوا آیا، جس سے کچھوا سہم کر پانی میں غوطہ لگا دیا،

وَخَرَجَ الْجُرَذُ إِلَى جُحْرِهِ، وَطَارَ الْغُرَابُ فَوَقَعَ عَلَى شَجَرَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْغُرَابَ حَلَّقَ فِي السَّمَاءِ لِيَنْظُرَ هَلْ لِلظَّبْيِ طَالِبٌ؟

چوہا اپنے بل کی طرف نکلا، اور کوا اڑ کر ایک درخت پر بیٹھ گیا، پھر کوے نے ہوا میں ایک چکر لگایا تا کہ دیکھے کہ ہرن کے پیچھے کوئی ہے

فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا: فَنَادَى الْجُرَذَ وَالسُّلَحْفَاةَ، وَخَرَجَا. فَقَالَتِ السُّلَحْفَاةُ لِلظَّبْيِ،

اس نے دیکھا، اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر اس نے چوہے اور کچھوے کو آواز دی، وہ دونوں باہر آ گئے۔ کچھوے نے ہرن سے کہا

حِيْنَ رَأَتْهُ يَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ: اِشْرَبْ إِنْ كَانَ بِكَ عَطَشٌ وَلَا تَخَفْ، فَإِنَّهُ لَاخَوْفٌ عَلَيْكَ.

جس وقت اسے دیکھا کہ پانی کی طرف دیکھ رہا ہے کہ اگر تجھے پیاس لگی ہے تو پانی پی لو اور ڈرو نہیں، اس لیے کہ اب تجھے کوئی خطرہ نہیں

فَدَنَا الظَّبْيُ فَرَحَّبَتْ بِهِ السُّلَحْفَاةُ وَحَيَّتْهُ. وَقَالَتْ لَهُ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْنَحُ بِهٰذِهِ الصَّحَارِي

ہرن قریب ہوا اور کچھوے نے اسے مرحبا کہا اور سلام کیا اور پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے بتایا کہ میں ان جنگلوں میں چرتا تھا

فَلَمْ تَزَلِ الْأَسَاوِرَةُ تَطْرُدُنِيْ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ حَتّٰى رَأَيْتُ الْيَوْمَ شَبَحًا، فَخِفْتُ أَنْ يَكُوْنَ قَانِصًا.

تیرانداز شکاری ہمیشہ مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگاتے رہے یہاں تک کہ میں نے آج ایک آدمی کی شبیہ دیکھی، میں ڈر گیا کہ کہیں یہ شکاری نہ ہو

صاحب مضمون کا تعارف

پورا نام عبداللہ بن مقفع ہے، یہ اصل فارسی ہیں لیکن ان کی پرورش عربی ماحول میں ہوئی ہے، اس لئے دونوں زبانوں میں کتابت کے ماہر تھے۔ بنو عباس کے زمانے میں اسلام لائے، بنو امیہ کے زمانے میں ان کو منشی مقرر کیا گیا اور خلیفہ منصور کے زمانے (۱۴۲ھ) میں ان کو قتل کیا گیا۔ آپ ادب و انشاء میں ماہر تھے، اور تصنیف ایسے انداز سے کرتے تھے کہ آپ کی اتباع کی جاتی۔

توضیح اللغۃ:

الصفا: مخلص دوست، خالص، منتخب، از (ن) صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا، کما قال تعالی: {إن الصفا والمروۃ من شعائر اللہ} از ل منتخب کرنا، از (إفعال) خالص محبت کرنا، از (تفاعل) بعض کا بعض سے خالص محبت کرنا۔ غراب: بمعنی کوا، جمع غِربان، أغرِبۃ، أغرُب۔ ظبی: بمعنی ہرن، جمع ظباء، ظبیات۔ ذعرت: از (س) بمعنی ڈرنا، بے خبر ہونا۔ سلحفاۃ: بمعنی کچھوا جمع سلاحف۔ غاصت: از (ن) پانی میں غوطہ لگانا، از (تفعیل) غوطہ لگوانا، کما قال تعالی: والشیطان کل بناء وغواص}۔ جُرَذ: بمعنی چوہا، جمع جرذان۔ جُحْر: بمعنی سوراخ، جمع أحجار، أحجرۃ، حجرۃ۔ شجرۃ: بمعنی درخت، جمع أشجار، شجراء، شجر، از (ن) اختلاف کرنا، از (س) بہت جمعیت والا ہونا، از (إفعال) درخت لگانا، از (تفاعل) باہم جھگڑا کرنا، از (إفتعال) بمعنی باہم جھگڑا کرنا۔ عطش: از (س) پیاسا ہونا، از (إفعال وتفعیل) پیاسا کرنا، از (مفاعلہ) پیاس لگنے میں مقابلہ کرنا۔ دنا: از (ن) بمعنی قریب ہونا، از (تفعیل) قریب کرنا، از (إفعال) قریب کرنا، تنگ زندگی بسر کرنا، از (مفاعلہ) قریب ہونا، از (استفعال) قریب ہونے کو کہنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ رحبت: از (تفعیل) بمعنی خوش آمدید کہنا، کشادہ کرنا، از (س) کشادہ ہونا۔ کما قال تعالی: {حتی إذا ضاقت علیہم الأرض بما رحبت}۔ حَیَّتْ: از (تفعیل) درازی عمر کی دعا دینا، سلام کرنا، از (س) زندہ رہنا، از (مفاعلہ) شرم دلانا، از (إفعال) زندہ کرنا، از (استفعال) شرم کرنا۔ اسنح: از (ف) ظاہر ہونا، پیش آنا، ہرن وغیرہ کا بائیں سے دائیں طرف گزرنا ہے، از (تفعل واستفعال) بمعنی کھود کرید کرنا۔ اساورۃ: جمع أسوار بمعنی تیر انداز۔ تطرد: از (ن) بمعنی دور کرنا۔ شبحا: بمعنی شخص نظر آنے والا مال، جمع شبوح، أشباح، از (ف) بمعنی چیرنا، از (ک) لمبے چوڑے باروؤں والا ہونا، از (تفعیل) بمعنی ایک چیز کو دو دیکھنا، چوڑا کرنا۔ قانصا: بمعنی شکاری جمع قوانص، از (ض) بمعنی شکار کرنا، از (تفعل وافتعال) بمعنی شکار کرنا۔

قَالَتْ: لَا تَخَفْ: فَإِنَّا لَمْ نَرَى هَاهُنَا قَانِصًا قَطُّ. وَنَحْنُ نَبْذُلُ لَكَ وُدَّنَا وَمَكَانَنَا وَالْمَاءُ

اس نے کہا: ڈرنے کی ضرورت نہیں، ہم نے یہاں کبھی کوئی شکاری نہیں دیکھا، ہم اپنی محبت اور جگہ آپ کے قربان کرتے ہیں، پانی

وَالْمَرْعَى كَثِيرَانِ عِنْدَنَا فَارْغَبْ فِي صُحْبَتِنَا. فَأَقَامَ الظَّبْيُ مَعَهُمْ وَكَانَ لَهُمْ عَرِيْشٌ

اور گھاس ہمارے یہاں وافر مقدار میں ہے، بس اب تم ہمارے ساتھ ہی رہو۔ ہرن ان کے پاس ہی ٹھہر گیا، ان کی سایہ دار جگہ تھی

يَجْتَمِعُونَ فِيهِ وَيَتَذَاكَرُونَ الْأَحَادِيثَ وَالْأَخْبَارَ. فَبَيْنَمَا الْغُرَابُ وَالْجُرَذُ وَالسُّلَحْفَاةُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي الْعَرِيشِ

جہاں وہ سارے جمع ہوتے، آپس میں باتیں کیا کرتے اور ایک دوسروں کو خبریں سناتے۔ ایک مرتبہ کوا، چوہا اور کچھوا سایہ دار جگہ میں تھے

غَابَ الظَّبْيُ فَتَوَقَّعُوهُ سَاعَةً فَلَمْ يَأْتِ. فَلَمَّا أَبْطَأَ أَشْفَقُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ أَصَابَهُ عَنَتٌ،

اور ہرن غائب تھا، انہوں نے کچھ دیر انتظار کیا لیکن وہ نہ آیا۔ جب کافی دیر گزر گئی تو انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں اسے کوئی مشکل تو پیش نہیں آ گئی

توضیح اللغۃ:

سماء: بمعنی آسمان، فاء واسع، ہر چیز کی چھت، بارش، بادل، جمع سماوات، از (ن) بلند ہونا، از (تفعیل) نام رکھنا، کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، از (افعال) بلند کرنا، نام رکھنا، از (مفاعلہ) فخر کرنے میں مقابلہ کرنا، از (تفاعل) باہم فخر کرنا، ایک دوسرے کو نام لے کر پکارنا۔ مرعی: بمعنی چراگاہ جمع مراعی۔ عریش: جانوروں کو سردی سے بچانے کا باڑہ، جھونپڑی، جمع عُرُش، از (ض، ن) لکڑی کا مکان بنانا، از (س) متحیر ہونا، از (تفعیل) بمعنی چھت بلند کرنا، ابطأ: از (افعال) بمعنی موخر کرنا، دیر کرنا، از (استفعال) بمعنی دیر کرنے والا پانا، از (ک) دیر کرنا، عنت: از (س) بمعنی دشواری میں پڑنا، گناہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی سختی کرنا، از (تفعل) بمعنی تکلیف پہنچانا۔

فَقَالَ الْجُرَذُ وَالسُّلَحْفَاةُ لِلْغُرَابِ: اُنْظُرْ هَلْ تَرَى مِمَّا يَلِينَا شَيْئًا؟ فَحَلَّقَ الْغُرَابُ فِي السَّمَاءِ فَنَظَرَ:

چوہے اور کچھوے نے کوے سے کہا کہ تم کوئی ایسی چیز دیکھو جس کیا ہمارے قریب کوئی چیز دکھائی دیتی ہے، چنانچہ کوے نے ہوا میں چکر لگایا تو اس نے دیکھا

فَإِذَا الظَّبْيُ فِي الْحَبَائِلِ مُقْتَنَصًا فَانْقَضَّ مُسْرِعًا فَأَخْبَرَهُمَا بِذَلِكَ فَقَالَتِ السُّلَحْفَاةُ وَالْغُرَابُ لِلْجُرَذِ:

کہ ہرن پھندوں میں جکڑا شکار ہوا پڑا ہے، چنانچہ وہ جلدی سے واپس پلٹا اور انہیں اس بارے میں خبر دی، تو کچھوے اور کوے نے کہا چوہے سے کہا:

هَذَا أَمْرٌ لَا يُرْجَى فِيهِ غَيْرُكَ، فَأَغِثْ أَخَاكَ. فَسَعَى الْجُرَذُ مُسْرِعًا، فَأَتَى الظَّبْيَ، فَقَالَ لَهُ:

یہ ایسا معاملہ ہے کہ تیرے علاوہ سے اس کے حل کی امید نہیں، اپنے بھائی کی مدد کرو، چوہا جلدی سے چلا اور ہرن کے پاس پہنچ کر اسے کہا:

كَيْفَ وَقَعْتَ فِي هَذِهِ الْوَرْطَةِ وَأَنْتَ مِنَ الْأَكْيَاسِ؟ قَالَ الظَّبْيُ: هَلْ يُغْنِي الْكَيِّسُ مَعَ الْمَقَادِيرِ شَيْئًا؟

تو اس مصیبت میں کیسے پھنس گیا حالانکہ تم تو بڑے عقل مندوں میں سے ہو؟ ہرن نے کہا: کیا تقدیر کے مقابلے میں عقلمندی کچھ کام آ سکتی ہے؟

فَبَيْنَمَا هُمَا فِي الْحَدِيثِ إِذْ وَافَتْهُمَا السُّلَحْفَاةُ فَقَالَ لَهَا الظَّبْيُ: مَا أَصَبْتِ بِمَجِيئِكِ إِلَيْنَا: فَإِنَّ

وہ انہیں باتوں میں مشغول تھے کہ کچھوا بھی پہنچ گیا، اس نے ہرن نے کہا: تم نے ہمارے پاس پاس آکر اچھا نہیں کیا؟ اس لیے کہ اگر

الْقَانِصَ لَوِ انْتَهٰى إِلَيْنَا وَقَدْ قَطَعَ الْجُرَذُ الْحَبَائِلَ اِسْتَيْقَنَهُ عَدُوًّا. وَلِلْجُرَذِ أَحْجَارٌ كَثِيرَةٌ. وَالْغُرَابُ

شکاری ہم تک پہنچ گیا تو چوہا تو جال کی رسیاں کاٹ دی تو میں دوڑ کر خود کو دشمن سے بچالونگا اور چوہے کے لیے پتھر بہت پڑے ہیں اور کوا

يَطِيرُ وَأَنْتَ ثَقِيلَةٌ. لَاسَعْيَ لَكِ وَلَاحَرَكَةَ وَأَخَافُ عَلَيْكِ الْقَانِصَ. فَقَالَتْ:

اڑ جائے گا جبکہ تم بہت بھاری بھرکم ہو، نہ تو دوڑ سکتے ہو نہ کوئی حرکت کر سکتے ہو، مجھے تیرے بارے میں شکاری کا ڈر ہے۔ اس نے کہا:

لَاعَيْشَ مَعَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ وَ إِذَا فَارَقَ الْأَلِيفُ أَلِيفَهُ فَقَدْ سُلِبَ فُؤَادُهُ. وَحُرِمَ سُرُورُهُ.

دوستوں سے جدائی میں بھی کوئی زندگی ہے، جب محب اپنے محبوب سے جدا ہو جاتا ہے تو اس کا دل چھن جاتا ہے، اس کی خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں

توضیح اللغۃ:

حبائل: حبالۃ کی جمع بمعنی جال، پھندا۔ انقض: از (انفعال) بمعنی ٹوٹنا، از (ن) توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا، مہر توڑنا، از (تفعیل) بمعنی کسی چیز پر چاندی کا طمع کرنا۔ ورطة: ہر مشکل کام، تنگ گڑھا، ہلاکت، کیچڑ، جمع ورطات، از (افعال وتفعیل) ہلاکت میں ڈالنا، از (مفاعلہ) قریب دینا۔ از (استفعال) بمعنی ہلاک ہونا۔ ایسی مشکل میں پھنسنا جس سے نکلنا مشکل ہو۔ أکیاس: کیس کی جمع بمعنی عقل مند اور ہوشیار۔ وافتهما: اچانک آنا، از (ض) پورا مکمل ہونا، وعدہ یا ذمہ داری پوری کرنا، کما قال تعالی: {وأوفوا بالعهد إن العهد كان مسؤلا}۔ ثقیلة: از (ک) بھاری ہونا، از (تفعیل) بوجھل کرنا، از (استفعال) بمعنی بوجھل ہونا، فراق: از (ن، ض) بمعنی جدا کرنا، از (س) گھبرانا، از (تفعیل) بمعنی جدا جدا کرنا، خوف والا ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی جدا ہونا۔ ألیف: بمعنی دوست، جمع آلف، از (س) محبت کرنا، مانوس ہونا، از (مفاعلہ) باہم انس اور محبت کے ساتھ رہنا، از (ن، ض) ایک ہزار دینا، از (تفعیل) بمعنی جمع کرنا، جوڑنا، از (تفعل) بمعنی اکٹھا ہونا، از (استفعال) دوست ڈھونڈنا، سلب: از (ن) بمعنی چھیننا، از (س) ماتم کے کپڑے پہننا۔ فؤاد: بمعنی دل جمع أفئدة، بعض اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

وَغُشِيَ بَصَرُهُ. فَلَمْ يَنْتَهِ كَلَامُهُمَا حَتّٰى وَافَى الْقَانِصُ. وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَرَاغَ الْجُرَذِ مِنْ قَطْعِ الشَّرَكِ.

اس کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے، ابھی ان کی باتیں ختم نہیں ہوئی تھیں کہ شکاری آ پہنچا، اور اسی وقت ہوا جس وقت چوہا رسی کاٹ چکا تھا

فَنَجَا الظَّبْيُ بِنَفْسِهِ. وَطَارَ الْغُرَابُ مُحَلِّقًا وَدَخَلَ الْجُرَذُ لِبَعْضِ الْأَحْجَارِ وَلَمْ يَبْقَ غَيْرُ السُّلَحْفَاةِ

لہذا ہرن نے خود کو بچا لیا، کوا گول چکر لگاتا ہوا میں اڑا گیا اور چوہا کچھ پتھروں میں گھس گیا، کچھوا کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا

وَدَنَا الصَّيَّادُ فَوَجَدَ حِبَالَتَهُ مُقَطَّعَةً. فَنَظَرَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَلَمْ يَجِدْ غَيْرَ السُّلَحْفَاةِ تَدِبُّ

شکاری قریب آیا، اس نے دیکھا کہ جال کٹا پڑا ہے، اس نے دائیں بائیں دیکھا، کچھوے سوا کچھ نہ پایا، جو رینگتے ہوئے چل رہا تھا

فَأَخَذَهَا وَرَبَطَهَا فَلَمْ يَلْبَثِ الْغُرَابُ وَالْجُرَذُ وَالظَّبْيُ أَنِ اجْتَمَعُوا فَنَظَرُوا الْقَانِصَ قَدْ رَبَطَ السُّلَحْفَاةَ

شکاری نے اسے پکڑ کر باندھ دیا۔ کوے، چوہے اور ہرن سے رہا نہ گیا، ایک جگہ جمع ہوئے، انہوں نے دیکھا کہ سکاری نے کچھوے باندھ کو چکا تھا

فَاشْتَدَّ حُزْنُهُمْ، وَقَالَ الْجُرَذُ: مَا أَرَانَا نُجَاوِزُ عَقَبَةً مِنَ الْبَلَاءِ إِلَّا صِرْنَا فِي أَشَدَّ مِنْهَا.

انہیں بہت دُکھ ہوا۔ چوہے نے کہا: ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے کہ ہم مصیبت کی ایک گھاٹی پار کرتے ہیں اور اس سے زیادہ سخت میں جا پڑتے ہیں

توضیح اللغۃ:

غشی: از (تفعیل) بمعنی ڈھانکنا، کما قال تعالی: {وعلی أبصارہم غشاوۃ}۔ از (س) مصدر غشایۃ ہو تو بمعنی نازل ہونا، ڈھانکنا، جماع کرنا، اور اگر مصدر غشاوۃ ہو تو بمعنی مثلی کر دینا۔ الشرک: بمعنی جال، پھندا، جمع أشراک، از (س) تسمہ ٹوٹنا۔ الصیاد: بمعنی شکاری، از (ض، افتعال، تفعل) بمعنی شکار کرنا، از (إفعال) شکار پر برانگیختہ کرنا۔ تدب: از (ض) بمعنی رینگنا، تمام حیوانات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، کما قال تعالی: {واللہ خلق کل دبۃ من ماء}۔ ہاتھوں یا پیروں کے بل چلنا، از (إفعال) ہاتھوں یا پیروں کے بل چلانا۔ (حُزن) بمعنی غم جمع أحزان، از (ن، ض) غمگین کرنا، از (س) غمگین ہونا، از (ک) سخت ہونا، از (تفعیل) غمگین بنانا، از (تفعل، تفاعل، افتعال) بمعنی غمگین ہونا۔ عَقَبة: بمعنی دشوار گزار گھاٹی، دشوار پہاڑی جمع عقبات، عقاب۔

وَلَقَدْ صَدَقَ الَّذِي قَالَ: لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ مُسْتَمِرًّا فِي إِقْبَالِهِ مَا لَمْ يَعْثُرْ، فَإِذَا عَثَرَ لَجَّ بِهِ الْعِثَارُ، وَإِنْ

کسی کہنے والے نے سچ کہا ہے انسان ہمیشہ ترقی کرتا ہے جب تک ٹھوکر نہ کھائے اور جب ٹھوکر کھالے تو پھر ٹھوکریں ہی کھاتا رہتا ہے،

وَإِنْ مَشَى فِي جَدَدِ الْأَرْضِ وَحَذَرِي عَلَى السُّلَحْفَاةِ خَيْرِ الْأَصْدِقَاءِ الَّتِي خِلَّتُهَا لَيْسَتْ لِلْمُجَازَاةِ

اگرچہ وہ ہموار زمین پر چلے۔ مجھے اپنے بہترین دوست کچھوے کے بارے میں اندیشہ ہے، جس کی دوستی نہ تو بدلے کے لیے ہے

وَلَا لِالْتِمَاسِ مُكَافَأَةٍ، وَلَكِنَّهَا خِلَّةُ الْكَرَمِ وَالشَّرَفِ خِلَّةٌ. هِيَ أَفْضَلُ مِنْ خِلَّةِ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ خِلَّةٌ

نہ کسی عوض کی تلاش کے لیے ہے۔ اس کی دوستی تو محض مہربانی اور شرافت کی ہے، یہ دوستی اس دوستی سے بہتر ہے جو باپ کی بیٹے سے ہوتی ہے

لَايُزِيْلُهَا إِلَّا الْمَوْتُ، وَيْحٌ لِهٰذَا الْجَسَدِ الْمُوَكَّلِ بِهِ الْبَلَاءُ الَّذِيْ لَايَزَالُ فِيْ تَصَرُّفٍ وَتَقَلُّبٍ

اسے موت کے علاوہ کوئی ختم نہیں کرسکتا۔خرابی ہو اسے جسم کے لئے جو اس مصیبتوں کے حوالہ کیا گیا ہے، جو ہمیشہ الٹا پلٹا رہتا ہے

وَلَايَدُوْمُ لَهٗ شَيْءٌ وَلَايَلْبَثُ مَعَهٗ أَمْرٌ كَمَا لَايَدُوْمُ لِلطَّالِعِ مِنَ النُّجُوْمِ طُلُوْعٌ،

کوئی چیز اس کے لیے ہمیشہ نہیں رہتی اور نہ کوئی معاملہ اس کے ساتھ ٹھہرتا جیسا کہ طلوع ہونے والے ستارے کے طلوع دائمی نہیں،

وَلَالِلْآفِلِ مِنْهَا أُفُوْلٌ، لٰكِنْ لَايَزَالُ الطَّالِعُ مِنْهَا آفِلًا وَالْآفِلُ مِنْهَا طَالِعًا،

اور نہ غروب ہونے والے کے لئے ہمیشہ غروب رہنا ہے،لیکن طلوع ہونے والے ضرور غروب ہوتے ہیں اور غروب ہونے والے ضرور طلوع ہوتے ہیں

وَكَمَا تَكُوْنُ آلَامُ الْكُلُوْمِ وَانْتِقَاضُ الْجِرَاحَاتِ كَذٰلِكَ مَنْ قَرِحَتْ كُلُوْمُهٗ بِفَقْدِ إِخْوَانِهٖ بَعْدَ اجْتِمَاعِهٖ بِهِمْ۔

اور جیسے زخموں کی تکلیف اور زخموں کا بگڑنا ہوتا رہتا ہے اسی طرح دوست ملنے کے بعد ان کی جدائی گم ہونے کی وجہ سے اس کے زخم تازہ ہوگئے ہوں

فَقَالَ الظَّبْيُ وَالْغُرَابُ لِلْجُرَذِ: إِنَّ حَذَرَنَا وَحَذَرَكَ وَكَلَامَكَ، وَإِنْ كَانَ بَلِيْغًا، كُلٌّ مِنْهَا لَا يُغْنِيْ عَنِ السُّلَحْفَاةِ شَيْئًا،

ہرن اور کوے نے چوہے سے کہا: ہمارا، تیرا خوف ایک ہی ہے اور تیری باتیں اگرچہ انتہائی بلیغ ہیں، لیکن یہ سب کچھوے کو کوئی فائدہ نہیں دینے والی،

توضیح اللغۃ:

لَجَّ: از (ض، س) لازم ہونا، دشمنی میں مداومت کرنا۔ جدد: بمعنی ہموار سخت زمین، باریک ریت جمع أجداد۔ مکافاۃ: از (مفاعلہ) برابری کرنا، نظیر ہونا، مقابلہ کرنا، از (ف) پھرنا، شکست کھانا، أفل: از (ض، ن، س) بمعنی غائب ہونا، کما قال تعالی: {فلما افل قال: لاأحب الآفلین}۔ از (مفاعلہ) تعظیم کرنا، از (تفعل) بمعنی تکبر کرنا۔ کلوم: کلم کی جمع بمعنی زخم، از (ض، ن) زخمی کرنا، از (تفعیل) بات کرنا، زخمی کرنا، از (مفاعلہ) باہم گفتگو کرنا، از (تفعل) بمعنی گفتگو کرنا۔ انتقاض: از (افتعال) بمعنی خراب ہونا، ٹوٹنا، از (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کے مخالف ہونا، بیع کو باہم توڑنا، از (ن) بنا کر توڑنا۔ کما قال تعالی: {والذین ینقضون عهد الله}۔ جراحات: جراحۃ کی جمع بمعنی زخم از (ف) بمعنی زخمی کرنا، از (س) زخمی ہونا، از (تفعیل) بہت زخمی کرنا، از (افتعال) کمانا۔ قرحت: زخموں کا دکھنا، از (س) جسم پر پھنسیوں یا ہتھیار کے سبب زخم ظاہر ہونا، کما قال تعالی: {إن یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله}۔

وَإِنَّهٗ كَمَا يُقَالُ: إِنَّمَا يُخْتَبَرُ النَّاسُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَذُو الْأَمَانَةِ عِنْدَ الْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ، وَالْأَهْلُ وَالْوَلَدُ عِنْدَ الْفَاقَةِ،

اور جیسے کہا جاتا ہے کہ لوگ مصیبت کے وقت آزمائے جاتے ہیں، امانت والا دینے اور لینے کے وقت، اہل عیال فاقہ کشی کے وقت،

كَذٰلِكَ يُخْتَبَرُ النَّاسُ عِندَ النَّوَائِبِ. قَالَ الْجُرَذُ: أَرَى مِنَ الْحِيلَةِ أَنْ تَذْهَبَ أَيُّهَا الظَّبْيُ فَتَقَعُ بِمَنْظَرٍ مِنَ الْقَانِصِ،

اسی طرح لوگوں کو مصیبت کے وقت میں بھی آزمائے جاتے ہیں۔ چوہے نے کہا: میری ایک تجویز ہے کہ اے ہرن تو جا کر شکاری کے سامنے ایسے گر جا

كَأَنَّكَ جَرِيحٌ، وَيَقَعُ الْغُرَابُ عَلَيْكَ كَأَنَّهُ يَأْكُلُ مِنكَ، وَأَسْعٰى أَنَا فَأَكُونُ قَرِيبًا مِنَ الْقَانِصِ مُرَاقِبًا لَهُ،

گویا تو زخمی ہے اور کوا تیرے اوپر ایسے بیٹھا ہو گویا کہ وہ تیرا گوشت کھا رہا ہے اور میں شکاری کے قریب جاتا ہوں، اس کی نگرانی کرتا ہوں،

فَلَعَلَّهُ أَن يَّرْمِيَ مَا مَعَهُ مِنَ الْآلَةِ، وَيَضَعُ السُّلَحْفَاةَ، وَيَقْصُدَكَ طَامِعًا فِيكَ، رَاجِيًا تَحْصِيلَكَ،

کہ شاید وہ اپنا آلہ پھینک دے اور کچھوے کو رکھ دے، اور تیری لالچ کرتے ہوئے تیرا ارادہ کرے، تجھے حاصل کرنے کی امید رکھے

فَإِذَا دَنَا مِنكَ فَفِرَّ عَنْهُ رُوَيْدًا، بِحَيْثُ لَا يَنْقَطِعُ طَمَعُهُ مِنكَ، وَمَكِّنْهُ مِنْ أَخْذِكَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ،

جب وہ تیرے قریب آئے تو اس سے فورا بھاگ جانا، اتنا دور کہ تیرے بارے میں اس کی لالچ ختم نہ ہو، اسے بار بار موقع دینا کہ وہ تجھے پکڑ لے

حَتّٰى يَبْعُدَ عَنَّا، وَانْحُ مِنهُ هٰذَا النَّحْوَ مَا اسْتَطَعْتَ، فَإِنِّي أَرْجُوا أَلَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا

یہاں تک کہ وہ ہم سے دور چلا جائے، جتنا ہو سکے اس کو اسی جانب متوجہ رکھنا، مجھے امید ہے کہ اس وقت تک نہیں لوٹے گا کہ جب تک

وَقَدْ قَطَعْتُ الْحَبَائِلَ عَنِ السُّلَحْفَاةِ، وَأَنْجُو بِهَا. فَفَعَلَ الْغُرَابُ وَالظَّبْيُ مَا أَمَرَهُمَا بِهِ الْجُرَذُ.

میں کچھوے کا جال کاٹ چکا ہوں گا، اور اسے رہا کرا دوں گا۔ کوے اور ہرن نے ایسے ہی کیا جیسا کہ چوہے نے انہیں کہا

وَتَبِعَهُمَا الْقَانِصُ، فَاسْتَجَرَّهُ الظَّبْيُ، حَتّٰى أَبْعَدَهُ عَنِ الْجُرَذِ وَالسُّلَحْفَاةِ، وَالْجُرَذُ مُقْبِلٌ عَلٰى قَطْعِ الْحَبَائِلِ،

شکاری ان کے پیچھے لگا رہا، ہرن اس کو کھینچتا رہا یہاں تک کہ اس کو چوہے اور کچھوے سے دور کر دیا۔ چوہے جال کاٹنے میں لگا رہا

حَتّٰى قَطَعَهَا، وَنَجَا بِالسُّلَحْفَاةِ، وَعَادَ الْقَانِصُ مَجْهُودًا لَاغِبًا فَوَجَدَ حِبَالَتَهُ مُقَطَّعَةً.

حتی کہ اسے کاٹ دیا اور کچھوے کو چھڑا لیا، شکاری تھکا ہارا واپس لوٹا تو رسیاں کٹی پڑی تھیں،

توضیح اللغۃ:

تقع: از (ض) بمعنی گرنا، ثابت ہونا، واجب ہونا، از (افعال) گرانا، واجب کرنا، از (تفعل) امید کرنا۔ فِرّ: از (ض) بمعنی بھاگنا، از (ن) کھود کرید کرنا، از (افعال) بمعنی پھاڑنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے بھاگنا۔ رویدا: بمعنی آہستہ۔ أَرْوِد: بمعنی أمہل اسم فعل بھی مستعمل ہے۔ طمع: از (س) لالچ کرنا، از (ک) بہت لالچ کرنا، از (افعال) لالچ میں ڈالنا، از (تفعیل) لالچ پر برانگیختہ کرنا۔ کما قال تعالی: [إنا نطمع أن یغفر لنا ربنا]۔ مَکّن: از (تفعیل) بمعنی قدرت دینا، از

(افعال) آسان ہونا، ممکن ہونا، از (ک) صاحب مرتبہ ہونا۔ مرة: بمعنی ایک بار جمع مرات، مرار، مرور۔ استجرّ: از (ن) بمعنی کھینچنا، زیر لگانا، از (تفعیل) سختی سے کھینچنا، از (استفعال) بمعنی کھینچنا۔ مجهودا: دشمن کے ساتھ لڑنا، کما قال تعالی: {وجاهدوا فی اللہ حق جهاده}۔ ابعد: از (س) دور ہونا، از (افعال) دور کرنا، از (تفعل) بمعنی دور ہونا۔ لاغبا: از (ک، ف، ن) بمعنی بہت تھکنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی بہت تھکا دینا۔ کما قال تعالی: {وما مسّنا من لغوب}۔ عاد: از (ن) بمعنی واپس کرنا، ہٹانا، دوبارہ کرنا، از (تفعیل) عادی بنانا از (افعال) لوٹانا، از (افتعال) عادی ہونا۔

فَفَكَّرَ فِي أَمْرِهِ مَعَ الظَّبْيِ الْمُتَظَلِّعِ، فَظَنَّ أَنَّهُ خُولِطَ فِي عَقْلِهِ وَفَكَّرَ فِي أَمْرِ الظَّبْيِ وَالْغُرَابِ الَّذِيْ

اس نے لنگڑے ہرن کے بارے میں سوچا، تو اسے خیال ہوا کہ اس کا دماغ خراب ہوگیا ہے، اس نے ہرن اور اس کوے کے بارے میں سوچا جو

كَأَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَقَرْضِ حِبَالَتِهِ فَاسْتَوْحَشَ مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ: هٰذِهِ أَرْضُ جِنٍّ أَوْ سَحَرَةٍ. فَرَجَعَ مُوَلِّيًا

گویا اسے کھا رہا تھا، اور کٹے ہوئے جال کے بارے میں سوچا تو وہ اس جگہ سے گھبرا گیا اور کہا: یہ جنوں یا جادوگروں کی سرزمین ہے وہ واپس لوٹ گیا

لَا يَلْتَمِسُ شَيْئًا وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ. وَاجْتَمَعَ الْغُرَابُ وَالظَّبْيُ وَالْجُرَذُ وَالسُّلَحْفَاةُ إِلَى عَرِيْشِهِمْ سَالِمِيْنَ آمِنِيْنَ

نہ کچھ تلاش کرتا اور نہ ادھر ادھر دیکھتا۔ کوا، ہرن، چوہا اور کچھوا سلامتی اور امن کے ساتھ اپنی سایہ دار جگہ پر جمع ہوئے

كَأَحْسَنِ مَا كَانُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَانَ هٰذَا الْخَلْقُ مَعَ صِغَرِهِ وَضُعْفِهِ قَدْ قَدَرَ عَلَى التَّخَلُّصِ مِنْ مَرَابِطِ الْهَلَكَةِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى

جیسا کہ وہ پہلے اچھی حالت میں تھے۔ جب یہ مخلوق اپنے چھوٹے پن اور کمزوری کے باوجود یکے بعد دیگرے ہلاکتوں کی بندشوں سے چھٹکارہ پانے پر طاقت رکھتے ہیں

بِمَوَدَّتِهِ وَخُلُوْصِهَا وَثَبَاتِ قَلْبِهِ عَلَيْهَا وَاسْتِمْتَاعِهِ مَعَ أَصْحَابِهِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، فَالْإِنْسَانُ الَّذِيْ قَدْ أُعْطِيَ الْعَقْلَ وَالْفَهْمَ،

اپنی محبت، خلوت، دلی تعلق اور اپنے دوستوں میں سے ایک دوسرے سے نفع اٹھانے کی وجہ سے تو وہ انسان جس کو عقل اور فہم دیا گیا ہے

وَأُلْهِمَ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَمُنِحَ التَّمْيِيْزَ وَالْمَعْرِفَةَ أَوْلٰى وَأَحْرٰى بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّعَاضُدِ.

خیر اور شر کے بارے میں اسے بتایا گیا ہے، نفع نقصان کی تمیز اور پہچان دی گئی ہے، تو یہ آپس میں تعلق اور باہمی تعاون کرنے کا زیادہ حق دار ہے

فَهٰذَا مَثَلُ إِخْوَانِ الصَّفَاءِ وَائْتِلَافِهِمْ فِي الصُّحْبَةِ.

یہ مخلص بھائیوں اور ان کی آپس میں مانوس ہونے کی ایک مثال ہے۔

توضیح اللغۃ:

متظلع: از (تفعل) بتکلف لنگڑ بننا، از (ف) بمعنی چلنے میں لنگڑانا۔ خولط: جنون، لاحق ہونا، دماغ خراب ہونا، از (ض) ملانا، آمیزش کرنا۔ قوض: از (تفعیل) بمعنی کاٹنا، از (ض) قرض دینا، بدلہ دینا، از (افعال) بمعنی قرض دینا، اگر صلہ من ہو بمعنی قرض لینا۔ مولیا: از (تفعیل) پیٹھ پھیر کر بھاگنا، کما قال تعالی: {ولا تولوا عنه وأنتم تسمعون}۔ التخلُّص: از (تفعل) نجات پانا، جدا ہونا، از (استفعال) چن لینا، از (افعال) خالص کرنا، چھڑانا، از (ن) نجات پانا، صاف ہونا، از (تفعیل) نجات دینا۔ التواصل: ایک دوسرے سے تعلق رکھنا، از (ض) کسی سے تعلق رکھنا، کما قال تعالی: {ويقطعون ما أمر الله به أن يوصل}۔ تعاضد: از (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کی مدد کرنا، از (افتعال و تفعل) بمعنی بغل میں لینا از (ن) بمعنی بازو پر مارنا، مدد کرنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَصْفُ الزَّاهِدِ

زاہد کے اوصاف

لِابْنِ سَمَّاک رحمۃ اللہ علیہ
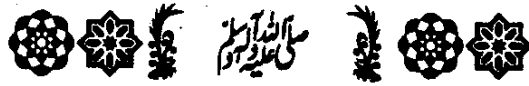
قَالَ ابْنُ السَّمَاكِ حِينَ مَاتَ دَاوُدُ الطَّائِي: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا

حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ[1] کی وفات پر فرمایا: اے لوگو! اہل دنیا نے

تَعَجَّلُوا غُمُومَ الْقَلْبِ وَهُمُومَ النَّفْسِ وَتَعَبَ الْأَبْدَانِ مَعَ شِدَّةِ الْحِسَابِ، فَالرَّغْبَةُ

حساب کی سختی کے باوجود دلوں کو پریشان کرنے نفس کو رنجیدہ کرنے اور بدن کو تھکا دینے میں جلدی کی، دنیا کی رغبت

مُتْعِبَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالزَّهَادَةُ رَاحَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

رغبت کرنے والوں کو دنیا وآخرت میں تھکا دینے والی ہے اور دنیا سے بے رغبتی اپنے اہل کے لے دنیا وآخرت میں راحت کا ذریعہ ہے۔

وَ إِنَّ دَاوُدَ الطَّائِيَّ نَظَرَ بِقَلْبِهِ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَغْشَى بَصَرُ قَلْبِهِ بَصَرَ الْعُيُونِ

بے شک داؤد طائی نے اپنے دل کے ذریعے اپنے بعد والی چیزوں کو دیکھ لیا تھا تو ظاہری آنکھوں پر دل کی آنکھ کا پردہ چڑھا دیا تھا

فَكَأَنَّهُ لَمْ يَبْصُرْ مَا إِلَيْهِ تَنْظُرُونَ، وَكَأَنَّكُمْ لَا تَبْصُرُونَ مَا إِلَيْهِ يَنْظُرُ. فَأَنْتُمْ مِنْهُ تَعْجَبُونَ

چنانچہ وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے تھے جن کو تم دیکھتے ہو اور تم ان چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے جن کو وہ دیکھتے تھے۔ تمہیں ان پر حیرت ہے

وَهُوَ مِنْكُمْ يَتَعَجَّبُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْكُمْ رَاغِبِينَ مَغْرُورِينَ قَدْ ذَهَبَتْ عَلَى الدُّنْيَا عُقُولُكُمْ

اور انہیں تم پر افسوس تھا۔ جب وہ تمہیں دیکھتے کہ تم دنیا میں رغبت رکھتے ہو، مغرور ہو، تمہاری عقلیں بھی دنیا کی طرف متوجہ ہیں،

---

[1] آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام داؤد بن نصیر الطائی تھا آپ کا شمار چوٹی کے زاہدوں میں ہوتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے مگر آپ نے گوشہ نشینی اختیار کرنے کو پسند فرمایا۔ حاکموں اور بادشاہوں اور ان کے عطیات قبول کرنے سے خوب اجتناب فرماتے تھے، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے چالیس سال تک اس طرح روزے رکھے کہ گھر والوں کو بھی پتہ نہیں چلا۔ آپ کا تقوی اور زہد ضرب المثل تھا، چنانچہ ان کے بارے میں محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر داؤد پچھلی امتوں میں سے ہوتے تو اللہ پاک ان کے قصے کو اپنی کتاب (قرآن) میں ذکر فرماتے، ان کا انتقال ۱۶۰ھ یا ۱۶۵ھ میں ہوا۔

صاحب مضمون کا تعارف:

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے زاہد، عابد، شیریں گفتار اور واعظ تھے، اتنے اعلیٰ مرتبہ والے شخصیت ہیں کہ ان سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان جیسے بڑے بڑے حضرات روایت کرتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ ہارون الرشید کے زمانے میں بغداد آ گئے تھے اور کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے اور ۱۸۳ھ میں کوفہ میں انتقال کر گئے۔

توضیح اللغۃ:

غموم: غم کی جمع بمعنی حزن، کرب، غم، پریشانی، از (ن) غمگین کرنا، از (افعال) غمگین کرنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو غمگین کرنا، تعب: از (س) تھکنا از (افعال) بمعنی تھکانا، تعجب بمعنی تھکاوٹ، مشقت جمع أتعاب۔ أبدان: بدن کی جمع بمعنی جسم از (ن) موٹے بدن والا ہونا۔ الزھادۃ: از (س) بے رغبت ہونا، اور تھوڑے پر قناعت کرنا، کما قال تعالیٰ: {وکانوا فیہ من الزاہدین}۔ راحۃ: بمعنی آرام جمع راحات۔ یتعجب: ع، ج، ب، از (س) تعجب کرنا، پسند کرنا، مغرورین: از (ن) بمعنی دھوکا دینا، اگر مصدر دہو تو بمعنی شریف ہونا، از (س) خوبصورت ہونا، از (افتعال واستفعال) دھوکا کھانا۔

وَمَاتَتْ مِنْ حُبِّهَا قُلُوبُكُمْ وَعَشِقَتْهَا أَنْفُسُكُمْ وَامْتَدَّتْ إِلَيْهَا أَبْصَارُكُمْ

دنیا کی محبت میں تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں، تمہارے نفس اس کے مشتاق ہیں اور تمہاری آنکھیں اسی طرف لگی ہوئی ہیں

اِسْتَوْحَشَ الزَّاهِدُ مِنْكُمْ لِأَنَّهُ كَانَ حَيًّا وَسْطَ مَوْتٰى. يَادَاوُدُ! مَا أَعْجَبَ شَأْنَكَ

تو زاہد تم سے وحشت زدہ ہو گئے؛ کیوں کہ وہ مردوں کے درمیان زندہ کی طرح تھے۔ اے داؤد! آپ کی عجیب شان ہے،

أَلْزَمْتَ نَفْسَكَ الصَّمْتَ حَتّٰى قَوَّمْتَهَا عَلَى الْعَدْلِ، أَهَنْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ كَرَامَتَهَا،

آپ نے اپنے آپ پر خاموشی لازم کر لی، حتی کہ اسے انصاف پر لا کھڑا کیا، آپ نے نفس کی توہین کی حالانکہ آپ اس کی عزت چاہتے تھے۔

وَأَذْلَلْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ إِعْزَازَهَا، وَوَضَعْتَهَا وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ تَشْرِيْفَهَا

آپ نے اس کو ذلیل کیا حالانکہ آپ اس کا اعزاز چاہتے تھے، آپ نے اس کو گرایا حالانکہ آپ اس کو شرف دینا چاہتے تھے،

وَأَتْعَبْتَهَا وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ رَاحَتَهَا، وَأَجَعْتَهَا وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ شِبْعَهَا،

آپ نے اسے تھکا دیا حالانکہ آپ اسے سکون دینا چاہتے تھے، آپ نے اسے بھوکا رکھا حالانکہ آپ اسے سیر کرنا چاہتے تھے،

وَأَظْمَأْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ رَيَّهَا، وَخَشَّنْتَ الْمَلْبَسَ وَإِنَّمَا تُرِيْدُ لِيْنَهُ

آپ نے اسے پیاسا رکھا حالانکہ آپ اسے سیراب کرنا چاہتے تھے، آپ نے موٹا لباس پہنا حالانکہ آپ نرم لباس چاہتے تھے

وَجَشَّبْتَ الْمَطْعَمَ وَإِنَّمَا تُرِيْدُ طِيْبَهُ، وَأَمَتَّ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تَمُوْتَ،

آپ نے بے مزہ کھانے کھائے حالانکہ آپ عمدہ غذا پسند کرتے تھے، آپ نے اپنے آپ کو موت سے پہلے ہی ماردیا

وَقَبَرْتَهَا قَبْلَ أَنْ تُقْبَرَ، وَعَذَّبْتَهَا قَبْلَ أَنْ تُعَذَّبَ، وَغَيَّبْتَهَا عَنِ النَّاسِ

آپ نے اسے قبر میں جانے سے پہلے ہی قبر میں اتار دیا، عذاب سے پہلے اسے عذاب میں مبتلا کردیا، اس کو لوگوں سے چھپایا

كَيْ لَا تُذْكَرَ، وَغِبْتَ بِنَفْسِكَ عَنِ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ، فَمَا أَظُنُّكَ إِلَّا قَدْ ظَفِرْتَ بِمَا طَلَبْتَ. كَأَنَّ سِيْمَاكَ

تاکہ اس کا تذکرہ نہ ہو اور خود بھی دنیا سے آخرت کی طرف چلے گئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنی مراد پالی، گویا آپ کا حسن

فِيْ عَمَلِكَ وَسِرِّكَ وَلَمْ يَكُنْ سِيْمَاكَ فِيْ وَجْهِكَ فَفَقُهْتَ فِيْ دِيْنِكَ ثُمَّ تَرَكْتَ النَّاسَ

آپ کے عمل اور باطن میں تھا، آپ کا حسن آپ کے چہرے میں نہیں تھا، آپ نے دین میں فقاہت حاصل کی پھر لوگوں کو اس حال میں چھوڑا

يُفْتُوْنَ، وَسَمِعْتَ الْأَحَادِيْثَ ثُمَّ تَرَكْتَ النَّاسَ يُحَدِّثُوْنَ وَيَرْوُوْنَ.

کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں، آپ نے احادیث سنی پھر لوگوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ احادیث بیان کرتے ہیں، روایت کرتے ہیں۔

توضیح اللغۃ:

عشقت: از (س) محبت میں حد بڑھ جانا، از (تفعل) بتکلف عاشق بننا۔ أذللت: از (إفعال) ذلیل کرنا، از (ض) بمعنی ذلیل ہونا، از (تفعل) بمعنی خاکساری کرنا۔ إذعزاز: از (إفعال) بمعنی عزیز بننا، محبت کرنا، از (افتعال) قوی ہونا، از (استفعال) غالب ہونا، از (تفعیل) تعظیم کرنا، معزز بنانا، از (ض) عزیز ہونا، از (ن) قوی کرنا، عزت کی کوشش میں غالب کرانا۔ وضعت: از (ف) اپنے آپ کو ذلیل کرنا، از (ک) کمینہ ہونا، خسیس ہونا، از (تفاعل) ذلیل ہونا، عاجزی کرنا۔ أظمئت: از (إفعال و تفعیل) بمعنی پیاسا کرنا، از (تفعل) پیاس پر صبر کرنا، از (س) بمعنی سخت پیاسا ہونا۔ ريّ: از (س) بمعنی سیراب کرنا، از (افتعال) سیراب ہونا، غور وفکر کرنا۔ خشّنتَ: از (ک) سخت ہونا، از (استفعال) بمعنی کھردرا پانا، از (تفعل) سخت کھردرا ہونا۔ ظفرت: از (س) کامیاب ہونا، از (تفعیل) کامیابی کی دعا کرنا، کامیاب کرانا، از (ض) چہرہ پر ناخن مارنا، ناخن توڑنا۔ سیماک: حسن، خوبصورتی، علامت، خاص نشان، کما قال تعالی: {سيماهم في وجوههم من أثر

السجود}۔ فقهت: (ک) فقیہ ہونا، شریعت کا ماہر ہونا، کما قال تعالی: {فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین}۔ یفتون: از (إفعال) فتوی دینا، از (استفعال) بمعنی فتوی طلب کرنا، از (ن) بمعنی سخاوت میں غالب ہونا، از (س) جوان ہونا۔

وَخَرِسْتَ عَنِ الْقَوْلِ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَنْطِقُوْنَ، لَاتَحْسُدُ الْأَخْيَارَ وَلَاتُعَيِّبُ الْأَشْرَارَ

آپ بولنے سے گونگے ہوئے اور لوگوں کو بولتا ہوا چھوڑا، آپ نیک لوگوں سے حسد نہیں کرتے تھے، بروں پر عیب نہیں لگاتے تھے

وَلَا تَقْبَلُ مِنَ السُّلْطَانِ عَطِيَّةً وَلَا مِنَ الْأَخْوَانِ هَدِيَّةً. آنَسُ مَا تَكُوْنُ إِذَا كُنْتَ بِاللهِ خَالِيًا، وَأَوْحَشُ

بادشاہ کا عطیہ اور بھائیوں کا ہدیہ نہیں لیتے تھے۔ آپ جب اللہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے تو زیادہ مانوس ہوتے اور اس وقت وحشت زدہ ہوتے

مَا تَكُوْنُ إِذَا كُنْتَ مَعَ النَّاسِ جَالِسًا فَأَوْحَشُ مَا تَكُوْنُ آنَسُ مَا يَكُوْنُ النَّاسُ، وَآنَسُ مَا تَكُوْنُ

جب آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے۔ اس وقت زیادہ وحشت زدہ ہوتے جب لوگوں مانوس ہوتے اور اس وقت زیادہ مانوس ہوتے جب

أَوْحَشُ مَا يَكُوْنُ النَّاسُ. جَاوَزْتَ حَدَّ الْمُسَافِرِيْنَ فِيْ أَسْفَارِهِمْ، وَجَاوَزْتَ حَدَّ الْمَسْجُوْنِيْنَ فِيْ سُجُوْنِهِمْ،

لوگ وحشت زدہ ہوتے۔ آپ سفر میں مسافروں کی حد پار کر گئے اور قید خانوں میں قیدیوں کی حد سے آگے بڑھ گئے

فَأَمَّا الْمُسَافِرُوْنَ فَيَحْمِلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ وَالْحَلَاوَةِ مَا يَأْكُلُوْنَ. فَأَمَّا أَنْتَ فَإِنَّمَا هِيَ خُبْزَتُكَ أَوْ خُبْزَتَانِ فِيْ شَهْرِكَ،

باقی مسافر تو کھانے کے لیے کھانے پینے کی میٹھی چیز ساتھ لے جاتے اور آپ پورے مہینے کے لیے ایک یا دو روٹیاں لے جاتے

تَرْمِيْ بِهَا فِيْ دَنٍّ عِنْدَكَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ أَخَذْتَ مِنْهُ حَاجَتَكَ فَجَعَلْتَهُ فِيْ مِطْهَرَتِكَ

جنہیں آپ ایک مٹکے میں ڈال دیتے، جب افطار کا وقت ہوتا تو ضرورت کے مطابق اس سے نکال کر وضو والے برتن میں ڈالتے،

توضیح اللغۃ:

خرست: از (س) گونگا ہونا از (إفعال) گونگا کرنا، از (تفاعل) گونگا بننا۔ حلاوۃ: از (س، ک، ن) بمعنی میٹھا ہونا، از (إفعال) میٹھا بنانا، از (استفعال) میٹھا پانا۔ خبزۃ: روٹی جمع أخبزۃ، از (ض) بمعنی روٹی پکانا، روٹی کھانا، از (افتعال) روٹی پکانا۔ دن بمعنی بڑا مٹکا ہے، جمع دنان۔ أفطرت: از (إفعال) کھنا، پینا، افطار کے وقت کا قریب ہونا، از (ض، ن) پھاڑنا، اگر مصدر فطور ہو بمعنی روزہ دار کا روزہ افطار کرنا، از (تفعل وانفعال) بمعنی پھٹنا۔

ثُمَّ صَبَبْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْفِيكَ، ثُمَّ اصْطَبَغْتَ بِهِ مِلْحًا فَهٰذَا إِدَامُكَ وَحَلْوَاكَ، فَمَنْ سَمِعَ

پھر اس پر اتنا پانی ڈالتے جو آپ کو کافی ہوجائے، پھر اس پر نمک مال دیتے، یہی آپ کا سالن اور حلوہ ہوتا تھا۔ کون سنے گا

بِمِثْلِكَ صَبَرَ صَبْرَكَ أَوْ عَزَمَ عَزْمَكَ، وَمَا أَظُنُّكَ إِلَّا قَدْ لَحِقْتَ بِالْمَاضِيْنَ،

آپ جیسے کے بارے میں کہ اس نے آپ جیسا صبر کیا ہو یا آپ جیسا اس کا عزم ہو۔ میرا گمان تو یہ ہے کہ آپ گذشتہ لوگوں کے ساتھ مل گئے

وَمَا أَظُنُّكَ إِلَّا قَدْ فُضِّلْتَ الْآخِرِيْنَ وَلَا أَحْسِبُكَ إِلَّا قَدْ أَتْعَبْتَ الْعَابِدِيْنَ، وَأَمَّا الْمَسْجُوْنُ فَيَكُوْنُ مَعَ النَّاسِ

اور آپ کو بعد والوں لوگوں پر فضیلت حاصل ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ نے عبادت گزاروں کو تھکا دیا۔ قیدی تو لوگوں کے ساتھ

مَحْبُوْسًا فَيَأْنَسُ بِهِمْ وَأَنْتَ فَسَجَنْتَ نَفْسَكَ فِيْ بَيْتِكَ وَحْدَكَ فَلَا مُحَدِّثٌ وَجَلِيْسٌ مَعَكَ،

قید ہوتا ہے وہ ان سے مانوس ہوجاتا ہے اور آپ تو اپنے گھر میں اکیلے قید رہے، نہ کوئی باتیں کرنے والا اور نہ کوئی آپ کے ساتھ بیٹھنے والا

وَلَا أَدْرِيْ أَيُّ الْأُمُوْرِ أَشَدُّ عَلَيْكَ، اَلْخَلْوَةُ فِيْ بَيْتِكَ تَمُرُّ بِكَ الشُّهُوْرُ وَالسِّنُوْنَ أَمْ تَرْكُكَ الْمَطَاعِمَ وَالْمَشَارِبَ،

مجھے نہیں معلوم کہ آپ پر کون سا کام زیادہ مشکل رہا، اپنے گھر میں کئی مہینے اور سال تک خلوت نشینی اختیار کرنا یا کھانے پینے کو چھوڑ دینا

لَاسِتْرَ عَلٰى بَابِكَ، وَلَافِرَاشَ تَحْتَكَ، وَلَاقُلَّةَ يَبْرُدُ فِيْهَا مَاؤُكَ، وَلَاقَصْعَةَ

نہ تو آپ کے دروازے پر پردہ تھا اور نہ آپ کے نیچے کوئی نرم بستر، نہ پانی ٹھنڈا رکھنے کے لیے کوئی مٹکا تھا اور نہ پیالہ

يَكُوْنُ فِيْهَا غَدَاؤُكَ وَعَشَاؤُكَ مِطْهَرَتُكَ قُلَّتُكَ وَقَصْعَتُكَ تَوْرُكَ وَكُلُّ أَمْرِكَ يَا دَاوُدُ عَجَبٌ.

جس میں صبح شام کا کھانا رکھا جاتا، آپ کا لوٹا ہی آپ کا مٹکا تھا اور آپ کا پیالہ ایک چھوٹا سا برتن تھا۔ اے داؤد! آپ کی ہر بات عجیب ہے

توضیح اللغۃ:

صببت: از (ن) ڈالنا، از (ض) گرنا از (س) عاشق ہونا، از (تفعل) بمعنی پانی بہنا۔ اصطبغت: از (افعال) بمعنی سالن لگانا، سالن بنانا، رنگین ہونا، از (ض، ن، ف) رنگنا، از (تفعیل) بمعنی گہرا رنگنا۔ ملحا: بمعنی نمک جمع ملاح، از (ف، ض) بمعنی نمک ڈالنا، از (ف) مصدر ملوحا بمعنی کھاری ہونا، از (ک) خوبصورت ہونا، از (تفعیل) نمکین کرنا، کھانے میں بہت نمک ڈالنا۔ أدام: بمعنی سالن جمع آدام۔ أدم: از (ض) سالن لگانا، از (س) گندم گوں ہونا، از (افتعال) بمعنی سالن سے روٹی کھانا۔ ستر: پردہ، حیاء، خوف، جمع استار، ستور، از (ض، ن) بمعنی چھپانا، از (تفعل، افتعال، انفعال) بمعنی چھپنا، از (مفاعلہ) مخفی بات کرنا۔ قلۃ: بمعنی پہاڑ کی چوٹی، بڑا گھڑا، جمع قلال، قُلَل۔ یبرد: از (تفعیل، ن) بمعنی ٹھنڈا کرنا، از

(إفعال) ٹھنڈا کرنا، سردی میں داخل ہونا، از (استفعال، تفعل) بمعنی ٹھنڈک چاہنا۔ قصعة: پیالہ جمع قصاع، قصعات، قِصَع۔ تو ژک: بمعنی چھوٹا برتن۔

أَمَا كُنْتَ تَشْتَهِيْ مِنَ الْمَاءِ بَارِدَهٗ وَلَا مِنَ الطَّعَامِ طَيِّبَهٗ وَلَا مِنَ اللِّبَاسِ لَيِّنَهٗ بَلٰى! وَلٰكِنَّكَ زَهِدْتَ فِيْهِ

کیا ٹھنڈے پانی، لذیذ کھانے اور نرم لباس کو آپ کا جی نہیں کرتا تھا؟ کیوں ہیں، لیکن آپ نے ان چیزوں سے بے رغبتی اختیار کی

لِمَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَمَا أَصْغَرَ مَا بَذَلْتَ، وَمَا أَحْقَرَ مَا تَرَكْتَ، وَمَا أَيْسَرَ مَا

اس لیے کہ آنے والے حالات آپ کے سامنے تھے، تو کس قدر چھوٹی چیز آپ نے خرچ کی، کتنی ہلکی چیز کو چھوڑا اور کس قدر آسان چیز ہے

فَعَلْتَ فِيْ جَنْبِ مَا أَمَّلْتَ. أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ ظَفِرْتَ بِرُوْحِ الْعَاجِلِ وَسَعِدْتَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فِي الْآجِلِ.

جو آپ نے اپنی امید کے سلسلہ میں کی، آپ تو دنیا میں آرام کے ساتھ کامیاب ہو گئے اور آخرت میں ان شاء اللہ خوش بخت ہیں

عَزَلْتَ الشُّهْرَةَ عَنْكَ فِيْ حَيَاتِكَ لِكَيْ لَا يَدْخُلَكَ عُجْبُهَا وَلَا يَلْحَقَكَ فِتْنَتُهَا. فَلَمَّا مُتَّ

آپ اپنی زندگی میں شہرت سے دور رہے تا کہ آپ میں خود پسندی نہ آ جائے اور آپ فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ جب آپ کی وفات ہوئی

شَهَّرَكَ رَبُّكَ بِمَوْتِكَ وَأَلْبَسَكَ رِدَاءَ عَمَلِكَ. فَلَوْ رَأَيْتَ الْيَوْمَ كَثْرَةَ تَبَعِكَ

تو آپ کے رب نے آپ کی موت کی خبر مشہور کر دی اور آپ کو عمل کی چادر پہنا دی، اگر آج آپ اپنی فرمانبرداروں کی تعداد دیکھ لیں

عَرَفْتَ أَنَّ رَبَّكَ قَدْ أَكْرَمَكَ.

تو آپ سمجھ جاتے کہ آپ کے رب نے آپ کی عزت و اکرام کیا ہے۔

توضیح اللغۃ:

أملت: از (تفعیل، ن) بمعنی امید کرنا، از (تفعل) بمعنی غور کرنا، آجل: دیر سے ہونے والا، آخرت، از (س) بمعنی دیر کرنا، پیچھے رہنا، از (تفعل) مدت متعین کرانا، از (تفعیل) بمعنی مدت مقرر کرنا، مہلت دینا۔
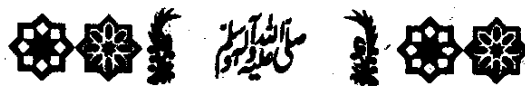
بَيْنَ السَّيِّدَةِ زُبَيْدَةَ وَالْمَأْمُوْنِ

سیدہ زبیدہ اور مامون کے درمیان خط و کتابت

مِنَ السَّيِّدَةِ زُبَيْدَةَ:[1]

سیدہ زبیدہ کی طرف سے

كُلُّ ذَنْبٍ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! وَ إِنْ عَظُمَ صَغِيْرٌ فِيْ جَنْبِ عَفْوِكَ، وَكُلُّ زَلَلٍ وَ إِنْ جَلَّ

اے امیر المؤمنین! ہر گناہ اگرچہ وہ بڑا ہو لیکن آپ کے معاف کرنے کے مقابلہ میں چھوٹا ہے اور ہر لغزش اگرچہ بڑی ہو

حَقِيْرٌ عِنْدَ صَفْحِكَ، وَذٰلِكَ الَّذِيْ عَوَّدَكَ اللّٰهُ فَأَطَالَ مُدَّتَكَ،

آپ کے درگزر کرنے کے مقابلہ میں حقیر ہے اور اسی چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو عادی بنایا ہے اور اللہ آپ کو لمبی زندگی دے

وَتَمَّمَ نِعْمَتَكَ، وَأَدَامَ بِكَ الْخَيْرَ وَرَفَعَ بِكَ الشَّرَّ۔ هٰذِهٖ رُقْعَةُ الْوَالِهِ الَّتِيْ

اور آپ کی نعمت (بادشاہت) کو مکمل کرے، آپ کے لیے خیر کو دوام بخشا اور آپ کو شر سے بچائے رکھے۔ یہ اس غمگین عورت کا خط ہے جو

تَرْجُوْكَ فِي الْحَيَاةِ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ، وَفِي الْمَمَاتِ لِجَمِيْلِ الذِّكْرِ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ

زندگی میں آپ پر زمانے کے مصائب آنے کی اور موت کے وقت ذکر خیر کی امید رکھتی ہے۔ سو اگر آپ مناسب سمجھیں کہ

تَرْحَمَ ضَعْفِيْ وَاسْتِكَانَتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَأَنْ تَصِلَ رَحِمِيْ وَتَحْتَسِبَ فِيْمَا جَعَلَكَ اللّٰهُ لَهٗ طَالِبًا

میری بے بسی، میری عاجزی اور میرے بچاؤ کے ذرائع کی قلت پر رحم کھائیں، مجھ سے صلہ رحمی کرے اور ثواب کی امید رکھیں اس معاملہ میں جس کا اللہ آپ کو طالب

وَفِيْهِ رَاغِبًا فَافْعَلْ، وَتَذَكَّرْ مَنْ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ شَفِيْعِيْ إِلَيْكَ۔

اور اس میں رغبت کرنے والا بنایا ہے، تو ایسا ضرور کریں۔ اور اس شخص کو یاد کیجئے اگر زندہ ہوتا تو آپ سے میری سفارش ضرور کرتا۔

---

[1] زبیدہ موصل میں اس وقت پیدا ہوئی جب اس کے والد جعفر بن منصور موصل کے حاکم تھے، اس کا اصل نام امۃ العزیز ہے، اور کنیت ام جعفر ہے، پورا نام اس طرح ہے: ام جعفر امۃ العزیز زبیدہ بنت جعفر بن ابی جعفر المنصور العباس۔ دو تین سال کی عمر میں آپ یتیم ہو گئی تھی، پھر ان کے دادا منصور نے ان کی پرورش کی۔ زبیدہ کے نام سے دادا ہی پکارتے تھے تو بعد میں اسی نام سے ہی شہرت ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں ہارون الرشید سے شادی ہوئی جو بعد میں خلیفہ بنے تھے، آپ نے ایک نہر بنا کر مسلمانوں پر احسان کیا، وہ نہر "نہر زبیدہ" کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا انتقال ۲۱۶ھ میں ہوا۔

خط کا پس منظر:

خلافت عباسیہ کے پانچویں خلیفہ ہارون الرشید کے بارہ بیٹوں میں سے چار بیٹے مامون، امین، موتمن، اور معتصم اپنے باپ کے ولی عہد بننے کے بالکل قابل تھے، ہارون الرشید نے 186ھ میں حج کے موقع پر اپنے دو بیٹوں (مامون اور امین) کو اپنے ملک کے علیحدہ علیحدہ علاقے کے لئے ولی عہد مقرر کیا لیکن امین کی حکومت انتہائی محدود رقبے پر تھی، اس ولی عہدی اور تقسیم ملک کی دستاویز پر ایک بڑی جماعت کی موجودگی مین دنوں بھائیوں نے دستخط کئے۔ 3 جمادی الثانی 193ھ میں ہارون کے انتقال کے ساتھ ہی دنوں بھائیوں کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی شروع ہوگئی حتیٰ کہ ایک موقع پر امین الرشید نے عبداللہ بن حازم کو کہا: چپ رہ! "عبدالملک تجھ سے زیادہ عاقل تھا اس کا قول ہے کہ جنگل میں دو شیر نہیں رہ سکتے"۔ چنانچہ امین اور مامون کی فوجوں کے درمیان باضابطہ جنگ "رے" کے مقام پر امین کی طرف سے علی بن عیسیٰ کی قیادت میں پچاس ہزار فوج اور مامون کی طرف سے طاہر بن حسین کی قیادت میں چار ہزار فوج کے درمیان لڑی گئی۔

زبیدہ چونکہ امین کی والدہ تھیں اس لئے علی بن عیسیٰ جب مامون کی فوج کے مقابلے کے بغداد سے نکلنے لگے تو زبیدہ نے اس کو ایک چاندی کی زنجیر دی اور کہا "اگر مامون گرفتار ہو تو اس میں باندھ کر لانا" اور ساتھ ہی نصیحت بھی کی "امین اگرچہ میرا لخت جگر ہے تاہم مامون کا بھی مجھ پر بہت حق ہے تم جانتے ہو وہ کس کا بیٹا ہے اور کس کا بھائی ہے" اس لڑائی میں مامون کی فوج نے کامیابی حاصل کی؛ امین کی فوج کا سالار علی بن عیسیٰ قتل ہوا طاہر بن حسین فتح کے ساتھ ہی بغداد کی طرف بڑھتا چلا آیا اور ذوالحجہ 196ھ کو باب الانبار پہنچ کر ایک باغ میں قیام کیا اور بغداد کو محاصرہ میں لیا، کافی دنوں تک یہ محاصرہ اور جنگ جاری رہی۔ وہ بغداد جس کی بنیاد ابوجعفر منصور نے 145ھ میں "إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ" پڑھ کر رکھی تھی، جب اجڑ گیا تو امین الرشید نے تھک کر ہرثمہ ہاشمی سے امان طلب کی، معاملہ یہ طے پایا کہ ہرثمہ دجلہ کے کنارے کشتی لے کر آئے جس میں سوار ہو کر شام کی طرف بھاگ جائیں گے، اسی ارادہ سے ہفتہ کی شب محرم الحرام 198ھ کو آٹھ بجے امین الرشید نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر آخری دربار اس حالت میں لگایا کہ چند خدام اس کے سرہانے گرز لئے کھڑے تھے، اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا سینہ سے لپٹا کر پیار کیا، پیشانی اور رخساروں پر بوسے دیئے، گلے سے لگا کر خوب رویا اور نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہہ کر رخصت کیا "جاؤ خدا کو سونپا" اس کے بعد امین جب دجلہ پر پہنچا تو ہرثمہ کشتی لیکر انتظار کر رہا تھا اس میں سوار ہوئے، ابھی کشتی چلی ہی تھی کہ طاہر بن حسین کی فوج نے ہر طرف سے گھیر لیا اور اس قدر پتھر برسائے کہ کشتی کے تمام تختے ٹوٹ گئے، امین اپنے جسم پر لدے وزنی کپڑے پھاڑ کر ہلکا ہوا اور ڈوبتا تیرتا کنارے آپہنچا۔ احمد بن سالم کا کہنا ہے کہ کشتی میں امین کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مجھے بھی قید خانہ میں ڈالا گیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ امین کو وہاں لایا گیا اور اس کی حالت یہ تھی کہ ننگے

بدن پر ایک پائجامہ، سر پر ایک عمامہ اور کندھے پر ایک بوسیدہ چادر تھی، آدھی رات گزری تھی کہ چند اہل عجم ننگی تلواریں لے کر آ گئے، امین بھی مرنے کے لئے تیار ہوا لیکن نہتا تھا اس لئے اس نے چاہا کہ حریف کی تلوار چھین کر ہاشمی جرأت کے جوہر رندانہ دکھلائے، کیونکہ اسے ایک ایسی موت منظور تھی جو ایک عباسی شہزادہ کے شیان شان تھی، لیکن دفعۃً سارا گروہ اس پر ٹوٹ پڑا اور زبیدہ کا چشم و چراغ جس نے چار برس سات ماہ اٹھارہ دن سریر خلافت کو جلا بخشی، اٹھائیس برس کی عمر میں عین جوانی میں ہمیشہ کے لئے گل کر دیا گیا۔ زبیدہ جو اپنے بیٹے کے محل میں تھی جب اس کو یہ خبر پہنچی تو نہایت غمگین حالت میں ایک خط لکھا جو زبیدہ کی طرف سے مامون کو پہلا خط تھا جس کا کچھ مضمون متن میں موجود ہے، یہ خط زبیدہ کی طرف سے جہاں گہرے غم واندوہ کا غمار ہے وہیں منصب خلافت کے احترام اور آداب شاہی کی باریکیوں کی معرفت پر بھی مشتمل ہے اور اس جیسے نازک موقف اور اندرونی چپقلش کے بارے میں انشاء و تعبیر کی ایک عمدہ مثال ہے اور مامون کا جواب غم خواری و طاعت کا ایسا مجموعہ ہے جو شاہانہ شان و شوکت اور پدری فرمابرداری کو جامع ہے، اس میں اظہار تعزیت کی شیرنی بھی ہے اور اظہار ناراضگی کی کچھ تلخی بھی۔ اس کا بقیہ حصہ جو کتب تاریخ میں موجود ہے ذیل میں ہم اس کو نقل کر رہے ہیں۔

إلى الوارث علم الاولين و نهمهم... والملك المامون من أم جعفر... كتبت و عيني مستهل و موعها... اليك ابن عمي من جفون و حجر... وقد مسني ذل و ضر كابة... وارق عيني يابن عمي تفكر... اتى طاهر لا طاهر الله طاهرا... فما طهر... فاخرجني مكشوفة الوجه حاسر... انهب اموالي واخرب ادوري... يعز على هارون ماقد لقيته ومامر بي من ناقص الخلق اعور... فان كان مابدى بامرته... صبرت لا من من قدر۔ ترجمہ: خلیفہ مامون جو اگلوں کے علم و فہم کا مدار ہے کے نام ام جعفر کی طرف سے خط ہے، اے ابن عم! میں تجھ کو خط لکھ رہی ہوں جبکہ میری آنکھیں پلکوں سے خون بہا رہی ہے مجھ کو ذلت اور اذیت دہ رنج پہنچا ہے اور فکر نے میری آنکھوں کو لاجواب کر دیا ہے، طاہر آیا اللہ طاہر کو طاہر نہ کرے جو کچھ اس نے کیا اس سے پاک نہیں ہو سکتا، اس نے مجھ کو برہنہ اور بے پردہ گھر سے نکالا، میرا مال لوٹ لیا اور مکانات برباد کر دیئے، اس ناقص الخلقت کانے کے ہاتھ سے جو مجھ پر گزرا اگر ہارون ہوتا تو اس پر گراں گزرتا۔ طاہر نے جو کچھ کیا تیرے حکم سے کیا ہے تو میں خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ جب یہ خط مامون کو ملا تو پڑھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، بہر حال 26 محرم بروز ہفتہ 198ھ اہل بغداد نے مامون کے لئے عمومی بیعت کی، مامون رجب 202ھ مرو سے روانہ ہوا اور صفر 204ھ کو بغداد پہنچا، روم کے گمنام اور قسطنطین کے زمانہ سے مقفل فلسفہ کو جان تازہ بخشنے اور دیگر کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد آخر کار اس شہزدے نے اپنا نائب اپنے بھائی ابو اسحاق معتصم باللہ کو بنا کر سترہ سوگوار بیٹوں کی موجودگی میں 18 رجب 218ھ کو یہ کہہ کر "اے وہ! جس کی سلطنت کبھی زائل نہ ہوگی اس پر رحم فرما جس کی سلطنت زائل ہو رہی ہے" جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور حدود روم کے ایک شہر طرطوس میں ہارون الرشید کے خادم

خاص خاقان کے مکان میں مدفون ہوا (لمعات الذہب)

توضیح اللغۃ:

عظم: از (ک) بمعنی بڑا ہونا، از (تفعل) بتکلف بڑا بننا۔ عفو: مستحق سزا سے درگزر کرنا، از (ن) درگزر کرنا، کما قال تعالی: {والعافین عن الناس}۔ زلل: بمعنی گناہ، لغزش از (ض، س) پھسل کر گرنا، از (افعال) پھسلانا، لغزش کرانا۔ کما قال تعالی: {فإن زللتم، فأزلّهما الشیطان}۔ جلّ: از (ض) بمعنی بڑے مرتبہ والا ہونا، جسم میں بڑا ہونا، عمر میں بڑا ہونا، از (ن، ض) مصدر جلول بمعنی اپنے وطن سے دوسرے شہر چلا جانا، از (افعال) تعظیم کرنا، پاک کرنا، از (تفعل) بڑا ہونا، صفحک: درگزر، کما قال تعالی: {فاعفوا واصفحوا}۔ والہ: از (ض، س) زیادہ غمگین ہونا، زیادہ غم کی وجہ سے متحیر ہونا، از (تفعیل) شدید غم میں ڈالنا۔ استکانتی: عجز وکمزوری، از (ض) ذلیل وتابع ہونا۔ رحمی: رشتہ، قرابت، بچہ دانی، از (س) کسی پر مہربان ہونا، شفقت کرنا، کما قال تعالی: {وأقرب رحما}۔ شفیع: از (ف) بمعنی سفارش کرنا، از (تفعیل) جفت بنانا، اگر صلہ فی ہو بمعنی سفارش قبول کرنا، از (استفعال) بمعنی سفارش کرنے یک درخواست کرنا، از (ف) مصدر شفعا بمعنی چوڑا کرنا، دوہرا کرنا۔

مِنَ الْمَأْمُوْنِ:[1]

مامون کی طرف سے جواب

وَصَلَتْ رُقْعَتُكِ يَا أُمَّاهُ! أَحَاطَكِ اللهُ وَتَوَلَّاكِ بِالرِّعَايَةِ وَوَقَفْتُ عَلَيْهَا

اے میری پیاری امی جان! آپ کا خط پہنچا، اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائیں اور آپ کو رعایا پر ولایت عطاء فرمائے، میں آپ کی تکلیف پر مطلع ہو گیا ہوں

وَسَاءَنِي شَهِدَ اللهُ جَمِيْعُ مَا أَوْضَحْتِ فِيْهَا لٰكِنَّ الْأَقْدَارَ نَافِذَةٌ وَالْأَحْكَامَ جَارِيَةٌ وَالْأُمُوْرَ

اور اللہ گواہ ہے کہ مجھے غمگین کر دیا ہے ان تمام معاملات نے جن کو آپ نے واضح کیا ہے، لیکن تقدیر تو نافذ ہو کر رہتی ہے اور احکامات جاری ہیں اور معاملات

[1] مامون الرشید ہارون الرشید کے بیٹے ہیں ان کی ولادت ربیع الاول ۱۷۰ھ میں ہوئی، ان کے بارے میں یہ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ہی رات میں ایک خلیفہ (مہدی) نے وفات پائی، دوسرے خلیفہ (ہارون الرشید) نے تخت سنبھالا اور اسی رات تیسرے خلیفہ (مامون) کی ولادت ہوئی۔ ان کی ماں ایک کنیز تھی جو ہارون الرشید کے دربار میں بطور ہدیہ لائی گئی تھی۔ آپ کی کنیت ابو العباس اور پورا نام عبد اللہ المامون بن ہارون الرشید تھا، آپ شخصیت ایک جامع شخصیت تھی، آپ دور اندیشی، عزم وہمت، حلم وبردباری، علمی حمایت اور بکھرے فضائل کے حامل تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ میں احکام کے بارے میں جلد بازی، ان کے نافذ کرنے میں سختی اور فلاسفہ معتزلہ کی طرف میلان پایا جاتا تھا، ۲۱۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

مُتَصَرِّفَةٌ، وَالْمَخْلُوْقُوْنَ فِيْ قَبْضَتِهَا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى دِفَاعِهَا، وَالدُّنْيَا كُلُّهَا إِلٰى شَتَاتٍ وَكُلُّ حَيٍّ إِلَى الْمَمَاتِ،

میں تصرف ہو چکا ہے، اور تمام مخلوق ایسی ذات کے قبضے میں ہے کہ جس سے دفاع کی طاقت بھی نہیں رکھتی، ساری دنیا تو مختلف حالات کی طرف گامزن ہے، اور ہر زندہ چیز نے مرنا ہے

وَالْغَدْرُ وَالْبَغْيُ حَتْفُ الْإِنْسَانِ، وَالْمَكْرُ رَاجِعٌ إِلٰى صَاحِبِهٖ، وَقَدْ أَمَرْتُ بِرَدِّ جَمِيْعِ مَا أُخِذَ لَكِ،

دھوکہ اور جھوٹ انسان کی موت ہے اور مکر اپنے مکر کرنے والے کی طرف واپس پلٹتا ہے، میں واپسی کا حکم دے چکا ہوں جو کچھ آپ سے لیا گیا ہے

وَلَمْ تَفْقِدِيْ مِمَّنْ مَضٰى إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ إِلَّا وَجْهَهٗ وَأَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى أَكْثَرِ مِمَّا تَخْتَارِيْنَ،

اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے کی ذات کے علاوہ کچھ گم نہیں پائیں گی اور مجھے آپ پہلے سے زیادہ فرمانبردار پائیں گی،

وَالسَّلَامُ!

سدا سلامت رہو!

توضیح اللغۃ:

رقعة: تحریر کا پرزہ، کپڑے کا پیوند جمع رقاع، رُقَع، از (ف) بمعنی کپڑ پر پیوند لگانا، از (ک) بے حیاء ہونا۔ تولاک: از (تفعل) مدد کرنا، از (ح) مدد کرنا، نگران وسرپرست، از (تفعل) پیٹھ پھیرنا، کما قال تعالیٰ: {ومن تولی بعد ذلک فأولئک ہم الفاسقون}۔ ساءنی: از (ن) تکلیف پہنچنا، ناگوار لگنا، کما قال تعالیٰ: {إنہم ساء ما کانوا یعملون}۔ الأقدار: قَدَر کی جمع، فیصلہ خداوندی جو بندوں کے لئے کر دیا گیا ہو، تقدیر الٰہی، از (ض) اللہ کا کسی معاملہ کو کسی کے لئے مقدر کرنا، اور اس کے حق میں فیصلہ کر دینا۔ شتات: بمعنی متفرق، پراگندہ جمع أشتات، از (ض) بمعنی متفرق ہونا، از (إفعال) متفرق کرنا، از (تفعل) متفرق ہونا، غدر: خیانت کرنا، عہد: توڑنا، حتف: بمعنی موت جمع حتوف، مکر: بمعنی مکر، دھوکا، فریب، دھوکا فریب کی سزا، از (ن) فریب کرنا، جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو بمعنی فریب کی سزا دینا، از (مفاعلہ) فریب کرنا، از (س) سرخ ہونا۔ تختارین: از (افتعال) بمعنی چن لینا، انتخاب کرنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بَينَ قَاضٍ وَقُورٍ وَذُبَابٍ جَسُورٍ
باوقار قاضی اور دلیر مکھی کے درمیان کشمکش

للجاحظ

كَانَ لَنَا بِالْبَصْرَةِ قَاضٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَّارٍ، لَمْ يَرَ النَّاسُ حَاكِمًا وَلَا زِمِّيتًا وَلَا رَكِينًا وَلَا وَقُورًا حَلِيمًا.

بصرہ میں ہمارے ایک قاضی تھے، جن کا نام عبداللہ بن سوار تھا، لوگوں نے اتنا سنجیدہ، ثابت قدم، باوقار اور بردبار حاکم نہیں دیکھا

ضَبَطَ مِنْ نَفْسِهِ وَمَلَكَ مِنْ حَرَكَتِهِ مِثْلَ الَّذِي ضَبَطَ وَمَلَكَ. كَانَ يُصَلِّي الْغَدَاةَ فِي مَنْزِلِهِ وَهُوَ

جو اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہو اور اپنی حرکات کا خود مالک ہو جتنا کہ یہ ضبط و قدرت رکھتے تھے۔ وہ صبح کی نماز اپنے گھر (کی مسجد) میں پڑھتے

قَرِيبُ الدَّارِ مِنْ مَسْجِدِهِ فَيَأْتِي مَجْلِسَهُ فَيَحْتَبِي وَلَا يَتَّكِئُ فَلَا يَزَالُ مُنْتَصِبًا

وہ ان کے مسجد کے قریب تھا، پھر وہ اپنی مجلس میں آتے، پیٹھ اور پنڈلیاں کپڑے سے باندھ کر بیٹھ جاتے، ٹیک نہیں لگاتے تھے، مسلسل ایک جگہ بیٹھے رہتے

لَا يَتَحَرَّكُ لَهُ عُضْوٌ وَلَا يَلْتَفِتُ، وَلَا يَحُلُّ حُبْوَتَهُ وَلَا يُحَوِّلُ رِجْلًا عَلَى أُخْرَى، وَلَا يَعْتَمِدُ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ

اس کا کوئی عضو حرکت نہ کرتا اور نہ وہ ادھر ادھر متوجہ ہوتے، نہ بندھا ہوا کپڑا کھولتے اور نہ ایک ٹانگ دوسری پر رکھتے، نہ پہلو کے بل بیٹھتے

حَتَّى كَأَنَّهُ بِنَاءٌ مَبْنِيٌّ أَوْ صَخْرَةٌ مَنْصُوبَةٌ. فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقُومَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى مَجْلِسِهِ

ایسا لگتا تھا کہ گویا وہ عمارت ہے یا کوئی گاڑی ہوئی چٹان ہیں۔ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کے لیے اٹھتے، پھر واپس اپنی جگہ پر آجاتے،

فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقُومَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ لِمَجْلِسِهِ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اسی حالت میں اسی طرح رہتے یہاں تک کہ عصر کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے، پھر اپنی مجلس میں لوٹ آتے، اسی حالت میں رہتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے اٹھتے،

ثُمَّ رُبَّمَا عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ بَلْ كَثِيرًا مَا كَانَ يَكُونُ ذٰلِكَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ قِرَاءَةِ الْعُهُودِ وَالشُّرُوطِ وَالْوَثَائِقِ

پھر بسا اوقات تو واپس اپنی جگہ آجاتے بلکہ اکثر یہی ہوتا تھا خصوصاً جبکہ اس پر کچھ ذمہ داریاں، شرطوں اور معاہدوں کا دیکھنا باقی رہتا،

صاحب مضمون کا تعارف:

جاحظ کا پورا نام ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ ہے، آپ بصرہ میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی اور وہیں آپ نے تمام فنون میں مہارت حاصل کی، اس کے بعد تصنیف و تالیف کے لئے کتابوں کو جمع کیا اور مضمون نگاری کی، آپ بدشکل تیز خاطر،

حاضر جواب اور معتزلی عقیدہ والے تھے، اہل زمانہ کے اخلاق وعادات کو بیان کرنے کی وجہ سے دیگر حضرات کی تصنیفات سے ممتاز حیثیت رکھتی ہیں، ان کی مشہور کتب میں "البیان والتبیین، کتاب البخلاء، الحیوان اور دیوان السائل ہیں" وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

قاض: از (ض) فیصلہ کرنا، کما قال تعالی: {وقضی ربک ألا تعبدوا إلا إیاہ}۔ وقور: باوقار، بڑا حلیم وبردبار، باعظمت وقابل احترام، از (ن) سنجیدہ وباوقار ہونا۔ ذباب: بمعنی مکھی جمع ذبان، اذبۃ۔ جسور: بمعنی دلیر جمع جُسُر، جُسُرٌ، از (ن) مصدر جسارۃ ہوتو بمعنی دلیر ہونا، اگر مصدر جَسْراً ہوتو بمعنی پل بنانا، از (تفعیل) بمعنی بہادر بنانا۔ زمیتا: بمعنی عظیم اور صاحب وقار، از (ک) صاحب وقار ہونا، از (س) گلا گھوٹنا۔ رکین: بمعنی ثابت قدم، باوقار، از (ک) ثابت قدم بنانا، باوقار بنانا، از (ن، س) بمعنی مائل ہونا، اعتماد کرنا۔ اور رکین سے مراد قوت ہوتا ہے، کما قال تعالی: {آوی إلی رکن شدید}۔ ضبط: از (ض، ن) بمعنی لازم ہونا، غالب ہونا، قوی ہونا، از (س) بمعنی دونوں ہاتھوں سے کام کرنا، از (تفعل) زبردستی گرفتار کرنا۔ یحتبی: از (افتعال) بمعنی کپڑے میں لپٹ جانا، از (مفاعلہ) مدد کرنا، از (تفعیل) منع کرنا، حفاظت کرنا، از (ن) قریب ہونا، چوتڑوں کے بل گھسٹنا۔ یتکی: از (افعال) سہارا لے کر بیٹھنا، از (تفعل) بمعنی ٹیک لگانا، از (افعال) کسی کے لئے تکیہ لگانا۔ عضو: جمع أعضاء بمعنی بدن کا حصہ، کسی جماعت یا کمیٹی کا ممبر۔ حبوۃ: وہ کپڑا جس سے پیٹھ اور پنڈلیوں کو ملا کر باندھا جائے۔ رِجل: بمعنی ٹانگ، پاؤں جمع أرجال۔ شقیہ: شق کا تثنیہ بمعنی جانب، کنارہ، ہر چیز کا آدھا۔ صخرۃ: چٹان، ٹھوس، بڑا پتھر، جمع صخرات، صخور۔ منصوبۃ: از (ن) بمعنی گاڑنا، تھکانا، از (س) کوشش کرنا، از (تفعیل) بمعنی رکھنا، بلند کرنا، از (افعال) بمعنی تھکانا، حصہ مقرر کرنا، از (افتعال) بمعنی کھڑا ہونا، بلند ہونا۔ بقی: از (س) بمعنی ثابت رہنا، ہمیشہ رہنا، از (افعال) لازم کرنا، باقی رکھنا، رحم کرنا۔ وثائق: وثیقۃ کی جمع بمعنی قابل اعتماد، کام کی مضبوطی۔

ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَيَنْصَرِفُ. فَالْحَقُّ يُقَالُ: لَمْ يَقُمْ فِي طُولِ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَالْوِلَايَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلَى الْوُضُوءِ

پھر عشاء کی نماز پڑھتا اور چلا جاتا۔ یہ بات بجا ہوگی اگر کہا جائے: کہ وہ ولایت کے اس طویل مدت میں ایک مرتبہ بھی وضو کے لیے نہیں اٹھے

وَلَا احْتَاجَ إِلَيْهِ وَلَا شَرِبَ مَاءً وَلَا غَيْرَهُ مِنَ الشَّرَابِ. كَذٰلِكَ كَانَ شَأْنُهُ فِي طِوَالِ الْأَيَّامِ وَفِي قِصَارِهَا

نہ ہی اس کو وضو کی ضرورت پیش آئی، نہ پانی پینے کے لئے اور نہ اس کے علاوہ کوئی مشروب پینے کے لئے اٹھا۔ چھوٹے بڑے دنوں میں یہی ان کا طریقہ تھا

وَفِيْ صَيْفِهَا وَفِيْ شِتَائِهَا وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يُحَرِّكُ يَدًا وَلَا عُضْوًا وَلَا يُشِيْرُ بِرَأْسِهِ وَلَيْسَ إِلَّا

گرمیوں اور سردیوں میں بھی اس کی یہی حالت تھی، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ہاتھ، یا کسی اور عضو کو حرکت دیتے اور نہ سر سے اشارہ کرتے۔ وہ تو صرف

أَنْ يَتَكَلَّمَ ثُمَّ يُوْجِزَ وَيَبْلُغَ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الْكَلَامِ إِلَى الْكَبِيْرَةِ. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَصْحَابُهُ حَوَالَيْهِ

مختصر بات کرتے اور تھوڑی سی بات سے بڑے معانی ادا کرتے۔ ایک دن وہ اسی طرح بیٹھے تھے اور اس کے احباب اس کے اردگرد

توضیح اللغۃ:

وضوء: از (ک) خوبصورت ہونا، پاکیزہ ہونا، از (تفعیل) پاکیزہ کرنا، دھونا، از (مفاعلہ) پاکیزگی اور خوبصورتی میں مقابلہ کرنا، از (تفعل) بمعنی وضو کرنا۔ احتاج: از (افتعال) بمعنی محتاج ہونا، از (تفعل) حاجت طلب کرنا، از (إفعال) محتاج بنانا، از (ن) محتاج ہونا۔ صیف: بمعنی گرمی جمع أصیاف، از (ض، تفعیل، تفعل) بمعنی موسم گرما میں اقامت کرنا، از (مفاعلہ) موسم گرما کے لئے معاملہ کرنا، از (إفعال) زمانہ گرمی میں داخل ہونا، بڑھاپے میں شادی کرنا۔ شتاء: بمعنی موسم سرما، جمع أشتیۃ، از (ن، تفعیل، تفعل) زمانہ سرما میں قیام کرنا، از (مفاعلہ) سردی کے لئے معاملہ کرنا۔ یوجز: از (إفعال) مختصر کلام کرنا، از (ک) کلام مختصر اور بلیغ ہونا۔

وَفِي السِّمَاطَيْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ، إِذْ سَقَطَ عَلَى أَنْفِهِ ذُبَابٌ فَأَطَالَ الْمَكْثَ، ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلَى مُؤْقِ عَيْنَيْهِ،

دو صفوں میں اس کے سامنے جمع تھے کہ ایک مکھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی وہ کافی دیر تک بیٹھی رہی پھر وہ اس کے گوشہ چشم کی طرف پھری،

فَرَامَ الصَّبْرَ عَلَى سُقُوْطِهِ عَلَى الْمُؤْقِ وَصَبَرَ عَلَى عَضَّتِهِ وَنِفَاذِ خُرْطُوْمِهِ، كَمَا

قاضی نے مکھی کے گوشہ چشم پر صبر کرنے کا ارادہ کیا، اس کے کاٹنے اور سونڈ چبھونے کو بھی برداشت کیا جیسا کہ

رَامَ الصَّبْرَ عَلَى سُقُوْطِهِ عَلَى أَنْفِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحَرِّكَ أَرْنَبَتَهُ أَوْ يُغَضِّنَ وَجْهَهُ أَوْ يَذُبَّ بِأُصْبُعِهِ

ناک پر بیٹھنے کو صبر کیا تھا کہ نہ تو ناک کو حرکت دی، نہ اپنے چہرے پر شکن ڈالی اور نہ ہی اسے اپنی انگلی سے ہٹایا،

فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنَ الذُّبَابِ وَشَغَلَهُ وَأَوْجَعَهُ وَأَحْرَقَهُ وَقَصَدَ إِلَى مَكَانٍ لَا يَحْتَمِلُ التَّغَافُلَ

جب مکھی کو بیٹھے کافی دیر ہوگئی اور انہیں مصروف رکھا، تو انہیں تکلیف پہنچائی اور جلایا اور اب اس نے ایسی جگہ کا ارادہ کیا جس سے غفلت نہیں برتی جا سکتی،

أَطْبَقَ جَفْنَهُ الْأَعْلَى عَلَى جَفْنِهِ الْأَسْفَلِ فَلَمْ يَنْهَضْ فَدَعَاهُ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يُوَالِيَ بَيْنَ الْإِطْبَاقِ وَالْفَتْحِ .فَتَنَحّٰى رَيْثَمَا

تو اس نے اوپر کی پلکوں کو نیچے کی پلکوں کے ساتھ ملا دیا، لیکن اس طرح بھی وہ نہیں اٹھی، اس وجہ سے وہ بار بار پلکیں ملانے اور کھولنے پر مجبور ہو گئے وہ تھوڑا سا اڑتی

سَكَنَ جَفْنُهُ ثُمَّ عَادَ إِلَى مُؤْقِهِ بِأَشَدَّ مِنْ مَرَّتِهِ الْأُولَى فَغَمَسَ خُرْطُومَهُ فِي مَكَانٍ كَانَ قَدْ أَذَاهُ فِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ،

جب اس کی پلکیں رکتی وہ پہلے سے سختی کے ساتھ اس کے گوشہ چشم کی طرف لوٹتی، پھر اس نے اس جگہ سونڈ چبھوئی جہاں اس سے پہلے تکلیف پہنچا چکی تھی

فَكَانَ احْتِمَالُهُ أَقَلَّ وَعَجْزُهُ عَنِ الصَّبْرِ فِي الثَّانِيَةِ أَقْوَى فَحَرَّكَ أَجْفَانَهُ وَزَادَ فِي شِدَّةِ الْحَرَكَةِ

جبکہ اب صبر کا احتمال کم تھا اور دوسری مرتبہ اس تکلیف پر صبر کرنے سے عاجز آنا زیادہ قوی تھا، انہوں نے اپنی پلکوں کو حرکت دی اور تیزی سے حرکت دیتا رہا،

وَأَلَحَّ فِي فَتْحِ الْعَيْنِ وَفِي تَتَابُعِ الْفَتْحِ وَالْإِطْبَاقِ فَتَنَحَّى عَنْهُ بِقَدْرِ مَا سَكَنَتْ حَرَكَتُهُ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَوْضِعِهِ

اور وہ بار بار اپنی آنکھیں کھولنے اور بند کرنے میں لگا رہا، وہ اتنی دیر اس سے دور ہو جاتی جتنی دیر میں اس کی حرکت بن ہو جاتی، وہ پھر لوٹ کر اپنی جگہ لوٹ کر آجاتی،

توضیح اللغۃ:

سماطین: بمعنی صف بستہ چیزیں، سماط کی جمع۔ موق: بمعنی گوشۂ چشم موٹا موزہ، بے وقوفی، غبار، جمع أمواق۔ خرطومه: ناک کا اگلا حصہ، اس کی جمع خراطیم آتی ہے بمعنی ذلیل کرنا، کما قال تعالی: {سنسمه علی الخرطوم}۔ رام: از (ن) بمعنی ارادہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی خواہش دلانا۔ أرنبة: بمعنی ناک کا بانسہ جمع أرنب، وأرانب۔ یغضن: از (تفعیل) سلوٹیں ڈالنا، شکن ڈالنا، از (س) پیشانی کی شکنیں ظاہر ہونا۔ یذب: از (ن) دفع کرنا، از (تفعیل) بہت دفع کرنا، از (إفعال) مکھیوں والا ہونا، از (ض) بمعنی لاغر ہونا، گرمی یا پیاس سے خشک ہونا۔ أصبع: بمعنی انگلی جمع أصابع۔ التغافل: از (تفاعل) خود کو بے خبر اور فاعل ظاہر کرنا، از (ن) عدم توجہ اور قلت احتیاط کی بناء بھول جانا، کما قال تعالی: {وہم عن دعائہم غافلون}۔ أطبق: ایک پلک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر برابر کرنا، از (س) ہاتھ کا بندہ ہونا، کما قال تعالی: {الذی خلق سبع سماوات طباقا}۔ جفن: آنکھ کے اوپر نیچے کا پپوٹہ، جمع أجفان، جفون، جُفُن۔ الفتح: از (ف) بمعنی کھولنا، غالب ہونا، مالک ہونا، فتح کرنا، از (تفعل) بمعنی کھلنا، از (مفاعلہ) بمعنی فیصلہ کے لئے جانا، از (افتعال) بمعنی فتح کرنا۔ غمس: از (ن) غوطہ دینا، غروب ہونا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو غوطہ دینا، از (تفعیل) بمعنی سختی سے ڈبونا، از (انفعال وافتعال) بمعنی داخل ہونا، گھسنا، غوطہ لگانا۔ خرطوم: بمعنی سونڈھ جمع خراطیم، آذی: از (إفعال) بمعنی تکلیف پہنچانا، از (تفعل) تکلیف اٹھانا، از (س) تکلیف پانا۔ کما قال تعالی: {فآذوہما}۔ ألح: از (إفعال) بمعنی اصرار کرنا، لگاتار کرنا، از (س) کیچڑ سے پلکوں کا چپکنا، از (ض، ن) بمعنی رشتہ داری نزدیک ہونا۔ تتابع: لگاتار ہونا، از (مفاعلہ) لگاتار کرنا، از (س) پیچھے چلنا، کما قال تعالی: {ولا تؤمنوا لا لمن تبع دینکم}۔ وقال تعالی: {واتبع ملة إبراہیم

حنيفا}۔ سکنت: از (ن) بمعنی آرام لینا، ٹھہرنا، اگر صلہ عن ہو بمعنی دور ہونا، از (ک، ن) مسکین ہونا، از (تفعیل) ٹھہرانا، حرف پر جزم دینا، از (تفاعل) باہم مل کر رہنا، از (تفعل) بمعنی مسکین ہونا۔

فَمَا زَالَ يُلِحُّ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَفْرَغَ صَبْرَهُ وَبَلَغَ مَجْهُودَهُ فَلَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ أَنْ يَذُبَّ عَنْ عَيْنَيْهِ بِيَدِهِ

وہ اس طرز پر اصرار کرتی رہی، یہاں تک کہ ان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور تکلیف کی آخری حد کو پہنچے، تو انہوں نے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں پایا کہ اس کو اپنی آنکھ سے ہاتھ کے ذریعے دور کرے

فَفَعَلَ وَعُيُونُ الْقَوْمِ تَرْمُقُهُ وَكَأَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَهُ فَتَنَحَّى عَنْهُ بِقَدْرِ مَا رَدَّ يَدَهُ

آخر انہوں نے یہ بھی کیا تو قوم کی آنکھیں اس کو اس طرح تکنے لگیں گویا کہ وہ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ مکھی اتنی دیر تک دور رہی جب تک ان کا ہاتھ واپس نہیں لوٹا

وَسَكَنَتْ حَرَكَتُهُ ثُمَّ عَادَ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ أَلْجَأَهُ إِلَى أَنْ ذَبَّ عَنْ وَجْهِهِ بِطَرَفِ كُمِّهِ

جب اس کی حرکت رکی تو وہ پھر دوبارہ اپنی جگہ واپس آگئی، پھر انہیں اتنا مجبور کردیا کہ وہ اسے کپڑے کی آستین کے ساتھ چہرے سے دور کرے

ثُمَّ أَلْجَأَهُ إِلَى أَنْ تَابَعَ بَيْنَ ذَلِكَ، وَعَلِمَ أَنَّ فِعْلَهُ كُلَّهُ بِعَيْنِ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ أُمَنَائِهِ وَجُلَسَائِهِ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ

پھر اس کو مجبور کیا کہ وہ یہ عمل پے در پے کرے۔ اور معلوم تھا کہ ان کا یہ سارا عمل ان کے ہمنشینوں اور امینوں کے سامنے ہوا۔ جب لوگوں نے ان کی طرف دیکھا

قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ الذُّبَابَ أَلَجُّ مِنَ الْخُنْفُسَاءِ وَأَزْهَى مِنَ الْغُرَابِ قَالَ: وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ

تو قاضی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مکھی گبریلا سے زیادہ ضدی اور کوے سے زیادہ متکبر ہے، اس نے کہا: میں اللہ سے معافی طلب کرتا ہوں

فَمَا أَكْثَرَ مَنْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُه فَأَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَرِّفَهُ مِنْ ضُعْفِهِ مَا كَانَ عَنْهُ مَسْتُورًا۔

کتنے زیادہ ہیں وہ لوگ جو خود پسندی میں مبتلا ہوئے تو اللہ تعالی نے چاہا کہ انہیں ان کی کمزوری بتائیں جو ان سے چھپی ہوئی ہے۔

توضیح اللغۃ:

استفرغ: پوری کوشش کرنا، خالی ہونا، از (ن) فارغ ہونا، کما قال تعالی: {سنفرغ لكم أيها الثقلان}۔ عیون: عین کی جمع، بمعنی آنکھ، چشمہ، کما قال تعالی: {فيهما عينان تجريان}۔ اور جاسوس کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ترمق: از (ن) دیر تک دیکھنا۔ تنحی: از (تفعل) جدا ہونا، از (ن) پیروی کرنا، قصد کرنا، جھکانا، از (إفعال) اعتماد کرنا، از (افتعال) قصد کرنا۔ ألجأ: از (إفعال) بمعنی مجبور کرنا، سپرد کرنا، از (ف، افتعال) پناہ پکڑنا۔ طرف: بمعنی گوشہ، کنارہ جمع أطراف۔ خنفساء: بمعنی گبریلا جمع خنافس۔ أزهی: از (ن) تکبر کرنا، روشن ہونا، بڑھنا، از (إفعال) تکبر کرنا، لمبا ہونا، رنگ اختیار کرنا۔

وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي عِنْدَ نَفْسِي وَعِنْدَ النَّاسِ مِنْ أَرْزَنِ النَّاسِ، فَقَدْ غَلَبَنِي وَفَضَحَنِي أَضْعَفُ خَلْقِهِ،

اور یقیناً تم جانتے ہو کہ میں اپنے اور لوگوں کے نزدیک بہت سنجیدہ ہوں، لیکن مجھ پر اللہ کی کمزور ترین مخلوق غالب آگئی اور اس نے مجھے رسوا کر دیا

ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى {وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ}

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیے تو یہ اس کو چھڑا نہیں سکتے اور طالب اور مطلوب دونوں ہی کمزور ہے

وَكَانَ بَيِّنَ اللِّسَانِ، قَلِيلَ فُضُولِ الْكَلَامِ وَكَانَ مَهِيبًا فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ لَمْ يُطْعَنْ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهِ

وہ صاف گو، فضول گوئی کم کرنے والا اور ساتھیوں میں بارعب شخصیت رکھتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں ایک تھا جن پر کسی نے کوئی طعن و تشنیع کی تھی

وَلَا فِي تَعْرِيضِ أَصْحَابِهِ لِلْمَنَالَةِ۔

اور نہ وہ اپنے مطلب کے لیے ساتھیوں کی تعریفیں کرتے۔

توضیح اللغۃ:

أرزن: از (ک) باوقار ہونا، سنجیدہ ہونا، بوجھل ہونا، از (ن) اقامت کرنا، ہاتھ میں اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا، از (مفاعلہ) دوست ہونا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ فضح: از (ف) برائیاں ظاہر کرنا، رسوا کرنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو رسوا کرنا، از (افتعال) بمعنی رسوا ہونا۔ لا یستنقذوا: از (استفعال) بمعنی چھڑانا، نجات دینا، از (س) نجات پانا۔ قلیل: بمعنی کم، لاغر، جمع أقلاء، قلیلون۔ از (ض) بمعنی کم ہونا، کم مال والا ہونا، از (تفعیل) بمعنی کم کرنا، از (إفعال) بمعنی کم کرنا، کم لانا، از (تفعل) کم سمجھنا، از (استفعال) بمعنی اٹھانا، بلند کرنا۔ فضول: بمعنی وہ چیز جو بچ جائے، اور زائد ہو، از (ن، س) باقی رہنا، زائد ہونا، فضل میں غالب ہونا، از (ک) صاحب فضل ہونا، از (إفعال) بمعنی بھلائی کرنا، مہربانی کرنا، از (تفعیل) بمعنی فضل کا حکم لگانا، ترجیح دینا، از (تفعل) مہربانی کرنا، فضل کا دعوی کرنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
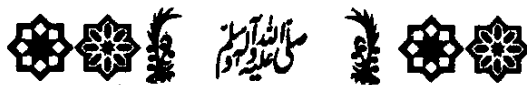
اَلْقَمِيْصُ الْأَحْمَرُ

سرخ قمیص

لابن عبد ربه

بَيْنَمَا الْمَنْصُوْرُ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ لَيْلاً إِذْ سَمِعَ قَائِلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْكُوْ إِلَيْكَ

ایک مرتبہ خلیفہ منصور رات کے وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو اچانک انہوں نے سنا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: ''اے اللہ میں آپ سے شکایت کرتا ہوں

ظُهُوْرَ الْبَغْيِ وَالْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ، وَمَا يَحُوْلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَأَهْلِهٖ مِنَ الطَّمَعِ، فَجَزِعَ الْمَنْصُوْرُ،

زمین میں ظلم وفساد پھیلنے کی اور اس لالچ کی جو حق اور اہل حق کے درمیان حائل ہے''۔ یہ سن کر منصور گھبرا گئے

فَجَلَسَ بِنَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَأَرْسَلَ إِلَى الرَّجُلِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ وَأَقْبَلَ مَعَ الرَّسُوْلِ

پھر مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور اس آدمی کو بلانے کے لئے قاصد بھیجا، چنانچہ اس نے دو رکعتیں پڑھیں، حجر اسود کا بوسہ لیا اور قاصد کے ساتھ آ گیا

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ. فَقَالَ الْمَنْصُوْرُ: مَا الَّذِيْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ مِنْ ظُهُوْرِ الْفَسَادِ وَالْبَغْيِ فِي الْأَرْضِ؟

اس نے خلیفہ کو سلامتی کی دعا کے ساتھ سلام کیا، تو منصور نے پوچھا: ''وہ کیا بات ہے جو میں نے سنی کہ تم زمین میں ظلم وفساد پھیل جانے کا تذکرہ کر رہے تھے؟

وَمَا الَّذِيْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَأَهْلِهٖ مِنَ الطَّمَعِ؟ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ حَشَوْتَ مَسَامِعِيْ مَا أَمْرَضَنِيْ.

اور کون سا لالچ حق اور اہل حق کے درمیان حائل ہو گیا؟ اللہ کی قسم! تو نے میرے کانوں کو اتنا بھر دیا کہ میں بیمار پڑ گیا ہوں''

فَقَالَ إِنْ أَمَّنْتَنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَعْلَمْتُكَ بِالْأُمُوْرِ مِنْ أُصُوْلِهَا، وَ إِلَّا احْتَجَزْتُ مِنْكَ

اس نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے جان کی امان دے دیں تو میں آپ کو چند حقائق بتاؤں گا، ورنہ نہیں بتاؤں گا

وَاقْتَصَرْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَلِيْ فِيْهَا شَاغِلٌ. قَالَ: فَأَنْتَ آمِنٌ عَلٰى نَفْسِكَ فَقُلْ! فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ!

اور اپنے اوپر اکتفاء کروں گا، مجھے اور بھی کام ہیں۔ خلیفہ نے کہا: ''تم امان میں ہو''۔ تو اس نے کہا: ''اے امیر المؤمنین!

صاحب مضمون کا تعارف:

پورا نام ابو عمر احمد بن محمد بن عبد ربہ ہے، ان کا سلسلہ نسب اموی خاندان سے جا ملتا ہے، ان کا شمار اندلس کے کبار کاتبین

اورعرب کے مشہور مولفین میں ہوتا ہے، ان کا یہ مضمون ان کی مشہور تصنیف ''العقد الفرید'' سے ماخوذ ہے، اور آپ کی ایک تالیف ''الجلیلۃ المتحدۃ'' کے نام سے ہے جس میں بہت سارے علوم جمع کئے ہیں، آپ کی پیدائش ۲۴۶ھ میں اور وفات ۳۲۸ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

قمیص: بمعنی کُرتا، دل کا غلاف جمع قُمص۔... أحمر: بمعنی سرخ جمع أحامر، از (إفعال) بمعنی سرخ ہونا، از (إفعیلال) بہت سرخ ہونا۔... البغی: از (ض) ظلم وزیادتی کرنا، کما قال تعالی: {ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الأرض}۔... والفساد: ضرررسانی، کما قال تعالی: {ویسعون فی الأرض فساداً}۔... جزع: از (س) بمعنی ڈرنا، بے صبری کرنا، از (تفعیل) بمعنی تسلی دینا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، از (تفعل) ٹکڑے ٹکڑے ہونا، از (ف) پار کرنا، ایک حصہ دینا۔... استلم: ہاتھ سے چھونا اور بوسہ دینا۔... یشکو: از (ن) بمعنی شکایت کرنا، اگر مصدر شکوی ہو بمعنی دردمند بنانا، از (تفعل وافتعال) بیمار ہونا، از (تفعیل) شکایت قبول کرنا۔... استلام: از (افتعال) بمعنی بوسہ دینا، چھونا، از (س) نجات پانا، بری ہونا، از (تفعیل) سلام کرنا، محفوظ رکھنا، از (إفعال) فرماں بردار ہونا، سپرد کرنا، دین اسلام اختیار کرنا۔... یحول: از (ن) پھرنا، منتقل ہونا، گزرنا، رکاوٹ بننا، از (تفعیل) بمعنی زائل کرنا، پھیرنا، از (تفعل) پھر جانا، از (افتعال) بمعنی حیلہ کرنا۔... حشوت: از (ن) بمعنی بھرنا، از (افتعال) بمعنی بھر جانا۔... أمرض: از (إفعال) مریض بنانا، مریض ہونا، از (س) بیمار ہونا، از (تفعیل) علاج کرنا، تیمارداری کرنا، مریض کر دینا۔... أمنتنی: از (تفعیل) امان دینا، از (س) مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔... أصول: اصل کی جمع بمعنی بنیاد، جڑ، قانون از (ک) شریف الاصل ہونا، جڑ پکڑنا، از (تفعیل) جڑ والا بنانا، از (استفعال) جڑ سے اکھیڑنا۔... احتجذت: از (افتعال) بمعنی باز رہنا، از (ض، ن) روکنا، از (انفعال) رکنا، از (افعال) روکنا، ملک حجاز میں آنا، از (مفاعلہ) بمعنی ایک دوسرے کو روکنا۔ کما قال تعالی: {وجعل بین البحرین حاجزا}۔... اقتصرت: کسی چیز پر انحصار کرنا، از (ن) کسی چیز کو کسی شے تک محدود کرنا۔

إِنَّ الَّذِيْ دَخَلَهُ الطَّمَعُ وَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا ظَهَرَ فِيْ الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَالْبَغْيِ لَأَنْتَ. فَقَالَ:

بلاشبہ جس شخص میں لالچ آئی ہے اور اس کے اور زمین میں ظلم وفساد پھیلنے کے درمیان حائل ہوگئی ہے وہ آپ ہیں۔ خلیفہ نے پوچھا؟

فَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ وَيْحَكَ! يَدْخُلُنِيَ الطَّامِعُ وَالصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ فِيْ قَبْضَتِيْ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ عِنْدِيْ؟

تیرا ناس ہو، لالچ میرے اندر کیسے داخل ہوسکتی ہے حالانکہ میرے پاس سونا چاندی ہے، میٹھا اور تلخ میرے قبضہ میں ہے؟

قَالَ: وَهَلْ دَخَلَ أَحَدًا مِنَ الطَّمَعِ مَا دَخَلَكَ، إِنَّ اللهَ اسْتَرْعَاكَ أَمْرَ عِبَادِهِ وَأَمْوَالِهِمْ،

اس نے کہا: جولالچ آپ میں داخل ہوئی وہ کسی میں داخل نہیں ہوسکتی، کیوں کہ اللہ نے آپ کو اپنے بندوں اور ان کے مال کا ذمہ دار بنایا

فَأَغْفَلْتَ أُمُورَهُمْ، وَاهْتَمَمْتَ بِجَمْعِ أَمْوَالِهِمْ، وَجَعَلْتَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ حِجَابًا مِنَ الْجِصِّ وَالْآجُرِّ،

آپ نے ان کے معاملات سے غفلت برتی، ان کا مال جمع کرنے کا انتظام کیا، اپنے اور ان کے درمیان پکی اور پکی اینٹوں کی رکاوٹ کھڑی کردی

وَأَبْوَابًا مِنَ الْحَدِيدِ، وَحُرَّاسًا مَعَهُمُ السِّلَاحُ ثُمَّ سَجَنْتَ نَفْسَكَ عَنْهُمْ فِيهَا وَبَعَثْتَ عُمَّالَكَ فِي جِبَايَاتِ الْأَمْوَالِ وَجَمْعِهَا،

لوہے کے دروازے اور اسلحہ سے لیس پہریدار مقرر کردیے، پھر آپ نے خود کو ان سے دور رکھا اور اپنے کارندوں کو وصولیاں اور مال جمع کرنے کے لیے بھیجا

توضیح اللغة:

صفراء: أصفر کی مؤنث بمعنی سونا، پیتل۔ ... بیضاء: أبیض کی مؤنث، چاندی، سفید تلوار۔ ... قبضة: قبض کا اسم ہے بمعنی مٹھی، ملکیت از (ض) پکڑنا، تنگ کرنا، وفات دینا، از (تفعیل) بمعنی جمع کرنا، سکیڑنا، از (مفاعلہ) بمعنی ہاتھ میں ہاتھ دینا، از (تفاعل) ہاتھوں ہاتھ قبض کرنا۔ ... استرعی: از (استفعال) بمعنی رکھوالی کرنا، چرانے کے لئے کہنا، ذمہ دار بنانا۔ جانور کو چرانا۔ .. أغفلت: از (إفعال) بمعنی غافل ہونا، چھوڑ دینا۔ ... جص: بمعنی چونہ، گچ، از (تفعیل) چونہ کرنا۔ آجر: پکی اینٹ، آجرۃ کی جمع ہے۔ ... حدید: بمعنی لوہا، جمع حداد، أحداد۔ ... حرّاساً: حارس کی جمع بمعنی محافظ، چوکیدار، کما قال تعالی: {فوجدناہا ملئت حرساً شدیداً} از (ض، ن) حفاظت کرنا، از (ض) مصدر حرساً واز (افتعال) بمعنی رات کو چوری کرنا، از (س) زمانہ دراز تک زندہ رہنا، از (تفعل) محفوظ رہنا۔ ... سجنت: از (ف) بمعنی غائب ہونا، دور ہونا، محفوظ کرنا، از (مفاعلہ) ملاقات کرنا۔ جبایات: جمع جبایة، از (ن) خراج وصول کرنا، مال اکٹھا کرنا، ٹیکس یا خراج وصول کرنے والا۔

وَأَمَرْتَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا فُلَانٌ وَفُلَانٌ نَفَرًا سَمَّيْتَهُمْ، وَلَمْ تَأْمُرْ بِإِيصَالِ الْمَظْلُومِ

اور آپ نے حکم دے دیا کہ آپ کے پاس فلاں فلاں کے علاوہ کوئی آدمی نہ آئے، آپ نے نہیں حکم دیا کہ کوئی مظلوم

وَلَا الْمَلْهُوفِ وَلَا الْجَائِعِ الْعَارِي إِلَيْكَ، وَلَا أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِي هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ، فَلَمَّا رَآكَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ

مصیبت زدہ، بھوکا اور ننگا شخص آپ کے پاس آئے اور حالانکہ ان میں سے نہیں ہے کوئی ایک مگر اس کا بھی اس مال میں حق ہے۔ لہذا جب اس گروہ نے آپ کو دیکھا

الَّذِيْنَ اِسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَآثَرْتَهُمْ عَلَى رَعِيَّتِكَ، وَأَمَرْتَ أَنْ لَا يُحْجَبُوْا دُوْنَكَ،

جنہیں آپ نے اپنا خاص بنا رکھا ہے، اور اپنی رعایا پر ترجیح دی ہے اور ان سے متعلق آپ نے حکم دیا کہ انہیں آپ کے پاس آنے سے نہ روکا جائے

تَجْبِي الْأَمْوَالَ وَتَجْمَعُهَا، قَالُوْا: هٰذَا قَدْ خَانَ اللّٰهَ فَمَا لَنَا لَا نَخُوْنُهُ،

کہ تو مال کا ٹیکس وصول کرتا ہے اور جمع کرتا ہے، تو انہوں نے سوچا کہ اس آدمی نے اللہ کے ساتھ خیانت کی ہے تو ہم اس کے ساتھ خیانت کیوں نہ کریں

فَأْتَمَرُوْا أَنْ لَا يَصِلَ إِلَيْكَ مِنْ عِلْمِ أَخْبَارِ النَّاسِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَرَادُوْا. وَلَا يَخْرُجَ لَكَ عَامِلٌ إِلَّا

چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آپ تک لوگوں سے متعلق صرف وہی بات پہنچے جسے وہ چاہیں گے اور آپ کا کوئی خیر خواہ نہیں نکلتا مگر

خَوَّنُوْهُ عِنْدَكَ، وَنَفَوْهُ حَتّٰى تَسْقُطَ مَنْزِلَتُهُ عِنْدَكَ. فَلَمَّا

یہ کہ وہ لوگ اس عامل کو آپ کے نزدیک خائن بنا دیں اور اسے عہدہ سے ہٹا دیں یہاں تک کہ اس کا مرتبہ آپ کے ہاں گر جائے۔ پس جب

اِنْتَشَرَ ذٰلِكَ عَنْكَ وَعَنْهُمْ أَعْظَمَهُمُ النَّاسُ، وَهَابُوْهُمْ وَ صَانَعُوْهُمْ

ان سے متعلق یہ معاملہ لوگوں میں پھیلا تو لوگوں نے انہیں بڑا سمجھا، ان سے ڈرنے لگے اور انہیں رشوت دینے لگے،

توضیح اللغۃ:

نفرا: تین سے دس تک مردوں کی جماعت جمع أنفار۔۔۔ ملھوف: بمعنی غمگین، وہ شخص جس کا مال ضائع ہو گیا ہو، یا کوئی قریبی فوت ہو گیا، از (س) غمگین ہونا، افسوس کرنا۔۔۔ خان: از (ن) دھوکہ کرنا، خیانت کرنا، کما قال تعالی: {ولا تخونوا اللہ والرسول}۔۔۔ ائتمروا: از (افتعال واستفعال وتفعل) بمعنی مشورہ کرنا، از (تفاعل) باہم مشورہ کرنا، از (ن) حکم دینا، از (س) حاکم ہونا، از (تفعیل) بمعنی امیر بنانا۔ کما قال تعالی: {إن الملأ یأتمرون بک}۔۔۔ نفوا: از (ض) دور کرنا، ہٹانا، از (افتعال) بمعنی دور ہونا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو دور کرنا۔۔۔ خوّنوا: از (تفعیل) بمعنی خیانت کی طرف نسبت کرنا، از (ن) امانت میں خیانت کرنا، از (استفعال) بمعنی خیانت کرنے کا ارادہ کرنا، از (افتعال) خیانت کرنا۔۔۔ انتشر: از (افتعال) بمعنی پھیلنا، از (تفعیل) بمعنی پھیلانا، از (ض) بمعنی پھیلانا، اگر مصدر نشورا ہو تو بمعنی زندہ کرنا۔۔۔ ھابوا: از (س) بمعنی ڈرنا، خوف کرنا، از (تفعیل) بمعنی رعب دار بنانا، از (افعال) ہیبت ناک کرنا، از (تفعل) بمعنی خوف کرنا، خوف دلانا۔

فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَانَعَهُمْ عُمَّالُكَ بِالْهَدَايَا وَ الْأَمْوَالِ

چنانچہ (اموال اور ہدایا) کے ذریعے رشوت دینے والوں میں سب سے پہلے رشوت دینے والے آپ کے عمال ہیں

لِيَقْوُوْا بِهَا عَلَى ظُلْمِ رَعِيَّتِكَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ذُو الْمَقْدَرَةِ وَالثَّرْوَةِ مِنْ رَعِيَّتِكَ لِيَنَالُوْا ظُلْمَ مَنْ دُوْنَهُمْ،

تا کہ ان (اموال وہدایا) کے ذریعے آپ کی رعیت پر ظلم کی طاقت حاصل کریں، پھر یہی (رشوت والا) کام عوام میں سے دولتمندوں نے کیا تا کہ وہ اپنے سے کم تر لوگوں پر ظلم کریں

فَامْتَلَأَتْ بِلَادُ اللهِ بِالطَّمَعِ ظُلْمًا وَبَغْيًا وَفَسَادًا، وَصَارَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ شُرَكَاءَكَ فِي سُلْطَانِكَ وَأَنْتَ غَافِلٌ.

چنانچہ اللہ کی زمین لالچ کی وجہ سے ظلم، زیادتی اور فساد سے بھر گئی۔ یہ سارے لوگ بادشاہت میں آپ کے شریک ہو گئے اور آپ کو پتہ ہی نہ چلا

فَإِنْ جَاءَ مُتَظَلِّمٌ حِيْلَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَإِنْ أَرَادَ رَفْعَ قِصَّتِهِ إِلَيْكَ عِنْدَ ظُهُوْرِكَ

جب کوئی مظلوم آتا تو یہ لوگ آپ کے اور اس کے درمیان حائل ہو جاتے، اگر کوئی شخص اپنا معاملہ آپ کے باہر نکلنے کے وقت آپ کے پاس پہنچانا چاہتا تو

وَجَدَكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ ذٰلِكَ، وَأَوْقَفْتَ لِلنَّاسِ رَجُلًا يَنْظُرُ فِي مَظَالِمِهِمْ. فَإِنْ جَاءَ ذٰلِكَ الْمُتَظَلِّمُ

آپ کو پاتا کہ آپ نے پہلے ہی اس سے منع کر رکھا ہے، اور آپ نے ایک ایسے آدمی کو لوگوں کی فریاد سننے کے لئے مقرر کر دیا ہے جو ان کے مظالم پہلے سے دیکھتا چلا آ رہا ہے، پھر بھی اگر وہ مظلوم آ جاتا

فَبَلَغَ بِطَانَتَكَ خَبَرُهُ سَأَلُوْا صَاحِبَ الْمَظَالِمِ أَنْ لَا يَرْفَعَ مَظْلِمَتَهُ إِلَيْكَ، فَلَا يَزَالُ الْمَظْلُوْمُ

اور آپ کے خواص کو اس کی خبر ہو جاتی تو وہ مظلوم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مظالم کی خبر آپ تک نہ پہنچائے، چنانچہ وہ مظلوم ہمیشہ

يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَيَلُوْذُ بِهِ وَيَشْكُوْ وَيَسْتَغِيْثُ وَهُوَ يَدْفَعُهُ. فَإِذَا أَجْهَدَ وَأُخْرِجَ

آتا جاتا رہتا اور پناہ مانگتا رہتا ہے، شکایت کرتا رہتا ہے، ظلم کے خلاف مدد مانگتا رہتا ہے اور وہ (تمہارا مقرر کردہ) اسے دھتکارتے رہتے۔ جب وہ بڑی کوشش کرتا ہے اور پھر دھتکارا جاتا ہے

توضیح اللغۃ:

ثروة: بمعنی دولت، مالداری، از (س) خشک ہونے کے بعد نرم وتر ہونا، از (تفعیل) بمعنی تر کرنا۔۔۔۔ بطانة: بمعنی اہل وعیال، خاص لوگ، راز، بھید، راز دان، جمع بطائن۔۔۔۔ یلوذ: از (ن) بمعنی پناہ پکڑنا، از (مفاعلہ) بمعنی پناہ میں آنا۔

ثُمَّ ظَهَرْتَ صَرَخَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَيُضْرَبُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا يَكُوْنُ نَكَالًا لِغَيْرِهِ

پھر آپ کے سامنے اس کی چیخ نکل جاتی ہے تو اسے آپ کے سامنے اس طرح مارا جاتا ہے کہ وہ مار دوسروں کے لیے عبرت بن جاتی ہے

وَأَنْتَ تَنْظُرُ فَمَا تُنْكِرُ، فَمَا بَقَاءُ الْإِسْلَامِ؟ وَقَدْ كُنْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أُسَافِرُ إِلَى الصِّيْنِ

آپ یہ سب دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اسے برا نہیں سمجھتے۔ تو بتائیے! اسلام کہاں باقی رہا؟ اے امیر المؤمنین! میں چین کی طرف سفر کر چکا ہوں،

فقدمتُها مرةً وقد أصيبَ مَلِكُهم بسمعِه فبَكَى يوما بكاءً شديداً فحثّه جلساؤُه على الصَّبرِ، فقالَ:

ایک مرتبہ میں وہاں گیا، وہاں کے بادشاہ کے کان میں کوئی بیماری لگ گئی، (جس سے وہ بہرہ ہوگیا) تو ایک دن وہ بہت رویا، تو ہم نشینوں نے صبر کرنے کا کہا تو بادشاہ نے کہا:

أما أنّي لستُ أبكي لِلْبليّةِ النازلةِ ولكني أبكي لمظلومٍ يصرُخُ بالبابِ فلا أسمَعُ صوتَه.

میں اس بیماری کی وجہ سے نہیں روتا، میں تو مظلوم کی وجہ سے روتا ہوں کہ جب وہ میرا دروازہ کھٹکھٹائے گا تو میں اس کی آواز نہیں سُن سکوں گا

ثمّ قالَ: أمّا إذا قد ذهبَ سمعِي فإنَّ بَصَرِي لم يذهبْ. نَادُوا في الناسِ أن لاَ يلبَسُ ثوباً أحمرَ إلا متظلم.

پھر کہا: میری شنوائی تو چلی گئی لیکن بینائی تو نہیں گئی، لوگوں میں اعلان کروا دو کہ صرف مظلوم آدمی سُرخ لباس پہنے

ثم كان يركَبُ الفِيلَ طَرَفَي النهارِ وينظُرُ هل يرَى مظلوماً. فهذا يا أميرَ المؤمنينَ! مُشرِكٌ بلغتْ رأفتُه بالمشركين

پھر وہ صبح شام ہاتھی پر سوار ہو کر باہر نکلتا اور دیکھتا کہ کوئی مظلوم تو نہیں ہے۔ اے امیر المؤمنین! یہ ایک مشرک ہے اس کی مہربانی مشرکین کے ساتھ

هٰذَا المبلَغَ وأنتَ مؤمنٌ باللهِ من أهلِ بيتِ نَبِيِّه لاَ تغلِبُك رأفتُك بالمسلمين على شُحِّ نفسِك.

اس حد تک پہنچی ہوئی ہے اور آپ تو اللہ پر ایمان لانے والے، اہل بیت میں سے ہیں، آپ کی مسلمانوں کے ساتھ مہربانی بخل پر غالب نہیں آسکتی۔

توضیح اللغۃ:

مبرحا: اسم مفعول بمعنی ایسی مار جس کا اثر باقی رہ جائے، از (افعال) تکلیف دور کرنا، تعظیم کرنا، از (ن) غضبناک ہونا، از (تفعیل)، سخت تکلیف دینا، تھکانا، از (س) بمعنی جدا ہونا۔۔۔ نکالاً: بمعنی سزا، عبرت ناک سزا، از (س) بمعنی بزدلی کرنا، از (ن) مصدر نکلۃ، بمعنی عبرت ناک سزا دینا، از (تفعیل) بمعنی مصیبت میں ڈالنا، عبرت ناک سزا دینا۔ کما قال تعالیٰ: {فجعلناها نِكالاً لِما بينَ يديها وما خَلْفَهَا}۔۔۔ بلية: بمعنی مصیبت جمع بلایا۔۔۔ فیل: بمعنی ہاتھی، جمع أفيال، فيول، فِيلَة۔۔۔

رأفة: از (ف، س، ک، تفعل) بمعنی بہت مہربانی کرنا، از (تفعیل و استفعال) مہربان بنانا، از (مفاعلہ) آپس میں مہربانی کرنا۔

۔۔۔ شح: بخل، خود غرضی، کما قال تعالیٰ: {وأُحضِرتِ الأنْفُسُ الشحَّ}۔ از (ض) کنجوسی کرنا۔

فَإن كنتَ إنّما تجتمَع المالَ لِوَلَدِك فقد أراكَ اللهُ عِبراً في الطفلِ يَسقُطُ من بطنِ أمِّه

چنانچہ اگر آپ مال اپنی اولاد کے لیے جمع کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس بچہ کی صورت میں عبرت دکھا چکا ہے جو ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے

مَا لَه على الأرضِ مالٌ. ومَا من مالٍ إلاَّ ودونَه يدٌ شَحِيحَةٌ تحوِيهِ فما يزالُ الله يَلْطُفُ بذلك الطفلِ

تو اس کے پاس زمین پر کوئی مال نہیں ہوتا۔ حالانکہ دنیا میں کوئی مال نہیں جس کو بخیل ہاتھ نے نہ گھیرا ہو، تو اللہ ہمیشہ اس بچے پر مہربانی فرماتے ہیں

حَتّٰى تَعْظُمَ رَغْبَةُ النَّاسِ لَهُ وَلَسْتَ الَّذِى تُعْطِي بَلِ الله تَعَالٰى يُعْطِي مَن يَّشَاءُ مَا يَشَاءُ.

یہاں تک کہ لوگوں کی رغبت اس کی طرف بڑھتی ہے اور وہ ذات آپ نہیں جو لوگوں کو مال عطا کرتا ہے بلکہ اللہ جس کو چاہیں جتنا چاہیں دیتے ہیں۔

فَإِنْ قُلْتَ: إِنَّمَا تَجْمَعُ الْمَالَ لِشَدِّ يَدِ السُّلْطَانِ فَقَدْ أَرَاكَ اللهُ عِبَرًا فِي بَنِي أُمَيَّةَ مَا أَغْنَى عَنْهُمْ

اگر آپ کہیں کہ سلطنت کی مضبوطی کے لیے مال جمع کیا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بنو امیہ میں عبرت دکھا چکے ہیں کہ کچھ بھی ان کے کام نہ آیا

جمعُهم منَ الذَّهبِ ومَا أعَدُّوا منَ الرِّجالِ والسِّلاحِ والكُرَاعِ حينَ أرادَ الله بهم مَا أرادَ.

جو انہوں نے سونا جمع کیا تھا اور جو لشکر، اسلحہ اور گھوڑے وغیرہ انہوں نے تیار کیے تھے جس وقت اللہ نے ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو اللہ نے چاہا

وَإن قلتَ: إنَّمَا تجمَعُ المالَ لطلبِ غايةٍ هي أجسَمُ منَ الغايةِ الَّتي أنت فيها فَوَالله ما فوقَ

اور اگر آپ کہیں کہ مال ایسے مرتبہ کے حصول کے لیے جمع کر رہے ہیں جو اس مرتبہ (خلافت) سے بڑھ کر ہے، تو اللہ کی قسم! اس سے بڑا مرتبہ کوئی نہیں

ما أنتَ فيه إلاَّ مَنزلةٌ لا تُدْرَكُ إلاَّ بخلافِ ما أنتَ عليه. يَا أميرَ المؤمنين!

جس پر آپ ہیں، مگر ایک مرتبہ ہے (آخرت کی بھلائی) جس کو آپ اس کے برعکس طریقے سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اے امیر المؤمنین!

هَلْ تُعاقِبُ مَن عَصَاكَ بأشدَّ من القتلِ؟ فقالَ المنصورُ: لاَ. فقالَ: فكيفَ تَصنَعُ بالمَلِكِ الَّذي

جو آدمی آپ کی نافرمانی کرے اس کو قتل سے بڑی سزا دی جا سکتی ہے؟ خلیفہ منصور نے کہا: نہیں، اس نے کہا: پھر آپ اس بادشاہ کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں

خَوَّلَكَ مُلْكَ الدُّنيا وهُوَ لاَ يُعاقِبُ مَن عَصَاه بِالقتلِ، ولكِن بالخُلودِ فِي العذابِ الأليمِ؟

جس نے آپ کو دنیا کی بادشاہت دی ہے، حالانکہ وہ اپنے نافرمان کو قتل کی سزا نہیں دیتا بلکہ ہمیشہ دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

توضیح اللغۃ:

تحوی: از (ض) بمعنی جمع کرنا، از (س) سبزی مائل یا سرخی مائل سیاہ ہونا۔۔۔ یلطف: از (ن) رحم کرنا، مہربانی کرنا۔

كما قال تعالى: {اللہ لطیف بعبادہ}۔۔۔۔ سلطان: دلیل، قبضہ، قدرت، بادشاہ جمع سلاطین، از (فعللہ) بادشاہ بنانا۔ از (تفعلل) بمعنی بادشاہ بننا۔۔۔۔ کراع: اس کا اطلاق گھوڑے، خچر اور گدھے پر ہوتا ہے۔۔۔۔ غایۃ: بمعنی انتہاء، مدت، جھنڈا، مقصد جمع غایات۔۔۔۔ عَصَاک: از (ض) نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا، کما قال تعالی: {وعصی أدم ربّہ، ومن یعص اللہ ورسولہ}۔۔۔۔ خَوَّل: از (تفعیل) عطا کرنا، بخشش کرنا، مالک بنانا، از (ن) نگہبانی کرنا، از (س) بمعنی تنہائی کے بعد غلاموں والا ہونا۔

قَد رَأى مَا عَقَدَ عليه قَلبُك، وعَمِلَتْهُ جَوارِحُك، ونَظَرَ إليهِ بَصرُكَ، واجترَحَتْه يَدَاك،

تحقیق جانتا ہے جو آپ کے دل میں خیال آیا، اور جو آپ اعضاء نے کیا، جس کی طرف آپ کی آنکھ نے دیکھا، جو آپ کے ہاتھوں نے کیا،

ومَشَت إليه رِجلاكَ، هل يُغنِي عنك ما شَحَحتَ عليه من مُلْكِ الدُّنيا إذا انتزَعَه من يدِكَ

اور جس طرف کی آپ کے قدم چلے، کیا آپ کو بخل کچھ فائدہ دے گا، جب دنیا کا بادشاہ اس بادشاہت کو آپ سے چھین لے گا

وَدعَاكَ إلى الحِساب؛ قالَ: فَبكَى المنصورُ، ثُمَّ قالَ: لِيتَنِي لَمْ أُخلَقْ. وَيحَكَ! فكيفَ

اور آپ کو حساب کے لیے بلائے گا؟ راوی کہتے ہیں کہ منصور رو پڑے، پھر کہا: کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ اللہ تیرا بھلا کرے! میں کیسے

أحتَالُ لِنَفْسي؛ فقالَ: يَا أميرَ المؤمنين! إنَّ للنَّاسِ أعلاماً يَفْزَعُون إليهم في دينِهم،

اپنے لیے عذر بناؤں؟ کہا: اے امیر المؤمنین! لوگوں کے کچھ پیشوا ہیں جن کی طرف وہ اپنے دینی معاملات لے جاتے ہیں

ويَرْضَوْن بِهم في دُنيَاهُم، فاجعلْهُم بِطانَتَكَ يُرْشِدُوك، وشاوِرْهم في أمْرِكَ

اور دنیا کے معاملے میں ان کے فیصلے پر راضی رہتے ہیں، آپ بھی ان کو اپنا پیشوا بنائیں وہ آپ کی رہنمائی کریں گے، آپ ان سے مشورہ کریں

يُسَدِّدُوكَ. قالَ: قد بَعَثتُ إليهم فَهَرَبُوا مِنِّي. قالَ: خافُوك

وہ آپ کو اچھا مشورہ دیں گے۔ خلیفہ نے کہا: میں نے ان کو بلایا مگر وہ مجھ سے دور بھاگ گئے۔ کہا: وہ آپ سے ڈر گئے کہ

أن تَحمِلَهم على طريقَتِك، ولكِن افْتَحْ بابَكَ، وسهِّلْ حِجَابَكَ، وانصُرِ المظلومَ، واقمَعِ الظالمَ،

آپ انہیں اپنے طریقے پر لگا دیں گے۔ بلکہ آپ اپنا دروازہ کھول دیں، پردے ہٹا دیں، مظلوم کی مدد کریں، ظالم کو سزا دیں

وخُذِ الفَيْءَ، وَالصَّدَقَاتِ على حِلِّها، واقسِمْهَا بالحقِّ والعدْلِ على أهلِهَا، وأنا ضامِنٌ عنهم أن

مال غنیمت و صدقات جائز طریقہ سے لیں، اور جائز طریقے سے مستحقین پر خرچ کریں، میں ان کی طرف سے ضمانت دیتا ہوں کہ

يَأْتُوكَ وَيُسَاعِدُوكَ على صلاحِ الأمةِ. وجاء ۔ المؤذِّنونَ فأذَّنوهُ بالصَّلاةِ

وہ آپ کے پاس آئیں گے اورامت کی فلاح وبہبود کے لیے آپ کا ساتھ دیں گے۔ مؤذن آئے اورانہوں نے نماز کے لیے اذان دیں

فصَلّٰى وعادَ إلى مجلِسِه وطلَبَ الرَّجُلَ فلم يُوجَدْ۔

خلیفہ نے نماز پڑھی اوراپنی جگہ پر پہنچ کراس آدمی کوبلوایا،لیکن وہ نہیں ملا۔

توضیح اللغۃ:

جوارح: جارحة کی جمع بمعنی انسانی اعضاء، شکاری درندہ یا پرندہ۔ ... أعلاماً: عَلَم کی جمع بمعنی قوم کا سردار، کپڑے کا نقش، جھنڈا، راستہ کا نشان۔ ... یُسَدِّدُوا: از (تفعیل) بمعنی سیدھا کرنا، از (س، ض) سیدھا ہونا، از (ن) بند کرنا، از (تفعل) بمعنی سیدھا ہونا، از (افعال) بمعنی بند ہونا۔ کما قال تعالی: {وجعلنا من بين أيديهم سدًّا ومن خلفهم سدّاً}۔ فهربوا: از (ن) ڈرکر بھاگنا، تیز چلنا۔ ... سهل: از (تفعیل) بمعنی آسان کرنا، نرم کرنا، از (ک) بمعنی آسان ہونا، نرم ہونا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، از (استفعال) بمعنی آسان سمجھنا۔ ... اِقْمَع: از (ف) ارادہ سے ہٹانا، سزادینا، ذلیل کرنا، از (افعال) بمعنی ذلیل کرنا، دفع کرنا، از (تفعل) متحیر ہونا، ذلیل ہونا۔ ... الفَيئ: بلا جنگ حاصل ہونے والا مال غنیمت، کما قال تعالی: {وما أفاء الله على رسوله من أهل القرىٰ فلله وللرسول}۔ ... أقسم: از (ض) بمعنی تقسیم کرنا۔ ... ضامن: از (س) بمعنی ضامن ہونا، از (تفعیل) بمعنی ذمہ دار بنانا، از (تفعل) بمعنی مشتمل ہونا۔ ... صلاح: از (ک، ف، ن) بمعنی درست ہونا، نیک ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی صلح کرنا، موافق ہونا، از (افعال) درست کرنا، از (افتعال وتفاعل) بمعنی رضا مند ہونا، از (استفعال) درستی چاہنا۔ ... أمّة: بمعنی جماعت، لوگوں کا گروہ، طریقہ جمع أممٌ۔ ... طلب: از (ن) بمعنی تلاش کرنا، راغب ہونا، از (مفاعلہ) اپنا حق مانگنا، از (تفعل) بمعنی بار بار ڈھونڈنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَيفَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ يَقضِي يَومَه
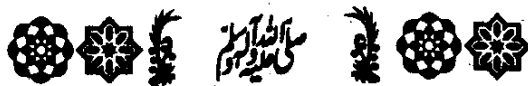
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنا دن کیسے گزارتے تھے

لِلْمَسْعُوْدِی

كَانَ مِنْ أَخْلَاقِ مُعَاوِيَةَ[1] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْذَنُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ مَرَّاتٍ، كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو (اپنے پاس آنے کی) اجازت دیتے تھے۔ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو

جَلَسَ لِلْقَاصِّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ قِصَصِهٖ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُؤْتٰى بِمُصْحَفِهٖ فَيَقْرَأُ جُزْأَهٗ،

واعظ کے پاس بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ وہ اپنے وعظ سے فارغ ہو جاتا۔ پھر گھر تشریف لے جاتے، تو ان کا قرآن کریم لایا جاتا تو اس میں سے ایک پارہ تلاوت فرماتے

ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهٗ فَيَأْمُرُ وَيَنْهٰى، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلٰى مَجْلِسِهٖ،

دوبارہ پھر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور انہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماتے، پھر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنے بیٹھنے کی جگہ تشریف لے جاتے

فَيَأْذَنُ لِخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ، فَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ، وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ وُزَرَاؤُهٗ

خاص خاص لوگوں کو آنے کی اجازت دیتے، چنانچہ آپس میں گفتگو کرتے، پھر آپ کے پاس آپ کے وزراء حاضر ہوتے،

فَيُكَلِّمُوْنَهٗ فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنْ يَوْمِهِمْ إِلَى الْعَشِيِّ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْغَدَاءِ الْأَصْغَرِ، وَهُوَ فَضْلَةُ عَشَائِهٖ

اس دن سے متعلقہ جس معاملہ میں چاہتے چاشت تک ان سے گفتگو فرماتے۔ پھر ناشتہ لایا جاتا جو رات کے کھانے میں سے بچا ہوا ہوتا تھا

مِنْ جَدْيٍ بَارِدٍ أَوْ فَرْخٍ أَوْ مَا يُشْبِهُهٗ، ثُمَّ يَتَحَدَّثُ طَوِيْلًا، ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهٗ لِمَا أَرَادَ،

یعنی بکری کا ٹھنڈا گوشت، یا چوزہ یا ان جیسی چیزوں کا باقی ماندہ ہوتا۔ پھر آپ کافی دیر تک گفتگو فرماتے رہتے۔ پھر آپ جب چاہتے گھر جاتے

---

[1] حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبین وحی میں ہوتا ہے آپ رضی اللہ عنہ انتہائی باوقار، حلیم، مدبر، عالم تھے آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت بہت مشہور تھی، آپ رضی اللہ عنہ دولت امویہ کے بانی اور مؤسس ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار فن سیاست میں ان کامل ماہرین میں کیا جاتا ہے جو جزیرہ عرب کی سرزمین میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ عرب کے کسری ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت تقریباً بیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات 60ھ میں ہوئی، رضی اللہ عنہ

صاحب مضمون کا تعارف:

نام ابوالحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی ہے، آپ شہر بغداد میں پیدا ہوئے، آپ بہت مشہور مورخ بھی گزرے ہیں، سیر وسیاحت کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے ہندستان، چین اور مڈغاسکر کی سیر کی، آپ کی وفات ۳۴۵ھ یا ۳۴۶ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

القاص: از (ن) بمعنی بیان کرنا، پیروی کرنا، کما قال تعالی: {فلما جاءہ وقص علیہ القصص} از (مفاعلہ) بدلہ لینا، قصاص لینا، از (تفعل) پیروی کرنا، از (ن) مصدر قصا بمعنی کاٹنا۔۔۔۔ مصحف: بمعنی مجلد کتاب، جمع مصاحف، از (تفعیل) بمعنی پڑھنے میں غلطی کرنا، از (افعال) بمعنی صحیفوں کو جمع کرنا۔۔۔۔ ینھی: از (ن، س) بمعنی منع کرنا، از (ک) کامل العقل ہونا، از (تفاعل) بمعنی رکنا۔۔۔۔ وزراء: وزیر کی جمع بمعنی امور سلطنت میں بادشاہ کا مددگار از (ح) وزیر بننا، از (ض) بمعنی بوجھ اٹھانا، از (افعال) محفوظ کرنا، چھپانا، از (استفعال) بمعنی وزیر بنانا۔۔۔۔ فضلۃ: فضل کا اسم مرۃ ہے بمعنی بقیہ چیز جمع فضال، فضلات۔۔۔۔ جدی: پہلے سال کا بکری کا بچہ جمع جداء، جدیان۔۔۔۔ فرخ: پرندہ کا بچہ جمع أفراخ، فراخ، فرخان، أفرخۃ۔

ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقُوْلُ: يَا غُلَامُ! أَخْرِجِ الْكُرْسِيَّ، فَيَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُوْضَعُ فَيُسْنَدُ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَقْصُوْرَةِ

پھر باہر آتے ہی فرماتے: کہ اے لڑکے! کرسی باہر لاؤ! وہ نکال کر مسجد میں رکھ دی جاتی اور اسے اس انداز میں رکھا جاتا کہ اس کی پشت کا رخ محراب کی طرف ہوتا تھا

وَيَجْلِسُ عَلَى الْكُرْسِيِّ، وَيَقُوْمُ الْأَحْدَاثُ فَيَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ الضَّعِيْفُ وَالْأَعْرَابِيُّ وَالصَّبِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَمَنْ لَا أَحَدَ لَهُ،

آپ کرسی پر تشریف فرما ہوتے اور شکایتیں کرنے والے کھڑے ہو جاتے۔ چنانچہ کمزور، دیہاتی، بچے اور عورتیں، جس کا کوئی بھی نہ ہو درخواست پیش کرتا۔

فَيَقُوْلُ: أَعِزُّوْهُ، وَيَقُوْلُ: عُدِيَ عَلَيَّ، فَيَقُوْلُ: اِبْعَثُوْا مَعَهُ، وَيَقُوْلُ:

تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے کہ اس کی مدد کرو۔ کوئی کہتا: مجھ پر ظلم ہوا ہے، آپ فرماتے اس کے ساتھ کسی کو بھیجو، کوئی کہتا:

صُنِعَ بِي، فَيَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا فِيْ أَمْرِهِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ دَخَلَ

میرے ساتھ یہ معاملہ ہو چکا ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اس کے معاملہ میں غور کرو۔ یہاں تک کہ جب کوئی باقی نہ رہتا تو آپ رضی اللہ عنہ اندر جا کر

فَجَلَسَ عَلَى السَّرِيْرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِئْذَنُوْا لِلنَّاسِ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ، وَلَا يُشْغِلُنِيْ أَحَدٌ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ،

اور تخت پر بیٹھ جاتے، پھر فرماتے: لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق آنے کی اجازت دے دو، کوئی مجھے سلام کا جواب دینے سے نہ روکے

فَيُقَالُ: كَيْفَ أَصْبَحَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَطَالَ اللهُ بَقَاءَهُ؟ فَيَقُوْلُ: بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ، فَإِذَا اسْتَوَوْا جُلُوْسًا

پھر کہا جاتا کہ امیر المؤمنین! آپ نے صبح کس حال میں فرمائی؟ اللہ ان کی زندگی لمبی کریں! تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ۔ جب وہ سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے

قَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ! إِنَّمَا سُمِّيْتُمْ أَشْرَافًا لِأَنَّكُمْ شُرِّفْتُمْ مِنْ دُوْنِكُمْ بِهٰذَا الْمَجْلِسِ،

تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اے لوگو! یقیناً تمھیں شرفاء کا نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ تمھیں دوسروں پر اس مجلس کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے،

اِرْفَعُوْا إِلَيْنَا حَوَائِجَ مَنْ لَا يَصِلُ إِلَيْنَا، فَيَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: اُسْتُشْهِدَ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ:

اس لئے ہم تک ان لوگوں کی ضروریات پہنچاؤ جو خود ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ ایک آدمی کھڑا ہوتا اور کہتا: فلاں شہید ہو گیا ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے:

توضیح اللغۃ:

... المقصورة: بمعنی مضبوط کشادہ مکان، حویلی، دلہن کا مزین کمرہ، مطلق کمرہ، جمع مقاصیر۔ ... أحداث: حدث بمعنی جوان، نئی چیز، واقعات۔ ... صبی: بمعنی بچہ، آنکھ کی پتلی جمع صبیان، صبیۃ، أصبیۃ۔ ... أعزوہ: مضبوط وطاقتور بنانا، اعزاز واکرام کرنا، کما قال تعالیٰ: {تعز من تشاء وتذل من تشاء}۔ از (ض) طاقتور ہونا، عزت والا ہونا۔ ... سریر: بمعنی تخت، خوابگاہ، نعمت، جمع سُرُر، أسِرَّۃ۔ ... ائذنوا: از (س) اجازت دینا، کما قال تعالیٰ: {ولا تنفع الشفاعة عنده إلا لمن أذن له}۔ ... رَدّ: از (ن) بمعنی سلام کا جواب دینا، واپس کرنا، لوٹانا، از (مفاعلہ) واپس کر دینا، بحث کرنا، از (تفعل) بمعنی شک وشبہ میں پڑنا، از (افتعال) واپس کرنا، مرتد ہونا۔ ... أشراف: شریف کی جمع بمعنی شرف اور عزت والا۔ ... لا یصل: از (ض) بمعنی جوڑنا، ملانا، جمع کرنا، پہنچنا، از (مفاعلہ) تعلق رکھنا، کسی کام پر ہمیشگی کرنا، از (افتعال) بمعنی جڑنا، پہنچنا، از (استفعال) بمعنی میل ملاپ ڈھونڈنا۔

اِفْرِضُوْا لِوَلَدِهٖ، وَيَقُوْلُ آخَرُ: غَابَ فُلَانٌ عَنْ أَهْلِهٖ فَيَقُوْلُ: تَعَاهَدُوْهُمْ، أَعْطُوْهُمْ،

اس کے بیٹے کے لیے وظیفہ مقرر کر دو۔ دوسرا کہتا: فلاں اپنے گھر والوں سے غائب ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: ان کی دیکھ بھال کرو، ان کو کچھ عطیہ دو،

اِقْضُوْا حَوَائِجَهُمْ، اِخْدِمُوْهُمْ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْغَدَاءِ، وَيَحْضُرُ الْكَاتِبُ فَيَقُوْمُ عِنْدَ رَأْسِهٖ

ان کی ضروریات پوری کرو اور ان کی خدمت کرو۔ پھر ان کے پاس دوپہر کا کھانا لایا جاتا اور کاتب حاضر ہوتا، وہ آپ رضی اللہ عنہ کے سر کے پاس کھڑا ہو جاتا،

وَيَقْدَمُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَهُ: اِجْلِسْ عَلَى الْمَائِدَةِ، فَيَجْلِسُ، فَيَمُدُّ يَدَهُ فَيَأْكُلُ لُقْمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَالْكَاتِبُ يَقْرَأُ كِتَابَهُ

اس وقت میں اگر کوئی آدمی آجاتا تو آپ اسے کہتے: دسترخواں پر بیٹھو، وہ بیٹھ جاتا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر دو تین لقمے کھاتا، اس دوران کاتب اپنا لکھا ہوا سناتا

فَيَأْمُرُ فِيهِ بِأَمْرِهِ. فَيُقَالُ: يَا عَبْدَ اللهِ اِعْقِبْ، فَيَقُومُ وَيَتَقَدَّمُ آخَرُ، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَصْحَابِ الْحَوَائِجِ كُلِّهِمْ،

تو آپ اس کے بارے میں کچھ ہدایت (حکم) دیتے۔ پھر اس آدمی کو کہا جاتا: اللہ کے بندے! کسی دوسرے کو بھیج دو، ایک اٹھتا دوسرا آجاتا، یہاں تک کہ سارے ضرورت مند آجاتے

وَرُبَّمَا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ الْحَوَائِجِ أَرْبَعُونَ أَوْ نَحْوُهُمْ عَلَى قَدْرِ الْغَدَاءِ، ثُمَّ يُرْفَعُ الْغَدَاءُ وَيُقَالُ لِلنَّاسِ:

بسا اوقات تو چالیس کے قریب ضرورت مند دوپہر کے کھانے کے دوران آتے۔ پھر کھانا اٹھا لیا جاتا اور لوگوں سے کہا جاتا:

أَجِيزُوا، فَيَنْصَرِفُونَ، فَيَدْخُلُ مَنْزِلَهُ، فَلَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ، حَتَّى يُنَادِيَ بِالظُّهْرِ،

واپس لوٹ جاؤ، وہ چلے جاتے، پھر آپ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لے جاتے تو کسی کو امید نہ رہتی یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوجاتی،

فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَأْذَنُ لِخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ،

چنانچہ آپ باہر نکلتے، نماز پڑھتے پھر گھر میں آکر چار رکعتیں پڑھتے، پھر مجلس میں بیٹھ جاتے اور خاص لوگوں کو آنے کی اجازت دی جاتی،

توضیح اللغۃ:

الفرضوا: از (ض) مصدر فرضاً بمعنی فرض کرنا، معین کرنا، واجب کرنا، اگر مصدر فروضاً بمعنی گائے کا عمر رسیدہ ہونا، از (ک) علم فرائض کا عالم ہونا۔۔۔ اخدموا: از (ض، ن) بمعنی خدمت کرنا، از (افعال) خادم دینا، از (افعال) خادم مانگنا، از (تفعل) بمعنی خدمت لینا۔۔۔ یحضر: از (ن) موجود ہونا، شہر میں مقیم ہونا، از (س) حاضر ہونا، از (افعال و تفعیل) حاضر کرنا، از (مفاعلہ) مقابلہ کرنا، از (استفعال) حاضر ہونے کا کہنا۔۔۔ رأس: بمعنی سر جمع رؤوس، آراس، أرؤس۔۔۔ مائدۃ: بمعنی دسترخوان جس پر کھانا ہو جمع موائد، مائدات۔۔۔ فیمدّ: از (ن) پھیلانا، بڑھانا، کما قال تعالی: {وإذا الأرض مُدّت}۔۔۔ أعقب: از (افعال) بمعنی جانشین ہونا، اچھا بدلہ دینا، از (تفعیل) پیچھے لانا، پیچھے آنا، از (تفعل) تلاش کرنا، از (ض، ن) ایڑی مارنا۔ الٹے پاؤں فوراً لوٹنا، کما قال تعالی: {انقلبتم علی أعقابکم، ومن ینقلب علی عقبیه}۔۔۔ أجیزوا: از (افعال) بمعنی آگے بڑھ جانا، جائز کرنا، اجازت دینا، انعام دینا، پیچھے کرنا، از (مفاعلہ) آگے بڑھ جانا، از (تفعل) بمعنی چشم پوشی کرنا، اختصار کرنا، برداشت کرنا، از (ن) جائز ہونا، چلنا، از (استفعال) بمعنی اجازت طلب کرنا، از (افتعال) بمعنی گزرنا۔

فَإِنْ كَانَ الْوَقْتُ وَقْتَ شِتَاءٍ أَتَاهُمْ بِزَادِ الْحَاجِّ مِنَ الْأَخْبِصَةِ الْيَابِسَةِ وَالْخُشْكُنَانَجِ وَالْأَقْرَاصِ

اگر سردیوں کا موسم ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا حاجیوں کے زادِراہ میں سے خشک حلوہ، خشک نان، ٹکیاں جو

الْمَعْجُوْنَةِ بِاللَّبَنِ وَالسُّكَّرِ مِنْ دَقِيْقِ السَّمِيْذِ وَالْكَعْكِ الْمُنَضَّدِ وَالْفَوَاكِهِ الْيَابِسَةِ. وَإِنْ كَانَ وَقْتُ صَيْفٍ

جو دودھ شکر اور سفید آٹے سے بنائی گئی ہوتیں، تہہ بتہہ رکھے کیک اور خشک میوے وغیرہ۔ اور اگر گرمیوں کا موسم ہوتا تو

أَتَاهُمْ بِالْفَوَاكِهِ الرَّطْبَةِ. وَيَدْخُلُ إِلَيْهِ وُزَرَاؤُهُ فَيُؤَامِرُوْنَهُ فِيْمَا احْتَاجُوْا إِلَيْهِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ. وَيَجْلِسُ إِلَى الْعَصْرِ.

تو ان کے سامنے تروتازہ پھل لائے جاتے۔ آپ کے وزراء آتے اور بقدرِ ضرورت اپنے بقیہ دن کے کاموں کے بارے میں مشورہ کرتے، عصر تک تشریف فرما رہتے

توضیح اللغۃ:

أخبصة: خبيصة کی جمع، بمعنی کھجور اور گھی کا حلوا، از (ض) بمعنی ملانا، از (تفعیل) حلوا بنانا۔ ... یابسة: از (س) خشک ہونا، از (إفعال و تفعیل) بمعنی خشک کرنا۔ ... الخشکنانج: خشک نان۔ ... أقراص: قُرْص کی جمع بمعنی ٹکیاں۔ ... معجونة: از (ض، ن، افتعال) بمعنی آٹا گوندھنا، از (تفعل) بمعنی گندھ جانا۔ ... دقیق: بمعنی باریک آٹا، مشکل معاملہ، تھوڑا، جمع أدقّاء، أدِقة، از (ض) بمعنی باریک ہونا، دشوار ہونا، از (ن) بمعنی توڑنا، دروازہ کھٹکھٹانا، از (تفعیل) بمعنی بہت باریک کرنا۔ ... سمید: بمعنی سفید آٹا۔ از (ن) غافل ہونا ... منضداً: از (ن، تفعیل) بمعنی سامان کو ترتیب سے رکھنا، سامان کا ڈھیر کرنا، سامان کو تہ بہ تہ رکھنا۔ کما قال تعالیٰ: {وطلح منضود}۔ ... فواکہ: فاکھة کی جمع بمعنی وہ پھل جس کو کھا کر لذت حاصل کی جائے۔ ... الرطبة: بمعنی تازہ اور پختہ چیز یا کھجور، از (ن) بمعنی پختہ ہونا، از (س) بمعنی تر ہونا، از (إفعال و تفعیل) بمعنی تر کرنا، پختہ ہونا۔

ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيْهِ طَامِعٌ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ أَوْقَاتِ الْعَصْرِ

پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر نکلتے اور عصر کی نماز پڑھتے، پھر اپنے گھر تشریف لے جاتے تو کسی کو امید نہ رہتی، یہاں تک کہ جب عصر کا آخری وقت ہوتا

خَرَجَ فَجَلَسَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ وَيُؤْذَنُ لِلنَّاسِ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ. فَيُؤْتٰى بِالْعَشَاءِ

آپ باہر نکلتے اور تخت پر تشریف فرما ہو جاتے اور لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق آنے کی اجازت دی جاتی، پھر رات کا کھانا لایا جاتا،

فَيَفْرَغُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يُنَادِي بِالْمَغْرِبِ، وَلَا يُنَادِي لَهُ بِأَصْحَابِ الْحَوَائِجِ، ثُمَّ يُرْفَعُ الْعَشَاءُ فَيُنَادِي بِالْمَغْرِبِ

مغرب کی اذان تک آپ اس سے فارغ ہو جائے، اس دوران ضرورت مندوں کو نہیں بلایا جاتا تھا، پھر کھانا اٹھا لیا جاتا، اور مغرب کی اذان ہوتی

فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّيهَا. ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسِينَ آيَةً يَجْهَرُ تَارَةً

آپ مسجد میں جا کر نماز پڑھتے، پھر فرض نماز کے بعد چار رکعتیں اس طرح پڑھتے کہ ہر رکعت میں پچاس آیات تلاوت کرتے، کبھی بلند آواز سے

وَيُخَافِتُ أُخْرَى، ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ حَتَّى يُنَادِي بِالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے۔ پھر آپ اپنے گھر تشریف لے جاتے تو کسی امیدوار کو واپسی لوٹنے کی امید نہ رہتی، عشاء کی اذان دیئے جانے تک،

فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْخَاصَّةِ وَخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ وَالْوُزَرَاءِ وَالْحَاشِيَةِ. فَيُوَامِرُهُ الْوُزَرَاءُ فِيمَا

آپ نکلتے اور نماز پڑھتے، پھر خواص اور خاص الخاص لوگوں، وزیروں اور درباریوں کو بلایا جاتا اور وزراء ان سے مشورہ کرتے اس معاملے میں جو

أَرَادَ وَأَصْدَرَ مِنْ لَيْلَتِهِمْ، وَيَسْتَمِرُّ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فِي أَخْبَارِ الْعَرَبِ وَأَيَّامِهَا

آپ اس رات میں ارادہ فرما چکے ہوتے۔ یہ مجلس رات کے تہائی حصہ تک جاری رہتی، اس میں عرب کے حالات و ان کی تاریخ

وَالْعَجَمِ وَمُلُوكِهَا وَسِيَاسَتِهَا لِرَعِيَّتِهَا، وَسَائِرِ مُلُوكِ الْأُمَمِ وَحُرُوبِهَا وَمَكَايِدِهَا، وَسِيَاسَتِهَا لِرَعِيَّتِهَا،

عجم کے حالات اور ان کے بادشاہ اور ان کی اپنی عوام کے ساتھ سیاست اور تمام قوموں کے بادشاہوں کے حالات، لڑائیاں، فریب کاریاں، اپنے عوام کے ساتھ سیاست کا ذکر ہوتا،

وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ أَخْبَارِ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ، ثُمَّ تَأْتِيهِ الطُّرَفُ الْغَرِيبَةُ مِنْ عِنْدِ نِسَائِهِ مِنَ الْحَلْوَى وَغَيْرِهَا مِنَ الْمَآكِلِ اللَّطِيفَةِ،

اور اس کے علاوہ سابقہ امتوں کے واقعات کا ذکر ہوتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کی بیویوں کی طرف سے نئے نئے اور عمدہ قسم کے میٹھے اور نمکین کھانے پیش کیے جاتے،

ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَنَامُ ثُلُثَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْعُدُ فَيُحْضَرُ الدَّفَاتِرُ فِيهَا

پھر آپ رضی اللہ عنہ تشریف لے جاتے اور ایک تہائی رات تک آرام فرماتے، پھر آپ بیدار ہوتے، بیٹھ جاتے اور وہ رجسٹر لا حاضر کیے جاتے جن میں

سِيَرُ الْمُلُوكِ وَأَخْبَارُهَا وَالْحُرُوبُ وَالْمَكَايِدُ فَيَقْرَأُ ذَلِكَ عَلَيْهِ غِلْمَانٌ لَهُ مُرَتَّبُونَ، وَقَدْ وُكِّلُوا بِحِفْظِهَا

بادشاہوں کے حالات، ان کے واقعات، لڑائیاں اور جنگی تدبیروں کا ذکر ہوتا، یہ ان کے سامنے ترتیب وار کھڑے لڑکے پڑھتے۔ جنہیں ذمہ داری دی گئی تھی ان کے یاد کرنے

وَقِرَاءَتِهَا، فَتَمُرُّ بِسَمْعِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جُمَلٌ مِنَ الْأَخْبَارِ وَالسِّيَرِ وَالْآثَارِ وَأَنْوَاعِ السِّيَاسَاتِ، ثُمَّ يَخْرُجُ

اور ان کے پڑھنے کی، چنانچہ بقیہ رات ان جملہ خبروں، سیر و آثار اور سیاسیات کی انواع کو سنتے سنتے گزر جاتی تھی، پھر آپ رضی اللہ عنہ نکلتے

فَيُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَفْعَلُ مَا وَصَفْنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ۔

اور صبح کی نماز پڑھتے، پھر لوٹ آتے اور ہر روز اسی طرح کرتے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

توضیح اللغۃ:

یَجھَر: از (ف) بمعنی اعلان کرنا، آواز بلند کرنا، از (ک) بلند ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی بلند آواز سے پڑھنا، کھلم کھلا ظاہر کرنا، از (افعال) اعلان کرنا، بلند آواز سے پڑھنا، ... **یخافت**: از (مفاعلہ) بمعنی آہستہ پڑھنا، پوشیدہ رکھنا، از (ن) بمعنی پست ہونا... **أصدر**: از (افعال) بمعنی واپس کرنا، ظاہر کرنا، جاری کرنا، از (تفعیل) بمعنی واپس کرنا، آگے بڑھنا، صدر مجلس میں بٹھانا، از (ض، ن) واپس ہونا، متوجہ ہونا.... **حروب**: حرب کی جمع بمعنی لڑائی.... **مکائد**: مکیدۃ کی جمع بمعنی دھوکا، فریب، چالبازی، خباثت، از (ض) بمعنی مکر کرنا، فریب کرنا، برا ارادہ کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے ساتھ فریب کرنا، از (افتعال) بمعنی حیلہ کرنا، مکر کرنا، فریب کرنا، برا ارادہ کرنا... **طرف**: بمعنی عمدہ اور ملیح بات طرفۃ کی جمع ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
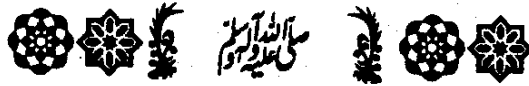
اِستِقَامَۃُ الْاِمَامِ اَحمَدَ بنِ حَنبَلَ [1] رحمۃ اللہ علیہ وَ کَرَمُہٗ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی استقامت اور کرم کا بیان

لابن حبان البستی

حَکٰی ابْنُ حَبَّانِ الْبَسْتِیُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانِ الْبَغْدَادِیِّ بِتَسْتُرَ قَالَ: کَانَ لَنَا جَارٌ بِبَغْدَادَ

ابن حبان بستی نے اسحاق بن احمد القطان البغدادی سے تستر کے مقام پر حکایت کی ہے فرماتے ہیں کہ بغداد میں ہمارا ایک پڑوسی تھا

کُنَّا نُسَمِّیْهِ طَبِیْبَ الْقُرَّاءِ، کَانَ یَتَفَقَّدُ الصَّالِحِیْنَ وَیَتَعَاهَدُهُمْ فَقَالَ لِیْ:

ہم اسے طبیب القراء کے نام سے بلایا کرتے تھے وہ نیک لوگوں کی تلاش میں رہتا تھا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ:

دَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ فَإِذَا هُوَ مَغْمُوْمٌ مَکْرُوْبٌ، فَقُلْتُ مَا لَكَ یَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟

میں ایک دن احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا، جبکہ وہ بہت ہی غم زدہ اور تکلیف میں تھے، میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟

قَالَ: خَیْرٌ، قُلْتُ: وَمَا الْخَیْرُ؟ قَالَ: اُمْتُحِنْتُ بِتِلْكَ الْمِحْنَةِ حَتّٰی ضُرِبْتُ ثُمَّ عَالَجُوْنِیْ

انہوں نے کہا: خیریت ہے، میں نے کہا: خیریت کیسے ہے؟ فرمایا کہ: اس امتحان کے ذریعہ مجھے آزمائش میں ڈالا گیا، یہاں تک کہ مجھے مارا گیا، پھر انہوں نے میرا علاج کیا

وَبَرَأْتُ، إِلَّا أَنَّهٗ بَقِیَ فِیْ صُلْبِیْ مَوْضِعٌ یُوْجِعُنِیْ، هُوَ أَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ الضَّرْبِ. قَالَ قُلْتُ: اِکْشِفْ لِیْ عَنْ صُلْبِكَ،

اور میں ٹھیک ہو گیا، مگر میری پشت میں ایک جگہ رہ گئی ہے جو مجھے تکلیف دیتی ہے یہ درد مجھ پر اس مار سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا: ذرا مجھے اپنی پشت دکھائیں

فَکَشَفَ لِیْ فَلَمْ أَرَ فِیْهِ إِلَّا أَثَرَ الضَّرْبِ فَقَطْ. فَقُلْتُ لَیْسَ لِیْ بِذِیْ مَعْرِفَةٍ وَلٰکِنْ سَأَسْتَخْبِرُ عَنْ هٰذَا،

انہوں نے اپنی پشت سے کپڑا ہٹا دیا، مجھے وہاں سوائے مار کے نشان کے کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ میں نے کہا: مجھے اس بارے میں زیادہ علم نہیں، لیکن میں اس بارے میں معلومات کروں گا

---

[1] پورا نام امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال شیبانی ذہلی ہے، آپ ائمہ اربعہ میں سے ایک امام، اہل دین اور ان کے شعار سے محبت کرنے والے اور دین کا دفاع کرنے والوں میں سے شمار کیے جاتے ہیں، ۱۶۴ھ میں ربیع الاول کے مہینے میں شہر بغداد میں پیدا ہوئے، آپ شروع سے ہی قانع اور صابر تھے، بچپن میں حفظ قرآن مکمل کر کے حدیث کی طرف توجہ فرمائی اور اس کے لئے بہت سارے ممالک کا سفر کیا، آپ کی مشہور کتابوں میں سے "مسند امام احمد بن حنبل" ہے۔ ۲۴۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا، آپ کے جنازہ میں بہت بڑے مجمع نے شرکت کی یہاں تک کہ عبدالوہاب الوثاق کا کہنا ہے کہ جاہلیت اور اسلام کے دور میں ہمیں اتنے بڑے مجمع کی خبر نہیں پہنچی۔

صاحب مضمون کا تعارف:

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابو حاتم محمد بن حبان البستی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نسلاً خالص عرب ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سارے شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا اور ہزاروں اساتذہ سے حدیثیں لکھیں، آپ ثمرقند کا قاضی بنائے گئے پھر نسا کے قاضی بنائے گئے لیکن کسی تہمت کی وجہ سے خلیفہ نے آپ کو اسی سال کی عمر میں قتل کر دیا، ایک قول کے مطابق ۳۵۴ھ میں طبعی موت آپ کا انتقال ہوا ہے۔ متون اور اسانید کے عالم، وعظ، حدیث، فقہ اور لغت کا سمندر تھے اسی طرح علم نجوم اور علم کلام کے بھی ماہر جانے جاتے تھے آپ کی تصانیف میں سے "روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء" مشہور ہے۔

توضیح اللغۃ:

استقامۃ: از (استفعال) بمعنی ثابت قدم رہنا، سیدھا ہونا، از (ن) بمعنی کھڑا ہونا، از (تفعیل) بمعنی سیدھا کرنا، از (مفاعلہ) بمعنی ساتھ کھڑا ہونا، مخالطت کرنا، از (افعال) بمعنی کھڑا کرنا۔۔۔۔ طبیب: صفت مشبہ بمعنی طب کو جاننے والا، فن طب کا ماہر، جمع أطباء، أطبۃ، از (ض، ن) بمعنی علاج کرنا، نرمی کرنا، جلد بازی نہ کرنا، از (تفعیل) علاج کرنا، از (تفعل) بمعنی طبیب بننا، از (استفعال) بمعنی دوا تجویز کرنا۔۔۔۔ یتفقد: گم شدہ کو تلاش کرنا، کما قال تعالی: {وتفقد الطیر}۔۔۔۔ ویتعاھدھم: از (تفاعل) دیکھ بھال کرنا، حفاظت کرنا باب (س) سے بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ واز (مفاعلہ) معاہدہ کرنا، حلیف بنانا، از (افعال) امین بنانا، بری کرنا، از (تفعل وافتعال) بمعنی اپنے املاک کی حفاظت واصلاح کرنا اور عہد (س) سے وعدہ، وفا، ضمان، امان، ذمہ، دوستی، وصیت، شاہی فرمان اور قسم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مکروب: از (ض) کسی معاملہ یا غم کا پریشان کرنا۔۔۔۔ امتحنتْ: از (افتعال) آزمانا، کما قال تعالی: {أولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی}۔۔۔۔ عالجونی، از (مفاعلہ) ماضی معلوم بمعنی علاج کرنا، از (س) مضبوط ہونا، از (ن) معالجے میں غالب آنا، از (تفعل) ریت جمع کرنا، از (افتعال) آپس میں لڑائی کرنا۔ برأتُ: از (س) بیماری سے شفا پانا، از (ف) عدم سے وجود میں لانا، کما قال تعالی: {الخالق البارئ} و از (تفعل) بیزار ہونا۔ صلب: بمعنی پیٹھ، ریڑھ کی ہڈی، کما قال تعالی: {یخرج من بین الصلب والترائب} سخت ہونا، جمع أصلاب، أصلُب، از (تفعیل) بمعنی سخت کرنا، از (ک، س) سخت ہونا، از (ن) سولی پہ لٹکانا۔ یوجع: از (افعال) تکلیف پہنچانا، دکھ دینا، از (ف) بیمار ہونا، دردمند

ہونا، از (تفعل) شکایت کرنا، غم ظاہر کرنا اور اگر اس کا صلہ "لام" کے ساتھ ہو تو بمعنی نرم دل ہونا۔ إِكْشِف: فعل امر از (ض) بمعنی کھولنا، ظاہر کرنا از (س) شکست کھانا، کھلی پیشانی والا ہونا، از (افعال) ہنسنے میں مسوڑھوں کو ظاہر کرنا۔

قَالَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰى أَتَيْتُ صَاحِبَ الْحَبْسِ وَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَضْلُ مَعْرِفَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ:

کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس سے نکل کر جیلر کے پاس آ گیا، میری اس کے ساتھ اچھی جان پہچان تھی، میں نے اسے کہا:

أَدْخُلُ الْحَبْسَ فِيْ حَاجَةٍ؟ قَالَ: اُدْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَجَمَعْتُ فُتْيَانَهُمْ وَكَانَ مَعِيْ دُرَيْهِمَاتٌ

میں جیل میں ایک ضرورت کی وجہ سے جانا چاہتا ہوں؟ اس نے کہا: چلے جاؤ، میں اندر گیا، اور وہاں کے نوجوانوں کو جمع کیا، اس حال میں کہ میرے پاس کچھ دراہم تھے

فَرَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ وَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ حَتّٰى أَنِسُوْا بِيْ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ مِنْكُمْ

وہ میں نے ان میں تقسیم کر دیے اور میں ان سے باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ وہ مجھ سے مانوس ہو گئے۔ پھر میں نے پوچھا: تم میں سے

ضَرَبَ أَكْثَرَ؟ قَالَ: فَأَخَذُوْا يَتَفَاخَرُوْنَ حَتّٰى اتَّفَقُوْا عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُ أَكْثَرُهُمْ ضَرْبًا وَأَشَدُّهُمْ صَبْرًا،

زیادہ زور سے کون مارتا ہے؟ وہ شروع ہوئے کہ ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے، یہاں تک کہ انہیں میں سے ایک پر سب نے اتفاق کیا کہ یہ سب سے زیادہ سخت مارنے والا، سب سے زیادہ صبر میں ڈالنے والا ہے

قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ: هَاتِ، فَقُلْتُ: شَيْخٌ ضَعِيْفٌ لَيْسَ صَنَاعَتُهُ كَصَنَاعَتِكُمْ،

تو میں نے اس سے کہا: میں تم سے ایک بات پوچھوں؟ اس نے کہا: ہاں ہاں پوچھو! میں نے کہا: ایک کمزور بوڑھا، جس کا کام تمہاری طرح کا نہیں

وَضُرِبَ عَلَى الْجُوْعِ سِيَاطًا يَسِيْرَةً ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَعَالَجُوْهُ وَبَرَأَ، إِلَّا

اسے قتل کرنے کے لیے بھوک کی حالت میں چند کوڑے مارے گئے، مگر یہ کہ وہ نہیں مرا، انہوں نے علاج کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، مگر

أَنَّ مَوْضِعًا فِيْ صُلْبِهِ يُوْجِعُهُ وَجْعًا لَيْسَ لَهُ عَلَيْهِ صَبْرٌ، قَالَ: فَضَحِكَ فَقُلْتُ: مَا لَكَ؟

اس کی پیٹھ میں ایک جگہ ایسی رہ گئی ہے، جو درد کر رہی ہے، وہ اس کو برداشت نہیں کر پاتا۔ کہتے ہیں کہ وہ زور سے ہنس پڑا، میں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟

قَالَ: الَّذِيْ عَالَجَهُ كَانَ حَائِكًا، قُلْتُ: أَيْشَ الْخَبَرُ؟ قَالَ: تَرَكَ فِيْ صُلْبِهِ قِطْعَةَ لَحْمٍ مَيْتَةٍ

تو اس نے کہا: جس نے اس کا علاج کیا تھا وہ ایک جولاہا تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: اصل میں بات یہ ہے کہ اس نے مردار گوشت کا ٹکڑا اس کی پیٹھ میں چھوڑ دیا تھا،

لَمْ يَقْلَعْهَا، قُلْتُ: فَمَا الْحِيْلَةُ؟ قَالَ: يُبَطُّ صُلْبُهُ وَتُؤْخَذُ تِلْكَ الْقِطْعَةُ وَيُرْمٰى بِهَا وَإِنْ تُرِكَتْ

اسے نہیں نکالا، میں نے کہا: اب کیا کیا جائے؟ اس نے کہا: اس کی پیٹھ کو چیرا جائے اور وہ ٹکڑا نکال کر پھینک دیا جائے، کیونکہ اگر وہ چھوڑ دیا گیا

بَلَغَتْ إِلَى فُؤَادِهِ فَقَتَلَتْهُ. قَالَ: فَخَرَجْتُ مِنَ الْحَبْسِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ فَوَجَدْتُهُ عَلَى حَالَتِهِ،

تو وہ اس کے دل تک پہنچ جائے گا اور اسے مار دے گا۔ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) میں جیل سے نکل آیا، میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا تو ان کو اسی حالت پر پایا

توضیح اللغۃ:

فتیان: فتی کی جمع بمعنی نوجوان، سخی، غلام، خادم، ... دریھمات: دراہم کی تصغیر ہے۔ ... انسواہ جمع مذکر غائب از (ض، ن، ک) بمعنی مانوس ہونا، دل لگنا، از (مفاعلہ) لطف و مہربانی کرنا، تسلی دینا۔ یتفاخرون: از (تفاعل) بعض کا بعض پر فخر کرنا، از (استفعال) بمعنی فخر کے قابل بنانا، از (ف) بمعنی فخر کرنا، از (مفاعلہ) فخر کرنے میں غالب ہونا۔ ... ھاتِ: اسم فعل بمعنی امر، لاؤ اور یہ حکم اجابت کے طور پر استعمال ہوتا ہے چنانچہ برائے اجابت مستعمل ہے کما قال تعالیٰ قل ھاتوا بکتابکم ان کنتم صادقین۔۔۔ سیاط: سوط کی جمع بمعنی کوڑا، چابک، از (ن) بمعنی کوڑے مارنا، مخلوط کرنا، جنگ برپا کرنا، از (افتعال) پیچیدہ ہونا ... ضحک: از (س) بمعنی ہنسنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کے ساتھ ہنسنا، از (افعال) بمعنی ہنسانا، ... حائکا: بمعنی جولاہا جمع حوکۃ، حاکۃ، از (ن) بمعنی کپڑا بننا۔ ... ایش: یہ لفظ ای شئی سے مخفف ہے۔۔۔ لحم: بمعنی گوشت جمع لحوم۔ ... یقلع: از (ف) بمعنی جڑ سے اکھیڑنا، نکالنا، معزول کرنا، از (افعال) باز رہنا، از (تفعل) جڑ سے اکھڑنا، از (مفاعلہ) بمعنی ایک دوسرے کو اکھیڑنا۔ ... یبطّ: مضارع مجہول، مضاعف، از (ن) بمعنی زخم کو چیرنا، شگاف کرنا۔

فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ. قَالَ: وَمَنْ يَبُطُّهُ؟ قُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَوَ تَفْعَلُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَامَ

میں نے سارا قصہ بتایا، انہوں نے پوچھا: کون اس زخم کو چیرے گا؟ میں نے کہا کہ: میں، انہوں نے کہا: کیا تو یہ کام کرلے گا، میں نے کہا: جی ہاں، چنانچہ وہ اٹھے

وَدَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَ بِيَدِهِ مِخَدَّتَانِ وَعَلَى كَتِفِهِ فُوْطَةٌ. فَوَضَعَ إِحْدَاهُمَا لِي وَالْأُخْرَى لَهُ

اور گھر چلے گئے، واپس لوٹے تو ان کے ہاتھ میں دو تکیے اور کندھے پر ایک رومال تھا، ان میں سے ایک میرے لیے رکھا اور دوسرا اپنے لیے

ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا. وَقَالَ: إِسْتَخِرِ اللهَ فَكَشَفْتُ الْفُوْطَةَ عَنْ صُلْبِهِ وَ قُلْتُ: أَرِنِي مَوْضِعَ الْوَجَعِ. فَقَالَ:

پھر وہ اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو، پھر میں نے ان کے پیٹھ سے کپڑا ہٹایا اور کہا مجھے درد والی جگہ بتائیں، انہوں نے کہا:

ضَعْ إِصْبَعَكَ عَلَيْهِ فَإِنِّي أُخْبِرُكَ بِهِ، فَوَضَعْتُ إِصْبَعِي وَقُلْتُ: هٰهُنَا مَوْضِعُ الْوَجَعِ؟ قَالَ: هٰهُنَا، أَحْمَدُ اللهَ عَلَى الْعَافِيَةِ،

تم اپنی رکھتے چلے جاؤ، درد والی جگہ کے بارے میں تمہیں بتادوں گا، میں نے انگلی رکھی اور پوچھا: یہاں درد ہے؟ فرمایا: اس جگہ کی عافیت پر میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں

فَقُلْتُ: هٰهُنَا؟ قَالَ: هٰهُنَا أَحْمَدُ اللهَ عَلَى الْعَافِيَةِ، فَقُلْتُ: هٰهُنَا؟ قَالَ: هٰهُنَا أَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ،

پھر میں نے پوچھا: یہاں؟ کہا: اس جگہ کی عافیت پر میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں، پھر میں نے پوچھا: یہاں؟ کہا: میں اللہ سے اس جگہ عافیت مانگتا ہوں

قَالَ: فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَوْضِعُ الْوَجَعِ، قَالَ: فَوَضَعْتُ الْمِبْضَعَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَحَسَّ بِحَرَارَةِ الْمِبْضَعِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ

کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہی درد کی جگہ ہے۔ پھر میں نے اس جگہ نشتر رکھا، جب انہیں نشتر کی حرارت محسوس ہوئی تو انہوں نے ہاتھ سر پر رکھا

توضیح اللغۃ:

القصۃ: از (ن) پوری بات کرنا، بتدریج اتباع کرنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ مخدتان: مخدۃ کا تثنیہ ہے، بمعنی تکیہ، سرھانا، ہل کا پھار۔۔۔۔ کتف: بمعنی کندھا، جمع أکتاف، کتفۃ۔۔۔ فوطۃ: بمعنی وہ چادر جس کو خادم استعمال کرتے ہیں، جمع فُوَط۔۔۔ استخِرْ: فعل امر از (استفعال) بمعنی استخارہ کرنا۔ اسئل: واحد متکلم، مضارع از (ف) بمعنی مانگنا، طلب کرنا، درخواست کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے پوچھنا۔۔۔ مبضع: بمعنی چیرنے کا آلہ، نشتر، جمع مباضع، از (ف) جب مصدر بضوعا ہو تو آپریشن کرنا، بمعنی واضح ہونا، تنگ دل ہونا، اکتا جانا، از (إفعال) واضح طور پر بیان کرنا، از (ف) جب مصدر بضعاً ہو، از (تفعیل) بمعنی چیرنا، کاٹنا۔

وَجَعَلَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعْتَصِمِ، حَتّٰى بَطَطْتُهُ فَأَخَذْتُ الْقِطْعَةَ الْمَيِّتَةَ وَرَمَيْتُ بِهَا وَشَدَدْتُ الْعِصَابَةَ عَلَيْهِ

اور کہنے لگے: ''اے اللہ! معتصم کی مغفرت فرما'' یہاں تک کہ میں نے چیر دیا اور مردار کے گوشت کا ٹکڑا نکال کر اسے پھینک دیا اور اوپر پٹی باندھ دی

وَهُوَ لَا يَزِيدُ عَلَى قَوْلِهِ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعْتَصِمِ" قَالَ: ثُمَّ هَدَأَ وَسَكَنَ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي

اور ان کا حال یہ تھا کہ انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا: ''اے اللہ! معتصم کی مغفرت فرما'' پھر بالآخر درد ختم ہو گیا اور وہ پرسکون ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ: گویا

كُنْتُ مُعَلَّقًا فَأُحْدِرْتُ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! إِنَّ النَّاسَ إِذَا امْتُحِنُوا مِحْنَةً دَعَوْا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُمْ

میں پہلے لٹکا ہوا تھا اور اب اتار دیا گیا ہوں، میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! جب لوگوں کو تکلیف میں ڈالا جاتا ہے تو ظلم کرنے والوں کو بددعا دیتے ہیں

وَرَأَيْتُكَ تَدْعُوْ لِلْمُعْتَصِمِ؟ قَالَ: إِنِّي فَكَّرْتُ فِيْمَا تَقُوْلُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور میں نے دیکھا کہ آپ معتصم کو دعائیں دے رہے تھے؟ فرمایا: جیسا کہ تو کہہ رہا میں نے بھی اس بارے میں غور کیا تھا، لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہے

فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ قَرَابَتِهِ خُصُوْمَةٌ، وَهُوَ مِنِّيْ فِيْ حِلٍّ۔

تو میں نے یہ بات ناپسند سمجھی کہ قیامت کے دن میں اس حال میں پیش ہوں کہ میرے اور ان کے کسی رشتہ دار کے درمیان جھگڑا ہو، اسی وجہ سے وہ میری طرف سے بری ہیں۔

توضیح اللغۃ:

شددتُ: واحد متکلم، ماضی، از (ض،ن) باندھنا مضبوط کرنا حملہ کرنا از (انفعال) سمجھداری یا عمر کی پختگی کو پہنچنا۔ عصابة: بمعنی پٹی، جماعت، عمامہ جمع عصائب ... هدأ: از (ف) بمعنی سکون والا ہونا، آرام حاصل کرنا، از (تفعیل) بمعنی سکون دینا، چپ کرانا، از (إفعال) تسکین دینا، از (س) بمعنی کبڑا ہونا... أحدرت: واحد متکلم ماضی مجہول، از (إفعال) بمعنی نیچے اتارنا اور اتارنا جھکانا کھال کو متورم کرنا، از (ن، ض) بمعنی اترنا، از (تفعل وتفاعل) بمعنی اترنا... دعَوْا: جمع مذکر غائب، ماضی معلوم از (ن) بلانا، دعا کرنا، جب اس کا صلہ لام کے ساتھ ہو تو بمعنی اس کے حق میں دعا کرنا اور جب علیٰ ہو تو بمعنی بددعا کرنا، از (مفاعلہ) جھگڑا کرنا، از (تفاعل) متوجہ ہونا، از (انفعال) پکار کا جواب دینا، قبول کرنا۔ فکرهت: از (س) ناپسند سمجھنا، ناگوار ہونا۔ ان آتی: واحد متکلم، مضارع، از (ض) حاضر ہونا۔ خصومة: بمعنی جھگڑا جمع خصومات، از (مفاعلہ) بمعنی جھگڑا کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرنا، از (ض) جھگڑے میں غالب آنا۔ ... حلّ: از (ن، ض) مباح کرنا، کما قال تعالیٰ: {وکلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً}۔ وکما قال تعالیٰ: {هذا حلال وهذا حرام}۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
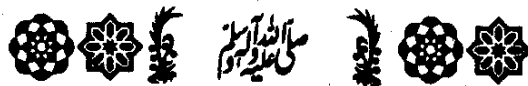
أَشْعَبُ وَالْبَخِيلُ

اشعب اور بخیل

لِابْنِ الفرج الأصبهانی

حَدَّثَ أَشْعَبُ[1] قَالَ: وُلِّيَ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَامِرِ بنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ أَبْخَلَ النَّاسِ وَ أَنْكَدَهُم

اشعب کا بیان ہے کہ عامر بن لوئی کے خاندان میں سے ایک شخص مدینہ کا حاکم بنادیا گیا، اور وہ سب سے زیادہ بخیل اور منحوس تھا،

وَأَغْرَاهُ اللهُ بِي يَطْلُبُنِي فِي لَيْلِهِ وَ نَهَارِهِ. فَإِنْ هَرَبْتُ مِنْهُ هَجَمَ عَلَى مَنْزِلِي بِالشُّرَطِ

اللہ نے اس کو مجھ پر فریفتہ کردیا تھا، وہ رات دن میری تلاش میں رہتا، اگر میں اس سے بھاگ جاتا تو میرے گھر پر پولیس لے آتا

وَ إِنْ كُنْتُ فِي مَوْضِعٍ بَعَثَ إِلَى مَنْ أَكُونُ مَعَهُ أَوْ عِنْدَهُ يَطْلُبُنِي مِنْهُ فَيُطَالِبُنِي

اور اگر میں کسی اور جگہ ہوتا تو جس کے ساتھ یا جس کے پاس ہوتا وہاں کسی کو بھیج کر مجھے بلا لیتا، چنانچہ وہ مجھ سے مطالبہ کرتا

بِأَنْ أُحَدِّثَهُ وَأُضْحِكَهُ. ثُمَّ لَا أَسْكُتُ. وَلَا أَنَامُ وَلَا يُطْعِمُنِي وَلَا يُعْطِينِي شَيْئًا. فَلَقِيتُ مِنْهُ جُهْدًا عَظِيمًا

میں اس سے باتیں کرکے اسے ہنساؤں، پھر تو نہ میں خاموش ہوسکتا، نہ سوسکتا، اور نہ کھلاتا اور نہ کوئی اور چیز دیتا۔ اس لئے مجھے اس سے بہت مشقت لاحق ہوتی

وَبَلَاءً شَدِيدًا. وَ حَضَرَ الْحَجُّ فَقَالَ لِي: يَا أَشْعَبُ كُنْ مَعِي فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي

اور سخت پریشانی۔ حج کا موسم آیا تو اس نے مجھے کہا کہ اے اشعب! میرے ساتھ چلو، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان

أَنَا عَلِيلٌ وَ لَيْسَتْ لِي نِيَّةٌ فِي الْحَجِّ. فَقَالَ: عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ وَ قَالَ: إِنَّ الْكَعْبَةَ بَيْتُ النَّارِ

میں بیمار ہوں اور میرا حج کرنے کا ارادہ بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا: نہیں نہیں لازم ہے لازم ہے اور مزید کہا: ورنہ کعبہ تیرے لیے آگ کا گھر ہے،

صاحب مضمون کا تعارف:

آپ کا نام ابو الفرج علی بن الحسین الأموی الشیعی ہے، آپ بیک وقت علامہ، قلمکار، تاریخ دان، علم الانساب کے ماہر اور شاعر اور ان جیسی کئی صفات کے حامل تھے اور اس کے علاوہ ''کتاب الاغانی'' کے مصنف بھی ہیں، یہ کتاب ادب

---

[1] اشعب کا پورا نام ابو العلاء اشعب بن زبیر ہے آپ کی تاریخ پیدائش ۹ھ ہے آپ نہایت خوبصورت اور بہترین قاری تھے آپ کو اللہ پاک نے خوبصورتی اور حسن آواز سے نوازا تھا۔ آپ کی شدت طمع اور کثرت طلب کی مثالیں دی جاتی ہیں اور آپ کی بہت سی عجیب و غریب حکایات مشہور ہیں۔

عربی کے ذخائر میں سے ایک اہم ذخیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، اگر یہ کتاب نہ ہوتی تو یقیناً ادب عربی کا ایک کثیر حصہ ضائع ہو جاتا، اور عربی زبان کے کشادہ اطراف اپنے ہی حال پر لپٹے رہ جاتے (یعنی زبان عربی میں کوئی ترقی نہ ہوتی) اور آپ کی وفات بغداد میں ۳۵۶ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

بخیل: جمع بخلاء بمعنی کنجوس، از (س، ک) بخیل ہونا، از (افعال) بخیل پانا، از (تفعیل) بمعنی بخل کی طرف منسوب کرنا۔ ... أنكدُ: اسم تفضیل بمعنی دشوار طبیعت، از (ن) محروم کرنا، از (س) تنگ گزران والا ہونا، از (تفعیل) زندگی تنگ بنانا۔ ... أغرى: از (افعال) بمعنی دشمنی ڈالنا، برانگیختہ کرنا، اور جب صلہ باء کے ساتھ ہو تو بمعنی فریفتہ کرنا، از (ن) تعجب کرنا، جوڑنا، از (س) بہت رغبت کرنا۔ ... هَرِمْتُ: از (ن) بھاگنا، از (تفعیل) بھگانا، از (تفاعل) بمعنی باہم مل کر بھاگنا، از (س) بمعنی بوڑھا ہونا۔ ... هجم: از (ن) حملہ کرنا، غیر اجازت آنا، غفلت کی حالت میں اچانک آنا، از (تفعیل) بمعنی اچانک لانا، از (مفاعلہ) اچانک ایک دوسرے پر آنا۔ ... الشُرَط: شرطة کی جمع بمعنی پولیس، فوج۔ ... احدث: از (تفعیل) بمعنی باتیں کرنا، گپ شپ کرنا۔ اضحکه: واحد متکلم مضارع از (افعال) بمعنی ہنسانا۔ اسکتُ: واحد متکلم، از (ن) خاموش ہونا۔ ولا انام: لا نافیہ، انام: از (ف) نیند کرنا، سونا، آرام کرنا، از (ن) سونے میں غالب آنا۔ جهداً: مشقت برداشت کرنا، از (ف) بہت کوشش کرنا، از (س) مشکل گزران، زندگی کا مکدر ہونا۔ بلاء: مصیبت، پریشانی، تنگی۔ شدیداً: سخت مشکل ہونا۔ علیل: بمعنی مریض جمع أعلاء، علیلون۔ ... نية: ارادہ، قصد، دل کا عزم، جمع نیات۔

لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ مَعِيَ لَأُوَدِّعَنَّكَ الْحَبْسَ حَتَّى أَقْدَمَ. فَخَرَجْتُ مَعَهُ مُكْرَهًا. فَلَمَّا نَزَلْنَا مَنْزِلًا

البتہ اگر تو میرے ساتھ نہ چلا تو، میں واپسی تک تجھے جیل میں ڈال دوں گا، چنانچہ میں مجبوراً اس کے ساتھ چل پڑا، جب ہم ایک جگہ اترے

أَظْهَرَ أَنَّهُ صَائِمٌ وَنَامَ حَتَّى تَشَاغَلْتُ، ثُمَّ أَكَلَ مَا فِي سُفْرَتِهِ

اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ روزے سے ہے اور سو گیا، یہاں تک کہ میں کسی کام میں معروف ہو گیا پھر اس نے جو کچھ توشہ دان میں تھا کھالیا

وَأَمَرَ غُلَامَهُ أَنْ يُطْعِمَنِي رَغِيفَيْنِ بِمِلْحٍ فَجِئْتُ وَعِنْدِي أَنَّهُ صَائِمٌ وَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ الْمَغْرِبَ

اور غلام سے کہا کہ مجھے دو روٹیاں نمک کے ساتھ کھلا دے، چنانچہ جب میں واپس آیا اور میرا خیال تھا کہ وہ روزے سے ہے، تو میں مغرب کا انتظار کرتا رہا

أَتَوَقَّعُ إِفْطَارَهُ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ قُلْتُ لِغُلَامِهِ: مَا يَنْتَظِرُ بِالْأَكْلِ؟ قَالَ قَدْ أَكَلَ مُنْذُ زَمَانٍ،

اور اس کے افطار کی امید لگائے رکھی، تو جب مغرب کی نماز پڑھ لی تو میں نے غلام سے پوچھا: کھانے میں کس چیز کا انتظار ہے، اس نے کہا: وہ تو کب سے کھا چکا ہے

قُلْتُ: أَوَ لَمْ يَكُنْ صَائِمًا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: أَفَأَطْوِي أَنَا؟ قَالَ: قَدْ أُعِدَّ لَكَ كَمَا تَأْكُلُهُ فَكُلْ،

میں نے پوچھا: کیا اس کا روزہ نہیں تھا؟ کہا: نہیں، میں نے کہا: تو کیا میں بھوکا رہوں گا؟ کہا: آپ کے لئے کھانا تیار کر دیا ہے جب آپ چاہیں کھا لیجئے،

وَأَخْرَجَ إِلَيَّ الرَّغِيفَيْنِ وَالْمِلْحَ فَأَكَلْتُهُمَا وَبِتُّ مَيِّتًا جُوعًا. وَأَصْبَحْتُ فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا الْمَنْزِلَ،

چنانچہ اس نے میرے لیے دو روٹیاں اور نمک نکالا، جو میں نے کھالیا اور رات بھوک کی حالت میں گزاری اور صبح ہوئی تو پھر ہم آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے

فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اِبْتَعْ لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ. فَابْتَاعَهُ. فَقَالَ: كَبِّبْ لِي قِطَعًا فَفَعَلَ. فَأَكَلَهُ

تو اس نے اپنے غلام سے کہا کہ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لاؤ، وہ خرید لایا، پھر اس نے کہا: اس میں سے تھوڑے سے گوشت کا میرے لیے کباب بناؤ، اس نے بنائے تو وہ کھا گیا،

وَنُصِبَ الْقِدْرُ. فَلَمَّا نَغَرَتْ. قَالَ: اِغْرِفْ لِي مِنْهَا قِطَعًا. فَفَعَلَ فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَالَ:

اس کے بعد دیگچی کو چولہے پر رکھا گیا، جب وہ جوش مارنے لگی تو کہا: اس میں سے میرے لیے تھوڑا سا گوشت لاؤ، وہ نکال لایا، اسے کھا گیا پھر کہا:

توضیح اللغۃ:

لأُوَدِّعَن: از (تفعیل) بمعنی چھوڑنا، مسافر کو رخصت کرنے کے لئے جانا، از (ف) بمعنی چھوڑنا، از (مفاعلہ) صلح کرنا، از (تفاعل) بمعنی باہم صلح کرنا۔ ۔ ۔ مکرھا: اسم مفعول، از (افعال) بمعنی مجبور ہونا۔ صائم: روزہ رکھنا، کسی کام سے [illegible] (تفعیل) بمعنی روزہ کھلوانا۔ ۔ ۔ سُفرۃ: جمعہ سُفَر بمعنی مسافر کا کھانا، دسترخوان۔ رَغیفَین: رغیف کا تثنیہ بمعنی روٹی، جمع أرغفۃ۔ ۔ ۔ اتوقع: واحد متکلم از (تفعل) بمعنی امید لگانا، از (تفاعل) آپس میں لڑ پڑنا، از (مفاعلہ) لڑائی کرنا، از (افعال) واقع کرنا۔ ۔ ۔ أطوی: از (س) بھوکا ہونا، از (ض، إفعال) بمعنی لپیٹنا۔ ۔ ۔ اُعِدَّ: واحد متکلم از (افعال) تیار کرنا۔ ۔ ۔ بِتُّ: از بات بیت سے واحد متکلم، ماضی (ض) بمعنی رات گزارنا۔ کما قال تعالی: {والذین یبیتون لربھم سُجّدا وقیاما}۔ ۔ ۔ مَیتا: مجبوری اور بے حسی کی حالت فسرنا: جمع متکلم ماضی از (ض) بمعنی پیدل چلنا، سفر کرنا۔ نزلنا: از (ض) اترنا، از (س) زکام ہونا کھیتی باڑی کا بڑھنا۔ منزل: اترنے کی جگہ کبّب: از (تفعیل) کباب بنانا، از (ن) بمعنی برتن اوندھے کرنا، از (افعال) بچھاڑنا۔ ۔ ۔ نغرت: بمعنی ہانڈی کو جوش مارنا، اُبلنا، از (س) بہت

پانی پینا۔۔۔ اغرف: از (ض) چلو بھرنا، چمچ کے ذریعے سالن ڈالنا، کاٹنا۔

اِطْرَحْ فِيهَا دُقَّةً وَ أَطْعِمْنِيْ مِنْهَا. فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: أَلْقِ تَوَابِلَهَا وَأَطْعِمْنِيْ مِنْهَا. فَفَعَلَ وَأَنَا جَالِسٌ

اب اس میں نمک اور مصالحہ ڈال دو پھر مجھے اس میں سے کھلاؤ، اس نے ایسا ہی کیا، پھر کہا: اس میں گرم مصالحہ ڈال دو پھر مجھے اس میں سے کھلاؤ، اس نے ایسا ہی کیا اور میں بیٹھا

أَنْظُرُ إِلَيْهِ لَا يَدْعُوْنِيْ. فَلَمَّا اسْتَوْفَى اللَّحْمَ كُلَّهُ، قَالَ: يَا غُلَامُ! أَطْعِمْ أَشْعَبَ وَرَمَى إِلَيَّ بِرَغِيْفَيْنِ

اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے مجھے دعوت نہیں دی، جب سارا گوشت کھا گیا تو کہا: اے غلام! اشعب کو بھی کھلاؤ اور اس نے میری طرف دو روٹیاں پھینک دیں

فَجِئْتُ إِلَى الْقِدْرِ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا إِلَّا مَرَقٌ وَعِظَامٌ. فَأَكَلْتُ الرَّغِيْفَيْنِ وَأَخْرَجَ لَهُ جِرَابًا فِيْهِ فَاكِهَةٌ يَابِسَةٌ.

میں دیگچی کے پاس آیا اس میں شوربے اور ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا، میں نے دونوں روٹیاں کھائیں۔ پھر غلام نے اس کے لئے چمڑے کا تھیلا نکالا جس میں خشک میوہ جات تھے

فَأَخَذَ مِنْهَا حُفْنَةً فَأَكَلَهَا وَبَقِيَ فِيْ كَفِّهِ كَفُّ لَوْزٍ بِقِشْرِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْهِ حِيْلَةٌ.

اس نے ایک لپ بھری اور اسے کھانے لگا، اس کے ہاتھ میں کچھ بادام چھلکے سمیت رہ گئے، جنہیں پھینکنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا،

فَرَمَى بِهِ إِلَيَّ، وَقَالَ: كُلْ هٰذَا يَا أَشْعَبُ، فَذَهَبْتُ أُكَسِّرُ وَاحِدَةً مِنْهَا. فَإِذَا بِضِرْسِيْ قَدِ انْكَسَرَتْ مِنْهُ قِطْعَةٌ

تو اس نے وہ میری طرف پھینکتے ہوئے کہا: اے اشعب یہ کھالو، میں ان میں سے ایک کو توڑنے لگا تو میری ڈاڑھ کا ایک حصہ ٹوٹ گیا

فَسَقَطَتْ بَيْنَ يَدَيَّ وَ تَبَاعَدْتُ أَطْلُبُ حَجَرًا أُكَسِّرُ بِهِ فَوَجَدْتُهُ فَضَرَبْتُ بِهِ لَوْزَةً فَطَفَرَتْ يَعْلَمُ اللهُ

اور میرے سامنے گر پڑا، میں تھوڑا دور جا کر اس کو توڑنے کے لئے پتھر تلاش کرنے لگا، پتھر مل گیا، میں نے پتھر سے اسے توڑا تو وہ اچھل کر اللہ جانتا ہے

مِقْدَارَ رَمْيَةِ حَجَرٍ۔ وَعَدَوْتُ فِيْ طَلَبِهَا. فَبَيْنَمَا أَنَا فِيْ ذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ بَنُوْ مُصْعَبٍ (يَعْنِيْ ابْنَ ثَابِتٍ وَ إِخْوَتَهُ)

وہ (بادام اچھل کر) پتھر پھینکنے کی مقدار دور جا گرا، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا۔ ابھی میں یہی کام کر رہا تھا کہ اچانک بنو مصعب یعنی ابن ثابت اور ان کے بھائی وغیرہ سامنے سے آگئے

يُلَبُّوْنَ بِتِلْكَ الْحُلُوْقِ الْجَهْوَرِيَّةِ. فَصِحْتُ بِهِمْ۔ اَلْغَوْثُ الْغَوْثُ الْعِيَاذُ بِاللهِ وَبِكُمْ يَا آلَ الزُّبَيْرِ الْحَقُوْنِيْ وَأَدْرِكُوْنِيْ

وہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے تھے، میں نے اونچی آواز میں ان کو پکارا: "مدد، مدد اے آل زبیر! میں اللہ کی اور تمہاری پناہ میں آتا ہوں، مجھے ساتھ لے جاؤ اور سنبھال لو"

توضیح اللغۃ:

دقۃ: بمعنی مصالحہ، نمک، دھنیاں۔۔۔ توابل: گرم مصالحہ۔۔۔ یدعونی: واحد متکلم، مذکر غائب، از (ن) دعوت

دینا، بلانا . . . استوفی: پورا پورا لینا، کما قال تعالی: {قل یتوفاکم ملک الموت}۔ از (ض) پورا کرنا، کما قال تعالی: {أوفوا بعهدی أوف بعهدکم}۔ . . . مرق: بمعنی شوربا، از (ض، ن) شوربہ زیادہ کرنا۔ . . . عظام: عظم کی جمع بمعنی ہڈیاں۔ . . . جرابا: جیم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی چمڑہ کا تھیلا . . . حفنة: بمعنی لپ بھرنے کی مقدار، ایک مٹھی، جمع حُفَن۔ . . . کف: بمعنی ہتھیلی جمع کفوف، أکُفّ۔ . . . لوز: بادام لوزۃ کی جمع از (تفعیل) بمعنی چھوارے میں بادام بھرنا۔ . . . قشر: بمعنی چھلکا، لباس، جمع قشور، از (ن، ض) چھلکا اتارنا، از (تفعل وانفعال) بمعنی چھل جانا۔ . . . اکسر: از (ض) بمعنی توڑنا، اور تفعیل سے مبالغے کے لئے آتا ہے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا از (س) کامل اور ست ہونا از (انفعال) ٹوٹنا۔ . . . ضِرس: بمعنی داڑھ جمع أضراس۔ . . . حَجَرًا: بمعنی پتھر جمع أحجار۔ . . . یلبثون: از (ن) قیام کرنا، برقرار رہنا . . . الحلوق: حلق کی جمع بمعنی گلا الجهوریة: جہر سے بمعنی بلند آواز صِحْتُ: از (ض) بمعنی چلانا، چیخنا، آواز دینا۔ الحقونی: از (افعال) بمعنی ملا لینا . . . ادرکونی: از (افعال) بمعنی پالینا، سنبھال لینا بچا لینا۔

فَرَكَضُوا إِلَيَّ، فَلَمَّا رَأَوْنِي قَالُوا: أَشْعَبُ مَالَكَ وَيْلَكَ، قُلْتُ: خُذُونِي مَعَكُمْ

وہ میری طرف دوڑے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے: اشعب!، تجھے کیا ہوا؟ تیرا ناس ہو، میں نے کہا: مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ،

تُخَلِّصُونِي مِنَ الْمَوْتِ، فَحَمَلُونِي مَعَهُمْ فَجَعَلْتُ أُرَفْرِفُ بِيَدَيَّ كَمَا يَفْعَلُ الْفَرْخُ إِذَا طَلَبَ الزَّقَّ مِنْ أَبَوَيْهِ،

مجھے موت سے بچاؤ، انہوں نے مجھے ساتھ بٹھالیا اور میں ہاتھوں کو ایسے حرکت دینے لگا جیسے پرندے کا بچہ اپنے والدین سے چوگا مانگتے وقت حرکت دیتا ہے

فَقَالُوا: مَالَكَ وَيْلَكَ؟ قُلْتُ: لَيْسَ هٰذَا وَقْتُ الْحَدِيثِ زَقُّونِي مِمَّا مَعَكُمْ قَدِمْتُ ضُرًّا وَجُوعًا مُنْذُ ثَلَاثٍ۔

انہوں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا تھا؟ میں نے کہا، یہ باتوں کا وقت نہیں، اپنے پاس سے مجھے کچھ کھلاؤ، میں تین دن سے بھوک اور تکلیف میں ہوں

قَالَ: فَأَطْعَمُونِي حَتّٰى تَرَاجَعَتْ نَفْسِي وَحَمَلُونِي مَعَهُمْ فِي مَحْمِلٍ، ثُمَّ قَالُوا: أَخْبِرْنَا بِقِصَّتِكَ

اشعب کہتے ہیں کہ: انہوں نے مجھے کھانا کھلایا، یہاں تک کہ میری سانسیں بحال ہوئیں اور انہوں نے مجھے کجاوہ میں بٹھالیا، پھر پوچھا: اب اپنا قصہ سنا

فَحَدَّثْتُهُمْ وَأَرَيْتُهُمْ ضِرْسِيَ الْمَكْسُورَةَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُصَفِّقُونَ وَقَالُوا: وَيْلَكَ مِنْ أَيْنَ وَقَعْتَ عَلٰى هٰذَا؟

میں نے انہیں سارا واقعہ سنایا اور اپنی ٹوٹی ہوئی ڈاڑھ دکھائی تو وہ ہنسنے لگے اور تالیاں بجانے لگے، کہنے لگے: تیرا ناس ہو! تو اس مصیبت میں کہاں سے آپڑا

هٰذَا مِنْ أَبْخَلِ خَلْقِ اللهِ وَأَدْنَئِهِمْ نَفْسًا۔ فَحَلَفْتُ بِالطَّلَاقِ أَنِّي لَا أَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے سب بڑا بخیل اور کمینہ آدمی ہے۔ تو میں نے بیوی کی طلاق کی قسم کھائی کہ میں اس وقت تک مدینہ نہیں جاؤں گا

مَا دَامَ لَهُ بِهَا سُلْطَانٌ فَلَمْ أَدْخُلْهَا حَتّٰى عُزِلَ۔

جب تک یہ وہاں کا حاکم ہے۔ چنانچہ میں مدینہ نہیں گیا یہاں تک کہ وہ معزول ہو گیا۔

توضیح اللغۃ:

رکضوا: از (ن) دوڑنا، قال تعالی لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم ویلک: تیرا ناس ہو، یہ کلمہ شر و برائی اور ہلاکت کے لئے بولا جاتا ہے، مگر بعد میں تکیہ کلام اور ترحم کے لیے بھی استعمال ہونے لگا۔۔۔ تخلصوني: از (تفعیل) بمعنی چھٹکارا دلانا، از (تفعل) خلاصی پانا، از (ن) خالص ہونا، نجات پانا۔ أزفرف: واحد متکلم مضارع، از (فعللۃ) بمعنی پرندہ کا پھڑپھڑانا، آواز نکالنا۔۔۔ الفرخ: بمعنی پرندے کا بچہ، جمع فِراخ، افراخ، افرخۃ الذق: از (ن) بمعنی چوزہ کو چوگا دینا۔۔۔ وقت: زمانہ کی مقدار، جمع أوقات۔۔۔ زَقُّوني: مجھے کچھ کھلاؤ۔ ضراً: از (ن) تکلیف، مشقت اور تنگی میں ہونا ۔۔۔ تراجعت: از (تفاعل) واپس لوٹنا، بحال ہونا۔ اریتھم: از (افعال) دکھانا، مطلع کرنا۔ یصفقون: از (تفعیل) بمعنی تالی بجانا، از (ض، ن) بمعنی تھپکی دینا، تالی بجانا، از (افعال) باز رکھنا، روکنا۔ أدنأ: اسم تفضیل بمعنی زیادہ گھٹیا اور کمینہ ترین۔ حلفت: قسم کھانا۔ عُزِلَ: از (ض) معزول کرنا، ماضی مجہول سے بمعنی معزول ہونے کے ہوگا۔

صلی اللہ علیہ وسلم
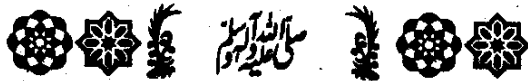
رِسَالَۂ عِتَاب

ناراضگی کا خط

لِأَبِي بَكْرٍ الْخَوَارَزْمِي

كِتَابِي وَقَدْ خَرَجْتُ مِنَ الْبَلَاءِ خُرُوْجَ السَّيْفِ مِنَ الْجَلَاءِ وَبُرُوْزَ الْبَدْرِ

میں نے خط اس حال میں لکھا کہ جب میں مصیبت سے ایسے نکلا جیسے تلوار زنگ سے نکلتی ہے اور چودھویں کا چاند

مِنَ الظَّلْمَاءِ وَقَدْ فَارَقَتْنِي الْمِحْنَةُ وَ هِيَ مُفَارِقٌ لَا يُشْتَاقُ إِلَيْهِ

تاریکیوں سے، آزمائش مجھ سے ایسے دور ہوئی اور وہ ایسی جدا ہونے والی ہے کہ اس کی طرف اشتیاق نہیں ہوتا

وَ وَدَّعَتْنِي وَ هِيَ مُوَدِّعٌ لَا يُبْكَى عَلَيْهِ. وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى مِحْنَةٍ يُجَلِّيْهَا

اور اس (آزمائش) نے مجھے الوداع کہا اور وہ ایسی الوداع کہنے والی ہے جس پر رویا نہیں جاتا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ایسی آزمائش پر جس نے اسے دور کیا

وَنِعْمَةٍ يُنِيْلُهَا وَيُوَلِّيْهَا. كُنْتُ أَتَوَقَّعُ أَمْسِ كِتَابَ سَيِّدِي بِالتَّسْلِيَةِ، وَالْيَوْمَ بِالتَّهْنِئَةِ،

اور ایسی نعمت پر جو اس نے عطا کی اور اس کا متولی بنا دیا۔ گزشتہ کل آنجناب کے پُرتسلی خط کا منتظر تھا، اور آج مبارک بادی کے خط کا منتظر ہوں،

فَلَمْ يُكَاتِبْنِي فِي أَيَّامِ الْبُرَحَاءِ بِأَنَّهَا غَمَّتْهُ وَلَا فِي أَيَّامِ الرَّخَاءِ بِأَنَّهَا سَرَّتْهُ. وَقَدِ اعْتَذَرْتُ عَنْهُ إِلَى نَفْسِي

پس اس نے مجھے سختی کے دنوں میں خط نہیں لکھا (شاید) اس لیے کہ اسے شدائد نے ڈھانپ لیا ہو اور نہ خوشی کے دنوں میں (شاید) اس لیے کہ راحت و سرور میں تھا۔ میں نے اس کی طرف سے اپنے نفس کو عذر پیش کیا

وَجَادَلْتُ عَنْهُ قَلْبِي. فَقُلْتُ: أَمَّا إِخْلَالُهُ بِالْأُوْلَى فَلِأَنَّهُ شَغَلَهُ الْإِهْتِمَامُ بِهَا عَنِ الْكَلَامِ فِيْهَا،

اور اس کی طرف سے اپنے دل سے جھگڑا کیا، میں نے کہا: پہلی صورت میں (شاید) ان کی کوتاہی اس وجہ سے تھی کہ ان کو غموں نے اس بارے میں بات کرنے سے مشغول رکھا ہو

صاحبِ مضمون کا تعارف:

ان کا نام ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی ہے، آپ اصلاً طبرستانی ہیں، خوارزم میں ۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے، اور وہیں پرورش پائی۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ادب کو اپنی کمائی کا ذریعہ بنایا۔ آپ ادب کے سمندر تھے، اشعار العرب، کلام عرب، روایت تاریخ، اخبار الناس اور لغت کی تراکیب کے بڑے ماہر جانے جاتے تھے، آپ کی وفات ۳۸۳ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

عتاب: از (ض، ن) خفگی ظاہر کرنا، سرزنش کرنا ملامت کرنا۔ الجلاء: از (ن) تلوار کو صیقل کر کے زنگ سے صاف کرنا بروز: از (ن، س) بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، از (ن) بمعنی میدان کی طرف نکلنا، از (ک) فضل میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جانا، از (افعال) بمعنی نکالنا، از (مفاعلہ) مقابلہ کرنا۔ . . بدر: بمعنی چودھویں کا چاند جمع بدور۔ . . الظلماء: از ظلم کی جمع بمعنی اندھیرا۔ فارق: از (مفاعلۃ) جدا ہونا، چھوڑنا۔ لا یشتاق: از (افتعال) بمعنی بہت شوق کرنا، از (افعال) شائق پانا، از (ن) شوق دلانا۔ . . ودعتنی: از (تفعیل، ن) چھوڑنا، الوداع کہنا، از (افعال) امانت رکھوانا۔ یحلیھا: از (تفعیل) کھولنا، ظاہر کرنا، دور کرنا، قال تعالی " لا یجلیھا لوقتھا الا ھو" ینیلھا: از (افعال) عطا کرنا، دینا، نعمت سے نوازنا۔ یولیھا: بھلائی کرنا، احسان کرنا، اس کی جمع ولاۃ۔ . . التھنیۃ: از (تفعیل) بمعنی مبارک باد دینا، از (س) خوش ہونا، از (افتعال) درست کرنا۔ جادلت: از (مفاعلہ) جھگڑا کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا، از (س) سخت جھگڑالو ہونا۔ . . إخلال: از (افعال) بمعنی کوتاہی کرنا، چھوڑ دینا، پورا حق نہ دینا۔

وَأَمَّا تَغَافُلُهُ عَنِ الْأُخْرٰى فَلِأَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يُوَفِّرَ عَلَيَّ مَرْتَبَةَ السَّابِقِ إِلَى الْاِبْتِدَاءِ

اور دوسری صورت میں غفلت (شاید) اس وجہ تھی کہ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مرتبہ زیادہ کردے یعنی سبقت بالابتداء کی فضیلت مجھے حاصل ہو

وَيَقْتَصِرَ بِنَفْسِهِ عَلَى مَحَلِّ الْاِقْتِدَاءِ لِتَكُوْنَ نِعَمُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مَوْقُوْفَةً مِنْ كُلِّ جِهَةٍ عَلَيَّ وَمَحْفُوْفَةً مِنْ كُلِّ زَاوِيَةٍ بِيْ۔

اور اپنے لئے محلِ اقتداء پر اکتفاء کیا تاکہ اللہ تعالی کی نعمتیں ہر طرف سے مجھ پر برسیں اور یہ نعمتیں ہر جگہ سے میرا احاطہ کرلیں

فَإِنْ كُنْتُ أَحْسَنْتُ الْاِعْتِذَارَ عَنْ سَيِّدِيْ فَلْيَعْرِفْ لِيْ حَقَّ الْإِحْسَانِ وَلْيَكْتُبْ لِيْ بِالْاِسْتِحْسَانِ

سو اگر میں نے اپنے آقا کی طرف سے اچھا عذر بیان کیا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے احسان سمجھے اور مجھے استحسانا خط لکھے

وَإِنْ كُنْتُ أَسَأْتُ فَلْيُخْبِرْنِيْ بِعُذْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ مِنِّيْ بِسِرِّهِ وَلْيَرْضَ مِنِّيْ بِأَنِّيْ

اور اگر میں نے کوئی غلطی کی ہے تو مجھے اپنے عذر سے آگاہ کرے کیوں کہ وہ اپنا راز مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور چاہیے کہ مجھ سے راضی رہے کیوں کہ میں نے

حَارَبْتُ عَنْهُ قَلْبِي، وَاعْتَذَرْتُ عَنْ ذَنْبِهِ حَتّٰى كَأَنَّهُ ذَنْبِي وَقُلْتُ: يَا نَفْسُ!

اس کی وجہ سے اپنے دل سے لڑائی کی ہے اور اس کے خطاء سے اس طرح معذرت کی ہے گویا وہ میری خطاء تھی۔ اور میں نے کہا: اے نفس!

إِعْذِرِيْ أَخَاكِ وَخُذِيْ مِنْهُ مَا أَعْطَاكِ فَمَعَ الْيَوْمِ غَدٌ وَالْعَوْدُ أَحْمَدُ.

اپنے بھائی کی معذرت قبول کر اور وہ جو کچھ دے تو اسے لے لے۔ آج کا دن ہے تو اس کے ساتھ کل بھی ہے اور اچھا کام دوبارہ کرنا زیادہ قابل تعریف ہے۔ [1]

توضیح اللغۃ:

تغافلة: مصدر از (تفاعل) بمعنی غافل اور بے خبر رہنا، توجہ نہ کرنا۔ مرتبۃ: فضیلت، السابق الی الابتداء: ابتداء کی طرف سبقت کرنا۔ ویقتصر: از (افتعال) اکتفاء کرنا، اضافہ کرنا۔۔۔ یوفر: از (تفعیل) بمعنی زیادہ کرنا، پورا حق دینا، از (ض) زیادہ کرنا، پورا کرنا، از (تفاعل) زیادہ ہونا۔۔۔ اقتداء: از (افتعال) بمعنی پیروی کرنا، از (ن) بمعنی قریب ہونا، سفر سے واپس آنا۔۔۔ محفوفة: از (ن) بمعنی گھیرنا، از (تفعیل) احاطہ کرنا، گھیرنا۔ الاستحسان: از (استفعال) بمعنی اچھا گمان کرنا، بھلائی کی امید رکھنا۔ اساتُ: از (افعال) برابر کرنا، غلطی کر بیٹھنا۔ ولیرض: امر غائب معلوم، از (س) چاہیے کہ راضی ہو جائے۔ حاربتُ: از (مفاعلة) باہم لڑائی کرنا، جھگڑا کرنا۔ اعذری: از (ض) بری کرنا، عذر قبول کرنا۔ احمد: اسم تفضیل، بمعنی زیادہ قابل تعریف۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
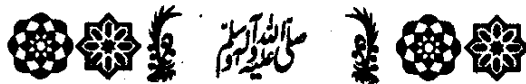
[1] یعنی اچھا کام کرنا قابل تعریف ہے تو اس اچھے کام کو دوبارہ کرنا اور بھی زیادہ قابل تعریف ہے۔

حَدِيثُ النَّاسِ
لوگوں کی باتیں

لِأَبِي حَيَّانَ التَّوْحِيدِي

حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنَ الصُّوفِيَّةِ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ قَالَ: كُنْتُ بِنَيْسَابُوْرَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، وَقَدِ اشْتَعَلَتْ خُرَاسَانُ بِالْفِتْنَةِ،

صوفیا کے ایک بزرگ نے ان دنوں مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ میں ۳۷۰ھ میں نیشاپور میں تھا، کہ جب خراسان فتنوں کی آگ سے بھڑک رہا تھا

وَتَبَلْبَلَتْ دَوْلَةُ آلِ سَامَانَ بِالْجَوْرِ وَطُوْلِ الْمُدَّةِ، فَلَجَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ صَاحِبُ الْجَيْشِ إِلَى قَايِيْنَ،

اور آل سامان کی حکومت ظلم اور طویل مدت کی وجہ سے برباد ہو چکی تھی، لشکر کے امیر محمد بن ابراہیم نے قایین میں جا کر پناہ لی

وَهِيَ حِصْنُهُ وَمَعْقِلُهُ، وَوَرَدَ أَبُو الْعَبَّاسِ صَاحِبُ جَيْشِ آلِ سَامَانَ نَيْسَابُوْرَ بِعِدَّةٍ عَظِيْمَةٍ وَعِدَّةٍ عَمِيْمَةٍ وَزِيْنَةٍ فَاخِرَةٍ

وہی ان کا قلعہ اور پناہ گاہ تھی۔ اور داخل ہوئے آل سامان کے لشکر کے امیر ابو العباس ایک بڑی جماعت اور طاقتور گروہ کو لے کر نیشاپور میں فاخرانہ زینت

وَهَيْئَةٍ بَاهِرَةٍ وَغَلَا السِّعْرُ وَأُخِيْفَتِ السُّبُلُ وَكَثُرَ الْإِرْجَافُ وَسَاءَتِ الظُّنُوْنُ وَضَجَّتِ الْعَامَّةُ

اور غالب حالت کے ساتھ (جس کی وجہ سے) نرخ بڑھ گئے، راستے خطرناک ہو گئے، افواہیں پھیل گئیں، گمان فاسد ہو گئے، عوام اودھم مچانے لگے،

وَالْتَبَسَ الرَّأْيُ وَانْقَطَعَ الْأَمَلُ وَنَبَحَ كُلُّ كَلْبٍ مِنْ كُلِّ زَاوِيَةٍ وَزَأَرَ كُلُّ أَسَدٍ مِنْ كُلِّ أَجَمَةٍ وَضَبَحَ كُلُّ ثَعْلَبٍ مِنْ كُلِّ تَلْعَةٍ.

آراء خلط ملط ہو گئیں، امیدیں ختم ہونے لگی، ہر کونے سے کتے بھونکنے لگے، ہر جھاڑی سے شیر دھاڑنے لگے اور ہر ٹیلے سے لومڑی چیخنے لگی

صاحب مضمون کا تعارف:

نام علی بن محمد العباس توحیدی ہے، غالباً قرن رابع کے دوسرے عقد کے اواخر میں پیدا ہوئے، بغداد میں پرورش ہوئی، نحو، لغت، شعر، ادب، فقہ اور معتزلہ کی رائے کے مطابق کلام کے علوم میں ماہر فن ہو کر ابھرے، رزق کی تنگی کی وجہ سے بغداد میں کتابیں لکھ کر اور بیچ کر مدت طویلہ تک زندگی گزاری، آپ کی تصانیف میں: کتاب البصائر والذخائر، کتاب المسابقات، کتاب الامتاع والمونسة اور کتاب الصداقة والصدیق بھی شامل ہیں۔ آپ کا انتقال ۴۱۴ھ میں شیراز میں ہوا۔

توضیح اللغۃ:

اشتعلت: از (افتعال) آگ بھڑکنا، چمک کا ظاہر ہونا، کما فی کلام الحمید: واشتعل الراس شیباً از (ف، تفعیل) آگ بھڑکانا، ... تبلبلت: از (تفعلل) بمعنی ختم ہونا، برباد ہونا، بھڑکنا، غم میں مبتلا کرنا، گڑ بڑ کرنا۔ از (فعللة) بھڑکانا، غم میں مبتلا کرنا۔ ... الجور: مصدر از (ن) ظلم کرنا، راہ راست سے ہٹ جانا، از (تفعیل) ظلم کی طرف منسوب کرنا حصن: بمعنی قلعہ جمع حصون۔ ... معقل: بمعنی جائے پناہ، بلند پہاڑ، اونٹ باندھنے کی جگہ جمع معاقل۔ ... ورد: آنا، داخل ہونا، وارد ہونا ... عدة: اس کی جمع عِدد، از (ن) گننا، شمار کرنا، کما قال تعالیٰ: {وإن یوماً عند ربک کألف سنة مما تعدون}۔ از (افعال) لڑائی کے لئے تیاری کرنا، کما قال تعالیٰ: واعدّوا لهم ما استطعتم من قوة، از (مفاعلہ) مقابلہ کرنا ... عمیمة: مضبوط، طویل القامۃ، جمع عُمّ ... هیئة: حالت، کیفیت، شکل و صورت از (ض) خوش شکل ہونا، جمع ہیئات ... باهرة: از (ف) بمعنی غالب ہونا۔ فضیلت میں بڑھ جانا، از (مفاعلہ) فخر کرنے میں مقابلہ کرنا ... غلا: از (ن) بمعنی نرخ بڑھ جانا، مہنگائی، مصدر غلو بمعنی بلند ہونا، زیادہ ہونا، از (افعال) بمعنی گراں پانا، بھاؤ گراں کرنا۔ ... اخِیفَتْ: ماضی مجہول، از (افعال) بمعنی پُرخطر ہونا، خطرہ محسوس کرنا ... الارجاف: مصدر از (افعال) لوگوں کو بھڑکانے کے لئے بری خبروں کو پھیلانا، از (ن) سخت بے چین ہونا، زور سے حرکت دینا ... التبس: از (افتعال) خلط ملط ہونا، گڈمڈ ہونا، اچھی بری کی تمیز باقی نہ رہنا ... الامل: امید، جمع آمال ... زاویة: بمعنی کنارہ جمع زوایا۔ زأر: از (ف، ض، س) بمعنی شیر کا چنگھاڑنا۔ ... أسد: بمعنی شیر جمع آساد، أسود، أُسْد ... أجمة: بمعنی گنجان درخت، جھاڑی، شیر کے رہنے کی جگہ جمع آجَم، أُجُم، أجمات ... ثعلب: بمعنی لومڑی جمع ثعالب ... تلعة: بمعنی بلند زمین، ٹیلہ جمع تلاع، تلعات۔

قَالَ: وَكُنَّا جَمَاعَةَ غُرَبَاءَ نَأْوِيْ إِلَى دُوَيْرَةِ الصُّوفِيَّةِ لَا نَبْرَحُهَا. فَتَارَةً نَقْرَأُ وَتَارَةً نُصَلِّيْ وَتَارَةً نَنَامُ

کہتے ہیں کہ ہم مسافر لوگ تھے صوفیاء کی خانقاہوں میں جا ٹھہرتے، ان سے باہر نہیں نکلتے تھے، کبھی تلاوت کرتے تو کبھی نماز، کبھی سو جاتے

وَتَارَةً نَهْذِيْ وَالْجُوْعُ يَعْمَلُ عَمَلَهُ وَنَخُوْضُ فِيْ حَدِيْثِ آلِ سَامَانَ وَالْوَارِدِ مِنْ جِهَتِهِمْ إِلَى هٰذَا الْمَكَانِ

اور کبھی گپ شپ لگاتے، بھوک اپنا کام کرتی تھی اور ہم آل سامان کی باتوں میں گھستے تھے (تبصرے کرتے تھے) اور ان کی طرف سے اس جگہ آنے والے آدمی کے بارے میں غور کرتے تھے۔

وَلَا قُدْرَةَ لَنَا عَلَى السِّيَاحَةِ لِانْسِدَادِ الطُّرُقِ وَتَخَطُّفِ النَّاسِ لِلنَّاسِ وَشُمُوْلِ الْخَوْفِ وَغَلَبَةِ الرُّعْبِ

اور سیر وتفریح کے لئے ہم چلنے پھرنے پر قادر نہ تھے راستوں کے بند ہونے اور لوگ کے ایک دوسرے کو اغوا کرنے، ہر طرف خوف طاری ہونے اور رعب و دہشت کے پھیلنے کی وجہ سے۔

وَكَانَ الْبَلَدُ يَتَّقِدُ نَارًا بِالسُّؤَالِ وَالتَّعَرُّفِ وَالْإِرْجَافِ بِالصِّدْقِ وَالْكِذْبِ وَمَا يُقَالُ بِالْهَوٰى وَالْعَصَبِيَّةِ

پورا شہر آگ میں جل رہا تھا، پوچھ گچھ، جان پہچان، سچی جھوٹی باتوں اور ہوائے نفس وعصبیت سے کی گئی گفتگو کی (آگ میں جل رہا تھا)

فَضَاقَتْ صُدُوْرُنَا وَخَبُثَتْ سَرَائِرُنَا وَاسْتَوْلٰى عَلَيْنَا الْوِسْوَاسُ. وَقُلْنَا لَيْلَةً: مَا تَرَوْنَ يَا أَصْحَابَنَا

ہمارے دل تنگ ہو گئے، نیتیں فاسد ہو گئیں اور وسوسے ہم پر غالب آ گئے۔ ایک رات ہم نے آپس میں کہا: اے ساتھیو! تمہارا کیا خیال ہے

مَا دَفَعَنَا إِلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَحْوَالِ الْكَرِيْهَةِ، كَأَنَّا وَاللّٰهِ أَصْحَابُ نِعَمٍ وَأَرْبَابُ ضِيَاعٍ نَخَافُ عَلَيْهَا الْغَارَةَ وَالنَّهْبَ،

ان ناپسندیدہ حالات کی طرف ہمیں کس چیز نے دھکیل دیا، اللہ کی قسم! ایسے لگتا کہ ہم مالدار ہیں اور ہمیں ان نعمتوں پر لوٹ مار اور غارت گری کا اندیشہ ہے

وَمَا عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَةِ زَيْدٍ وَعَزْلِ عَمْرٍو وَهَلَاكِ بَكْرٍ وَنَجَاةِ بِشْرٍ، نَحْنُ قَوْمٌ

حالانکہ ہمیں زید کے بادشاہ بننے، عمرو کے معزول ہونے، بکر کے ہلاک ہونے اور بشر کے نجات پانے سے کیا سروکار؟ ہم تو ایسی قوم ہیں

رَضِيْنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْعَسِيْرَةِ وَهٰذِهِ الْحَيَاةِ الْقَصِيْرَةِ بِكِسْرَةٍ يَابِسَةٍ وَخِرْقَةٍ بَالِيَةٍ وَزَاوِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ

جو اس تنگ دنیا اور چھوٹی سی مختصر زندگی میں خشک روٹی کے ٹکڑے، بوسیدہ کپڑے کے ساتھ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ جانے پر راضی ہیں

مَعَ الْعَافِيَةِ مِنْ بَلَايَا طُلَّابِ الدُّنْيَا. فَمَا هٰذَا الَّذِيْ يَعْتَرِيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ لَيْسَ لَنَا فِيْهَا نَاقَةٌ وَلَا جَمَلٌ

ساتھ ساتھ دنیاداروں پر آنے والی مصیبتوں سے عافیت پر راضی ہیں۔ ہمیں یہ کیسی باتیں پیش آ رہی ہیں جن میں ہمارے لئے اونٹنی ہے اور نہ کوئی اونٹ

توضیح اللغۃ:

تهذي: از (ض) غیر معقول باتیں کرنا، بکواس کرنا، مزاق کرنا، گپ شپ کرنا، از (مفاعلہ) باہم بکواس کرنا۔ ... **نخوض**: از (ف) بمعنی گھسنا، داخل ہونا، قال تعالی: و کنا نخوض مع الخائضین **تخطُّف**: از (تفعل) بمعنی اچک لینا، چھین لینا، نکال لینا، از (س) بمعنی اچک لینا، از (س، ض) جلدی چلنا، تیز چلنا، از (افعال) خطا کرنا۔ ... **رعب**: از (ف) بمعنی خوف کرنا، خوف دلانا۔ ... **رُعْب**: بمعنی گھبراہٹ جمع رِعَبَۃ ... **يتقد**: از (افتعال، ض) یہ ہفت اقسام میں مثال ہوتا ہے، بمعنی روشن ہونا، آگ بھڑکنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی آگ بھڑکانا۔ ... **خبثت**: از (ن) فاسد ہونا، خراب ہونا، از (افعال) خراب

کرنا، برائی کی طرف منسوب کرنا.. صرائر: جمع سریرة، بمعنی نیت، بھید، راز، خفیہ معاملہ... وسواس: جو بات دل میں گزرے، جمع وساوس... الکریھة: مونث کریة، بمعنی مصیبت، لڑائی کی شدت ضیاع: بمعنی جائیداد، زمین، ضیعة کی جمع۔... الغارة: مصدر، از (افعال) بمعنی لوٹ مار ڈالنا.. النھب: ڈاکہ ڈالنا... عسیر: از (س، ک) بمعنی دشوار ہونا، از (تفعیل) دشوار کرنا، تنگ کرنا، از (إفعال) بمعنی تنگ دست ہونا، از (تفعل) بمعنی دشوار ہونا.... کسرة: بمعنی ٹوٹی ہوئی چیز کا ٹکڑا، روٹی کا ٹکڑا، جمع کسرات، کِسَر.... خرقة: کپڑے کا ٹکڑا جمع خِرَق.... بالیة: بمعنی پرانا اور بوسیدہ ہونا... زاویة: گوشہ، کونہ، طرف، کنارہ... ناقة: بمعنی اونٹنی جمع أنواق، نیاق، ناق، نوق، أنوُق.... جمل: بمعنی اونٹ جمع جمالة، جمال، أجمال.... یعترینا: واحد مذکر، مضارع معلوم، از (افتعال) بمعنی پیش آنا، لاحق ہونا۔

وَلَاحَظٌّ وَلَاأَمَلٌ۔ قُومُوا بِنَا غَدًا حَتّٰى نَزُوْرَ أَبَا زَكَرِيَّاءَ الزَّاهِدَ، وَنُظِلَّ نَهَارَنَا عِنْدَهُ لَاهِيْنَ عَمَّا نَحْنُ فِيْهِ،

نہ کوئی حصہ اور نہ کوئی امید ہے۔ چلو! کل ہمارے ساتھ چلو تاکہ ابوزکریا بزرگ کی زیارت کو چلیں، اپنا دن وہیں ان کے پاس گزاریں ان حالات سے غافل ہوکر

سَاكِنِيْنَ مَعَهُ، مُقْتَدِيْنَ بِهِ۔ فَاتَّفَقَ رَأْيُنَا عَلٰى ذٰلِكَ، فَغَدَوْنَا وَصِرْنَا إِلٰى أَبِي زَكَرِيَّاءَ الزَّاهِدِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا

انہیں کے ساتھ رہ کر ان کا اتباع کریں۔ ہمارا اس پر اتفاق ہوگیا، دوسرے دن صبح ہم شیخ ابوزکریا کی طرف چلے، جب وہاں پہنچے

رَحَّبَ بِنَا وَفَرِحَ بِزِيَارَتِنَا وَقَالَ: مَا أَشْوَقَنِيْ إِلَيْكُمْ وَمَا أَلْهَفَنِيْ عَلَيْكُمْ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور ہماری زیارت سے بہت خوش ہوئے اور کہا: میں کس قدر آپ لوگوں کا مشتاق تھا اور کس قدر آپ پر حریص تھا، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے

جَمَعَنِيْ وَ إِيَّاكُمْ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ، حَدِّثُوْنِيْ مَا الَّذِيْ سَمِعْتُمْ، وَمَاذَا بَلَغَكُمْ مِنْ حَدِيْثِ النَّاسِ

مجھے اور تمہیں ایک ہی جگہ میں جمع کردیا، مجھے ان باتوں کے بارے میں بتاؤ، جو تم نے سنی ہیں اور جو تم تک لوگوں کی خبریں پہنچی ہیں

وَأَمْرِ هٰؤُلَاءِ السَّلَاطِيْنِ؟ فَرِّجُوْا عَنِّيْ وَقُوْلُوْا لِيْ مَا عِنْدَكُمْ، فَلَا تَكْتُمُوْنِيْ شَيْئًا فَمَالِيْ وَاللّٰهِ!

اور ان بادشاہوں کے بارے میں بھی بتاؤ۔ میری پریشانی کو دور کرو، جو کچھ تمہیں معلوم ہے سب بتاؤ، مجھ سے کچھ بھی نہ چھپانا، کیونکہ اللہ کی قسم! میری کوئی

مَرْعًى فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا مَا اتَّصَلَ بِحَدِيْثِهِمْ، وَاقْتَرَنَ بِخَبَرِهِمْ۔ فَلَمَّا وَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ هٰذَا الزَّاهِدِ الْعَابِدِ مَا وَرَدَ

چراگاہ نہیں ان دونوں میں مگر وہ کچھ جو ان کی بات اور حالات سے جڑی ہوئی ہے۔ جب ہم پر اس زاہد، عابد کی طرف سے وہ بات پیش آئی

، دَهِشْنَا وَاسْتَوْحَشْنَا۔ وَقُلْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا: أُنْظُرُوْا مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هَرَبْنَا وَبِأَيِّ شَيْءٍ عَلِقْنَا وَبِأَيِّ دَاهِيَةٍ

تو ہم دہشت زدہ اور متوحش (خوف میں مبتلاء) ہوگئے۔ ہم نے دل میں کہا: دیکھو! ہم کس چیز سے بھاگے؟ کس چیز میں پڑ گئے اور کس مصیبت میں

دُهِيْنَا. قَالَ: فَخَفَّفْنَا الْحَدِيْثَ وَانسَلَلْنَا. فَلَمَّا خَرَجْنَا، قُلْنَا: أَرَأَيْتُمْ مَا

گرفتار ہو گئے؟ اس بزرگ نے کہا: ہم نے گفتگو کو مختصر کیا اور اور وہاں سے کھسک گئے جب ہم وہاں سے نکلے تو ہم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے

بُلِيْنَا بِهٖ، وَمَا وَقَعْنَا عَلَيْهِ؟ "إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ" مِيْلُوا بِنَا إِلَى أَبِي عَمْرٍو الزَّاهِدِ فَلَهٗ فَضْلٌ

کس چیز میں ہم مبتلا کیے گئے اور کیسی مصیبت میں پڑ گئے "یہ تو کھلی آزمائش ہے" چلو شیخ ابو عمرو زاہد کی طرف چلتے ہیں، وہ صاحب فضل

وَعِبَادَةٌ وعِلْمٌ وَتَفَرَّدَ فِي صَوْمَعَتِهٖ حَتّٰى نُقِيْمَ عِنْدَهٗ إِلَى آخِرِ النَّهَارِ، فَقَدْ نَبَأَ بِنَا الْمَكَانُ الْأَوَّلُ،

، عبادت گزار اور صاحب علم ہیں، عبادت خانہ میں اکیلے رہنے والے ہیں، تاکہ ہم دن کے آخری حصے تک ان کے پاس ٹھہریں۔ کیوں کہ پہلی جگہ ہم سے دور رہ گئی ہے

توضیح اللغۃ:

حَظ: حصہ، اس کی جمع حظوظ۔ ... أمل: از (ن) امید کرنا، کما قال تعالی: {ویلههم الأمل فسوف یعلمون}۔ ... نزور: از (ن) زیارت کرنا، ملاقات کرنا... نظلّ: از (س) دن بھر ٹھہرنا، ہمیشہ رہنا، از (تفعل) سائے میں بیٹھنا... لاهین: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، از (ن، ف) بمعنی غافل ہونا... رحّب: فعل ماضی، از (تفعیل) مرحبا، خوش آمدید کہنا... فرِحَ: از (س) بمعنی خوش ہونا، اکڑنا، از (تفعیل و إفعال) خوش کرنا... ما ألهفَنی: از (س) فوت شدہ چیز کے ملنے پر حریص ہونا، فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کف افسوس ملنا۔ ... فرّجوا عنّی: از (تفعیل) غم کو دور کرنا، زائل کرنا، از (ض) کھولنا... لا تکتموا: نہی مخاطب، از (افتعال، ن) بمعنی پوشیدہ کرنا، چھپانا... دهشنا: از (س) بمعنی متحیر ہونا، از (إفعال وتفعیل) بمعنی مدہوش کرنا۔ ... داهیة: بمعنی مصیبت، بڑا معاملہ، بری بات، جمع دواہ۔ ... دُهینا: از (ف) مصیبت پہنچانا، عیب لگانا... مخففنا: جمع متکلم، ماضی معلوم، از (تفعیل) بمعنی بات کو مختصر کرنا... انسللنا: از (انفعال) بمعنی بھیڑ میں چپکے سے کھسک جانا، نکل جانا۔ کما قال تعالی: {یتسلّلون منکم لواذاً}۔ ... بُلینا: ماضی مجہول، از (ن) آزمائش میں آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا... صومعة: بمعنی گرجا، پہاڑ کی چوٹی جمع صوامع۔ ... نبا: از (ن) ناموافق ہونا، دور ہونا، نگاہ کا دھندلا جانا۔ ... نبا: ہمیں وہ جگہ راس نہیں آئی۔

وَبَطَلَ قَصْدُنَا فِيْمَا عَزَمْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ، فَمَشَيْنَا إِلَى أَبِي عَمْرٍو الزَّاهِدِ وَاسْتَأْذَنَّا. فَأَذِنَ لَنَا

اور جس کام کا ہم نے عزم وارادہ کیا تھا وہ ضائع ہو گیا۔ پھر ہم شیخ ابو عمرو زاہد کی طرف چلے، چنانچہ ہم نے ان سے اجازت مانگی، تو انہوں نے ہمیں اجازت دی

وَوَصَلْنَا إِلَيْهِ فَسُرَّ بِحُضُورِنَا وَهَشَّ لِرُؤْيَتِنَا وَابْتَهَجَ بِقَصْدِنَا وَأَعْظَمَ زِيَارَتَنَا۔

ہم ان کے پاس پہنچے، وہ ہماری حاضری سے خوش ہوئے، ہمیں دیکھ کر کھل اٹھے، ہمارے ارادے سے خوش ہوئے اور ہماری زیارت کو اہمیت دی

ثُمَّ قَالَ: يَا أَصْحَابَنَا مَا عِنْدَكُمْ مِنْ حَدِيثِ النَّاسِ؟ فَقَدْ وَاللهِ! طَالَ عَطَشِي إِلَى شَيْءٍ أَسْمَعُهُ،

پھر کہا: دوستو! تمہارے پاس لوگوں کی باتوں کے بارے میں کیا معلومات ہیں؟ اللہ کی قسم! میری ایسی باتوں کو سننے کی پیاس بڑھ گئی ہے،

وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ الْيَوْمِ أَحَدٌ فَأَسْتَخْبِرُهُ، وَ إِنَّ أُذُنَيَّ لَدَى الْبَابِ لِأَسْمَعَ قَرْعَةً أَوْ أَعْرِفَ حَادِثَةً،

آج میرے پاس کوئی نہیں آیا، جس سے میں خبریں پوچھوں، میرے کان دروازے پر لگے ہوئے تھے تاکہ دستک سنوں یا کسی واقعہ کے بارے میں جان سکوں

فَهَاتُوا مَا مَعَكُمْ وَمَا عِنْدَكُمْ وَقُصُّوا عَلَيَّ الْقِصَّةَ بِفَصِّهَا وَنَصِّهَا، وَدَعُوا التَّوْرِيَةَ وَالْكِنَايَةَ وَاذْكُرُوا الْغَثَّ وَالسَّمِينَ؛

پس مجھے پیش کرو جو تمہارے پاس اور تمہارے ساتھ ہے مجھ پر، اصل معاملے اور درست طریقے سے بیان کرو، چھوڑ دو توریے اور کنایہ کو اور ہر باریک اور واضح بات کو ذکر کرو؛

فَإِنَّ الْحَدِيثَ هٰكَذَا يَطِيبُ، وَلَوْلَا الْعَظْمُ مَا طَابَ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا النَّوَى مَا حَلَا التَّمْرُ، وَلَوْلَا الْقِشْرُ

کیوں کہ بات اسی طرح اچھی لگتی ہے، اگر ہڈی نہ ہوتی تو گوشت مزیدار نہ ہوتا، اگر گٹھلی نہ ہوتی تو کھجور میٹھی نہ ہوتی اور اگر چھلکا نہ ہوتا

لَمْ يُوجَدِ اللُّبُّ. فَعَجِبْنَا مِنْ هٰذَا الزَّاهِدِ الثَّانِي أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِنَا مِنَ الزَّاهِدِ الْأَوَّلِ، وَخَاطَفْنَاهُ الْحَدِيثَ وَوَدَّعْنَاهُ

تو مغز بھی نہ ہوتا۔ ہم اس دوسرے بزرگ پر پہلے بزرگ کے بہ نسبت زیادہ تعجب کرنے لگے، ہم نے اس سے بات اچک لی (چھوڑ دی)، اور انہیں الوداع کہا

توضیح اللغۃ:

فمَشَينا: از (ض) پیدل چلنا... فسُرَّ: از (س) مصدر سرورًا ہو تو بمعنی خوش ہونا... هشَّ: از (س، ض) مصدر هشاشة ہو تو بمعنی مسکرانا، بھلائی پر خوشی کا اظہار کرنا... ابتهج: از (افتعال) پُررونق ہونا، کھل اٹھنا، ہشاش بشاش ہو جانا... اذنی، أذن: بمعنی کان جمع آذان۔... قرعة: از (ف) بمعنی کھٹکھٹانا، از (ن) قرعہ میں غالب آنا، از (تفعیل) جھڑکی دینا، رنجیدہ کرنا۔... هاتوا: اسم فعل بمعنی امر حاضر، لے آو، پیش کرو... قصوا: فعل امر، از (ن) بیان کرو، بتلاو، قصہ سناو... فص: بمعنی نگینہ جمع فصوص، فصاص، أفصّ۔ از (ض) زخم کا کچھ مواد نکلنا،... نص: بمعنی مصرح کلام، انجام، انتہاء جمع نصوص۔... غث: لاغر، دبلا، ردی کلام۔ از (ض) دبلا اور کمزور ہونا۔... سمين: بمعنی موٹا، باموقع گفتگو از (س) موٹا

ہونا، از (ن) گھی ڈالنا، از (تفعیل) بمعنی موٹا کرنا، از (إفعال) موٹا ہونا، بہت گھی والا ہونا، مراد یہ ہے کہ حقیقت اور افواہ سب۔۔۔ نوی: نواۃ کی جمع بمعنی گٹھلیاں۔۔۔ لب: بمعنی ہر چیز کا خالص مغز، خالص عقل، دل جمع ألباب۔

وَخَرَجْنَا وَأَقْبَلَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ أَظْرَفَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَغْرَبَ مِن شَأْنِنَا، أُنْظُرُوا مِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ تَعْرِيْجُنَا

اور چلے آئے، ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: کیا تم نے ہماری حالت سے زیادہ عجیب تر اور ظریف تر معاملہ دیکھا؟ غور تو کرو! کہ کس چیز کی وجہ سے ہمارا جھکنا تھا،

"إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَيْبٌ" وَتَلَدَّدْنَا وَتَبَلَّدْنَا وَقُلْنَا: يَا أَصْحَابَنَا! إِنْطَلِقُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الضَّرِيْرِ وَإِنْ كَانَ مَطْرَبُهُ

(بے شک یہ تو عجیب حالت ہے) اور ہمارا متحیر ہونا اور بے وقوف بننا کس بنا پہ تھا۔ ہم نے کہا: اے ہمارے دوستو! ابوالحسن ضریر کی طرف چلو اگرچہ ان کا ٹھکانہ

بَعِيْدًا، فَإِنَّا لَانَجِدُ سُكُوْنَنَا إِلَّا مَعَهُ وَلَانَظْفَرُ بِضَالَّتِنَا إِلَّا عِنْدَهُ، لِزُهْدِهِ وَعِبَادَتِهِ وَتَوَحُّدِهِ

دور ہے لیکن ہمیں انہیں کے پاس ہی سکون حاصل ہوگا اور ہماری گمشدہ پونجی وہیں سے ہی ملے گی، بوجہ ان کی دنیا سے بے رغبتی، عبادت، خلوت،

وَشُغْلِهِ بِنَفْسِهِ مَعَ زَمَانَتِهِ فِيْ بَصَرِهِ وَوَرَعِهِ وَقِلَّةِ فِكْرِهِ فِي الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا۔

آنکھوں کی بیماری کے باوجود اپنے آپ مشغول رہنا، ان کا تقوی اور ان کا دنیا و اہل دنیا کے بارے میں کم سوچنے کی وجہ سے۔

وَطَوَيْنَا الْأَرْضَ إِلَيْهِ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَلَسْنَا حَوَالَيْهِ فِي مَسْجِدِهِ۔ وَلَمَّا سَمِعَ بِنَا

چنانچہ ہم نے ان کی طرف لمبا سفر طے کیا اور ان کے پاس پہنچ گئے اور مسجد میں ان کے اردگرد بیٹھ گئے۔ جب انہوں نے ہمارے بارے میں سنا

أَقْبَلَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا يَلْمِسُهُ بِيَدِهِ وَيُرَحِّبُ بِهِ وَيَدْعُوْ لَهُ وَيُقَرِّبُهُ، فَلَمَّا انْتَهٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا

تو ہم میں سے ہر ایک کی طرف اس طرح متوجہ ہوئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوتے اور خوش آمدید کہتے، دعا کرتے اور اسے اپنے قریب کرتے، چنانچہ جب سب سے ملاقات تمام ہوئی تو ہماری طرف متوجہ ہو کر

وَقَالَ: أَمِنَ السَّمَاءِ نَزَلْتُمْ عَلَيَّ؟ وَاللهِ لَكَأَنِّيْ وَجَدْتُ بِكُمْ مَأْمُوْلِيْ وَأَحْرَزْتُ غَايَةَ سُؤْلِيْ،

کہا: کیا تم میرے پاس آسمان سے آئے ہو؟ اللہ کی قسم! میں تمہارے اندر اپنی امید پاتا ہوں اور میں بہت سے سوال جمع کر چکا ہوں،

توضیح اللغۃ:

أظرف: بمعنی زیادہ ذہین، از (ک) خوش شکل ہونا، چالاک ہونا، ذہین ہونا۔۔۔ اعجب: اسم تفضیل بمعنی زیادہ عجیب ترین حالت۔۔۔ تعریج: از (تفعیل) بمعنی ٹیڑھا کرنا، از (س، ف) لنگڑا ہونا، از (ض، ن) بمعنی چڑھنا۔۔۔ تَلَدَّدنا: از (تفعل) بمعنی متحیر ہونا، از (تفعیل) حیران کرنا، از (س) بہت جھگڑالو ہونا، از (ن) سخت جھگڑا کرنا۔۔۔ تبلّدنا: از

(تفعل) بتکلف کند ذہن بننا، از (ک) سست ہونا، کند ذہن ہونا، از (تفعیل) بمعنی کمزور رائے والا ہونا۔۔۔ الضریر: از بمعنی اندھا، لاغر، مریض ہونا، جمع أضرار، أضراء۔۔۔ نظفر: جمع متکلم، مضارع معلوم از (س) مقصد میں کامیاب ہونا، غالب ہونا۔۔۔ زمانة: بمعنی لنجا ہونا، جسمانی قویٰ کا بے حس ہونا، از (افعال) لنجے پن میں مبتلا کرنا، کسی چیز کا زیادہ زمانہ تک باقی رہنا۔۔۔ طوینا: از (ض) طے کرنا، لپیٹنا، کما قال تعالی: {یوم نطوی السماء کطیّ السجل للکتب}۔۔۔ یلمسه: از (ض) ہاتھ سے چھونا۔۔۔ أحرزت: از (افعال) جمع کرنا، حفاظت کرنا، ذخیرہ کرنا، از (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا، از (س) پرہیز گار ہونا۔

قُولُوا لِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِيْنَ مَا عِنْدَ كُمْ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّاسِ، وَمَا عَزَمَ عَلَيْهِ هٰذَا الْوَارِدُ؛ وَمَا يُقَالُ فِيْ أَمْرِ

تم مجھ سے شرمائے بغیر جو کچھ لوگوں کی باتیں تمہیں معلوم ہیں بتاؤ، اس آنے والے شخص کے حاکم کے کیا ارادے ہیں؟ اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے

ذٰلِكَ الْهَارِبِ إِلٰى قَايِيْنَ، وَمَا الشَّائِعُ مِنَ الْأَخْبَارِ؛ وَمَا الَّذِيْ يَتَهَامَسُ بِهٖ نَاسٌ دُوْنَ نَاسٍ؟

جو قایین کی طرف بھاگ گیا ہے؟ اور لوگوں میں کیا باتیں پھیلی ہوئی ہیں؟ وہ کیا باتیں ہیں جنہیں کچھ لوگ چپکے چپکے کرتے ہیں؟

وَمَا يَقَعُ فِيْ هَوَاجِسِكُمْ وَ يَسْتَبِقُ إِلٰى نُفُوْسِكُمْ؛ فَإِنَّكُمْ بُرُدُ الْآفَاقِ وَجَوَّالَةُ الْأَرْضِ

اور تمہارے باطن میں کیا بات آ رہی ہے اور تمہارے نفوس کی طرف کیا چیز بڑھ رہی ہے؟ کیوں کہ تم اطراف عالم کی چادریں، زمین میں گھومنے پھرنے والے

وَلَقَّاطَةُ الْكَلَامِ وَيَتَسَاقَطُ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَقْطَارِ مَا يَتَعَذَّرُ عَلٰى عُظَمَاءِ الْمُلُوْكِ وَكُبَرَاءِ النَّاسِ.

اور باتیں اُچک لینے والے ہو، تمہیں اطراف سے ایسی باتیں بھی معلوم ہوتی ہیں جو بڑے بڑے بادشاہوں اور بڑے لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔

فَوَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ هٰذَا الْإِنْسَانِ مَا أَنْسَى الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ، وَمِمَّا زَادَ فِيْ تَعَجُّبِنَا أَنَّا كُنَّا نَعُدُّهٗ فِيْ طَبَقَةٍ

اس آدمی کی طرف سے ہمیں ایسی بات پہنچی جس نے ہمیں پہلے دو بزرگ بھلا دیے، اور ہمارے تعجب میں جو بات اضافہ کر رہی تھی (وہ یہ تھی) کہ ہم اسے ایسے طبقہ میں شمار کرتے تھے

فَوْقَ طَبَقَاتِ جَمِيْعِ النَّاسِ فَخَفَّفْنَا الْحَدِيْثَ مَعَهٗ وَوَدَّعْنَاهُ وَخَنَسْنَا مِنْ عِنْدِهٖ

جو لوگوں کے تمام طبقات سے بلند تھا، چنانچہ ہم نے بات مختصر کی اور انہیں الوداع کہا اور وہاں سے چھپ کر کھسک آئے

توضیح اللغۃ:

محتشمین: از (افتعال) بمعنی منقبض ہونا، غضبناک ہونا، از (تفعل) شرم کرنا، مذمت سے بچنا، از (افعال وتفعیل) شرمندہ کرنا، از (ض، ن) شرمندہ کرنا، تکلیف پہنچانا۔۔۔ یتهامس: از (تفاعل) بمعنی سرگوشی کرنا، باہم چپکے چپکے

باتیں کرنا، از (ض) آواز کو پست کرنا، آہستہ آہستہ باتیں کرنا، کما قال تعالی: {فلا تسمع إلا همسا}۔ ... هواجس: ہاجس کی جمع بمعنی اندیشہ، وسوسہ، از (ض، ن) بمعنی وسوسہ گزرنا۔ ... بُرد: برید کی جمع بمعنی قاصد، ڈاکیا۔ ... جوالة: بہت گھومنے والے، از (ن) پھرنا، چکر لگانا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو دھتکارنا، ہٹانا۔ .. لقاطة: لقطہ سے بمعنی ہر اچھی اور ردی چیز کو پانے والے، باتیں اچک لینے والے۔ .. نعدّ: از (ن) شمار کرنا، گننا۔ .. خنسنا: از (ض، ن) بمعنی چھپنا، پیچھے ہونا، علیحدہ ہونا، سکڑنا، از (افعال) بمعنی پیچھے کرنا، روکنا۔

وَطَفِقْنَا نَتَلَاوَمُ عَلَى زِيَارَتِنَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لِمَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ، وَظَهَرَ لَنَا مِنْ حَالِهِمْ

اور ہم ایسے لوگوں کی زیارت کرنے پر خود سے ملامت کرتے رہے اس وجہ سے جو ان میں ہم دیکھ چکے تھے، ہمیں ان کی حالت معلوم ہو چکی تھی

وَازْدَرَيْنَاهُمْ، وَانْقَلَبْنَا مُتَوَجِّهِيْنَ إِلَى دُوَيْرَتِنَا الَّتِي غَدَوْنَا مِنْهَا مُسْتَطْرِقِيْنَ كَالِّيْنَ، فَلَقِيْنَا فِي الطَّرِيْقِ

ہم نے انہیں حقیر سمجھا، اور اپنے اس چھوٹے سے گھر کی طرف جس سے صبح ہم نکلے تھے اس حالت میں پلٹے کہ ہم راستہ تلاش کر رہے تھے اور تھک چکے تھے۔ چنانچہ راستہ میں ہماری ملاقات

شَيْخًا مِنَ الْحُكَمَاءِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْحَسَنِ الْعَامِرِيُّ، وَلَهُ كِتَابٌ فِي التَّصَوُّفِ

حکماء میں سے ایک شیخ سے ہوئی جنکو ابو الحسن العامری کہا جاتا ہے، تصوف کے موضوع پر ان کی ایک کتاب بھی ہے

قَدْ شَحَنَهُ بِعِلْمِنَا وَ إِشَارَتِنَا وَكَانَ مِنَ الْجَوَّالِيْنَ الَّذِيْنَ نَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ

جسے انہوں نے ہمارے علوم و اشارات سے بھر دیا ہے۔ وہ ان گھومنے والوں میں سے ہیں جنہوں نے شہروں کی سیر کی

وَاطَّلَعُوْا عَلَى أَسْرَارِ اللهِ فِي الْعِبَادِ. فَقَالَ لَنَا: مِنْ أَيْنَ دَرَجْتُمْ وَمَنْ قَصَدْتُّمْ؟

اور لوگوں میں چھپے اللہ تعالی کے رازوں پر مطلع ہوئے۔ انہوں نے ہمیں کہا: تم کہاں سے آرہے ہو اور کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟

فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَسْجِدٍ وَعَصَبْنَا حَوْلَهُ وَقَصَصْنَا عَلَيْهِ قِصَّتَنَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، وَلَمْ نُخْلِفْ مِنْهَا حَرْفًا۔

ہم نے انہیں مسجد میں بٹھایا اور خود ان کے گرد بیٹھ گئے اور شروع سے آخر تک سارا واقعہ کہہ سنایا، ایک حرف بھی نہ چھوڑا۔

فَقَالَ لَنَا فِي طَيِّ هٰذِهِ الْحَالِ الطَّارِئَةِ: غَيْبٌ لَا تَقِفُوْنَ عَلَيْهِ، وَسِرٌّ لَا تَهْتَدُوْنَ إِلَيْهِ،

انہوں نے ان مصیبت زدہ حالات کو لپیٹتے ہوئے ہمیں بتایا یہ کہ ایک پوشیدہ بات ہے جسے تم نہیں جان سکتے، ایک راز ہے جس کو تم نہیں پا سکتے

توضیح اللغۃ:

طفقنا: از (س، ض) شروع فی الفعل کے لئے آتا ہے۔ .. نتلاوم: جمع متکلم مضارع، از (تفاعل) ایک دوسرے کو

ملامت کرنا... اِذدرینا: از (افتعال) بمعنی حقیر سمجھنا، قال تعالی: "ولا اقول للذین تزدری اعینکم" مستطرقین: از (استفعال) بمعنی راستہ بنانا، راستہ تلاش کرنا، صفوں کے درمیان چلنا، از (تفعیل) راستہ بنانا، از (تفعل) بمعنی چلنا... کالّین: از (ض) بمعنی تھکنا، نحوی ترکیب میں حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے... شحن: از (ف) بمعنی بھرنا، لادنا، از (س) کینہ رکھنا، از (افعال) بمعنی بھرنا، از (مفاعلہ) بغض رکھنا... نقبوا: از (ن) بمعنی جانا، خبر دینا، کھود کرید کرنا، دیوار میں سوراخ کرنا، از (ک، س) قوم کا سردار ہونا... درجتم: از (ض، ن) بمعنی چلنا، سیڑھی پر چلنا، از (س) اپنے راستہ پر چلنا، از (استفعال) قریب کرنا، از (تفعل) آہستہ آہستہ آگے بڑھنا... عصبنا: از (ض) بمعنی باندھنا، اقامت کرنا، جمع ہونا، کنایہ ہے دائرے کی شکل میں بیٹھنے سے، از (س) گوشت کا زیادہ پٹھے والا ہونا، از (تفعیل) پٹی باندھنا، ہلاک کرنا، کما قال تعالی: {لتنوأ بالعصبة، ونحن عصبة}... طیّ: مصدر از (طوی یطوی) بمعنی لپیٹنا... الطارئة: نئے پیش آنے والے حالات... تقفون: از (ض) مطلع ہونا، باخبر ہونا، گہرائی تک پہنچنا... تهتدون: جمع مذکر مخاطب، از (افتعال) بمعنی راہ پانا، معلوم کرنا۔

وَإِنَّمَا غَرَّكُمْ ظَنُّكُمْ بِالزُّهَّادِ وَقُلْتُمْ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْخَبَرُ عَنْهُمْ كَالْخَبَرِ عَنِ الْعَامَّةِ،

اور پرہیزگاروں کے بارے میں تمہارے خیال نے تمہیں دھوکے میں مبتلا کر دیا کہ تم یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کے حالات عام لوگوں کی طرح ہونا مناسب نہیں

لِأَنَّهُمُ الْخَاصَّةُ وَمِنَ الْخَاصَّةِ خَاصَّةُ الْخَاصَّةِ، لِأَنَّهُمْ بِاللّٰهِ يَلُوذُونَ وَ إِيَّاهُ يَعْبُدُونَ وَعَلَيْهِ يَتَوَكَّلُونَ

اس لیے کہ وہ خاص لوگ ہیں اور خواص میں بھی اخص الخاص ہیں، اس لیے وہ اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی پر بھروسہ کرتے ہیں،

وَإِلَيْهِ يَرْجِعُونَ وَمِنْ أَجْلِهِ يَتَهَالَكُونَ وَبِهِ يَتَمَالَكُونَ۔ قُلْنَا لَهُ: فَإِنْ رَأَيْتَ يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ!

اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی کے لیے کسی چیز کی طلب میں گرتے ہیں اور اسی کے لیے اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا: اے خیر کے معلم! اگر آپ مناسب سمجھیں

أَنْ [illegible] عَنَّا هٰذَا الْغِطَاءَ وَتَرْفَعَ هٰذَا السِّتْرَ وَتُعَرِّفَنَا مِنْهُ مَا وَهَبَ اللّٰهُ لَكَ مِنْ هٰذَا الْغَيْبِ، لِنَكُونَ

تو ہم سے یہ پردہ ہٹا دیں اور اس راز سے حجاب دور کر دیں اور ہمیں بھی وہ پہچان بتا دیں جو اللہ نے اپنے غیب سے آپ کو بخشی ہے تاکہ ہم

شَاكِرِينَ وَتَكُونَ مِنَ الْمَشْكُورِينَ۔ فَقَالَ: نَعَمْ! أَمَّا الْعَامَّةُ فَإِنَّهَا تَلْهَجُ بِحَدِيثِ كُبَرَائِهَا وَسَاسَتِهَا،

شکر گزاروں میں سے اور آپ مشکور لوگوں میں سے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! عام لوگ تو اپنے بڑوں اور سرداروں کی باتوں کے شیدا ہیں

لِمَا تَرْجُو مِنْ رَخَاءِ الْعَيْشِ وَطِيبِ الْحَيَاةِ وَسِعَةِ الْمَالِ وَدُرُورِ الْمَنَافِعِ وَاتِّصَالِ الْجَلَبِ وَنِفَاقِ السُّوقِ

اس لیے کہ وہ اس سے امیدیں باندھ لیتے ہیں آرام دہ زندگی، اچھی حیات، مال کی وسعت، منافع کی ہیر پھیر، فوائد کا حصول، گرم بازاری

وَتَضَاعُفِ الرِّبْحِ. فَأَمَّا هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الْعَارِفَةُ بِاللهِ الْعَامِلَةُ لِلّٰهِ، فَإِنَّهَا مُولَعَةٌ أَيْضًا بِحَدِيْثِ الْأُمَرَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ الْعُظَمَاءِ

اور نفع کے بڑھنے کی۔ لیکن یہ جماعت جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور ہے اور محض اللہ کی رضا کی خاطر کام کرتی ہے کیونکہ وہ بھی مالداروں اور جابروں کی باتوں سے شیفتہ اور گرویدہ ہوتے ہیں

لِتَقِفَ عَلٰى تَصَارِيْفِ قُدْرَةِ اللهِ فِيْهِمْ وَجَرَيَانِ أَحْكَامِهِ عَلَيْهِمْ

تاکہ لیکن (ان سے ان کا مقصود یہ ہوتا ہے) کہ وہ ان امراء میں اللہ کی قدرت کے مظاہر اور ان پر اللہ کے احکام کے جاری ہونے کو جان لیں

وَنُفُوْذِ مَشِيْئَتِهِ فِيْ مَحَابِّهِمْ وَمَكَارِهِهِمْ فِيْ حَالِ النِّعْمَةِ عَلَيْهِمْ وَالْاِنْتِقَامِ مِنْهُمْ.

ان پر نعمت اور ان سے انتقام کی حالت میں ان کی پسند اور ناپسند کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے نافذ ہونے سے باخبر رہیں۔

توضیح اللغۃ:

غَرَّ: از (ن) دھوکہ دینا، کما قال تعالیٰ "یاایہا الانسان ما غرک بربک الکریم"... یلوذون: از (ن) پناہ میں آنا، چھپنا... یتوکلون: از (تفعل) بمعنی بھروسہ کرنا، وکیل بنانا، از (تفعیل) بمعنی وکیل بنانا، از (ض) بمعنی سپرد کرنا، یتہالکون: از (تفاعل) ہلاک ہونا، فنا ہوا... غطاء: بمعنی پردہ، سرپوش، جمع أغطیۃ، از (ض) بمعنی چھپانا، از (تفعل وافتعال) بمعنی چھپنا... تلہج: از (س) بمعنی محبت کرنا، گرویدہ ہونا، شیفتہ ہونا، چوسنا... ساستہا: بمعنی سردار، از (ن) سیاست کرنا، سردار ہونا... درور: بہت دودھ دینے والی اونٹنی، از (ض، ن) دودھ کا زیادہ ہونا، فراوانی۔ ... نفاق السوق: گرم بازاری ہونا، از (س، ن) ختم ہونا، کم ہونا... ربح: بمعنی نفع جمع أرباح، از (س) نفع اٹھانا، از (مفاعلہ) نفع دینا، از (استفعال) نفع طلب کرنا، از (تفعیل) نفع کرانا... مولعۃ: از (افعال) بمعنی بہت محبت کرنا، شیفتہ اور گرویدہ ہونا، از (ف) جھوٹ بولنا، حق تلف کرنا... لتقف: از (ض) مطلع ہونا، معلوم کرنا... مجالھم: پسندیدگی... مکارھم: جمع مکسر اسم مفعول بمعنی غیر پسندیدگی اور مکروہ چیزیں... الانتقام: از (افتعال) بدلہ لینا۔

أَلَا تَرَوْنَهُ؟ قَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: "حَتّٰى إِذَا فَرِحُوْا بِمَا أُوْتُوْا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً

کیا تم نے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو ان کو ملی تھیں وہ خوب اترانے لگے تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا

فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ" وَبِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ يَسْتَنْبِطُوْنَ خَوَافِيَ حِكْمَتِهِ وَيَطَّلِعُوْنَ عَلٰى تَتَابُعِ نِعْمَتِهِ وَغَرَائِبِ نِقْمَتِهِ

پھر وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے"۔ اسی اعتبار سے یہ لوگ اللہ کی حکمت کے اسرار استنباط کرتے ہیں اور پے در پے نعمتوں اور عجیب و غریب سزاؤں سے مطلع ہوتے ہیں

وَهَاهُنَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ كُلَّ مُلْكٍ سِوَى مُلْكِ اللهِ زَائِلٌ، وَكُلَّ نَعِيْمٍ غَيْرَ نَعِيْمِ الْجَنَّةِ حَائِلٌ۔

اور یہاں سے وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اللہ کی بادشاہی کے علاوہ ہر بادشاہی ختم ہونے والی ہے، اور جنت کی نعمت کے علاوہ ہر نعمت فانی ہے

وَيَصِيْرُ هٰذَا كُلُّهُ سَبَبًا قَوِيًّا لَهُمْ فِي التَّضَرُّعِ إِلَى اللهِ وَاللِّيَاذِ بِاللهِ وَالْخُشُوْعِ لَهُ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللهِ

اور یہ سارے کا سارا ان کے لیے اللہ کی طرف عاجزی، اللہ سے پناہ، خشوع اور اللہ پر بھروسہ کرنے کا ایک سبب قوی بنتا ہے

وَيَنْبَعِثُوْنَ بِهٖ مِنْ حِرَانِ الْإِبَاءِ إِلَى انْقِيَادِ الْإِجَابَةِ، وَيَنْتَبِهُوْنَ مِنْ رَقْدَةِ الْغَفْلَةِ

اسی کے ذریعہ سے وہ نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت وفرمانبرداری کی طرف آتے ہیں، اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتے ہیں

وَيَكْتَحِلُوْنَ بِالْيَقْظَةِ مِنْ سُنَّةِ السَّهْوِ وَالْبِطَالَةِ، وَيَجِدُّوْنَ فِي أَخْذِ الْعَتَادِ وَاكْتِسَابِ الزَّادِ إِلَى الْمَعَادِ

بھول اور بے کار رہنے کے بجائے بیداری کا سرمہ ڈال لیتے ہیں، آخرت کی تیاری اور زادراہ کے کمانے کی کوشش کرتے ہیں

وَيَعْمَلُوْنَ فِي الْخَلَاصِ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ الْحَرِجِ بِالْمَكَارِهِ الْمَحْفُوْفِ بِالرَّزَايَا الَّذِي

اس تنگ جگہ سے نجات پانے کے لیے اعمال کرتے ہیں، جو گناہوں سے پُر ہے، مصائب سے گھری ہوئی ہوتی ہے، ایسی کہ

لَمْ يَفْلَحْ فِيْهِ أَحَدٌ إِلَّا بَعْدَ أَنْ هَدَمَهُ وَثَلَمَهُ وَهَرَبَ مِنْهُ ، وَرَحَلَ عَنْهُ إِلَى مَحَلٍّ لَا دَاءَ فِيْهِ

اس میں کوئی بھی کامیاب نہیں ہوا مگر وہ جس نے اسے گرایا، اس میں شگاف ڈالا، اور اس سے دور بھاگ گیا اور ایسی جگہ کی طرف روانہ ہوا جہاں کوئی بیماری نہیں

وَلَا غَائِلَةَ، سَاكِنُهُ خَالِدٌ وَمُقِيْمُهُ مُطْمَئِنٌّ وَالْفَائِزُ بِهٖ مُنْعَمٌ وَالْوَاصِلُ إِلَيْهِ مُكَرَّمٌ۔

نہ ہی کوئی پریشانی ہے، وہاں رہنے والا ہمیشہ رہے گا، وہاں کا مقیم مطمئن، کامیاب ہونے والا انعام یافتہ، وہاں پہنچنے والا معزز قرار دیا جائے گا

توضیح اللغۃ:

بغتۃ: اچانک ... مبلسون: اسم فاعل، از (افعال) مایوس، غمگین، پشیمان، متحیر ... یستنبطون: از (استفعال) استنباط کرنا ... خوافی: خافیۃ کی جمع، بمعنی پوشیدہ ہونا، چھپا ہوا ہونا ... نقمت: سزا، از (ض، س) سزا دینا، ملامت کرنا، عیب لگانا ... اللیاذ: مصدر، از (ن) بمعنی پناہ پکڑنا، قلعہ بند ہونا، پہاڑ میں چھپنا ... حران: از (ن، ک) مصدر ہے بمعنی اڑ جانا، از (ک) مصدر حرونۃ ہو تو بمعنی نہ بننا ... ینبعثون: از (انفعال) بمعنی جلدی کرنا، بھیجا جانا، از (ف) بھیجنا ... ینتبھون: از (افتعال، س) بمعنی نیند سے بیدار ہونا، از (ن، ک، س) مصدر، نباھۃ بشریف ہونا، مشہور ہونا، از (تفعیل) بیدار کرنا ... رقدۃ: نیند، اونگھ، از (ن)

بمعنی سونا، از (إفعال) بمعنی سلانا۔ ... یکتحلون: از (افتعال) آنکھوں میں سرمہ لگانا، از (ف، ن) سرمہ لگانا۔ ... البطالۃ: مصدر از (ن) بیکار ہونا اور باء کے فتح کے ساتھ ہو تو از (ک) سے مصدر بمعنی دلیر اور بہادر کے ہوگا... العتاد: مصدر از (ک) وہ سامان جو کسی مقصد کے لئے تیار کیا جائے... الخلاص: چھٹکارا پانا... المحفوف: ڈھانپا ہوا ہونا، کما فی ورد فی الحدیث: وحفت النار بالمکارہ... الرزایا: رزیۃ کی جمع بمعنی مصیبت۔ ... ثلم: از (ض) رخنہ ڈالنا، از (س) رخنہ پڑنا، شگاف پڑنا... داء: بیماری جمع أدواء... غائلۃ: بمعنی مصیبت، فساد، خرابی، جمع غوائل، از (افتعال) بمعنی ہلاک کرنا، اچانک پکڑ لینا، شراب کے نشے میں مدہوش ہونا۔

وَبَيْنَ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ فِي هٰذِهِ الْحَالِ وَفِيْ غَيْرِهَا فَرْقٌ، يَضِحُ لِمَنْ رَفَعَ اللهُ طَرَفَهُ إِلَيْهِ

عوام اور خواص کے درمیان اس حالت میں اور دیگر حالتوں میں فرق ہے جو اس شخص پر واضح ہو سکتا ہے جس کی نگاہ کو اللہ نے اس طرف اٹھایا (متوجہ کیا) ہو

وَفَتَحَ بَابَ السِّرِّ فِيْهِ عَلَيْهِ، وَقَدْ يَتَشَابَهُ الرَّجُلَانِ فِي فِعْلٍ وَأَحَدُهُمَا مَذْمُوْمٌ وَالْآخَرُ مَحْمُوْدٌ.

اور راز کا دروازہ اس پر کھولا ہو۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو آدمی ایک جیسا کام کرتے ہیں، لیکن ایک کا کام مذموم ہوتا ہے اور دوسرے کا محمود،

وَقَدْ رَأَيْنَا مُصَلِّيًا إِلَى الْقِبْلَةِ وَقَلْبُهُ فِيْ طَرِّ مَا فِيْ كُمِّ الْآخَرِ، فَلَا تَنْظُرُوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَى ظَاهِرِهٖ

ہم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے آدمی کو دیکھا کہ اس کا دل دوسرے کی آستین میں موجود شئی کو چوری کرنے میں لگا ہوا ہے، ہر چیز کا ظاہر تب دیکھا کرو

إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَصِلُوْا بِنَظَرِكُمْ إِلَى بَاطِنِهٖ، فَإِنَّ الْبَاطِنَ إِذَا وَاطَأَ الظَّاهِرَ كَانَ تَوَحُّدًا وَإِذَا خَالَفَهُ إِلَى الْحَقِّ كَانَ وَحْدَةً

جب تم اس کی باطن کو پرکھ چکے ہو؛ کیوں کہ باطن جب ظاہر کے موافق ہو تو یہ "رحمت" ہے اور اگر وہ حق کے لیے مخالف ہوں تو یہ "توحد" ہے

وَإِذَا خَالَفَهُ إِلَى الْبَاطِلِ كَانَ ضَلَالَةً. وَهٰذِهِ الْمَقَامَاتُ مُرَتَّبَةٌ لِأَصْحَابِهَا، وَمَوْقُوْفَةٌ عَلَى أَرْبَابِهَا، لَيْسَ لِغَيْرِ أَهْلِهَا

اور جب باطل کے لیے مخالف ہو تو یہ "گمراہی" ہے۔ اور یہ مقامات ان کے اہل کے لیے مرتب اور موقوف ہیں، کسی نااہل کے لیے

فِيْهَا نَفَسٌ وَلَا لِغَيْرِ مُسْتَحِقِّهَا مِنْهَا قَبَسٌ. قَالَ الشَّيْخُ الصُّوْفِيُّ: فَوَاللهِ مَا زَالَ ذٰلِكَ الْحَكِيْمُ يَحْشُوْ آذَانَنَا بِهٰذِهٖ وَمَا أَشْبَهَهَا،

اس میں کوئی حصہ نہیں اور غیر مستحق کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ شیخ صوفی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! وہ دانا ان جیسی باتوں سے ہمارے کان بھرتا رہا

وَ يَمْلَأُ صُدُوْرَنَا بِمَا عِنْدَهٗ حَتّٰى سُرِرْنَا وَانْصَرَفْنَا إِلَى مُتَعَشَّانَا

اور جو کچھ اس کے پاس تھا اس سے ہمارے سینے بھرتا رہا یہاں تک کہ ہم خوش ہوگئے اور اپنے آرام گاہ کی طرف اس حال میں لوٹے گا

وَقَدِ اسْتَفَدْنَا عَلٰى يَأْسٍ مِّنَّا فَائِدَةً عَظِيْمَةً لَوْ تَمَنَّيْنَا بِالْغُرْمِ الثَّقِيْلِ وَالسَّعْيِ الطَّوِيْلِ لَكَانَ الرِّبْحُ مَعَنَا

کہ ہم ناامیدی کے باوجود بہت سا فائدہ حاصل کر چکے تھے، اب اگر ہم بھاری مشقت اور لمبی کوشش کا ارادہ کرتے تو نفع ہمارے پاس

وَالزِّيَادَةُ فِي أَيْدِيْنَا۔

اور زیادتی ہمارے ہاتھوں میں تھی۔

توضیح اللغۃ:

یضح: از (ف) واضح ہونا، ظاہر ہونا، از (س) برص کے داغوں والا ہونا۔۔۔ طرفہ: بمعنی آنکھ، توجہ، کنارہ۔۔۔ طرز: بمعنی کنارہ جیب کاٹنا، جمع أطرار۔۔۔ کُمّ: آستین۔۔۔ واطأ: از (مفاعلة) بمعنی موافقت کرنا، از (س) بمعنی پاؤں سے روندنا، جماع کرنا، از (ف) آسان کرنا، از (ک) نرم ہونا، از (إفعال) روندوانا۔۔۔ توحد بمہربانی کرنا، اکیلا ہونا۔۔۔ قبس: بمعنی آگ کا شعلہ از (ض) شعلہ لینا، اقتباس کرنا، از (ک) آگ جلانا، علم سیکھنا، از (افتعال) بمعنی استفادہ کرنا، کسی سے آگ لینا۔۔۔ یحشو: از (ن) بھرنا، از (افتعال) بھر جانا، از (مفاعلہ) خارج کرنا، استثناء کرنا۔۔۔ یملا: از (ف) بھرنا۔۔۔ سُرِرنا: ماضی مجہول، از (ن) خوش کرنا۔۔۔ متعشانا: اسم ظرف بمعنی رات گزارنے کی جگہ، آرام گاہ۔۔۔ استفدنا: جمع متکلم ماضی معلوم، از (استفعال) بمعنی فائدہ حاصل کرنا۔۔۔ یأس: بمعنی ناامیدی از (س، ح) بمعنی ناامید ہونا، از (إفعال ومفاعلہ) بمعنی ناامید کرنا۔۔۔ تمنینا: جمع متکلم ماضی معلوم، از (تفعل) بمعنی تمنا کرنا، اور اگر ماضی مجہول ہو تو بمعنی اگر ہم سے تاوان کا مطالبہ کیا جاتا تب بھی ہمارا کوئی نقصان نہ ہوتا، کیونکہ ہم تو نفع حاصل کر چکے تھے۔۔۔ بالغرم: بمعنی چٹی، تاوان، وہ مال جس کا ادا کرنا ضروری ہو، کما قال تعالی: {إنا لمغرمون}۔

صلی اللہ علیہ وسلم
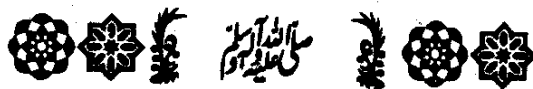
فِی سَبِیلِ السَّعَادَةِ وَالْیَقِینِ
سعادت اور یقین کی راہ میں

للامام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ

كَانَ قَدْ ظَهَرَ عِنْدِيْ أَنَّهُ لَامَطْمَعَ لِيْ فِيْ سَعَادَةِ الْآخِرَةِ إِلَّا بِالتَّقْوٰى، وَكَفِّ النَّفْسِ عَنِ الْهَوٰى،

مجھ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ آخرت کی سعادت و نیک بختی کو حاصل کرنا میرے لئے ممکن نہیں سوائے تقوی کے اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے کے،

وَأَنَّ رَأْسَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قَطْعُ عَلَاقَةِ الْقَلْبِ عَنِ الدُّنْيَا بِالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْإِنَابَةِ إِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ

اوران تمام کی بنیاد دنیا سے دلی تعلقات ختم کر کے دھوکے کے گھر سے دوری اختیار کرنے، ہمیشہ کے گھر کی طرف رجوع کرنے

وَالْإِقْبَالِ بِكُنْهِ الْهِمَّةِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَأَنَّ ذٰلِكَ لَايَتِمُّ إِلَّا بِالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ

اور مکمل طریقہ سے اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔اور یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی کہ ان سب کو بطریق کمال حاصل کرنا ممکن نہیں مگر مال وجاہ سے اعراض کر کے

وَالْهَرَبِ مِنَ الشَّوَاغِلِ وَالْعَلَائِقِ. ثُمَّ لَاحَظْتُ أَحْوَالِيْ فَإِذَا أَنَا مُنْغَمِسٌ فِي الْعَلَائِقِ،

اور مشاغل وتعلقات سے دور بھاگنے سے ہے۔پھر میں نے اپنے حالات میں غور کیا تو دیکھا کہ میں تو تعلقات میں پھنسا ہوا ہوں

وَقَدْ أَحْدَقَتْ بِيْ مِنَ الْجَوَانِبِ، وَلَاحَظْتُ أَعْمَالِيْ وَأَحْسَنُهَا التَّدْرِيْسُ وَالتَّعْلِيْمُ، فَإِذَا أَنَا فِيْهَا

اور چاروں طرف سے اس میں گھرا ہوا ہوں۔ میں نے اپنے اعمال دیکھے تو ان میں سب سے اچھا عمل درس وتدریس معلوم ہوا مگر میں تو اس میں

مُقْبِلٌ عَلٰى عُلُوْمٍ غَيْرِ مُهِمَّةٍ وَلَانَافِعَةٍ فِيْ طَرِيْقِ الْآخِرَةِ. ثُمَّ تَفَكَّرْتُ فِيْ نِيَّتِيْ فِي التَّدْرِيْسِ، فَإِذَا هِيَ

بھی میں غیر اہم علوم کی طرف متوجہ ہوں، جن کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں۔پھر میں نے تدریس میں اپنی نیت ٹٹولی تو پتہ چلا کہ وہ بھی

غَيْرُ خَالِصَةٍ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى، بَلْ بَاعِثُهَا وَمُحَرِّكُهَا طَلَبُ الْجَاهِ وَانْتِشَارُ الصِّيْتِ، فَتَيَقَّنْتُ أَنِّيْ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ،

خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کا سبب اور محرک جاہ وشہرت کا حصول ہے، تو مجھے یقین ہوگیا کہ میں ہلاکت کے کنارے پر ہوں

صاحب مضمون کا تعارف:

یہ مشہور زمانہ اللہ کے ولی ۴۵۰ھ میں ایران کے مشہور شہر تہران یا غزالہ میں پیدا ہوئے، آپ کا اسم گرامی ابو حامد محمد بن محمد بن احمد غزالی ہے، آپ کا لقب حجۃ الاسلام اور زین الدین ہے، ابتدائی تعلیم شیخ احمد بن محمد رافکانی سے حاصل کرنے کے

بعد امام غزالی نے قریب کا شہر ہونے کی وجہ سے نیشاپور کا رخ کیا، وہاں مدرسہ نظامیہ میں امام الحرمین ضیاء الدین عبدالملک جو مدرسہ بیہقیہ کے قابل ترین فضلاء میں سے تھے، سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بہت ہی کم وقت میں اس بلند مرتبہ پر فائز ہوگئے، آپ کا انتقال ۵۰۵ھ میں تہران میں صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ہوا۔

توضیح اللغۃ:

سبیل: واضح راستہ جمع سبول، سُبُل، أسبِلَۃ، أسْبُل۔ ... التجافی: از (تفاعل) بمعنی دور ہونا، از (إفعال) سخت محنت لینا، از (ن) مصدر جفاء ۃ، بمعنی ایک جگہ نہ ٹھہرنا۔ کما قال تعالی: {تتجافی جنوبہم عن المضاجع}۔ ... خلود: از (ن) بمعنی ہمیشہ رہنا، از (إفعال و تفعیل) بمعنی صاحب مرتبہ بنانا، از (تفعل) بمعنی بڑا بننا، از (ن) ناپسند طریقہ سے پیش آنا، ... العلائق: عَلاقۃ کی جمع، دوستی، تعلق از (س) اٹکنا، چمٹنا، کما قال تعالی: {خلق الإنسان من علق}۔ ... أحدقت: از (إفعال) بمعنی گھیر لینا، از (ض) بمعنی کسی کی طرف دیکھنا، گھیرنا، از (تفعیل) بمعنی گھورنا۔ ... شفا: بمعنی کنارہ جمع أشفاء۔ ... جرف: دریا کے کنارہ کا وہ حصہ جس کو پانی نے کھوکھلا کر دیا ہو جمع أجراف۔ ... ھارٍ: از (ن) گرنا، اندازہ کرنا، پھٹ جانا، از (تفعل) بمعنی گرنا، از (انفعال) گرنا، ویران ہونا، از (تفعیل) ہلاکت میں ڈالنا۔

وَأَنِّي أَشْفَيْتُ عَلَى النَّارِ، إِنْ لَمْ أَشْتَغِلْ بِتَلَافِي الْأَحْوَالِ، فَلَمْ أَزَلْ أَتَفَكَّرُ فِيهِ مُدَّةً،

اور جہنم کے کنارے آ لگوں گا اگر میں اپنے حالات کی تلافی میں مشغول نہ ہوا۔ میں ایک عرصہ تک اسی بارے میں غور کرتا رہا

وَأَنَا بَعْدُ عَلَى مَقَامِ الْاِخْتِيَارِ، أُصَمِّمُ الْعَزْمَ عَلَى الْخُرُوجِ مِنْ بَغْدَادَ وَمُفَارَقَةِ تِلْكَ الْأَحْوَالِ يَوْمًا، وَأُحِلُّ الْعَزْمَ يَوْمًا،

سوچ و بچار کے بعد میں اختیار کے اس مرحلے پر پہنچا کہ ایک دن میں اس احوال سے جدائی اور بغداد سے روانگی کا پکا ارادہ کرتا اور دوسرے دن ارادہ توڑ دیتا

وَأُقَدِّمُ فِيهِ رِجْلًا، وَأُؤَخِّرُ عَنْهُ أُخْرَى، لَا تَصْفُو لِي رَغْبَةٌ فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ بُكْرَةً، إِلَّا وَيَحْمِلُ عَلَيْهِ جُنْدُ الشَّهْوَةِ حَمْلَةً

چنانچہ گویا ایک پاؤں آگے بڑھاتا تو دوسرا اس سے پیچھے ہٹا لیتا، صبح تک طلب آخرت میں میری رغبت خالص نہ رہتی، مگر شہوات کا لشکر اس پر حملہ کر دیتا

فَيُفَتِّرُهَا عَشِيَّةً، فَصَارَتْ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا تُجَاذِبُنِي بِسَلَاسِلِهَا إِلَى الْمُقَامِ، وَمُنَادِي الْإِيمَانِ يُنَادِي: الرَّحِيلُ الرَّحِيلُ،

اور شام تک اسے سست کر دیتا، لہذا خواہشات دنیا اپنے بیڑیوں کے ذریعے مجھے ایک جگہ کی طرف کھینچتیں اور ایمان کا منادی کوچ کا اعلان کرتا

فَلَمْ یَبْقَ مِنَ الْعُمُرِ إِلَّا قَلِیْلٌ، وَبَیْنَ یَدَیْكَ السَّفَرُ الطَّوِیْلُ، وَجَمِیْعُ مَا أَنْتَ فِیْهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ رِیَاءٌ وَتَخْیِیْلٌ،

چنانچہ عمر کا تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے اور تیرے سامنے سفر لمبا ہے اور جن چیزوں میں تو لگا ہوا ہے علم و عمل وغیرہ سب ریا اور دھوکا ہیں

فَإِنْ لَمْ تَسْتَعِدَّ الْآنَ لِلْآخِرَةِ، فَمَتٰی تَسْتَعِدُّ؟ وَإِنْ لَمْ تَقْطَعِ الْآنَ هٰذِهِ الْعَوَائِقَ فَمَتٰی تَقْطَعُ؟ فَبَعْدَ ذٰلِكَ تَنْبَعِثُ الدَّاعِیَةُ،

اگر اب بھی تو نے آخرت کے لیے تیاری نہ کی تو کب کرے گا؟ اگر اب یہ تعلقات ختم نہ کیے تو کب ختم کرے گا؟ اس کے بعد شوق بڑھتا

وَیَنْجَزِمُ الْعَزْمُ عَلَی الْهَرَبِ وَالْفِرَارِ، ثُمَّ یَعُوْدُ الشَّیْطَانُ وَیَقُوْلُ: هٰذِهٖ حَالَةٌ عَارِضَةٌ، وَإِیَّاكَ أَنْ تُطَاوِعَهَا، فَإِنَّهَا سَرِیْعَةُ الزَّوَالِ،

اور بھاگنے اور دور چلے جانے کا ارادہ پختہ ہو جاتا، پھر شیطان آتا اور کہتا: یہ حالت عارضی ہے، اسے قبول نہ کر، یہ کیفیت جلد زائل ہو جائے گی

فَإِنْ أَذْعَنْتَ لَهَا وَتَرَكْتَ هٰذَا الْجَاهَ الْعَرِیْضَ وَالشَّأْنَ الْمَنْظُوْمَ الْخَالِیَ عَنِ التَّكْدِیْرِ وَالتَّنْغِیْصِ

اگر تو نے اس کا یقین کر لیا اور چھوڑ دیا اس لمبے چوڑے رتبے کو، کدورت اور بد مزگی سے پاک شان کو،

وَالْأَمْرَ الْمُسَلَّمَ الصَّافِیَ عَنْ مُنَازَعَةِ الْخُصُوْمِ، رُبَّمَا الْتَفَتَتْ إِلَیْكَ نَفْسُكَ وَلَا یَتَیَسَّرُ لَكَ الْمُعَاوَدَةُ.

جھگڑوں سے پاک صاف تسلیم و اطاعت کو، پھر شاید اس کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی لیکن واپسی آسان نہ ہوگی

توضیح اللغۃ:

أشفیتُ: از (افعال) بمعنی کنارہ پر آ لگنا، شفا مانگنا۔ ۔ ۔ أصمّ: از (تفعیل) بمعنی کر گزرنا، منع کرنے والے کی بات کو نہ سننا، بہرا کر دینا۔ کما قال تعالی: {وحسبوا أن لا تکون فتنة فعموا وصمّوا}۔ ۔ ۔ جند: جمع جنود، أجناد۔ کما قال تعالی: {وما یعلم جنود ربّک إلّا هو}۔ بمعنی لشکر، کما قال تعالی: {وإن جندنا لهم الغالبون}۔ ۔ ۔ یفتر: از (افعال) بمعنی کمزور کر دینا، از (تفعیل) سختی کے بعد نرم پڑنا، از (ن، ض) کوتاہی کرنا، نرم پڑنا۔ کما قال تعالی: {إن المجرمین فی عذاب جهنم خالدون لا یفتّر عنهم}۔ ۔ ۔ أذعنت: از (افعال، س) مطیع ہونا، فروتنی کرنا، فرماں بردار ہونا۔ کما قال تعالی: {وإن یکن لهم الحق یأتوا إلیه مذعنین}۔ ۔ ۔ التکدیر: از (تفعیل) گدلا کرنا، زندگی کا مزا کرکرا کرنا، از (س، ض، ک) گدلا، صاف کی ضد۔ ۔ ۔ تنغیص: از (تفعیل و افعال) بمعنی زندگی مکدر کر دینا، از (تفعل) زندگی کا مکدر ہونا، از (س) مراد پوری نہ ہونا، سیراب نہ ہونا۔

فَلَمْ أَزَلْ أَتَرَدَّدُ بَیْنَ تَجَاذُبِ شَهَوَاتِ الدُّنْیَا وَدَوَاعِی الْآخِرَةِ قَرِیْبًا مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، أَوَّلُهَا رَجَبُ سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَمَانِیْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ

تقریباً مسلسل چھ ماہ تک میں دنیا کی خواہشات کے کھینچاؤ اور آخرت کے اسباب کے درمیان متردد رہا، اس کا پہلا مہینہ رجب ۴۸۸ھ تھا

وَفِي هٰذَا الشَّهْرِ جَاوَزَ الْأَمْرُ حَدَّ الْاِخْتِيَارِ إِلَى الْاِضْطِرَارِ، إِذْ أَقْفَلَ اللهُ عَلَى لِسَانِي حَتّٰى اُعْتُقِلَ عَنِ التَّدْرِيسِ،

اوراس مہینہ میں تو معاملہ اختیار کی حد سے بڑھ گیا؛ اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر تالا لگا دیا حتی کہ وہ تدریس سے عاجز آگئی

فَكُنْتُ أُجَاهِدُ نَفْسِي أَنْ أُدَرِّسَ يَوْمًا وَاحِدًا تَطْيِيبًا لِقُلُوبٍ مُخْتَلِفَةٍ وَكَانَ لَا يَنْطِقُ لِسَانِي بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ

میں بہت کوشش کرتا کہ ایک دن مختلف دلوں کوخوش کرنے کے لیے پڑھاؤں، لیکن میری زبان ایک لفظ نہ بول سکتی

وَلَا أَسْتَطِيعُهَا الْبَتَّةَ. ثُمَّ أَوْرَثَتْ هٰذِهِ الْعَقْلَةُ فِي اللِّسَانِ حُزْنًا فِي الْقَلْبِ بَطَلَتْ مَعَهُ قُوَّةُ الْهَضْمِ وَمَرَاءَةُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ،

اور میں اس کی طاقت بالکل نہیں رکھتا تھا۔ پھر اس بندش نے ایسا دلی غم پہنچایا کہ اس کے ساتھ قوت ہاضمہ اور کھانے پینے کا مزا ختم ہو گیا

فَكَانَ لَا يَنْسَاغُ لِي شَرْبَةٌ وَلَا تَنْهَضِمُ لِي لُقْمَةٌ، وَتَعَدّٰى إِلَى ضُعْفِ الْقُوَى حَتّٰى قَطَعَ الْأَطِبَّاءُ طَمَعَهُمْ عَنِ الْعِلَاجِ

پھر پینے کی کوئی چیز بھلی نہ لگتی اور نہ کوئی لقمہ ہضم ہوتا، اور یہ معاملہ قوی کی کمزوری تک پہنچ گیا یہاں تک کہ طبیبوں نے علاج سے امیدیں ختم کر دیں

وَقَالُوا: هٰذَا أَمْرٌ نَزَلَ بِالْقَلْبِ وَمِنْهُ سَرٰى إِلَى الْمِزَاجِ فَلَا سَبِيلَ إِلَيْهِ بِالْعِلَاجِ إِلَّا بِأَنْ

اور کہا کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو دل تک اتر گیا ہے اور وہاں سے مزاج تک سرایت کر گیا ہے، اس کے علاج کا کوئی طریقہ نہیں، مگر یہ کہ مریض

يَتَرَوَّحَ السِّرُّ عَنِ الْهَمِّ الْمُلِمِّ. ثُمَّ لَمَّا أَحْسَسْتُ بِعَجْزِي، وَسَقَطَ بِالْكُلِّيَّةِ اخْتِيَارِي، اِلْتَجَأْتُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى،

چھپی ہوئی چیز (دل) غم وتکلیف سے راحت پالے۔ پھر جب مجھے اپنی کمزوری کا احساس ہوا اور میرا اختیار بالکل ہی ختم ہو گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف التجاء کی

اِلْتِجَاءَ الْمُضْطَرِّ الَّذِي لَا حِيلَةَ لَهُ، فَأَجَابَنِي الَّذِي يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ،

اس مجبور آدمی کی طرح جس کے پاس کوئی حیلہ نہ ہو، تو مجھے اس ذات نے جواب دیا جو مجبور کو جواب دیتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے

وَسَهَّلَ عَلٰى قَلْبِي الْإِعْرَاضَ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ وَالْأَوْلَادِ وَالْأَصْحَابِ. وَأَظْهَرْتُ عَزْمَ الْخُرُوجِ إِلٰى مَكَّةَ

تو میرے دل کے لیے جاہ ومال، اولاد اور دوستوں سے دور ہونا آسان ہو گیا اور اس طرح میں نے مکہ کی طرف نکلنے کے عزم کو ظاہر کیا

توضیح اللغۃ:

الهضم: از (ن) بمعنی غذاء کو جز وبدن ہونے کے قابل بنانا، توڑنا۔۔۔ مراءۃ: از (س، ک) بمعنی خوشگوار ہونا، از (ف) کھانے کا مفید ہونا۔ کما قال تعالی: {فكلوا هنيئاً مريئاً}۔۔۔ مزاج: بمعنی طبیعت، مزاج جمع أمزجة، از (ن)

بمعنی ملانا، از (تفاعل) باہم ملنا۔۔۔ ملم: از (افعال) بمعنی آ کر اتر پڑنا، قریب ہونا، گناہ کرنا، از (ن) جمع کرنا، کما قال تعالیٰ: {وتأکلون التراب أکلاً لمّاً}۔

وَأَنَا أُوَرِّي فِي نَفْسِي سَفَرَ الشَّامِ، حَذَرًا مِنْ أَنْ يَطَّلِعَ الْخَلِيفَةُ وَجُمْلَةُ الْأَصْحَابِ عَلَى عَزْمِي فِي الْمَقَامِ بِالشَّامِ،

جبکہ میں اپنے دل میں شام کے سفر کے لئے توریہ سے کام لے رہا تھا، اس ڈر سے کہ خلیفہ اور دوسرے اصحاب میرے شام میں ٹھہرنے کے ارادے سے واقف نہ ہوں

فَتَلَطَّفْتُ بِلَطَائِفِ الْحِيَلِ فِي الْخُرُوجِ مِنْ بَغْدَادَ عَلَى عَزْمِ أَنْ لَا أُعَاوِدَهَا أَبَدًا،

لہذا میں بغداد سے نکلنے میں مختلف طرح کے حیلے اختیار کیے اس عزم کے ساتھ کہ دوبارہ کبھی بغداد واپس نہیں آؤں گا،

وَاسْتَهْدَفْتُ لِأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِرَاقِ كَافَّةً، إِذْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مَنْ يُجَوِّزُ أَنْ يَكُونَ الْإِعْرَاضُ عَمَّا

میں تمام اہل عراق کے ائمہ کے نشانے پر تھا؛ کیوں کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس بات کو درست قرار دیتا کہ اس مرتبہ سے اعراض کرنا

كُنْتُ فِيهِ سَبَبًا دِينِيًّا، إِذْ ظَنُّوا أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْمَنْصِبُ الْأَعْلَى فِي الدِّينِ وَكَانَ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ۔

جس پر میں تھا، یہ کوئی دینی سبب ہے، کیوں کہ ان کا خیال تھا کہ یہی دین کا اعلیٰ منصب ہے، اور یہی ان کے علم کی انتہاء تھی۔

ثُمَّ ارْتَبَكَ النَّاسُ فِي الْاِسْتِنْبَاطَاتِ، وَظَنَّ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْعِرَاقِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِاسْتِشْعَارٍ مِنْ جِهَةِ الْوُلَاةِ.

پھر لوگ میرے بارے میں قیاس آرائیوں میں مختلف ہوگئے، جو عراق سے دور تھے ان کا گمان تھا کہ یہ حاکموں کی طرف سے مختلف القاب اور خاص علامات کی بناء پر ہوا

وَأَمَّا مَنْ قَرُبَ مِنَ الْوُلَاةِ . فَكَانَ يُشَاهِدُ إِلْحَاحَهُمْ فِي التَّعَلُّقِ بِي وَالْإِنْكَارِ عَلَيَّ وَ إِعْرَاضِي عَنْهُمْ

اور جو حاکموں کے قریب رہتے تھے وہ حاکموں کا میرے ساتھ تعلق رکھنے اور قریب ہونے کا اصرار اور میرا ان سے اعراض کرنے

وَعَنِ الْاِلْتِفَاتِ إِلَى قَوْلِهِمْ، فَيَقُولُونَ: هٰذَا أَمْرٌ سَمَاوِيٌّ وَلَيْسَ لَهُ سَبَبٌ إِلَّا عَيْنٌ أَصَابَتْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَزُمْرَةَ الْعِلْمِ.

اور ان کی باتوں پر توجہ نہ دینے سے واقف تھے، وہ کہتے یہ آسمانی آفت ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اہل اسلام واہل علم جماعت کو نظر لگ گئی ہے

توضیح اللغۃ:

تلطفت: از (تفعل) بمعنی نرمی برتنا، حیلہ کر کے راز معلوم کرنا، از (ک) باریک ہونا، نرم ہونا، از (تفعیل) بمعنی باریک کرنا، نرم بنانا، از (مفاعلہ) بمعنی بھلائی کرنا، نرم گفتگو کرنا۔۔۔ استھدفت: از (استفعال) بمعنی نشانہ بننا، بلند ہونا،

سیدھا کھڑا ہونا، از (ف) کمزور ہونا، جلدی کرنا، از (ن) قریب پہنچنا۔۔۔ أئمة: إمام کی جمع بمعنی پیشوا، نمونہ، واضح راستہ ،قرآن، خلیفہ، امیر لشکر، پیش امام، از (ن) امام بننا، ارادہ کرنا، از (افتعال) بمعنی اقتداء کرنا، از (استفعال) امام بنانا۔۔۔ ارتبک: از (افتعال) پھنس کے رہ جانا، کیچڑ میں گرنا، معاملہ کا پیچیدہ ہونا، از (ن) ملانا، از (س) دشوار معاملہ میں پھنسنا۔ ۔۔۔ استشعار: از (استفعال) جنگ میں خاص علامتوں سے ایک دوسرے کو پکارنا۔۔۔ الحاجھم: از (افعال) اقرار کرنا، از (ض) نزدیک ہونا، قریبی رشتہ دار ہونا۔۔۔ انکباب: از (انفعال) بمعنی لازم ہونا۔۔۔ زمرة: بمعنی جماعت، گروہ، جمع زُمَر، کما قال تعالی: {وسيق الذين اتقوا ربهم إلى الجنة زمراً}۔

فَفَارَقْتُ بَغْدَادَ، وَفَرَّقْتُ مَا كَانَ مَعِيَ مِنَ الْمَالِ، وَلَمْ أَدَّخِرْ إِلَّا قَدْرَ الْكَفَافِ، وَ قُوتَ الْأَطْفَالِ،

چنانچہ میں بغداد سے رخصت ہوا اور میرے پاس جو مال تھا، بقدر ضرورت اور بچوں کی غذاء کے لئے میں نے مال رکھ کر باقی کو تقسیم کر دیا

تَرَخُّصًا بِأَنَّ مَالَ الْعِرَاقِ مُرْصَدٌ لِلْمَصَالِحِ، لِكَوْنِهِ وَقْفًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْعَالَمِ مَالًا

اس بات کو جواز بناتے ہوئے کہ عراق کا مال مصلحتوں کے لیے ہے، کیوں کہ وہ مسلمانوں پر وقف ہے، میں نے دنیا میں اس سے اچھا مال نہیں دیکھا

يَأْخُذُهُ الْعَالِمُ لِعِيَالِهِ أَصْلَحَ مِنْهُ. ثُمَّ دَخَلْتُ الشَّامَ وَأَقَمْتُ بِهِ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ لَا شُغْلَ لِي إِلَّا الْعُزْلَةَ

جسے ایک عالم اپنے عیال کے لیے حاصل کرے۔ پھر میں شام پہنچا، وہاں تقریباً دو سال تک ٹھہرا، وہاں کوئی کام نہیں تھا سوائے خلوت کے

وَالْخَلْوَةَ وَالرِّيَاضَةَ وَالْمُجَاهَدَةَ، اِشْتِغَالًا بِتَزْكِيَةِ النَّفْسِ وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ، وَتَصْفِيَةِ الْقَلْبِ لِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى

تنہائی، محنت اور مجاہدہ کے۔ نفس کی اصلاح، اخلاق کی درستگی کے، اور دل کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے خالی کرنے میں معروف رہتا

كَمَا كُنْتُ حَصَّلْتُهُ مِنْ عِلْمِ الصُّوفِيَّةِ. فَكُنْتُ أَعْتَكِفُ مُدَّةً فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ أَصْعَدُ مَنَارَةَ الْمَسْجِدِ طُولَ النَّهَارِ

جیسا کہ علمِ تصوف میں پڑھا تھا، میں ایک عرصہ تک جامع دمشق میں اعتکاف کرتا رہا، میں سارا دن مسجد کے مینار پر چڑھا رہتا

وَأُغْلِقُ بَابَهَا عَلَى نَفْسِي. ثُمَّ دَخَلْتُ مِنْهَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَدْخُلُ كُلَّ يَوْمِ الصَّخْرَةَ وَأُغْلِقُ بَابَهَا عَلَى نَفْسِي.

اور اس کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جاتا۔ پھر میں بیت المقدس گیا، ہر روز مقام صخرہ میں جا کر دروازہ بند کر لیتا

ثُمَّ تَحَرَّكَتْ فِيَّ دَاعِيَةُ فَرِيضَةِ الْحَجِّ، وَالْاِسْتِمْدَادِ مِنْ بَرَكَاتِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَزِيَارَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

پھر دل میں فریضہ حج کی ادائیگی اور مکہ و مدینہ کی برکات حاصل کرنے کا شوق بیدار ہوا، اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کروں

بَعدَ الْفِرَاغِ مِن زِيَارَةِ الْخَلِيلِ صَلَوٰتُ اللهِ عَلَيْهِ، فَسِرْتُ إِلَى الْحِجَازِ، ثُمَّ جَذَبَتْنِي الْهِمَمُ وَدَعَوَاتُ الْأَطْفَالِ إِلَى الْوَطَنِ،

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کر لینے کے بعد، چنانچہ میں نے حجاز کی طرف سفر کیا، پھر مجھے آرزوؤں اور بچوں کی یاد نے وطن کی طرف کھینچا

توضیح اللغة:

مرصد: بمعنی گھات، جمع مراصد، مراصید، از (ن) بمعنی انتظار کرنا، گھات میں بیٹھنا، از (مفاعلہ) نگہبانی کرنا، از (افتعال وتفعل) بمعنی امید لگانا، کما قال تعالیٰ: {واقعدوا لهم كُلَّ مَرصَد}۔۔۔ تزكية: از (تفعیل) پاک کرنا، زکوۃ لینا، بڑھنا، نیک بنانا، از (ن، س) بمعنی بڑھنا، عمدہ ہونا، نیک ہونا، از (تفعل) صدقہ ادا کرنا، بڑھنا۔۔۔ الاستمداد: مدد طلب کرنا، از (ن، إفعال) مدد کرنا، کما قال تعالیٰ: {يُمدِدْكُم رَبُّكم بخَمْسَةِ آلاف}۔۔۔ وطن: اقامت گاہ، جائے سکونت، جمع أوطان، از (ض، إفعال) بمعنی اقامت کرنا، از (تفعیل واستفعال) وطن بنانا۔

فَعَاوَدْتُهُ بَعْدَ أَنْ كُنْتُ أَبْعَدَ الْخَلْقِ عَنِ الرُّجُوعِ إِلَيْهِ، وَآثَرْتُ الْعُزْلَةَ بِهِ أَيْضًا، حِرْصًا

پھر میں واپس آگیا بعد اس کے کہ میں اس وطن کی طرف واپس آنے کی نسبت سے مخلوق میں سب سے دور تھا، یہاں بھی میں نے خلوت نشینی کو ترجیح دی لالچ کرتے ہوئے

عَلَى الْخَلْوَةِ وَتَصْفِيَةِ الْقَلْبِ لِلذِّكْرِ، وَكَانَتْ حَوَادِثُ الزَّمَانِ وَمُهِمَّاتُ الْعِيَالِ، وَضَرُورَاتُ الْمَعَاشِ

اللہ کی یاد کے لئے خلوت اور دل کی صفائی پر۔ حوادثات زمانہ، بچوں کے مسائل اور ضروری معاش کی فکر

تُغَيِّرُ فِي وَجْهِ الْمُرَادِ وَتُشَوِّشُ صَفْوَةَ الْخَلْوَةِ، وَكَانَ لَا يَصْفُو لِي الْحَالُ إِلَّا فِي أَوْقَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ لٰكِنِّي مَعَ ذٰلِكَ

مقصد کے حصول کو بدل دیتی اور خلوت کی صفائی کو تشویش میں ڈال دیتی۔ میری حالت مختلف اوقات میں صاف ہوتی لیکن اس کے باوجود

لَا أَقْطَعُ طَمَعِي مِنْهَا، فَتَدْفَعُنِي عَنْهَا الْعَوَائِقُ، وَأَعُودُ إِلَيْهَا. وَدُمْتُ عَلَى ذٰلِكَ مِقْدَارَ عَشْرِ سِنِينَ،

میں اس سے اپنی لالچ ختم نہ کر پاتا، چنانچہ مجھے رکاوٹیں ان سے دور کرتیں لیکن میں پھر واپس لوٹ آتا۔ میں تقریباً دس سال تک اسی حالت پر رہا

وَانْكَشَفَتْ لِي فِي أَثْنَاءِ هٰذِهِ الْخَلَوَاتِ أُمُورٌ لَا يُمْكِنُ إِحْصَاؤُهَا وَاسْتِقْصَاؤُهَا. وَالْقَدْرُ الَّذِي أَذْكُرُهُ

ان خلوتوں کے دوران مجھ پر ایسے امور واضح ہوئے کہ ان کو گننا اور شمار کرنا ناممکن ہے اور وہ مقدار جو میں بتا رہا ہوں

لِيُنْتَفَعَ بِهِ أَنِّي عَلِمْتُ يَقِينًا أَنَّ الصُّوفِيَّةَ هُمُ السَّالِكُونَ لِطَرِيقِ اللهِ تَعَالَى خَاصَّةً. وَأَنَّ سِيَرَتَهُمْ

تاکہ اس سے نفع حاصل کیا جائے، میں نے یقین سے جان لیا کہ صرف صوفیاء کرام ہی اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے والے ہیں، ان کی سیرت

أَحْسَنُ السِّیَرِ، وَطَرِیقُهُمْ أَصْوَبُ الطُّرُقِ، وَأَخْلَاقُهُمْ أَزْكَى الْأَخْلَاقِ، بَلْ لَوْ جُمِعَ عَقْلُ الْعُقَلَاءِ وَحِكْمَةُ الْحُكَمَاءِ

ہی بہترین سیرت ہے، انہی کا راستہ ہی بہترین راستہ ہے، اور ان کے اخلاق عمدہ ہیں، بلکہ اگر عقل مندوں کی عقل، حکماء کی حکمت

وَعِلْمُ الْوَاقِفِینَ عَلَى أَسْرَارِ الشَّرْعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، لِیُغَیِّرُوا شَیْئًا مِنْ سِیَرِهِمْ وَأَخْلَاقِهِمْ،

اسرار شریعت پر واقفیت رکھنے والے علماء کے علم کو جمع کرلیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ وہ ان کی سیرت واخلاق میں کوئی تبدیلی کردیں

وَیُبَدِّلُوهُ بِمَا هُوَ خَیْرٌ مِنْهُ لَمْ یَجِدُوا إِلَیْهِ سَبِیلًا. فَإِنَّ جَمِیعَ حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ فِي ظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ

اوراس چیز سے بدل دیں جواس سے بہتر ہے تو وہ ایسا نہیں کرسکتے۔ کیوں کہ ان کی ظاہری وباطنی حرکات وسکنات

مُقْتَبَسَةٌ مِنْ نُورِ مِشْكَاةِ النُّبُوَّةِ، وَلَیْسَ وَرَاءَ نُورِ النُّبُوَّةِ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نُورٌ یُسْتَضَاءُ بِهِ.

مشکوٰۃِ نبوت سے لی ہوئی ہیں، اور نورِ نبوت کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسا نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جاسکے۔

توضیح اللغۃ:

تُشَوِّش: از (تفعیل) گڑبڑ کرنا، گڈمڈ کرنا، زخموں کی پٹی میں کام آنے والا باریک کپڑا۔۔۔ صفوۃ: از (ن) گدلے سے خالص ہونا۔۔۔ السالکون: سالک کی جمع بمعنی چلنے والا یا جانے والا راستے میں، از (ن) چلنا، داخل ہونا، کما قال تعالی: {ما سلککم فی سقر}۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
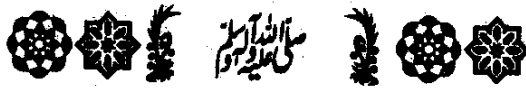
وَفَاةُ السُّلْطَانِ صَلَاحِ الدِّيْنِ الْأَيُّوْبِيِّ [1]

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی وفات

للقاضی بہاء الدین المعروف بابن شداد

وَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ السَّبْتِ وَجَدَ كَسَلًا عَظِيمًا فَمَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ حَتّٰى غَشِيَتْهُ حُمّٰى صَفْرَاوِيَّةٌ

راوی کہتے ہیں کہ جب ہفتہ کی رات آئی تو انہوں نے بہت کمزوری محسوس کی، ابھی رات آدھی نہیں ہوئی کہ آپ کو صفراوی بخار نے گھیر لیا

كَانَتْ فِيْ بَاطِنِهِ أَكْثَرَ مِنْ ظَاهِرِهِ، وَأَصْبَحَ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ سَادِسَ عَشَرَ صَفَرٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِيْنَ مُتَكَسِّلًا عَلَيْهِ أَثَرُ الْحُمّٰى،

جو باہر کی بنسبت اندر زیادہ تھا۔اور ۱۶ صفر ۵۸۹ھ ہفتے کی صبح وہ نڈھال تھے اس حال میں کہ ان پر بخار کا اثر تھا

وَلَمْ يَظْهَرْ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ لٰكِنْ حَضَرْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ. وَدَخَلَ وَلَدُهُ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ

یہ بات لوگوں پر تو ظاہر نہ کیا لیکن میں اور قاضی فاضل [2] وہاں موجود تھے۔ اور آپ کے صاحبزادے ملک الافضل [3] بھی آئے

وَطَالَ جُلُوْسُنَا عِنْدَهُ وَأَخَذَ يَشْكُوْ مِنْ قَلَقِهِ فِي اللَّيْلِ وَطَابَ بِهِ الْحَدِيْثُ إِلٰى قَرِيْبِ الظُّهْرِ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا

اور ہم کافی دیر وہیں بیٹھے رہے اور وہ رات کی پریشانی اور بے چینی کی شکایت کرتے رہے، ظہر تک یہ باتیں ہوتی رہیں، پھر ہم واپس لوٹ آئے

وَالْقُلُوْبُ عِنْدَهُ فَتَقَدَّمَ إِلَيْنَا بِالْحُضُوْرِ عَلَى الطَّعَامِ فِيْ خِدْمَةِ الْمَلِكِ الْأَفْضَلِ وَلَمْ يَكُنِ الْقَاضِيْ عَادَتُهُ ذٰلِكَ

اس حال میں کہ ہمارے دل انہیں کے پاس تھے۔ ملک الافضل کی طرف سے کھانے پر حاضر ہونے کا پیغام آیا، اور قاضی فاضل کی یہ عادت نہ تھی

---

[1] آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام یوسف بن ایوب بن شادی تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالمظفر، لقب الملک الناصر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۵۳۷ھ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ سلطان ہیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صلیبین کو تاریخی شکست دی اور بیت المقدس کو ان کے ہاتھوں سے ۹۰ سال بعد آزاد کرایا، اسی طرح مصر کو بھی جو کہ عبیدیین ملحدین کے زیر قبضہ تھا ان سے چھین کر ایک مسلم حکومت کا مرکز بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۲۷ صفر ۵۸۹ھ میں ہوئی جس کی تفصیل مضمون میں آرہی ہے۔

[2] آپ کا نام ابوعلی عبدالرحیم البیسانی العسقلانی ہے۔ آپ سلطان کے وزیر اور امور مملکت میں صاحب تدبیر ہونے کے ساتھ ساتھ سلطان کے راز دار بھی تھے آپ کی وفات ۵۹۶ھ میں ہوئی۔

[3] آپ سلطان کے سب سے بڑے بیٹے تھے آپ کا نام نور الدین علی الملک الافضل تھا، آپ کی رہائش دمشق میں رہی اور اپنے والد کے وفات کے بعد دمشق اور وہ ممالک جو ان کی طرف منسوب تھے ان کے ولی عہد مقرر ہوئے۔

فَانْصَرَفَ، وَدَخَلْتُ أَنَا إِلَى الْإِيوَانِ وَقَدْ مُدَّ الطَّعَامُ وَالْمَلِكُ الْأَفْضَلُ قَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعِهِ فَانْصَرَفْتُ

چنانچہ وہ چلے گئے اور میں محل میں چلا گیا، اس حال میں کہ کھانا لگایا گیا تھا اور ملک الافضل سلطان کی جگہ بیٹھے ہوئے تھے، تو میں واپس آ گیا

وَمَا كَانَ لِي قُوَّةٌ عَلَى الْجُلُوسِ اسْتِيحَاشًا وَبَكَى جَمَاعَةٌ تَفَاؤُلًا بِجُلُوسِ وَلَدِهِ فِي مَوْضِعِهِ

گھبراہٹ کی وجہ سے مجھ میں وہاں بیٹھنے کی طاقت نہیں تھی، ان کے بیٹے کے ان کی جگہ بیٹھنے سے شگون پکڑتے ہوئے کچھ لوگ رو پڑے

صاحب مضمون کا تعارف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام یوسف بن رافع ، آپ کی کنیت ابوالمحاسن ہے آپ کی تاریخ پیدائش ۵۳۹ھ ہے آپ ایک مضبوط عالم دین تھے، خصوصاً علم حدیث، تفسیر اور علم ادب میں خوب ملکہ حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان کے ہم مجلس اور خواص میں سے تھے اور سلطان نے سماعت حدیث آپ ہی سے کی تھی سلطان نے آپ کو امیر العساکر اور بیت المقدس (فلسطین) کا گورنر بنایا تھا، سلطان کے بعد الملک الظاہر نے بھی آپ کو وزارت کے رتبے سے نوازا اور اس کے علاوہ آپ کی دینی خدمات قابل داد ہیں، کہ حلب میں جتنے بھی مدارس تھے سب ان کی وجہ سے بنے تھے، آپ نے سلطان کی زندگی پر ایک کتاب لکھی جو "النوادر السلطانیہ والمحاسن الیوسفیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی وفات ۵۹۶ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

السبت: ہفتہ کا دن، جمع سبوت، أسبت، از (ن) بمعنی ہفتہ کے دن میں داخل ہونا، آرام کرنا، کاٹنا، از (افتعال) بمعنی ہفتہ کے دن کو عزت واحترام سے منانا۔۔۔ کسلا: از (س، تفاعل) بمعنی کاہل ہونا، سستی کرنا، از (افعال) سستی میں ڈالنا۔۔۔ غشیۃ: از (س) ڈھانپ لینا، چھا جانا، گھیر لینا۔۔۔ حمی: بمعنی بخار جمع حمیات۔۔۔ الصفراوی: صفراء کی طرف نسبت ہے، بمعنی زرد رنگ، پیلیا، یرقان کی بیماری۔۔۔ قلقۃ: بمعنی بے قراری از (س) بمعنی بے قرار ہونا، مضطرب ہونا، از (افعال) بے قرار کرنا، از (ن) حرکت دینا۔۔۔ ایوان: بمعنی محل جمع إیوانات، أواوین۔۔۔ استیحاشاً: مصدر از (استفعال) بمعنی وحشت زدہ، خوف زدہ ہونا۔۔۔ تفاؤل: از (تفاعل و تفعل) اچھا شگون لینا، از (ض) کمزور رائے والا ہونا، غلط ہونا، از (تفعیل) بمعنی غلط اور برا کہنا، فال لینا۔

ثُمَّ أَخَذَ الْمَرَضُ فِي تَزَايُدٍ مِنْ حِينَئِذٍ وَنَحْنُ نُلَازِمُ التَّرَدُّدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، وَنَدْخُلُ إِلَيْهِ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ فِي النَّهَارِ مِرَارًا

پھر اس وقت سے مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور ہم نے صبح و شام آنے کو لازم کر لیا، میں اور قاضی فاضل دن میں کئی مرتبہ آتے

وَيُعْطِي الطَّرِيقَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِي يَجِدُ فِيهَا خِفَّةً وَكَانَ مَرَضُهُ فِي رَأْسِهِ. وَكَانَ مِنْ أَمَارَاتِ انْتِهَاءِ الْعُمْرِ

جن ایام میں وہ خفت محسوس کرتے آنے کی اجازت دے دیتے، مرض آپ کے سر میں تھااور یہ آخری عمر کی نشانیوں میں سے تھی

إِذْ كَانَ قَدْ أُلِّفَ مِزَاجُهُ سَفَرًا وَحَضَرًا وَرَأَى الْأَطِبَّاءُ فَصْدَهُ، فَفَصَدُوهُ فِي الرَّابِعِ

جبکہ ان کا مزاج سفر وحضر سے مانوس ہوگیا تھااور طبیبوں نے ان کا خون نکالنا مناسب سمجھا لہذا چوتھے دن انہوں نے خون نکالا

فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ وَقَلَّتْ رُطُوبَاتُ بَدَنِهِ وَكَانَ يَغْلِبُ عَلَيْهِ الْيُبْسُ غَلَبَةً عَظِيمَةً، وَلَمْ يَزَلِ الْمَرَضُ يَتَزَايَدُ حَتَّى

جس سے ان کا مرض بڑھ گیااوران کے بدن کی رطوبت کم ہوگئیں، ان پر خشکی کا انتہائی غلبہ ہوگیا، اور مرض مسلسل بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ

اِنْتَهَى إِلَى غَايَةِ الضُّعْفِ. وَلَقَدْ جَلَسْنَا فِي سَادِسِ مَرَضِهِ وَأَسْنَدْنَا ظَهْرَهُ إِلَى مِخَدَّةٍ وَأُحْضِرَ مَاءٌ فَاتِرًا

کمزوری اپنی انتہا تک پہنچ گئی۔ ہم مرض کے چھٹے دن بیٹھے ہوئے تھے اورانہیں تکیہ کا سہارا دیکر بٹھایا اور اُبلا ہوا نیم گرم پانی پیش کیا گیا

لِيَشْرَبَهُ عَقِيبَ شُرْبِ دَوَاءٍ لِتَلْيِينِ الطَّبِيعَةِ فَشَرِبَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدَ الْحَرَارَةِ فَشَكَا مِنْ شِدَّةِ حَرَارَتِهِ

تا کہ دوائی کے بعد پی لیں اورطبیعت نرم ہوجائے، آپ نے پانی پیا مگر بہت زیادہ گرم پایا تو پانی کی گرمی کی شکایت کی

وَعُرِضَ عَلَيْهِ مَاءٌ ثَانٍ فَشَكَا مِنْ بَرْدِهِ وَلَمْ يَغْضَبْ وَلَمْ يَصْخَبْ وَلَمْ يَقُلْ سِوَى هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ:

پھر دوسرا پانی پیش کیا گیا، تو آپ نے اس کے زیادہ ٹھنڈا ہونے کی شکایت کی، نہ غصہ ہوئے، نہ خفگی کا اظہار کیا صرف اتنا کہا کہ:

سُبْحَانَ اللهِ! أَلَا يُمْكِنُ أَحَدًا تَعْدِيلُ الْمَاءِ؟ فَخَرَجْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ مِنْ عِنْدِهِ وَقَدِ اشْتَدَّ بِنَا الْبُكَاءُ

سبحان اللہ! کیا کسی کے لئے بھی معتدل پانی لانا ممکن نہیں ہے؟ میں اور قاضی فاضل ان کے پاس سے اٹھ آئے، اس حال میں کہ ہماری آنکھیں آبدیدہ ہو رہی تھیں

توضیح اللغة:

تزايد: از (تفاعل) دن بدن اضافہ ہونا... الترَدّد: مصدر، از (تفعل) بمعنی آنا جانا، اقامت نہ کرنا، بار بار آنا... أمارات: أمارة کی جمع بمعنی علامات۔... أُلِّفَ: از (تفعیل) ماضی مجہول، بمعنی مانوس ہونا... فصد: مصدر از (ض) بمعنی رگ کھولنا، از (افتعال) بمعنی رگ کھلنا، از (تفعل) بمعنی خون بہنا... اسندناه: جمع متکلم ماضی معروف از (افعال) بمعنی سہارا دینا، آسرا دے کر بٹھانا... فاتر: بمعنی کم حرارت والا، از (ن) نیم گرم ہونا، سست پڑ جانا، کما قال تعالی: {يسبحون الليل والنهار لا يفترون}... لتلين: مصدر از (تفعیل) بمعنی نرمی اور تروتازگی کا پیدا ہونا... یغضب: از (س) غصہ ہونا، از (افعال) ناراض کرنا... یصخب: از (س) بمعنی شور مچانا، چلانا، از (تفاعل) باہم شور مچانا۔

وَالقَاضِي الفَاضِلُ يَقُولُ لِي: أَبْصِرْ هٰذِهِ الأَخْلَاقَ الَّتِي قَدْ أَشْرَفَ المُسْلِمُونَ عَلَى مُفَارَقَتِهَا. وَاللهِ لَوْ أَنَّ

قاضی فاضل نے مجھے کہا: دیکھو! یہ وہ اخلاق ہیں جن کے ترک کی وجہ سے مسلمان ہلاکت کے قریب ہو چکے ہیں، اللہ کی قسم! اگر

هٰذَا بَعْضُ النَّاسِ لَضَرَبَ بِالقَدَحِ رَأْسَ مَنْ أَحْضَرَهُ. وَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فِي السَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَالثَّامِنِ

یہ واقعہ کسی اور آدمی کے ساتھ پیش آتا تو وہ پانی لانے والے کے سر میں پیالہ مار دیتا۔ ان کا مرض چھٹے، ساتویں اور آٹھویں دن مزید بڑھ گیا

وَلَمْ يَزَلْ يَتَزَايَدُ وَيَغِيبُ ذِهْنُهُ. وَلَمَّا كَانَ التَّاسِعُ حَدَثَتْ عَلَيْهِ غَشْيَةٌ وَامْتَنَعَ مِنْ تَنَاوُلِ المَشْرُوبِ

اور مسلسل بڑھتا ہی چلا گیا اور ان کا ذہن بھٹکنے لگا۔ جب نواں دن ہوا تو آپ پر غشی طاری ہوئی اور پینے سے بھی رُک گئے

فَاشْتَدَّ الخَوْفُ فِي البَلَدِ وَخَافَ النَّاسُ وَنَقَلُوا الأَقْمِشَةَ مِنَ الأَسْوَاقِ وَغَشِيَ النَّاسَ مِنَ الكَآبَةِ وَالحُزْنِ مَا لَا يُمْكِنُ حِكَايَتُهُ.

چنانچہ شہر میں خوف پھیل گیا اور لوگ ڈر گئے، بازاروں سے تاجروں نے سامان منتقل کر لیا اور لوگوں پر اتنا غم و پریشانی چھا گئی جسے بیان کرنا ناممکن ہے

وَلَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَالقَاضِي الفَاضِلُ نَقْعُدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ مِنَ اللَّيْلِ ثُلُثُهُ أَوْ قَرِيبٌ مِنْهُ ثُمَّ

میں اور قاضی فاضل ہر رات وہیں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ یا اس کے قریب وقت گزر جاتا، پھر

نَحْضُرُ فِي بَابِ الدَّارِ فَإِنْ وَجَدْنَا طَرِيقًا دَخَلْنَا وَشَاهَدْنَاهُ وَانْصَرَفْنَا. وَإِلَّا عَرَّفُونَا أَحْوَالَهُ

گھر کے دروازے کے پاس جاتے اگر راستہ مل جاتا تو اندر چلے جاتے اور انہیں دیکھ کر واپس آ جاتے، وگرنہ گھر کے اندر کے لوگ ہمیں احوال بتا دیتے

وَكُنَّا نَجِدُ النَّاسَ يَتَرَقَّبُونَ خُرُوجَنَا إِلَى أَنْ يَلَاقُونَا حَتَّى يَعْرِفُوا أَحْوَالَهُ مِنْ صَفَحَاتِ وُجُوهِنَا.

اور ہم لوگوں کو اس حال میں دیکھتے کہ وہ ہمارے نکلنے کے منتظر رہتے یہاں تک کہ ہم سے ملتے اور ہمارے چہروں کی حالت سے سلطان کے احوال جان لیتے تھے۔

وَلَمَّا كَانَ العَاشِرُ مِنْ مَرَضِهِ حُقِنَ دَفْعَتَيْنِ وَحَصَلَ مِنَ الحُقْنِ رَاحَةٌ وَحَصَلَ بَعْضُ خِفَّةٍ وَتَنَاوَلَ مِنْ مَاءِ الشَّعِيرِ

اور جب ان کے مرض کا دسواں دن ہوا تو انہیں دو مرتبہ حقنہ کیا گیا، حقنہ سے آپ کو کچھ راحت اور سکون ملا، اور آپ نے جَو کا پانی پیا

مِقْدَارًا صَالِحًا وَفَرِحَ النَّاسُ فَرَحًا شَدِيدًا فَأَقَمْنَا عَلَى العَادَةِ إِلَى أَنْ مَضَى مِنَ اللَّيْلِ هَزِيعٌ.

اچھی خاصی مقدار میں اور لوگ بھی بہت خوش ہو گئے۔ ہم حسب عادت وہیں رُکے رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا

ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى الدَّارِ فَوَجَدْنَا جَمَالَ الدَّوْلَةِ إِقْبَالًا فَالْتَمَسْنَا مِنْهُ تَعْرِيفَ الحَالِ المُسْتَجَدِّ فَدَخَلَ

پھر ہم دروازے کی طرف آئے تو سامنے سے جمال الدولہ کو آتے ہوئے پایا، ہم نے ان سے تازہ صورت حال پوچھی تو وہ اندر چلے گئے

توضیح اللغۃ:

اشرف: از (افعال) ہلاک ہونا، چڑھنا، بلند ہونا... قدح: پیالا، پینے کا برتن، جمع أقداح۔ ... ذهن: عقلی قوت، سمجھ، حافظہ، جمع أذہان، از (ف) بمعنی سمجھنا، تیزیٔ خاطر میں غالب آنا۔ .. القمشة: سامان تجارت، گھر کا سامان رذیل لوگ، گھٹیا چیز قماش کی جمع ہے۔ ... كآبة: از (س) غمگین ہونا، شکستہ دل ہونا... غشية: از (ف) بے ہوش ہو جانا۔ ... تناول: از (تفاعل) نوش فرمانا، پینا، حاصل کرنا... يترقبون: از (تفعل) انتظار کرنا... ان يلاقونا: جمع مذکر غائب، مضارع معلوم، از (مفاعلہ) ملاقات کرنا... صفحات: صفحة کی جمع، بمعنی چہرے کے سامنے کا حصہ، والصفح: ترک التثریب، یعنی سرزنش نہ کرنا، درگزر کرنا، کما قال تعالی: {فاعفوا واصفحوا حتی یأتی اللہ بأمرہ}۔ ... حقن: حقنۃ، ہر وہ دوا جو پیٹ صاف کرنے کے لئے مریض کی مقعد سے چڑھائی جائے، از (ض، ن) حقنہ سے علاج کرنا، روک لینا، از (افتعال) بمعنی رکنا، حقنہ کا استعمال کرنا۔ ... شعير: بمعنی جو جمع شعیرات۔ ... هزيع: رات کا ایک حصہ جمع ہزع۔ ... المتسنا: از (افتعال) بمعنی درخواست کرنا، عرض کرنا، التماس کرنا... المستجد: از (ض) تازہ ترین، وجود میں آنا، نیا ہونا،

وَأَنفَذَ إِلَيْنَا مَعَ الْمَلِكِ الْمُعَظَّمِ تُورَانشَاهُ جَبَرَهُ اللهُ تَعَالَى أَنَّ الْعِرْقَ قَدْ أَخَذَ فِي سَاقَيْهِ فَشَكَرْنَا اللهَ تَعَالَى عَلَى ذٰلِكَ

اور ملک المعظم توران شاہ (اللہ تعالی ان کو مستحکم کرے) کے ساتھ واپس آئے اور بتایا کہ پسینہ پنڈلیوں تک آ رہا ہے، چنانچہ ہم نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا

وَالْتَمَسْنَا مِنْهُ أَنْ يَمَسَّ بَقِيَّةَ قَدَمِهِ وَيُخْبِرَنَا بِحَالِهِ فِي الْعِرْقِ فَتَفَقَّدَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَذَكَرَ أَنَّ

اور ہم نے درخواست کی کہ ان کے پاؤں چھو کر پسینہ کے بارے میں ہمیں بتائیں، توانہوں نے جائزہ لیا، پھر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ

الْعِرْقَ سَابِغٌ وَانْصَرَفْنَا طَيِّبَةً قُلُوبُنَا. ثُمَّ أَصْبَحْنَا فِي الْحَادِيْ عَشَرَ مِنْ مَرَضِهِ وَهُوَ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ مِنْ صَفَرٍ،

پسینہ بہت بہہ رہا ہے، پھر ہم دلی اطمینان کے ساتھ واپس آ گئے۔ پھر ان کی بیماری کے گیارہویں دن جو کہ چھبیس صفر بنتی ہے

حَضَرْنَا بِالْبَابِ وَسَأَلْنَا عَنِ الْأَحْوَالِ فَأُخْبِرْنَا بِأَنَّ الْعِرْقَ أَفْرَطَ حَتّٰى نَفَذَ فِي الْفِرَاشِ ثُمَّ فِي الْحَصِيْرِ

ہم دروازے کے پاس گئے اور احوال دریافت کیا، توہمیں بتایا گیا کہ پسینہ اتنا بہہ رہا ہے کہ بستر سے ہوتا ہوا چٹائی تک پہنچ گیا ہے

وَتَأَثَّرَتْ بِهِ الْأَرْضُ وَأَنَّ الْيُبْسَ قَدْ تَزَايَدَ تَزَايُدًا عَظِيْمًا وَحَارَتْ فِي الْقُوَّةِ الْأَطِبَّاءُ. وَلَمَّا

اور زمین بھی متاثر ہوئی ہے اور جسم کی رطوبت بہت حد تک خشک ہوگئی ہے (اس قدر خشکی کے باوجود) سلطان کے جسم کی توانائی اور قوت پر اطباء حیران تھے، اور جب

كَانَتْ لَيْلَةُ الْأَرْبِعَاءِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِن صَفَرٍ وَهِيَ الثَّانِيَةُ عَشَرَةَ مِنْ مَرَضِهِ إِشْتَدَّ مَرَضُهُ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهُ

ستائیس صفربدھ کی رات آئی، جو ان کی بیماری کا بارھواں دن تھا تومرض بہت بڑھ گیااوران کی قوت کمزور ہوگئی

وَوَقَعَ مِنَ الْأَمْرِ فِي أَوَّلِهِ وَحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ النِّسَاءُ وَاسْتَحْضَرْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الفَاضِلُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَابْنُ الزَّكِيِّ

معاملہ اپنی پہلی حالت پر آ گیا، ہمارے اوران کے درمیان عورتیں حائل ہوگئیں، میں، قاضی فاضل اورابن ذکی نے اس رات حاضر ہونا چاہا،

وَلَمْ يَكُنْ عَادَتُهُ الْحُضُوْرَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَحَضَرَ بَيْنَنَا الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ وَأَمَرَ أَنْ نَّبِيْتَ عِنْدَهُ

حالانکہ ان کی عادت اس وقت آنے کی نہیں تھی، ملک افضل ہمارے پاس آئے اورہمیں حکم دیا کہ ہم آج رات ان کے پاس گزاریں

توضیح اللغۃ:

انفذ: واحد مذکر غائب، ماضی معلوم از (افعال) باہر نکلنا... العرق: بفتح العین بمعنی پسینہ وبکسرہ بمعنی رگ... ساق: پنڈلی... تفقد: از (تفعل) تلاش کرنا، جانچنا، اچھی طرح معلوم کرنا... جبرہ اللہ: ضروریات پوری کر دینا، غنی کر دینا... سابغ: از (ن) وسیع ہونا، پورا ہونا، از (افعال) بمعنی پورا کرنا... طیب: معنی خوش ہونا، اچھا ہونا... افرط: از (افعال) پھیلنا، بڑھ جانا... الحصیر: بمعنی چٹائی، بوریا، جمع حصر اور أحصِرة... فراش: بمعنی بچھونا، کشادہ زمین، جمع فُرُش... حارت: از (ن) بمعنی حیران ہونا، از (تفعیل) بمعنی حیران کرنا۔

فَلَمْ يَرَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ ذٰلِكَ رَأْيًا، فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَظِرُوْنَ نُزُوْلَنَا مِنَ الْقَلْعَةِ فَخَافَ إِنْ لَمْ نَنْزِلْ أَنْ

قاضی فاضل نے اس رائے کومناسب نہ سمجھااس لئے کہ لوگ ہمارے قلعے سے اترنے کے انتظار میں تھے اور یہ ڈرتھا کہ اگرہم نہ نکلتے تو

يَقَعَ الصَّوْتُ فِي الْبَلَدِ وَرُبَمَا نَهَبَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَرَأَى الْمَصْلَحَةَ فِي نُزُوْلِنَا

شہرمیں آوازیں بلند ہوجائیں گی اورخطرہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کولوٹنے لگ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے لوٹ جانے میں ہی مصلحت دیکھی

وَاسْتِحْضَارِ الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرَ إِمَامِ الْكَلَّاسَةِ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ لِيَبِيْتَ بِالْقَلْعَةِ، حَتّٰى إِذَا احْتُضِرَ رَحِمَهُ اللهُ بِاللَّيْلِ

اورکلاسہ کے امام شیخ ابوجعفر کو بلالیا جائے اوروہ بہت نیک آدمی تھے تاکہ وہ قلعہ پر رات گزاریں۔ یہاں تک کہ جب نزع کا وقت رات میں آجائے

حَضَرَ عِنْدَهُ وَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النِّسَاءِ وَذَكَّرَهُ الشَّهَادَةَ وَذِكْرَ اللهِ تَعَالٰى فَفُعِلَ ذٰلِكَ وَنَزَلْنَا

تووہ وہاں موجود ہوں تاکہ سلطان اورعورتوں کے درمیان حائل ہوجائے، اوران کوکلمہ شہادت کی تلقین کرے اوراللہ تعالیٰ کی یاد کرائے، چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔ ہم نیچے اُتر آئے

وَكُلٌّ مِّنَّا يَوَدُّ فِدَائَهُ بِنَفْسِهِ. وَبَاتَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَلَى حَالِ الْمُنْتَقِلِيْنَ إِلَى اللهِ تَعَالَى. وَالشَّيْخُ

اس حال میں کہ ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میرا نفس سلطان کی جان کے بدلے فدیہ بن جائے۔ یہ رات انہوں نے اللہ کی طرف منتقل ہونے والوں کی حالت پر گزاری اور شیخ

أَبُو جَعْفَرَ يَقْرَأُ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُهُ اللهَ تَعَالَى وَكَانَ ذِهْنُهُ غَائِبًا مِنْ لَيْلَةِ التَّاسِعِ لَا يَكَادُ يُفِيقُ إِلَّا فِي أَحْيَانٍ.

ابوجعفران کے پاس بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے اور ان کو اللہ کی یاد دلاتے رہے، مگر ان کا ذہن نویں رات سے غائب تھا، کبھی کبھی ہوش آتا،

وَذَكَرَ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرَ أَنَّهُ لَمَّا انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: "هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ"

شیخ ابوجعفر بتاتے ہیں کہ جب وہ تلاوت کرتے ہوئے "هو الله الذی لا إله إلا هو عالم الغيب والشهادة" تک پہنچے

سَمِعَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ: "صَحِيْحٌ". وَهٰذِهِ يَقْظَةٌ فِي وَقْتِ الْحَاجَةِ وَعِنَايَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِهِ

تو انہوں نے سنا کہ سلطان کہہ رہے تھے "یہ بات صحیح ہے"۔ یہ ضرورت کے وقت تھوڑی سی بیداری اللہ تعالیٰ کی عنایت و مہربانی تھی

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ. وَكَانَتْ وَفَاتُهُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ صَفَرٍ

اس پر اللہ کا شکر ہے۔ ان کی وفات ستائیس صفر بدھ کے دن نماز فجر کے بعد

سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ. وَبَادَرَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ، وَوَصَلْتُ وَقَدْ مَاتَ

۵۸۹ھ میں ہوئی۔ قاضی فاضل جلدی سے طلوع صبح کے بعد وفات کے وقت پہنچ چکے تھے، اور جب میں پہنچا تو سلطان وفات پا چکے تھے

توضیح اللغۃ:

بقع الصوت: کنایہ ہے اس سے کہ لوگوں میں سلطان کی وفات کی خبر پھیل جائے گی۔۔۔ قلعة: بڑا ٹیلہ، قلعہ، پناہ گاہ، جمع قلاع، قلوع۔ از (ف) اکھاڑنا۔۔۔ نهب: از (ف، س، ن) بمعنی لوٹ مار کرنا، مال غنیمت لوٹنا، از (مفاعلہ) بمعنی دوڑنے میں مقابلہ کرنا۔۔۔ استحضار: از (استفعال) بمعنی بلانا، حاضری چاہنا، حاضر ہونا۔۔۔ لیبیت: واحد مذکر غائب مضارع معلوم از (ض) رات گزارنا۔۔۔ احتضر: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، از (افتعال) بمعنی قریب المرگ ہونا۔۔۔ یود: از (س) محبت کرنا، چاہنا، پسند کرنا۔۔۔ فداءة: مصدر، از (ض) قربان کرنا، فدیہ دینا، مال دے کر قید سے چھڑانا۔۔۔ یفیق: از (افعال) ہوش میں آنا۔۔۔ یقظة: بمعنی بیداری، از (س) بیدار ہونا، از (افعال) بیدار کرنا، چوکنا کرنا، از (تفعل) بمعنی بیدار ہونا۔

۔۔۔ عنایة: مہربانی، خاص توجہ، فکر مند ہونا۔۔۔ بادر: از (ن، مفاعلة، تفاعل) جلدی کرنا،

وَانْتَقَلَ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ وَمَحَلِّ كَرَمِهِ وَجَزِيْلِ ثَوَابِهِ. وَلَقَدْ حُكِيَ لِيْ أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَ الشَّيْخُ أَبُوْ جَعْفَرَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ کی رضا، ان کے کرم کی جگہ اور بڑے ثواب کی طرف منتقل ہو چکے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب شیخ ابو جعفر اس آیت پر پہنچے

"لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ". تَبَسَّمَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَسَلَّمَهَا إِلَى رَبِّهِ. وَكَانَ يَوْمًا لَمْ يُصَبِ الْإِسْلَامُ

"لا إله إلا هو عليه توكلت" تو آپ مسکرائے، چہرہ چمک اٹھا اور جان اپنے پروردگار کے سپرد کردی۔ یہ ایسا (پُر مصیبت) دن تھا کہ اسلام

وَالْمُسْلِمُوْنَ بِمِثْلِهِ مُنْذُ فَقَدُوا الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِيْنَ، وَغَشِيَ الْقَلْعَةَ وَالْبَلَدَ وَالدُّنْيَا مِنَ الْوَحْشَةِ مَا

اور مسلمانوں کو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی وفات کے بعد اس جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ اور حال یہ تھا کہ قلعہ، شہر اور پوری دنیا کو ایسی وحشت نے گھیر لیا جسے

لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ تَعَالَى. وَبِاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ أَنَّهُمْ يَتَمَنَّوْنَ فِدَاءَهُ بِنُفُوْسِهِمْ

اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کی قسم! میں نے بعض لوگوں کو یہ تمنا کرتے ہوئے سنا کہ ہم ان کے بدلے اپنی جان کا فدیہ دیتے ہیں

وَمَا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا عَلٰى ضَرْبٍ مِنَ التَّجَوُّزِ وَالتَّرَخُّصِ إِلَّا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَإِنِّيْ

اور ایسی باتیں اس دن سے پہلے میں صرف مجازی طور پر اور جان چھڑانے کے لیے سنا کرتا تھا؛ کیوں کہ میں

عَلِمْتُ مِنْ نَفْسِيْ وَمِنْ غَيْرِيْ أَنَّهُ لَوْ قُبِلَ الْفِدَاءُ لَفَدٰى بِالنَّفْسِ. ثُمَّ جَلَسَ وَلَدُهُ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ

اپنے اور دوسروں کے بارے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر فدیہ قبول کیا جاتا تو وہ جان کا فدیہ دے دیتے۔ پھر ان کے بیٹے ملک افضل

لِلْعَزَاءِ فِي الْإِيْوَانِ الشِّمَالِيِّ وَحُفِظَ بَابُ الْقَلْعَةِ إِلَّا عَنِ الْخَوَاصِّ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالْمُعَمَّمِيْنَ.

تعزیت کے لیے محل کی شمالی جانب بیٹھ گئے اور قلعے کا دروازہ امراء اور دستار بند لوگوں کے علاوہ کے لیے بند کردیا گیا

وَكَانَ يَوْمًا عَظِيْمًا وَقَدْ شَغَلَ كُلَّ إِنْسَانٍ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْحُزْنِ وَالْأَسَفِ وَالْبُكَاءِ وَالْاِسْتِغَاثَةِ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى غَيْرِهِ

وہ دن بہت سخت تھا، کہ ہر آدمی غم، رنج، افسوس، رونے اور آہ و بکا میں اتنا مشغول تھا کہ وہ دوسرے کی طرف دیکھنے سے بھی غافل رہا

توضیح اللغۃ:

انتقل: از (افتعال) رحلت کرنا، کوچ کرنا۔۔۔ حکی: واحد مذکر غائب ماضی مجہول از (ض) حکایت کرنا، نقل کرنا۔۔۔ تبسّم: از (تفعل) بمعنی مسکراہٹ ظاہر کرنا، ہنسنا۔۔۔ قال تعالی: "فتبسم ضاحکا من قولها"۔۔۔ جزیل: بمعنی

بہت بڑی، وافر مقدار، از (ک) بڑا ہونا، موٹا ہونا، از (ض) دو ٹکڑے کرنا، از (افعال) بمعنی بہت دینا۔۔۔ تھلل: از (ن) خوش ہونا، کما قال تعالی: {وما أهل به لغير الله}، از (تفعل) لا الہ الا اللہ کہنا، از (تفعل) بمعنی چمک اٹھنا، از (افعال) بمعنی نیا چاند نکلنا۔ ... لم يصب: جحد مجہول، از (افعال) بمعنی مصیبت پہنچنا۔۔ فقدوا: از (ض) گم پانا، معدوم ہونا۔۔ الراشدين: راشد کی جمع، حق کے راستے پر چلنے والا۔۔۔ فِداء: جو مال چھڑانے کے لئے دیا جائے، کسی کو یوں کہنا کہ میں تجھ پر قربان ہوں۔ کما قال تعالی: {فإما منا بعد وإما فداء}۔ از (ض) فدیہ دینا، کما قال تعالی: {وفديناه بذبح عظيم}۔۔۔ التجوز: مصدر، از (تفعل) مجاز مراد لینا ... الترخص: گنجائش، جان چھڑانا۔۔۔ المعمّين: از (تفعيل) اسم مفعول بمعنی وہ سردار جس کو قوم نے سردار اور مقتدیٰ مان لیا ہو۔۔۔ الحزن: رنج، غمگین، جمع احزان۔۔۔

وَحُفِظَ الْمَجْلِسُ عَنْ أَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شَاعِرٌ أَوْ يَتَكَلَّمَ فِيهِ فَاضِلٌ وَوَاعِظٌ. وَكَانَ أَوْلَادُهُ يَخْرُجُونَ مُسْتَغِيثِينَ إِلَى النَّاسِ

اور مجلس کو اس سے محفوظ رکھا گیا کہ اس میں کوئی شاعر شعر پڑھے، کوئی عالم اور واعظ گفتگو کرے۔ ان کی بیٹے لوگوں کی طرف روتے ہوئے نکلے

فَتَكَادُ النُّفُوسُ تَزْهَقُ لِهَوْلِ مَنْظَرِهِمْ. وَدَامَ الْحَالُ عَلَى هٰذَا إِلَى مَا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ. ثُمَّ

تو اس ہولناک منظر کو دیکھ کر نفوس نکلنے کے قریب ہوگئے۔ ظہر کے بعد تک یہی صورت حال باقی رہی۔ پھر

اشْتَغَلَ بِتَغْسِيلِهِ وَتَكْفِينِهِ فَمَا أَمْكَنَنَا أَنْ نُدْخِلَ فِي تَجْهِيزِهِ مَا قِيمَتُهُ حَبَّةٌ وَاحِدَةٌ إِلَّا بِالْقَرْضِ

غسل دینے اور کفن پہنانے میں مصروف ہوگئے، ہمارے لیے ممکن نہ ہوا کہ قرض لئے بغیر ان کی تجہیز میں کوئی چیز شامل کریں

حَتّٰى فِي ثَمَنِ التِّبْنِ الَّذِي بُلَّتِ الطِّينُ، وَغَسَّلَهُ الدَّوْلَعِيُّ الْفَقِيهُ. وَنَهَضْتُ إِلَى الْوُقُوفِ عَلَى غُسْلِهِ فَلَمْ تَكُنْ لِي قُوَّةٌ

حتی کہ اس بھوسہ کی قیمت بھی جس کے ساتھ مٹی تر کی گئی ہو۔ اور انہیں فقیہ الدولعی نے غسل دیا۔ میں غسل کے لیے اٹھا لیکن اتنی طاقت نہ تھی

تَحَمُّلُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ وَأُخْرِجَ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي تَابُوتٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَوْطٍ.

کہ اس منظر کو برداشت کرسکوں، اور نماز ظہر کے بعد میت کو ایک تابوت میں لایا گیا جسے معمولی کپڑوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔

وَكَانَ ذٰلِكَ وَجَمِيعُ مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ فِي تَكْفِينِهِ قَدْ أَحْضَرَهُ الْقَاضِي الْفَاضِلُ مِنْ وَجْهِ حِلٍّ عَرَفَهُ.

یہ سب کچھ اور کفن کے دوران جن کپڑوں کی ضرورت تھی سارے قاضی فاضل نے حلال طریقہ کی کمائی سے مہیا کیے تھے،

وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَ مُشَاهَدَتِهِ وَعَظُمَ مِنَ الضَّجِيجِ وَالْعَوِيلِ مَا شَغَلَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ أَرْسَالًا.

انہیں دیکھ کر شور بلند ہوا اور اتنی چیخ و پکار ہوئی جس نے لوگوں کو نماز جنازہ سے مشغول کردیا، چنانچہ لوگوں نے گروہ در گروہ نماز جنازہ ادا کی

توضیح اللغۃ:

حفظ: از (س) محفوظ رکھنا... ینشد: از (افعال) شعر کہنا... مستعین: از (استفعال) مدد کو پکارنا، چلانا... تذھق: از (ف) بمعنی نکلنا، تباہ ہونا، ہلاک ہونا، از (افعال) بمعنی ختم کرنا، کما قال تعالی: {وتزھق أنفسھم وھم کافرون}... ھول: جمع أھوال، ہؤول، بمعنی خوف، از (ض) گھبراہٹ میں ڈالنا، از (تفعل) خوفناک ہونا، از (استفعال) خوفناک پانا... تغسیل: از (تفعیل) بمعنی دھونے میں مبالغہ کرنا، بہت جماع کرنا، از (ض) دھونا، از (افتعال) بمعنی غسل کرنا، نہانا... تکفین: از (تفعیل) میت کو کفن دینا، چھپانا... حبۃ: بمعنی دانہ، کنایہ ہے کہ ان کی ملکیت میں معمولی مقدار بھی مال ودولت نہ تھی، جمع حبوب... تبن: بمعنی بھوسہ، بڑا پیالہ، جمع أتبان، تبون، از (ن) بمعنی بھوسہ کا چارہ دینا، از (س) بمعنی ذکی ہونا، از (تفعیل) بمعنی گودام میں بھوسہ رکھنا... بلّت: از (ن) تر کرنا، از (س) فتح مند ہونا، از (ض) اچھا ہونا، از (تفعیل) بمعنی تر کرنا، از (تفعل) تر ہونا... مسجّی: از (تفعیل) بمعنی چھپانا، ڈھانپنا... فوط: جمع فُوَط، وہ کپڑا جس سے ہاتھ پونچھے جائیں، گھٹیا، ردی اور معمولی قیمت کا کپڑا... الضجیج: آہ وبکا، چیخ وپکار... عویل: بمعنی چیخ کے ساتھ گریہ، زاری... ارسالاً: رَسل کی جمع، بمعنی آدمیوں کا گروہ، ہر چیز گلہ۔

وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَمَّ بِالنَّاسِ الْقَاضِي مُحْيِي الدِّينِ بنُ الزَّكِيِّ، ثُمَّ أُعِيْدَ إِلَى الدَّارِ الَّتِي فِي الْبُسْتَانِ

سب سے پہلے قاضی محی الدین بن الزکی نے امامت کروائی۔ پھر آپ کو دوبارہ اس گھر کی طرف لایا گیا جو ایک باغیچے میں تھا

وَكَانَ مُتَمَرِّضًا بِهَا وَدُفِنَ فِي الصُّفَّةِ الْغَرْبِيَّةِ مِنْهَا. وَكَانَ نُزُولُهُ فِي حُفْرَتِهِ قَدَّسَ اللهُ رُوحَهُ وَنَوَّرَ ضَرِيحَهُ

یہیں آپ بیمار رہے اور اس کے مغربی چبوترے میں دفن کیے گئے۔ آپ کو قبر میں اتارنے کا وقت "اللہ ان کی روح کو پاک کریں اور قبر کو منور کریں"

قَرِيبًا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ. ثُمَّ نَزَلَ فِي أَثْنَاءِ النَّهَارِ وَلَدُهُ الْمَلِكُ الظَّافِرُ وَعَزَّى النَّاسَ فِيهِ وَسَكَّنَ قُلُوبَ النَّاسِ

عصر کی نماز کے قریب تھا، پھر دن میں ان کا بیٹا ملک ظافر آئے اور لوگوں سے تعزیت کی جس سے لوگوں کے دلوں کو اطمینان ہوا

وَكَانَ النَّاسُ قَدْ شَغَلَهُمُ الْبُكَاءُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِالنَّهْبِ وَالْفَسَادِ فَمَا وَجَدَ قَلْبٌ إِلَّا حَزِيْنٌ، وَلَا عَيْنٌ إِلَّا بَاكِيَةٌ

لوگوں کو رونے نے لوٹنے اور فتنہ فساد سے روکے رکھا، کوئی دل ایسا نہ تھا جو پریشان نہ ہو، کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو،

إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ. ثُمَّ رَجَعَ النَّاسُ إِلَى بُيُوتِهِمْ أَقْبَحَ رُجُوعٍ، وَلَمْ يَعُدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا نَحْنُ حَضَرْنَا

الا ماشاء اللہ۔ پھر لوگ بری حالت میں گھروں کو لوٹے، اور جانے کے بعد اس رات میں کوئی ایک بھی واپس نہیں آیا مگر ہم حاضر رہے

وَقَرَأْنَا وَجَدَّدْنَا حَالًا مِنَ الْحُزْنِ. وَاشْتَغَلَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ بِكِتَابَةِ الْكُتُبِ إِلَى عَمِّهِ وَإِخْوَتِهِ

تلاوت کی اور غم تازہ ہوگیا۔ اس دن ملک افضل اپنے چچا اور بھائیوں کی طرف خط لکھنے میں معروف رہے

يُخْبِرُهُمْ بِهٰذَا الْحَادِثِ. وَفِي الْيَوْمِ الثَّانِي جَلَسَ لِلْعَزَاءِ جُلُوسًا عَامًّا وَطَلَقَ بَابَ الْقَلْعَةِ لِلْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ

تاکہ انہیں بھی اس حادثہ کی اطلاع دیں۔ اگلے دن وہ تعزیت کرنے والوں کے لیے عمومی مجلس میں بیٹھے اور فقہاء وعلماء کے لیے قلعہ کے دروازہ کھول دیا

وَتَكَلَّمَ الْمُتَكَلِّمُونَ وَلَمْ يَنْشُدْ شَاعِرٌ، ثُمَّ انْفَضَّ الْمَجْلِسُ فِي ظُهْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاسْتَمَرَّ الْحَالُ فِي حُضُورِ النَّاسِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً

واعظین نے بیان کیے اور کسی شاعر نے شعر نہیں پڑھا، پھر ظہر کے قریب تعزیتی مجلس برخاست ہوئی اور صبح وشام لوگوں کی آمد برقرار رہی

وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالدُّعَاءِ لَهُ. رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے اور ان کے لیے دعاء رحمت کرتے رہے۔ اللہ ان پر رحم فرمائیں۔

وَاشْتَغَلَ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ بِتَدْبِيرِ أَمْرِهِ وَمُرَاسَلَةِ إِخْوَتِهِ وَعَمِّهِ.

ملک افضل حکومت کے معاملات اور چچا اور بھائیوں کو خطوط لکھنے میں مشغول ہوگئے۔

ثُمَّ انْقَضَتْ تِلْكَ السُّنُونَ وَأَهْلُهَا ۔ فَكَأَنَّهَا وَكَأَنَّهُمْ أَحْلَامُ

پھر گزر گئے وہ سال اور ان کے لوگ ۔ گویا کہ وہ سال اور وہ لوگ خواب تھے

توضیح اللغۃ:

بستان: بمعنی باغ جمع بساتین۔ ... حفرۃ: بمعنی گڑھا، قبر، جمع حُفَر۔ ... ضریحہ: از (ف) بمعنی قبر کھودنا، از (ن) کساد بازاری کرنا... عزّی: از (تفعیل) مصیبت پر صبر دلانا، تعزیت کرنا... سکّن: از (تفعیل) اطمینان دلانا... لم یعد: جحد معلوم، از (ن) واپس لوٹنا... طلق: از (ض) کھولنا... انفضّ: از (انفعال) شیٔ کا ٹوٹنا، متفرق ہونا، ختم ہونا، مجلس کا برخاست ہونا، کما قال تعالی: {ولو کنت فظًّا غلیظ القلب لانفضّوا من حولک}۔ ... انقضت: از (انفعال) بمعنی گزر جانا... أحلام: حُلم کی جمع بمعنی خواب، جھوٹی آرزو۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
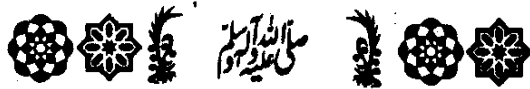
عُلُوُّ الْھِمَّۃِ
بلند ہمتی

لعبد الرحمن بن الجوزی

مَا ابْتُلِیَ الْإِنْسَانُ قَطُّ بِأَعْظَمَ مِنْ عُلُوِّ ھِمَّتِہٖ. فَإِنَّ مَنْ عَلَتْ ھِمَّتُہٗ یَخْتَارُ الْمَعَالِیَ،

انسان اپنی بلند ہمتی سے بڑھ کر اور کسی چیز سے نہیں آزمایا گیا؛ اس لیے کہ جس کی ہمت بلند ہوگی وہ بلند مراتب اختیار کرتا ہے،

وَقَدْ لَا یُسَاعِدُ الزَّمَانُ، وَقَدْ تَضْعُفُ الْاٰلَۃُ. فَیَبْقٰی فِیْ عَذَابٍ. وَ إِنِّیْ أُعْطِیْتُ مِنْ عُلُوِّ الْھِمَّۃِ طَرَفًا

پھر کبھی تو زمانہ (احوال) مدد نہیں کرتا اور کبھی ذریعہ کمزور ہوتا ہے اور وہ تکلیف میں پڑا رہ جاتا۔ مجھے بھی بلند ہمتی میں سے تھوڑا سا حصہ ملا ہے،

فَأَنَا بِہٖ فِیْ عَذَابٍ، وَلَا أَقُوْلُ لَیْتَہٗ لَمْ یَکُنْ فَإِنَّہٗ إِنَّمَا یَحْلُو الْعَیْشُ بِقَدْرِ عَدَمِ الْعَقْلِ،

جس کی وجہ میں آزمائش میں رہتا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کاش ایسا نہ ہوتا؛ اس لیے کہ جتنی عقل کم ہو زندگی اتنی مزیدار ہوتی ہے

وَالْعَاقِلُ لَا یَخْتَارُ زِیَادَۃَ اللَّذَّۃِ بِنُقْصَانِ الْعَقْلِ. وَلَقَدْ رَأَیْتُ أَقْوَامًا یَصِفُوْنَ عُلُوَّ ھِمَمِھِمْ،

عقلمند آدمی عقل کی کمی کے بدلے لذت کی زیادتی اختیار نہیں کرتا۔ میں نے بہت ساری اقوام کو دیکھا کہ وہ بلند ہمتی کی تعریفیں کرتے ہیں،

فَتَأَمَّلْتُھَا فَإِذَا بِھَا فِیْ فَنٍّ وَاحِدٍ. وَلَا یُبَالُوْنَ بِالنَّقْصِ فِیْمَا ھُوَ أَھَمُّ. قَالَ الرَّضِیُّ:

لیکن جب میں نے اس میں غور کیا تو وہ صرف ایک ہی فن (حال) میں ہے۔ کہ وہ لوگ اہم امور میں نقصان کی پرواہ نہیں کرتے۔ رضی نے کہا:

وَلِکُلِّ جِسْمٍ فِی النُّحُوْلِ بَلِیَّۃٌ	وَبَلَاءُ جِسْمِیْ مِنْ تَفَاوُتِ ھِمَّتِیْ
ہر جسم کے لیے لاغری میں مصیبت ہے	اور میرے جسم کی مصیبت میری ہمت کا مختلف ہونا ہے

فَنَظَرْتُ فَإِذَا غَایَۃُ أَمَلِہِ الْإِمَارَۃَ. وَکَانَ أَبُوْ مُسْلِمٍ الْخُرَاسَانِیُّ فِیْ حَالِ شَبِیْبَتِہٖ لَا یَکَادُ یَنَامُ،

پھر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی آرزو کی انتہاء حکومت ہے۔ ابو مسلم خراسانی اپنے زمانہ نوجوانی میں سوتے نہیں تھے

صاحب مضمون کا تعارف:

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن الجوزی اپنے زمانہ میں علم حدیث، تاریخ اور فن خطابت کے علامہ اور امام تھے، ابن جوزی کے نام سے مشہور ہوئے، آپ نے متعدد علوم میں تصنیفات لکھیں، آپ کی ولادت ایک قول کے مطابق تقریباً ۵۰۸ھ

اور ایک قول کے مطابق ۵۱۰ھ میں ہوئی، ۱۲ رمضان المبارک ۵۹۷ھ کی شب جمعہ کو بغداد میں آپ کا انتقال ہوا۔

توضیح اللغة:

ابتلی: ماضی مجہول، از (افتعال) آزمایا جانا... قط: یہ ظرفِ زمان ہے اور یہ منفی کے لئے خاص ہے، زمانہ ماضی میں نفی کی عموم کے لئے آتا ہے... یختار: از (افتعال) پسند کرنا... المعالی: جمع ہے معلاة ہے، بمعنی شرافت و بلندی... لایساعد: لا نافیہ ہے اور یساعد فعل مضارع، از (مفاعله) بمعنی مددگار ہونا... آلة: بمعنی ذرائع، اسباب، اوزار، جمع آلات، آل... عدم: بمعنی فقدان، نیستی، عدم وجود... نقصان: بمعنی کمی، از (ن) بمعنی کم ہونا، گھٹنا، از (تفعیل) بمعنی کم کرنا، از (تفعل) مذمت کرنا، عیب گوئی کرنا... طرفاً: جمع اطراف بمعنی کنارہ، حصہ... یحلوا: از (ن) میٹھا ہونا، خوشگوار ہونا... یصفون: از (ض) صفت بیان کرنا، تعریف کرنا... فن: بمعنی قسم، حال، جمع فنون، أفنان، از (ن) مزین کرنا، مشقت میں ڈالنا، از (تفعیل) بمعنی جدا جدا کرنا... نحول: بمعنی کمزوری، دبلا ہونا، از (ن، س، ک) بمعنی کمزور ہونا، از (ف) مصدر نحلاً: بمعنی دینا، غلط بات منسوب کرنا، از (إفعال و تفعیل) بمعنی دینا، از (افتعال) منسوب ہونا... تفاوت: از (تفاعل) بمعنی مختلف ہونا، دور ہونا، از (ن) تجاوز کرنا، گزرنا، وقت کا جاتا رہنا۔ کما قال تعالی: {ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت}... امل: جمع امال بمعنی امید۔

فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: ذِهْنٌ صَافٍ، وَهَمٌّ بَعِيدٌ، وَنَفْسٌ تَتُوْقُ إِلَى مَعَالِي الْأُمُوْرِ، مَعَ عَيْشٍ

ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ذہن صاف ہے، دور کا ارادہ ہے اور نفس بلندیوں کا شوق رکھتا ہے، ایسی زندگی کے ساتھ

كَعَيْشِ الْهَمَجِ الرُّعَاعِ. قِيلَ: فَمَا الَّذِي يُبَرِّدُ غَلِيلَكَ؟ قَالَ: اَلظَّفْرُ بِالْمُلْكِ.

جو احمقوں اور گھٹیا لوگوں کی زندگی کی طرح ہے؟ پوچھا گیا: کون سی چیز آپ کی آگ کو ٹھنڈا کر سکتی ہے؟ فرمایا: حکومت پر کامیابی۔

قِيلَ: فَاطْلُبْهُ. قَالَ: لَا يُطْلَبُ إِلَّا بِالْأَهْوَالِ. قِيلَ: فَارْكَبِ الْأَهْوَالَ. قَالَ: اَلْعَقْلُ مَانِعٌ.

کہا گیا: پھر اسے طلب کریں، فرمایا: وہ صرف مصیبتوں کے ساتھ طلب کی جا سکتی ہے۔ کہا گیا: کہ آپ بھی مشقت برداشت کریں، فرمایا: عقل روکتی ہے

قِيلَ: فَمَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: سَأَجْعَلُ مِنْ عَقْلِي جَهْلًا، وَأُحَاوِلُ بِهِ خَطَرًا لَايُنَالُ إِلَّا بِالْجَهْلِ.

پوچھا گیا: پھر آپ کیا کریں گے؟: فرمایا: میں عقل سے جہالت برتوں گا اور اس کے ذریعے ایسے خطرے کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا جو جہالت سے ہی حاصل ہوتا ہے

وَأُدَبِّرُ بِالْعَقْلِ مَا لَا يُحْفَظُ إِلَّا بِهٖ، فَإِنَّ الْأُخْمُوْلَ أَخُو الْعَدَمِ. فَنَظَرْتُ إِلٰى حَالِ هٰذَا الْمِسْكِيْنِ

اور عقل کے ذریعے ایسی تدبیر کرونگا جس کی حفاظت صرف عقل کے ذریعے ہوتی ہو، اس لئے کہ کمزوری مفلسی کا بھائی ہے، چنانچہ میں نے اس مسکین کے حالات پر غور کیا

فَإِذَا هُوَ قَدْ ضَيَّعَ أَهَمَّ الْمُهِمَّاتِ وَهُوَ جَانِبُ الْآخِرَةِ. وَانْتَصَبَ فِيْ طَلَبِ الْوِلَايَاتِ. فَكَمْ فَتَكَ وَقَتَلَ؟

تو اچانک اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے اہم معاملات کو ضائع کردیا، جو آخرت کا حصہ ہیں اور حکومتوں کی تلاش میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کتنوں کو غفلت میں پکڑا اور قتل کیا!

حَتّٰى نَالَ بَعْضَ مُرَادِهٖ مِنْ لَذَّاتِ الدُّنْيَا. ثُمَّ لَمْ يَتَنَعَّمْ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِ سِنِيْنَ.

یہاں تک کہ اس نے حاصل کرلیا دنیا کی لذتوں میں سے کچھ لذتوں کو، لیکن پھر اس میں وہ آٹھ سال سے زیادہ یہ ناز ونعمت والی زندگی نہ گزار سکا

ثُمَّ اغْتِيْلَ، وَنَسِيَ تَدْبِيْرَ الْعَقْلِ، فَقُتِلَ وَمَضٰى إِلَى الْآخِرَةِ عَلٰى أَقْبَحِ حَالٍ. وَكَانَ الْمُتَنَبِّيْ يَقُوْلُ:

پھر وہ پکڑا گیا، اور عقل کی ساری تدابیر بھول گیا، چنانچہ مارا گیا اور بہت بری حالت میں آخرت کی طرف چل پڑا۔ متنبی کہتا تھا کہ:

توضیح اللغۃ:

ھم: از (ن) قصد کرنا، ارادہ کرنا۔۔۔ تَتَوَّق: از (تفعل) بمعنی شائق ہونا، آرزومند ہونا، از (ن) شائق ہونا، جلدی کرنا۔۔۔ الھَمَج: ہمجۃ کی جمع بمعنی بے وقوف لوگ، ناکارہ لوگ، جمع أہماج۔۔۔ رعاع: بمعنی کمینہ اور رذیل لوگ۔۔۔ یبرّد: از (تفعیل) بمعنی ٹھنڈا کرنا۔۔۔ غلیل: بمعنی سخت پیاسا، سخت پیاس، سوز محبت، از (ض) کینہ سے سینے کا پُر ہونا قال تعالیٰ "ونزعنا ما فی صدورھم من غل"۔۔۔ انظفر: کامیاب ھونا۔۔۔ خطرا: قریب ہلاکت چیز، خطرے میں پڑنا۔۔۔ جمع أخطار، از (ن) خوف پیش آنا، از (ک) عالی مرتبہ ہونا، از (افعال) بمعنی خطرہ میں ہونا۔۔۔ احاول: واحد متکلم مضارع، از (مفاعلہ) حاصل کرنا۔۔۔ خمول: از (ن) پوشیدہ ہونا، گمنام ہونا، از (افعال) گمنام کرنا، بے قدر کرنا۔۔۔ جانب: بمعنی پہلو، گوشہ، جمع جوانب۔۔۔ فتک: از (ن، ض) غفلت میں قتل کرنا، یا پکڑنا، دلیر ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی کھلم کھلا قتل کرنا۔۔۔ نسی: از (س) بھولنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی بھلانا، فراموش کرنا۔

وَفِي النَّاسِ مَنْ يَرْضٰى بِمَيْسُوْرِ عَيْشِهٖ	وَمَرْكُوْبُهٗ رِجْلَاهُ وَالثَّوْبُ جِلْدُهٗ
بعض لوگ اس زندگی کی سہولت پر راضی ہوتے ہیں	ان کے پاؤں ان کی سواری، اور ان کی جلد ان کے کپڑے ہوتے ہیں
وَلٰكِنَّ قَلْبًا بَيْنَ جَنْبَيَّ مَا لَهٗ	مَدًى يَنْتَهِيْ بِيْ فِيْ مُرَادٍ أَحُدُّهٗ
لیکن میرے پہلو میں ایسا دل ہے جس کی،	کوئی انتہاء نہیں کہ جو مجھے ایسی مراد تک پہنچادے جس کو میں متعین کرتا ہوں

تَرَى جِسْمَهُ يَكْسِي شُفُوفًا تَرُبُّهُ ۔ فَيَخْتَارُ أَن يَكْسِي دُرُوعًا تَهُدُّهُ

تو اس کے جسم کو دیکھا گا کہ باریک کپڑے پہناہے جو اس کے پرورش کرتے ہیں ۔ وہ ایسی زرہوں کو پہننا پسند کرے گا جو اس کو منہدم کر دے

فَتَأَمَّلْتُ هٰذَا الْآخِرَ فَإِذَا نَهْمَتُهُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالدُّنْيَا فَحَسْبُ. وَنَظَرْتُ إِلَى عُلُوِّ هِمَّتِي فَرَأَيْتُهَا عَجَبًا.

پھر میں نے اس آخری فقرے پر غور کیا تو اس مقصود تک پہنچ گیا کہ اس کو صرف اس چیز کی حاجت ہے جس کا تعلق دنیا سے ہے، اور میں نے اپنی بلند ہمتی کی طرف دیکھا تو وہ مجھے عجیب لگی

وَذٰلِكَ أَنَّنِي أَرُومُ مِنَ الْعِلْمِ مَا أَتَيَقَّنُ أَنِّي لَا أَصِلُ إِلَيْهِ. لِأَنَّنِي أُحِبُّ

اور وہ یوں کہ میں علم میں سے وہ چاہتا ہوں جس کا مجھے یقین ہے کہ میں وہ حاصل نہیں کرسکتا، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ

نَيْلَ كُلِّ الْعُلُومِ عَلَى اخْتِلَافِ فُنُونِهَا. وَأُرِيدُ اسْتِقْصَاءَ كُلِّ فَرْدٍ. هٰذَا أَمْرٌ يَعْجِزُ الْعُمُرُ عَنْ بَعْضِهِ.

مختلف علوم میں سے ہر علم حاصل کروں، اور ہر ایک میں انتہاء تک پہنچوں اور یہ ایسا کام ہے کہ اس کے کچھ حصے سے بھی عمر عاجز ہے

فَإِنْ عُرِضَ لِي ذُو هِمَّةٍ فِي فَنٍّ قَدْ بَلَغَ مُنْتَهَاهُ رَأَيْتُهُ نَاقِصًا فِي غَيْرِهِ. فَلَا أَعُدُّ هِمَّتَهُ تَامَّةً. مِثْلُ الْمُحَدِّثِ

اگر میرے سامنے کوئی بلند ہمت آجائے جو کہ کسی فن کی انتہا تک پہنچا ہوا ہو تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس کے علاوہ میں وہ ناقص ہے، چنانچہ میں اس کی ہمت کو ہمت تامہ نہیں کہتا مثلاً: محدث ہو

فَاتَهُ الْفِقْهُ وَالْفَقِيهِ فَاتَهُ عِلْمُ الْحَدِيثِ. فَلَا أَرَى الرِّضَى بِنُقْصَانٍ مِنَ الْعُلُومِ إِلَّا حَادِثًا عَنْ نَقْصِ الْهِمَّةِ.

تو فقہ اس سے فوت ہوتی ہے۔ فقیہ ہو تو علم حدیث اس سے فوت ہوتا ہے۔ چنانچہ میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جو علوم میں سے کسی علم کی کمی پر راضی ہو مگر یہ نقصان اس کی کم ہمتی میں سے ہے

توضیح اللغۃ:

یسوّر: اسم مفعول، از (ض) نرم ہونا، آسان ہونا... أحدّہ: واحد متکلم مضارع، از (ن) حد مقرر کرنا...

یکسی: کپڑے پہننا از (ض) کپڑے پہننا، شریف ہونا... جلد: بمعنی کھال، جمع جلود، أجلاد۔ ...

تربہ: از (ن) پرورش کرنا، تربیت کرنا۔ ... دروعا: دِرع کی جمع بمعنی زرہ۔ ... تَهُدُّ: از (ن) بمعنی دھماکے سے گرانا، از (س، ض) کمزور ہونا، بوڑھا ہونا، از (تفعیل) بمعنی ڈرانا... نهمته: مقصود، انتہاء، حرص، شوق، از (س) حریص ہونا...

أروم: از (ن) ارادہ کرنا، طلب کرنا، رَوم را کے فتح کے ساتھ بمعنی کان کی لو، اور رُوم شہر کا نام ہے کما قال تعالی: {الم، غُلبت الروم}۔ ... نیل: مقصود، از (ض، س) بمعنی مطلوب کو حاصل کرنا، پانا، از (افعال) حاصل کرانا۔ ...

استقصاء: از (استفعال) بمعنی مسئلہ کی تہہ تک جانا، اول تا آخر کوئی چیز وصول کرنا۔

ثُمَّ إِنِّي أَرُوْمُ نِهَايَةَ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ. فَأَتُوْقُ إِلَى وَرَعِ بِشْرٍ، وَزَهَادَةِ مَعْرُوْفٍ، وَهٰذَا مَعَ مُطَالَعَةِ التَّصَانِيْفِ

پھر میں چاہتا ہوں کہ علم پر مکمل عمل کروں، تو مجھے (ابونصر) بشر (بن حارث) کے تقویٰ اور (ابو محفوظ) معروف (بن فیروز کرخی) کے زہد کی طرف اشتیاق ہوا اور یہ کتابوں کے مطالعہ

وَإِفَادَةِ الْخَلْقِ وَمُعَاشَرَتِهِمْ بَعِيْدٌ. ثُمَّ إِنِّي أَرُوْمُ الْغِنَى عَنِ الْخَلْقِ

لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور ان کے ساتھ حسنِ معاشرت کرنے کے ساتھ ساتھ بہت دور کی بات ہے۔ پھر میں مخلوق سے استغناء کا خواہشمند ہوں

وَأَسْتَشْرِفُ الْإِفْضَالَ عَلَيْهِمْ، وَالْاِشْتِغَالُ بِالْعِلْمِ مَانِعٌ مِنَ الْكَسْبِ. وَقَبُوْلُ الْمِنَنِ مِمَّا تَأْبَاهُ الْهِمَّةُ الْعَالِيَةُ.

اور ان پر احسان کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں، مگر علمی کاموں میں معروف ہونا مال کمانے سے روکتا ہے اور بلند ہمتی احسان قبول کرنے سے انکار کرتی ہے

ثُمَّ إِنِّي أَتُوْقُ إِلَى طَلَبِ الْأَوْلَادِ. كَمَا أَتُوْقُ إِلَى تَحْقِيْقِ التَّصَانِيْفِ، لِبَقَاءِ الْخَلَفَانِ نَائِبَيْنِ عَنِّي بَعْدَ التَّلَفِ.

پھر مجھے طلب اولاد کا بھی شوق ہے، جیسا کہ مجھے تصانیف کا شوق ہے؛ تاکہ میری وفات کے بعد دونوں (کتب، اولاد) میرے نائب ہوں

توضیح اللغۃ:

اروم: واحد متکلم: از (ن) ارادہ کرنا، خواہشمند ہونا... زھادۃ: مصدر، از (ک) بمعنی کسی چیز کو بے رغبتی سے ترک کر دینا... استشرف: واحد متکلم، از (استفعال) قابل شرف، بلندی و برتری کا ذریعہ سمجھنا... الافضال: مصدر، از (افعال) فضل کرنا، احسان کرنا... تاباہ: واحد مونث غائبہ مضارع معلوم، از (ابی، یابی) بمعنی انکار کرنا... التلف: ضائع ہونا، فنا ہونا، برباد ہونا یہاں اس سے مراد موت ہے... ورع: از (ح، س، ک) بمعنی گناہ سے دور ہونا، پرہیزگار ہونا، از (تفعل) پرہیز کرنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی روکنا... معاشرتھم: از (مفاعلہ) آدمی کے اہل، جماعت، قبیلہ، ملانا، ساتھی بنانا، کما قال تعالیٰ: {لبئس المولی ولبئس العشیر}۔ اور عشیرۃ بمعنی مرد کے اہل کما قال تعالیٰ: {وأزواجکم وعشیرتکم}۔ مِنَنٌ: مِنَّۃ کی جمع بمعنی احسان۔... التلف: از (س) ضائع ہونا، برباد ہونا، از (افعال) ضائع کرنا، برباد کرنا، فنا کرنا۔

وَفِي طَلَبِ ذٰلِكَ مَا فِيْهِ مِنْ شُغْلِ الْقَلْبِ الْمُحِبِّ لِلتَّفَرُّدِ. ثُمَّ إِنِّي أَرُوْمُ الْاِسْتِمْتَاعَ بِالْمُسْتَحْسَنَاتِ، وَفِي ذٰلِكَ

لیکن اس کی طلب میں یکسوئی کے چاہنے والے دل کو مشغول رکھنا پڑتا ہے۔ پھر میں حسین عورتوں سے انتفاع چاہتا ہوں اور اس میں

اِمْتِنَاعٌ مِنْ جِهَةِ قِلَّةِ الْمَالِ، ثُمَّ لَوْ حَصَلَ فَرَّقَ جَمْعَ الْهِمَّةِ. وَكَذٰلِكَ أَطْلُبُ لِبَدَنِي

مال کی کمی رکاوٹ بنتی ہے۔ پھر اگر مال حاصل بھی ہو جائے تو جمع کردہ ہمت کو تقسیم کردے گی۔ اسی طرح میں اپنے بدن کے لئے ایسی غذا کا طلبگار ہوں

مَا يُصْلِحُهُ مِنَ الْمَطَاعِمِ وَالْمَشَارِبِ، فَإِنَّهُ مُتَعَوِّدٌ لِلتَّرَفُّهِ وَاللُّطْفِ، وَفِيْ قِلَّةِ الْمَالِ مَانِعٌ،

جو کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو اس کے لئے فائدہ مند ہوں؛ کیوں کہ بدن نازونعمت کا عادی ہے اور اس میں بھی مال کی کمی رکاوٹ بنتی ہے۔

وَكُلُّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ بَيْنَ أَضْدَادٍ. فَأَيْنَ أَنَا وَمَا وَصَفْتُهُ مِنْ حَالِ مَنْ كَانَتْ غَايَةُ هِمَّتِهِ الدُّنْيَا.

یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو دو متضاد چیزوں کو جمع کرتا ہے، پس کہاں میں اور کہاں یہ صفات جو میں نے اس شخص کی بیان کی ہیں جس کی ہمت کی انتہا صرف دنیا ہے

وَأَنَا لَا أُحِبُّ أَنْ تَخْدِشَ حُصُوْلُ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَجْهَ دِيْنِيْ بِسَبَبٍ. وَلَا أَنْ يُؤَثِّرَ فِيْ عِلْمِيْ وَلَا فِيْ عَمَلِيْ.

اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ دنیا کا حاصل کرنا میری کسی دینی مرتبے وسبب کو مخدوش کردے، اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے علم وعمل پر اثر انداز ہو۔

فَوَا قَلَقِيْ مِنْ طَلَبِ قِيَامِ اللَّيْلِ، وَتَحْقِيْقِ الْوَرَعِ مَعَ إِعَادَةِ الْعِلْمِ، وَشُغْلِ الْقَلْبِ بِالتَّصَانِيْفِ،

ہائے! میرا تہجد کے لیے بے چین ہونا، علم کے اعادے کے ساتھ ساتھ تقویٰ کو لازم پکڑنا، دل کا تصانیف میں مشغول ہونا

وَتَحْصِيْلِ مَا يُلَائِمُ الْبَدَنَ مِنَ الْمَطَاعِمِ. وَوَا أَسَفِيْ عَلَى مَا يَفُوْتُنِيْ مِنَ الْمُنَاجَاةِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ مُلَاقَاةِ النَّاسِ وَتَعْلِيْمِهِمْ.

اور بدن کے لئے مناسب کھانے کی چیزیں حاصل کرنا۔ افسوس! لوگوں کے ساتھ ملاقات اور ان کی تعلیم کی وجہ سے مناجات کے چھوٹ جانے پر

وَيَا كَدَرَ الْوَرَعِ مَعَ طَلَبِ مَا لَابُدَّ مِنْهُ لِلْعَائِلَةِ غَيْرَ أَنِّيْ قَدِ اسْتَسْلَمْتُ لِتَعْذِيْبِيْ،

ہائے افسوس! اہل وعیال کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے میری پرہیزگاری کے مکدر ہونے پر، علاوہ ازیں میں نے خود کو تکلیف کے سپرد کر دیا

وَلَعَلَّ تَهْذِيْبِيْ فِيْ تَعْذِيْبِيْ، لِأَنَّ عُلْيَانَ الْهِمَّةِ تَطْلُبُ الْمَعَالِيَ الْمُقَرِّبَةَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ.

شاید میری اصلاح تکلیف میں ہی ہے؛ اس لیے کہ بلند ہمتی ایسی بلندیوں کو طلب کرتی ہے جو حق تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہیں۔

وَرُبَّمَا كَانَتِ الْخِيَرَةُ فِي الطَّلَبِ دَلِيْلًا إِلَى الْمَقْصُوْدِ. وَهَا أَنَا أَحْفَظُ أَنْفَاسِيْ

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ طلب میں بہتری مقصد کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور سنو! میں تو ایک ایک سانس کی حفاظت کرتا ہوں

مِنْ أَنْ يَضِيْعَ مِنْهَا نَفَسٌ فِيْ غَيْرِ فَائِدَةٍ. وَإِنْ بَلَغَ هَمِّيْ مُرَادَهُ وَإِلَّا فَنِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ مِنْ عَمَلِهِ.

کہ کہیں کوئی لمحہ بے فائدہ ضائع نہ ہو جائے۔ اور اگر میری ہمت اپنی مراد کو پہنچ گئی تو ٹھیک ورنہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بڑھ کر پہنچنے والی ہے۔

توضیح اللغۃ:

التفرد: از (تفعل وانفعال واستفعال) بمعنی اکیلا کام کرنا، از (افعال) بمعنی اکیلا کرنا، از (ن، س، ک) بمعنی اکیلا ہونا۔

... الترفه: بمعنی نعمت، آسائش، خوش ذائقہ کھانا، از (س) بمعنی خوشحال ہونا۔ کما قال تعالی: {أترفناهم في الحياة الدنيا}۔ ... أضداد: ضد کی جمع بمعنی مخالف، دشمن، مثل نظیر۔ ... یخدش: از (ض، تفعیل) بمعنی عیب لگانا، خراش لگانا۔ فوا: تدبر کے لئے استعمال ہوتی ہے... قلقي: از (س) بے چینی، بے قراری۔ ... تحقیق الورع: تقوی اور پرہیزگاری کو لازم پکڑنا... یلائم: از (مفاعلہ) بمعنی موافقت کرنا، جمع کرنا، درست کرنا۔ ... اسفی: افسوس کرنا... یفوتني: واحد مذکر غائب مضارع، از (ن) ضائع ہونا... المناجات: مصدر، از (مفاعلہ) بارگاہ الٰہی میں گڑگڑانا۔ دلیلا: از (ن) راستہ دکھانا، راہنمائی کرنا، از (ض، س) نخرے دکھانا، از (انفعال) بمعنی راستہ پانا، از (استفعال) راستہ دکھانے کو کہنا۔ ... انفاس: نفس کی جمع ہے بمعنی سانس، لمحہ، جھونکا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
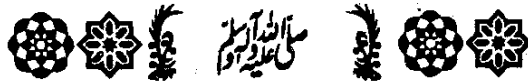
سَيِّدُ التَّابِعِينَ سَعِيدُ بنُ الْمُسَيِّبِ

سید التابعین حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ

لابن خلکان

كَانَ سَعِيدٌ سَيِّدَ التَّابِعِينَ مِنَ الطِّرَازِ الْأَوَّلِ، جَمَعَ بَيْنَ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ وَالْوَرَعِ،

سید التابعین حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ پہلے طبقے میں سے ہیں، علم حدیث، فقہ، زہد، عبادت گزاری اور پرہیزگاری کے جامع تھے

سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث سنیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا

لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ: إِئْتِ ذَاكَ فَسَلْهُ، يَعْنِي سَعِيدًا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي، فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَهُ،

مسئلہ پوچھنے والے ایک آدمی سے کہ یہ مسئلہ سعید سے پوچھو اور پھر مجھے آکر بتاؤ، اس نے ایسا ہی کیا اور آکر خبر دی

فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبِرْكُمْ أَنَّهُ أَحَدُ الْعُلَمَاءِ. وَقَالَ أَيْضًا فِي حَقِّهِ لِأَصْحَابِهِ:

تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ وہ بھی علماء میں سے ایک ہیں اور اپنے شاگردوں سے ان کے بارے میں فرمایا کہ

لَوْ رَأَى هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَرَّهُ. وَكَانَ قَدْ لَقِيَ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ لیتے تو بہت خوش ہوتے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے ملاقات کی

وَسَمِعَ مِنْهُمْ، وَدَخَلَ عَلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ عَنْهُنَّ، وَأَكْثَرُ رِوَايَتِهِ

اور ان سے سماع کیا، آپ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چلے جاتے اور ان سے احادیث سنتے۔ آپ کی اکثر روایات

الْمُسْنَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ زَوْجَ ابْنَتِهِ. وَسُئِلَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولُ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور آپ ان کے داماد بھی تھے۔ حضرت امام زہری اور مکحول رحمہما اللہ سے پوچھا گیا کہ

مَنْ أَفْقَهُ مَنْ أَدْرَكْتُمَا؟ فَقَالَا: سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: حَجَجْتُ أَرْبَعِينَ حَجَّةً.

آپ نے سب سے بڑھ کر فقیہ کس کو پایا؟ فرمایا: سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو۔ منقول ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے چالیس حج کیے ہیں،

صاحب مضمون کا تعارف:

آپ کا نام احمد الأربلی ہے، لقب شمس الدین ہے، لیکن ابن خلکان کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی پیدائش ۶۰۸ھ میں ہوئی، آپ ایک امام، عالم، فقیہ، ادیب، شاعر، اور تصنیف میں ماہر تھے، دمشق کے منصب قضاء پر دو مرتبہ فائز ہوئے۔ ۶۸۱ھ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

توضیح اللغۃ:

طراز: بمعنی طریقہ، کپڑے کا نقش ونگار، جمع طُرُز... لسرہ: لام برائے تاکید، سرّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف از (ن) بمعنی خوش ہونا، خوش کرنا قفا: بمعنی گدی جمع اقفاء، اقفیہ... أفقہ، اسم تفضیل از (ک) فقیہ ہونا، علم میں غالب ہونا أقضیہ... اقّف: از (ن) بمعنی پیروی کرنا، گدی پر مارنا، از (تفعیل) پیچھے چلانا۔ من ادرکتما: من موصولہ ہے بمعنی جب لوگوں کو تم نے پایا ان میں سب سے زیادہ فقیہ کون ہے؟۔ حججت: واحد متکلم ماضی معروف از (ن) حج کرنا۔

وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا فَاتَتْنِي التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً، وَمَا نَظَرْتُ إِلَى قَفَا رَجُلٍ فِي الصَّلَاةِ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً

اور انہی سے مروی ہے فرمایا: کہ مجھ سے پچاس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور میں نے پچاس سال تک نماز میں کسی آدمی کی گدی نہیں دیکھی۔

لِمُحَافَظَتِهِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. وَقِيلَ: إِنَّهُ صَلَّى الصُّبْحَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ خَمْسِينَ سَنَةً وَكَانَ يَقُوْلُ:

کیوں کہ پہلی صف کی پابندی کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ اور خود فرمایا کرتے تھے کہ

مَا أَعَزَّتِ الْعِبَادُ نَفْسَهَا بِمِثْلِ طَاعَةِ اللهِ، وَلَا أَهَانَتْ نَفْسَهَا بِمِثْلِ مَعْصِيَةِ اللهِ،

بندے اپنے آپ کو عزت نہیں دے سکتے اللہ کی اطاعت سے بڑھ کر کسی اور چیز سے، اور اپنے آپ کو اللہ کی نافرمانی سے بڑھ کر کسی چیز سے ذلیل نہیں کر سکتے،

وَدُعِيَ إِلَى نَيِّفٍ وَثَلَاثِينَ أَلْفًا لِيَأْخُذَهَا، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا وَلَا فِي بَنِي مَرْوَانَ

آپ کو تیس ہزار سے زائد مال کی پیش کش کی گئی کہ آپ قبول فرمالیں، لیکن آپ نے فرمایا: مجھے کوئی ضرورت نہیں مال کی اور نہ بنی مروان کی

حَتَّى أَلْقَى اللهَ فَيَحْكُمُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. وَقَالَ أَبُو وَدَاعَةَ: كُنْتُ أُجَالِسُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ

حتی کہ میں اللہ سے جا ملوں، پھر وہ میرے اور ان کے مابین فیصلہ کریں گے۔ ابو وداعہ کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کی مجلس میں شریک ہوا کرتا تھا،

فَفَقَدَنِي أَيَّامًا، فَلَمَّا جِئْتُهُ قَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ قُلْتُ: تُوُفِّيَتْ أَهْلِي

چندن تک انہوں نے مجھے گم پایا، جب میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: کہاں تھے؟ میں نے بتایا کہ میری بیوی فوت ہوگئی تھی

فَاشْتَغَلْتُ بِهَا. فَقَالَ: هَلَّا أَخْبَرْتَنَا فَشَهِدْنَاهَا. قَالَ: ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ. فَقَالَ: هَلَّا أَحْدَثْتَ امْرَأَةً غَيْرَهَا؟

اس لیے مصروف تھا، فرمایا: ہمیں کیوں نہیں بتایا ہم بھی شریک ہوجاتے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں اٹھنے لگا تو فرمایا: کیا شادی کے لیے کوئی اور عورت تلاش کی

فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ وَمَنْ يُزَوِّجُنِي وَمَا أَمْلِكُ إِلَّا دِرْهَمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً؟ فَقَالَ: إِنْ أَنَا فَعَلْتُ تَفْعَلُ؟

میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، کون مجھ سے شادی کرے گا، میرے پاس تو صرف دو تین درہم ہیں؟ فرمایا: اگر میں کردوں تو راضی ہے؟

قُلْتُ: نَعَمْ. ثُمَّ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَّجَنِي عَلَى دِرْهَمَيْنِ أَوْ قَالَ عَلَى ثَلَاثَةٍ.

میں نے کہا: جی ہاں، پھر اللہ کا شکر ادا کیا اور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھا اور دو یا تین درہم مہر کے عوض اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرا دیا۔

قَالَ: فَقُمْتُ وَمَا أَدْرِي مَا أَصْنَعُ مِنَ الْفَرَحِ. فَصِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي، وَجَعَلْتُ أَتَفَكَّرُ مِمَّنْ آخُذُ وَأَسْتَدِينُ.

کہتے ہیں کہ میں اٹھا، مجھے نہیں معلوم کہ میں خوشی کے مارے کیا کرتا رہا، چنانچہ میں گھر آیا اور سوچنے لگا کہ کس سے پیسے لوں اور قرض مانگوں؟

وَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ. وَكُنْتُ صَائِمًا. فَقُدِّمَتْ عَشَائِي لِأُفْطِرَ. وَكَانَ خُبْزًا وَزَيْتًا.

میں نے مغرب کی نماز پڑھی، میں اس حال میں روزے سے تھا، جب شام کا کھانا لایا گیا تا کہ روزہ افطار کروں، اس میں ایک روٹی اور زیتون کا تیل تھا

وَإِذَا بِالْبَابِ يُقْرَعُ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: سَعِيدٌ. فَفَكَّرْتُ فِي كُلِّ إِنْسَانٍ اسْمُهُ سَعِيدٌ إِلَّا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ.

اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا، میں نے پوچھا: کون؟ جواب آیا: سعید، تو میں نے سعید بن مسیب کے علاوہ سعید نامی ہر انسان کے بارے میں سوچا

فَإِنَّهُ لَمْ يُرَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا مَا بَيْنَ بَيْتِهِ وَالْمَسْجِدِ. فَقُمْتُ وَخَرَجْتُ. وَإِذَا بِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ.

کیوں کہ انہیں چالیس سال سے مسجد اور گھر کے علاوہ کہیں نہیں دیکھا گیا تھا، پس میں اٹھا اور باہر نکلا تو وہ سعید بن مسیب تھے

فَظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ بَدَا لَهُ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! هَلَّا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَكَ؟ قَالَ: لَا. أَنْتَ أَحَقُّ

مجھے خیال آیا کہ شاید رائے بدل گئی ہے، میں نے کہا: اے ابو محمد! میرے پاس پیغام بھیج دیا ہوتا میں خود آ جاتا، فرمایا: نہیں، تو زیادہ حق دار ہے

أَنْ تُؤْتَى. قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ رَجُلًا عَزَبًا قَدْ تَزَوَّجْتَ

کہ تیرے پاس آیا جائے، میں نے پوچھا: کیا حکم ہے؟ فرمایا: مجھے خیال آیا کہ تو غیر شادی شدہ آدمی ہے اور تو نکاح بھی کر چکا ہے

فَكَرِهْتُ أَنْ تَبِيْتَ اللَّيْلَةَ وَحْدَكَ. وَهٰذِهٖ اِمْرَأَتُكَ، فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ خَلْفَهٗ فِيْ طُوْلِهٖ ثُمَّ دَفَعَهَا فِي الْبَابِ

تو میں نے یہ بات ناپسند سمجھی کہ تو اکیلا رات گزارے، یہ تیری بیوی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پیچھے وہ کھڑی تھی، پھر اسے اندر بھیجا

وَرَدَّ الْبَابَ، فَسَقَطَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَاسْتَوْثَقْتُ مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى السَّطْحِ، فَنَادَيْتُ الْجِيْرَانَ

اور دروازے کو بند کرنے لئے پھیر دیا، تو وہ عورت شرم کی وجہ سے گر گئی تھی، پھر میں نے دروازہ مضبوط بند کیا اور چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں کو آواز دی

فَجَاءُوْنِيْ وَقَالُوْا: مَا شَأْنُكَ؟ فَقُلْتُ: زَوَّجَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْيَوْمَ اِبْنَتَهٗ وَقَدْ جَاءَ

وہ میرے پاس آئے اور پوچھا کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: آج سعید بن مسیب نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی ہے اور وہ اسے

بِهَا عَلٰى غَفْلَةٍ، وَهَا هِيَ فِي الدَّارِ، فَنَزَلُوْا إِلَيْهَا، وَبَلَغَ أُمِّيْ فَجَاءَتْ وَقَالَتْ: وَجْهِيْ

بتائے بغیر لے آئے ہیں، دیکھو! وہ گھر میں ہے، وہ اس کے پاس گئے، میری والدہ کو معلوم ہوا تو وہ بھی آگئی اور کہا: میرا چہرہ

مِنْ وَجْهِكَ حَرَامٌ إِنْ مَسَسْتَهَا قَبْلَ أَنْ أُصْلِحَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلْتُ بِهَا،

تجھ پر حرام ہے اگر تو نے اسے ہاتھ لگایا، پہلے میں اسے تین دن سنواروں گی۔ میں تین دن تک ٹھہرا رہا، پھر میں اس کے پاس گیا

فَإِذَا هِيَ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَحْفَظِهِمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَعْلَمِهِمْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَعْرَفِهِمْ بِحَقِّ الزَّوْجِ

وہ تو بہت ہی خوبصورت تھی، قرآن مجید کی حافظہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین عالمہ، اور خاوند کے حقوق کو خوب جاننے، سمجھنے والی تھیں

توضیح اللغۃ:

اعزّت: واحدہ مونثہ ماضی معلوم از (افعال) عزت، شرافت... اھانت: از (افعال) توہین کرنا... معصیت: بمعنی گناہ، نافرمانی کرنا، دشمنی کرنا... نیف: یہ لفظ دھائی کے درمیان اکائیوں کے لئے آتا ہے، بمعنی زیادہ ہونا، یعنی عدد مذکورہ کچھ زائد، از (ن) بلند ہونا، از (افعال) دہائی سے زائد ہونا... فقدَ: از (ض) بمعنی گم کرنا، کھونا، از (افعال) گم کرانا، از (تفعل وافتعال) بمعنی گمشدہ کو تلاش کرنا... ھلاّ: یہ حروف تخصیص میں سے ہے بمعنی کیوں نہیں؟ یہ ھل استفہامیہ اور لا سے مرکب ہے اور جب یہ ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کے معنی میں ہوتا ہے، یعنی ھلاّ خبرتنا ہمیں کیوں نہیں بتایا اور جب مضارع پر داخل ہو تو فعل پر برانگیختہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے ھلاّ تومن: آپ ایمان کیوں نہیں لاتے؟... احدثت: از (افعال) نیا ہونا، تلاش کرنا، نئی ایجاد... استدین: واحد متکلم از (استفعال) بمعنی دین طلب کرنا... عشا: شام کا کھانا... بدا: واحد مذکر غائب ماضی، از (ن) ظاہر ہونا، خیال آنا، ارادے کا بدلنا... ارسلت: پیغام

بھیجنا۔۔۔ عزبا: وہ مرد یا عورت جس کا جوڑا نہ ہو، جمع عزاب، أعزاب۔۔۔ سقطت: از (ن) بمعنی گرنا، از (مفاعلہ) بمعنی ایک دوسرے کو گرانا، از (افعال) بمعنی گرانا۔۔۔ سطح: بمعنی چھت، چوڑی چیز، چوٹی، جمع سطوح۔۔۔ صعدت: از (س) بمعنی چڑھنا، اگر صلہ باء ہو تو بمعنی چڑھانا، از (تفعل و تفاعل) بمعنی چڑھنا، از (افعال) بمعنی چڑھانا۔ کما قال تعالی: {إلیه یصعد الكلم الطیب}۔۔۔ نزلوا: از (ض) بمعنی اترنا، اگر صلہ باء ہو بمعنی اتارنا، از (س) بمعنی زکام میں مبتلی ہونا، از (تفعیل) بمعنی اتارنا، مرتب کرنا۔۔۔ تدریجا: وحی نازل کرنا، از (مفاعلہ) بمعنی مقابلے میں اترنا۔

قَالَ: فَمَكَثَ شَهْرًا لَا يَأْتِينِي وَلَا آتِيهِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ شَهْرٍ وَهُوَ فِي حَلْقَتِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،

کہتے ہیں کہ ایک مہینہ گزر گیا، نہ وہ میرے پاس آئے نہ میں ان کے پاس گیا۔ پھر ایک مہینے کے بعد میں ان کے پاس گیا اس حال میں کہ وہ اپنے حلقہ میں بیٹھے تھے، میں نے سلام کیا

فَرَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، حَتَّى انْفَضَّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا لَمْ يَبْقَ غَيْرِي، قَالَ:

انہوں نے جواب دیا، لوگوں کے منتشر ہونے تک مجھ سے کوئی بات نہیں کی، جب میرے علاوہ سارے چلے گئے تو پوچھا:

مَا حَالُ ذٰلِكَ الْإِنْسَانِ؟ قُلْتُ: هُوَ عَلَى مَا يُحِبُّ الصَّدِيقُ وَيَكْرَهُ الْعَدُوُّ، قَالَ: إِنْ رَابَكَ شَيْءٌ

اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا وہ اس حالت میں ہے کہ جس کو دوست پسند کرتا ہے اور دشمن ناپسند، فرمایا: اگر کچھ معاملہ پیش آئے تو

فَالْعَصَا. فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَكَانَتْ بِنْتُ سَعِيدٍ الْمَذْكُورَةُ خَطَبَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ لِابْنِهِ الْوَلِيدِ

تو لاٹھی استعمال کرنا چنانچہ میں گھر لوٹ آیا اور سعیدؒ کی یہ وہ بیٹی تھی جس کی طرف عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹے ولید کے لیے پیغام نکاح بھیجا تھا

حِينَ وَلَّاهُ الْعَهْدَ، فَأَبَى سَعِيدٌ أَنْ يُزَوِّجَهُ، فَلَمْ يَزَلْ عَبْدُ الْمَلِكِ يَحْتَالُ عَلَى سَعِيدٍ

جب اس کو ولی عہد بنایا تھا، مگر سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اس نکاح سے انکار کر دیا، تو اس وقت سے عبد الملک حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بہانے ڈھونڈ رہا تھا

حَتَّى ضَرَبَهُ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ وَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالِي الْمَدِينَةِ

یہاں تک کہ ایک سردی کے دن انہیں مارا اور ان پر پانی ڈالا۔ یحیی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مدینہ کے گورنر ہشام بن اسماعیل نے

إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ: إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَدْ أَطْبَقُوا عَلَى الْبَيْعَةِ لِلْوَلِيدِ وَسُلَيْمَانَ إِلَّا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ،

عبد الملک بن مروان کی طرف خط لکھا کہ مدینہ والے ولید اور سلمان کی بیعت کرنے پر متفق ہو گئے ہیں مگر سعید بن مسیب نہیں مان رہے ہیں

فَكَتَبَ أَنْ أَعْرِضْهُ عَلَى السَّيْفِ، فَإِنْ مَضَى فَاجْلِدْهُ خَمْسِينَ جَلْدَةً وَطُفْ بِهِ أَسْوَاقَ الْمَدِينَةِ. فَلَمَّا

تو اس نے جواب لکھا کہ اسے تلوار دکھاؤ، پھر بھی نہ مانے تو پچاس کوڑے لگا کر مدینہ کی گلیوں کا چکر لگواؤ۔ جب

قَدِمَ الْكِتَابُ عَلَى الْوَالِي دَخَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

گورنر کے پاس یہ خط پہنچا تو سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر اور سالم بن عبداللہ رحمہم اللہ سعید بن مسیب کے پاس گئے

توضیح اللغۃ:

تمکث: از (ن) ٹھہرنا، اپنے حال پہ رہنا... حلقة: بمعنی، دائرہ، گول چیز، زرہ، رسی جمع حلقات، حِلَق... انفضَّ: از (انفعال) اٹھ کر چلے جانا، مجلس برخاست ہونا... رابک: راب، فعل ماضی، ضرورت کا پیش آنا، حاجت، خلل واقع ہونا، ست ہونا... العصا: بمعنی لاٹھی، سہارا کی چیز جمع أعصاء، أعصٍ، عُصِيٌّ اور عِصِيٌّ ہے... خطبها: از (ن) نکاح کا پیغام بھیجنا، منگنی کرنا، از (س) سرخ، زرد مائل ہونا... يحتال: از (افتعال) بمعنی حیلہ تلاش کرنا، سزا دینے کا بہانا ڈھونڈنا... صبّ: از (ن) انڈیلنا، گرانا، بہانا... اعرضه: از (افعال) فعل امر، اسے تلوار پر پیش کرو، یعنی قتل کرنے کی دھمکی دے کر ڈراؤ... سیف: بمعنی تلوار جمع أسياف، سيوف۔ اجلد: از (ض) بمعنی کوڑے مارنا، مجبور کرنا، از (ک) قوت دکھلانا، از (س) کتاب وغیرہ کی جلد باندھنا...
طف: فعل امر حاضر معروف، از (ن) چکر لگانا

وَقَالُوا: جِئْنَاكَ فِي أَمْرٍ، قَدْ قَدِمَ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِنْ لَمْ تُبَايِعْ ضُرِبَتْ عُنُقُكَ،

اور انہوں نے کہا: ہم آپ کے پاس ایک کام سے آئے ہیں، وہ یہ کہ عبدالملک کا پیغام آیا ہے کہ اگر آپ بیعت نہیں کریں گے تو آپ کی گردن اڑا دی جائے گی

وَنَحْنُ نَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا، فَأَعْطِنَا إِحْدَاهُنَّ، فَإِنَّ الْوَالِيَ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ أَنْ

ہم آپ کے سامنے تین صورتیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے ایک کو مان لیجئے۔ ایک یہ کہ گورنر اس بات پر راضی ہیں کہ

يُقْرَأَ عَلَيْكَ الْكِتَابُ، فَلَا تَقُلْ لَا وَلَا نَعَمْ، قَالَ: يَقُولُ النَّاسُ: بَايَعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، مَا أَنَا بِفَاعِلٍ،

آپ کے سامنے بیعت کا خط پڑھا جائے آپ نہ ہاں کریں اور نہ نہ کریں۔ فرمایا: لوگ کہیں گے کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی، میں یہ نہیں کر سکتا

وَكَانَ إِذَا قَالَ لَا، لَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يُقَوِّلُوا نَعَمْ. قَالُوا: فَتَجْلِسُ فِي بَيْتِكَ وَلَا تَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ أَيَّامًا،

اور (آپ استقلال کے ایسے پہاڑ تھے کہ) جب آپ نہ کہہ دیتے تو لوگ ہاں نہیں کہلوا سکتے تھے۔ تو انہوں نے کہا: دوسری بات یہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں، چند دن تک نماز کے لیے نہ نکلیں

فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْكَ إِذَا طَلَبَكَ مِنْ مَجْلِسِكَ فَلَمْ يَجِدْكَ. قَالَ: فَأَنَا أَسْمَعُ الْأَذَانَ فَوْقَ أُذُنِي

کیونکہ یہ بات بھی انہیں قبول ہے کہ جب آپ کو مجلس میں بلانا چاہیں گے تو آپ کو نہیں پائیں گے۔ فرمایا: میں کانوں سے اذان سنوں اور اسے کانوں کے اوپر سے گزار دوں

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. مَا أَنَا بِفَاعِلٍ. قَالُوا: فَانْتَقِلْ مِنْ مَجْلِسِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَإِنَّهُ

آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف پھر بھی نہ جاؤں، میں ایسا نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا: تیسری بات یہ ہے کہ آپ اپنی مجلس کے علاوہ کسی اور جگہ چلے جائیں، کیونکہ جب وہ

يُرْسِلُ إِلَى مَجْلِسِكَ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْكَ أَمْسَكَ عَنْكَ. قَالَ: أَفَرَقًا مِنْ مَخْلُوقٍ؟

آپ کی مجلس کی طرف آدمی بھیجے گا اور آپ نہیں ملیں گے تو وہ آپ سے رک جائے گا۔ فرمایا: کیا مخلوق کے ڈر سے ایسا کروں؟

مَا أَنَا بِمُتَقَدِّمٍ شِبْرًا وَلَا مُتَأَخِّرٍ. فَخَرَجُوا وَخَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي كَانَ يَجْلِسُ فِيهِ،

میں ایک بالشت بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ چنانچہ وہ حضرات چلے گئے، اور آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اور اسی جگہ بیٹھے جہاں بیٹھا کرتے تھے

توضیح اللغۃ:

ضربت: ماضی مجہول از (ض) بمعنی مارنا، گردن اڑانا، متحرک ہونا، مدت مقرر کرنا، بیان کرنا، جزیہ مقرر کرنا، از (تفعیل) بمعنی بہت مارنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کو مارنا۔۔۔ عنق: بمعنی گردن، گلا، جمع أعناق، از (س) بمعنی لمبی گردن والا ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی بغل گیر ہونا۔۔۔ نعرض: فعل مضارع از (ض) پیش کرنا۔۔۔ خصالا: خصلت کی جمع، بمعنی صورتیں، عادت، طور وطریقہ۔۔۔ اعطنا: فعل امر حاضر، از (افعال) دے دینا، یعنی قبول کر لینا۔۔۔ ان یقولوا: از (تفعیل و افعال) کوئی بات کہلوانا، کسی پر جھوٹ بولنا۔۔۔ حی: اسم فعل ہے، بمعنی أقبل، عجّل۔۔۔ فرقا: از (س) بمعنی خوف کرنا، گھبرانا۔ فرق کی جمع أفراق، بمعنی خوف، مانگ۔ کما قال تعالی: {ولكنهم قوم يفرقون}۔۔۔ شبر: بمعنی بالش، جمع أشبار۔

فَلَمَّا صَلَّى الْوَالِي بَعَثَ إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ يَأْمُرُنَا

جب گورنر نے نماز پڑھ لی تو اس نے آپ کی طرف آدمی بھیجا اور آپ سے کہا کہ امیر المؤمنین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ

إِنْ لَمْ تُبَايِعْ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ. قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ. فَلَمَّا رَآهُ

اگر آپ بیعت نہ کریں تو آپ کی گردن اڑا دی جائے۔ فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعتوں سے منع فرمایا ہے"۔ اس نے جب دیکھا

لَمْ يُجِبْ أُخرِجَ إِلَى السُّدَّةِ، فَمَدَّتْ عُنُقَهُ وَسُلَّتِ السُّيُوفُ. فَلَمَّا رَآهُ قَدْ مَضَى

کہ آپ نہیں مان رہے تو آپ کو ایک برآمدے کی طرف نکالا، گردن جھکا دی اور تلواریں سونت لی گئیں، جب اس نے دیکھا کہ بات پر پکے ہیں

أَمَرَ بِهِ فَجُرِّدَ. فَإِذَا عَلَيْهِ ثِيَابُ شَعْرٍ. فَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ مَا اشْتُهِرْتَ بِهٰذَا الشَّأْنِ،

تو اس نے حکم دیا کہ کپڑے اتار دیے جائیں، دیکھا کہ آپ کے اوپر بالوں کا لباس تھا، تو والی کہنے لگا: اگر مجھے اس کا علم ہوتا تو آپ کو اس طرح مشہور نہ کیا جاتا

فَضَرَبَهُ خَمْسِينَ سَوْطًا. ثُمَّ طَافَ بِهِ أَسْوَاقَ الْمَدِينَةِ. فَلَمَّا رَدُّوهُ وَالنَّاسُ مُنْصَرِفُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

پھر اس نے آپ کو پچاس کوڑے لگوائے، پھر مدینہ کی گلیوں کا چکر لگوایا، جب واپس آئے تو دیکھا کہ لوگ عصر کی نماز پڑھ کر لوٹ رہے ہیں

قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ لَوُجُوهٌ مَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. وَمَنَعُوا النَّاسَ أَنْ يُجَالِسُوهُ. فَكَانَ مِنْ وَرَعِهِ

تو سعید نے فرمایا: یہ ایسے چہرے ہیں جنھیں میں نے چالیس سال سے نہیں دیکھا۔ کیونکہ آپ تو صف اول میں نماز پڑھتے تھے اور لوگوں کو آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے روک دیا گیا تھا، آپ کی پرہیزگاری کا یہ عالم تھا

إِذَا جَاءَ إِلَيْهِ أَحَدٌ يَقُولُ لَهُ: قُمْ مِنْ عِنْدِي، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ بِسَبَبِهِ. قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

کہ جب کوئی آپ کے پاس آتا تو اسے کہتے میرے پاس سے اٹھ جاؤ، تاکہ میری وجہ سے اسے مار نہ پڑے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں

بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَلْزَمُ مَكَانًا مِنَ الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي مِنَ الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِهِ. وَأَنَّهُ لَيَالِيَ

کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سعید بن مسیب مسجد میں ایک ہی جگہ بیٹھتے، اس کے علاوہ دوسری جگہ نماز نہیں پڑھتے تھے، ان راتوں میں

صَنَعَ بِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا صَنَعَ، قِيلَ لَهُ أَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ فِيهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ.

جب عبدالملک نے آپ کے ساتھ برا سلوک کیا، آپ سے کہا گیا کہ اس جگہ نماز پڑھنا چھوڑ دیں، تو آپ نے انکار کر دیا۔

وَكَانَ يَقُولُ: لَا تَمْلَؤُوا أَعْيُنَكُمْ مِنْ أَعْوَانِ الظَّلَمَةِ إِلَّا بِإِنْكَارٍ مِنْ قُلُوبِكُمْ. لِكَيْ لَا تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ. وَقِيلَ لَهُ

اور فرمایا کرتے تھے کہ ظالموں کے مددگاروں سے آنکھیں نہ بھرو مگر دل کے انکار کے ساتھ، تاکہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔ اور انہیں کہا گیا

وَقَدْ نَزَلَ الْمَاءُ فِي عَيْنِهِ: أَلَا تَقْدَحُ عَيْنَكَ؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى عَلٰى مَنْ أَفْتَحُهَا.

جب ان کی آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا: آپ اپنے آنکھ کا پانی کیوں نہیں نکلوا لیتے؟ فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ اس پاک ذات سے ملوں جس نے اسے کھولا ہے۔

وَكَانَتْ وِلَادَتُهُ لِسَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَكَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلًا.

آپ کی ولادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال گزرنے کے بعد ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپ جوان ہو گئے تھے

وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ إِحْدٰى، وَقِيْلَ اِثْنَتَيْنِ، وَقِيْلَ ثَلَاثٍ، وَقِيْلَ أَرْبَعٍ، وَقِيْلَ خَمْسٍ وَتِسْعِيْنَ لِلْهِجْرَةِ.

آپ نے مدینہ میں سن ۹۱، بعض نے کہا ۹۲، بعض نے کہا ۹۳، بعض نے کہا ۹۴، بعض نے کہا ۹۵ ھ

وَقِيْلَ إِنَّهُ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

اور بعض نے کہا ہے کہ ۱۰۵ ھ میں وفات پائی۔ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

توضیح اللغۃ:

لم یجب: فعل جحد از (افعال) قبول کرنا، مان لینا، تسلیم کرنا... السُدّۃ: بمعنی برآمدہ، گھر کا دروازہ اور اس کا سائبان، بیٹھنے کی جگہ، جمع سُدَد۔ از (ض) صاحب الرائے ہونا۔ فمدتّ: واحدہ مونثہ غائبہ از (ن) بمعنی پھیلانا، کھینچنا، دراز کرنا... سَلّت: از (ن) تلوار سونتنا، کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا۔ از (انفعال، تفعل) خفیہ نکلنا، کما قال تعالیٰ: {یتسللون منکم لواذا}.... جرد: از (تفعیل) بمعنی ننگا کرنا، از (ن) ننگا کرنا، از (تفعل) بمعنی ننگا ہونا... بلغنی: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ... لا تلووا اعینکم آنکھوں کو مت بھرو، یعنی ظلم کے مددگاروں کو اچھا مت گمان کرو... اعوان: عون کی جمع ہے بمعنی مددگار... لا تحبط: از (تفعیل) بمعنی باطل اور بے کار کرنا، از (س) باطل ہونا، خراب ہونا، ضائع ہونا... تقدح: از (ف) پیالے سے سفید پانی نکالنا، آنکھ کا معز سفید پانی نکالنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
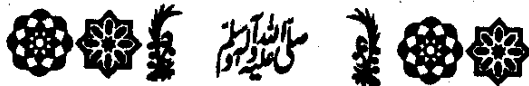
اَلنُّبُوَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَ اٰيَاتُهَا

نبوت محمدی ﷺ اور اس کی علامات

لابن تیمیہ رحمہ اللہ

وَسِيْرَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنْ آيَاتِهٖ، وَأَخْلَاقُهٗ وَأَقْوَالُهٗ وَأَفْعَالُهٗ وَشَرِيْعَتُهٗ مِنْ آيَاتِهٖ،

رسول اللہ ﷺ کی سیرت مطہرہ آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے، آپ کے اخلاق، اقوال، افعال اور شریعت آپ کی نشانیوں میں سے ہیں

وَأُمَّتُهٗ مِنْ آيَاتِهٖ، وَعِلْمُ أُمَّتِهٖ وَدِيْنُهُمْ مِنْ آيَاتِهٖ، وَكَرَامَاتُ صَالِحِ أُمَّتِهٖ مِنْ آيَاتِهٖ،

آپ کی امت آپ کی نشانیوں میں سے ہے، آپ کی امت کا علم اور ان کا دین آپ کی نشانیوں میں سے ہے، آپ کی امت کے نیک لوگوں کی کرامات آپ کی نشانیوں میں سے ہیں

وَذٰلِكَ يَظْهَرُ بِتَدَبُّرِ سِيْرَتِهٖ مِنْ حِيْنِ وُلِدَ إِلٰى أَنْ بُعِثَ. وَمِنْ حِيْنِ بُعِثَ إِلٰى أَنْ مَاتَ

اور یہ تمام چیزیں آپ کی سیرت میں غور کرنے سے ظاہر ہوں گی یعنی پیدائش سے بعثت تک کی زندگی میں اور بعثت سے وفات تک کی زندگی میں

وَتَدَبُّرِ نَسَبِهٖ وَبَلَدِهٖ وَأَصْلِهٖ وَفَصْلِهٖ فَإِنَّهٗ كَانَ مِنْ أَشْرَفِ أَهْلِ الْأَرْضِ نَسَبًا

آپ کے نسب، آپ کے شہر، آپ کی اصل اور فرع میں غور کرنے سے ظاہر ہوگی؛ کیوں کہ نسب کے اعتبار سے آپ زمین والوں سے اعلیٰ تھے

مِنْ صَمِيْمِ سُلَالَةِ إِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ،

اس لیے کہ آپ نسب کے لحاظ سے خالص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں جن کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے نبوت اور کتاب رکھی۔

فَلَمْ يَأْتِ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِ إِبْرَاهِيْمَ إِلَّا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ، وَجَعَلَ لَهُ ابْنَيْنِ إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ. وَذَكَرَ فِي التَّوْرَاةِ هٰذَا وَهٰذَا

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آیا مگر انہیں کے اولاد میں سے۔ اللہ نے انہیں دو بیٹے دیئے اسماعیل اور اسحاق اور تورات میں ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے

وَ بَشَّرَ فِي التَّوْرَاةِ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ

تورات میں یہ خوشخبری بھی دی گئی ہے کہ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی ایسا نہیں آیا۔

مَنْ ظَهَرَ فِيْمَا بُشِّرَتْ بِهِ النُّبُوَّاتُ غَيْرُهٗ. وَدَعَا إِبْرَاهِيْمُ لِذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيْلَ بِأَنْ يَبْعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ

جو ان نشانیوں کا مصداق بن کر ظاہر ہوا ہو آپ ﷺ کے علاوہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ انہی میں سے ایک رسول بھیجے

ثُمَّ مِنْ قُرَيْشٍ صَفْوَةِ بَنِي إِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ صَفْوَةِ قُرَيْشٍ وَمِنْ مَكَّةَ أُمِّ الْقُرَى وَبَلَدِ الْبَيْتِ الَّذِي

پھر آپ ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے عمدہ قبیلے قریش میں سے تھے، پھر قریش کے اعلیٰ قبیلے بنی ہاشم میں سے، ام القریٰ میں سے پھر اس (مبارک) گھر کے شہر میں سے

بَنَاهُ إِبْرَاهِيْمُ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى حَجِّهِ وَلَمْ يَزَلْ مَحْجُوْجًا مِنْ عَهْدِ إِبْرَاهِيْمَ

جس کو ابراہیم علیہ السلام نے بنا کر لوگوں کو اس کے حج کرنے کی دعوت دی، اور اس گھر کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے آج تک برابر حج کیا جا رہا ہے

مَذْكُوْرًا فِي كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ بِأَحْسَنِ وَصْفٍ وَكَانَ مِنْ أَكْمَلِ النَّاسِ تَرْبِيَةً وَنَشْأَةً

انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں اس کا بہترین تذکرہ موجود ہے۔ اور آپ ﷺ تربیت اور زندگی گزارنے کے اعتبار سے لوگوں میں کامل و مکمل تھے

صاحب مضمون کا تعارف:

آپ کا پورا نام شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی ہے لیکن ابن تیمیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں، آپ کی پیدائش ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ، ۶۶۱ھ میں ہوئی، آپ کے والد آپ کو ۶۶۷ھ میں حران سے دمشق لے کر منتقل ہو گئے، آپ نے عبدالدائم، قاسم اربلی، مسلم بن علان اور ابن ابی عمر سے سماعت حدیث کی، ساتھ ساتھ آپ خود بھی پڑھتے رہے، آپ نے علوم میں اتنی مہارت حاصل کی کہ متفقہ فی الدین ہو گئے، آپ کی زندگی عجیب و غریب حالات سے بھرپور ہے، چند مسائل میں آپ کا تفرد آپ پر بھاری گزرا جس کی وجہ سے زندگی کا ایک بڑا حصہ کال کوٹھریوں میں گزارا لیکن وہاں بھی تصنیف کا کام جاری رکھا، قلم ختم ہوا تو کوئلہ سے کام چلایا، کاغذ ختم ہوا تو جیل کی دیواروں کو بھر دیا، واقعی آپ علم کا بحر بے کنار تھے، آپ کے شاگردوں میں سے جس نے سب سے زیادہ شہرت پائی وہ حافظ ابن قیم ہیں۔ آپ کا انتقال پیر کی رات ۲۰ ذوالقعدۃ ۷۲۸ھ کو ہوا۔

توضیح اللغۃ:

السیرۃ: سار کا اسم ہے بمعنی عادت، طریقہ، طرز زندگی، لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ... اخلاق: خلق کی جمع ہے بمعنی طبعی خصلت، عادت طبیعت، مروت..... شریعت: بمعنی طریقہ، اللہ کے مقرر کردہ احکام، چوکھٹ، جمع شرائع۔ ...تدبّر: مصدر از (تفعل) بمعنی غور و فکر کرنا... فصل: مصدر بمعنی فروع کہا جاتا ہے، للنسب اصول وفصول... اشرف: اسم تفضیل، از (ک) سب سے بڑھ کر شرافت و مرتبے والا ہونا... وُلد: ولد کی جمع بمعنی اولاد... صمیم: بمعنی خالص چیز، وہ ہڈی جس پر عضو کا مدار ہو... سلالۃ: کسی چیز سے نکالا ہوا خلاصہ، نسل، اولا... صفوۃ: خالص چنا ہوا، طرز صفائی... ام القریٰ: بستیوں کی ماں، یہ مکہ مکرمہ کا نام ہے... بناہ: واحد مذکر غائب ماضی

معلوم، از (ض) بنانا، تعمیر کرنا... نشاة: زندگی، بچپن و جوانی، پیدائش اور پرورش۔

وَلَمْ يَزَلْ مَعْرُوْفًا بِالصِّدْقِ وَالْبِرِّ وَالْعَدْلِ وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَتَرْكِ الْفَوَاحِشِ وَالظُّلْمِ وَكُلِّ صِنْفٍ مَذْمُوْمٍ،

آپ ہمیشہ سچائی، نیکی، انصاف اور اچھے اخلاق (اختیار) کرنے اور بے حیائی، ظلم اور ہر قسم کی برائی سے پرہیز کرنے میں مشہور رہے

مَشْهُوْدًا لَهٗ بِذٰلِكَ عِنْدَ جَمِيْعِ مَنْ يَّعْرِفُهٗ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَمِمَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَكَفَرَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ،

آپ ﷺ کے ان اوصاف پر ہر وہ شخص گواہ ہے جو آپ ﷺ کو نبوت سے پہلے جانتا تھا اور وہ بھی آپ ﷺ پر ایمان لایا اور وہ بھی جس نے نبوت کے بعد کفر کیا

لَا يُعْرَفُ لَهٗ شَيْءٌ يُعَابُ بِهٖ لَا فِيْ أَقْوَالِهٖ وَلَا فِيْ أَفْعَالِهٖ وَلَا فِيْ أَخْلَاقِهٖ، وَلَا جَرَتْ عَلَيْهِ كِذْبَةٌ قَطُّ

آپ کے اقوال، افعال اور اخلاق میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے آپ پر عیب لگایا جاسکے، آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا

وَلَا ظُلْمٌ وَلَا فَاحِشَةٌ۔ وَكَانَ خُلُقُهٗ وَصُوْرَتُهٗ مِنْ أَكْمَلِ الصُّوَرِ وَ أَتَمِّهَا وَأَجْمَعِهَا لِلْمَحَاسِنِ

نہ ظلم کیا اور نہ کسی برائی کا ارتکاب کیا۔ آپ کی صورت اور حلیہ تمام صورتوں میں اکمل، اتم اور خوبصورت تھا، آپ میں وہ تمام خوبیاں تھیں

الدَّالَّةِ عَلٰى كَمَالِهٖ، وَكَانَ أُمِّيًّا مِنْ قَوْمٍ أُمِّيِّيْنَ لَا يَعْرِفُ لَا هُوَ وَلَا هُمْ مَا يَعْرِفُهٗ أَهْلُ الْكِتَابِ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ۔

جو آپ کے کمالات پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ اَن پڑھ قوم کے ایک اُمی فرد تھے، جو کچھ اہل کتاب جانتے تھے وہ نہ آپ جانتے تھے نہ آپ کی قوم

وَلَمْ يَقْرَأْ شَيْئًا مِنْ عُلُوْمِ النَّاسِ وَلَا جَالَسَ أَهْلَهَا وَلَمْ يَدَّعِ نُبُوَّةً إِلٰى أَنْ أَكْمَلَ اللّٰهُ لَهٗ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً،

آپ ﷺ نے لوگوں کے علوم میں سے کچھ نہیں پڑھا، نہ کسی علم والے کی مجلس میں بیٹھے، آپ ﷺ نے اس وقت تک دعویٰ نہیں کیا جب تک اللہ نے آپ ﷺ کی عمر چالیس سال پوری نہ کردی

فَأَتٰى بِأَمْرٍ هُوَ أَعْجَبُ الْأُمُوْرِ وَأَعْظَمُهَا وَبِكَلَامٍ لَمْ يَسْمَعِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ بِنَظِيْرِهٖ

آپ ﷺ نے ایک ایسی چیز پیش کی جو تمام اشیاء میں عجیب تر اور عظیم تر تھی، اور ایسا کلام لائے جس کی نظیر پہلے لوگوں میں سے کسی نے سنی اور نہ بعد والوں میں سے کسی نے سنی

توضیح اللغۃ:

البر: بکسر الباء بمعنی بھلائی، نیکی، احسان کرنا... مکارم: مکرم کی جمع بمعنی شریف، عمدہ اور اعلیٰ... صنف: بمعنی نوع، قسم جمع أصناف، صنوف... یعاب بہ: فعل ماضی مجہول، از (ض) عیب کی طرف منسوب کرنا، عیب لگانا، عیب دار بنانا... جرت علیہ: از (ض) جاری ہونا، پایا جانا، ثابت ہونا... کذبہ: مصدر از (ض) جھوٹ بولنا... أمیا: امی وہ ہے جو نہ لکھ سکتا ہو اور نہ پڑھ سکتا ہو... نظیر: بمعنی مثل جمع نظراء... لم یدع: جحد معلوم، از (افتعال) بمعنی دعویٰ کرنا اور لم

برائے جحد ماضی کی نفی کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کوئی جھوٹا کھیل نہ تھا جو پہلے سے سوچا گیا ہو، بلکہ اللہ کی طرف سے عطاء کی گئی... قبائل: قبیلۃ کی جمع، ایک باپ کے بیٹے، کنویں کے من کا پتھر، چمڑے کا ہر ایک ٹکڑا۔

وَأَخْبَرَنَا بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ فِي بَلَدِهِ وَقَوْمِهِ مَنْ يَعْرِفُ مِثْلَهُ. وَلَمْ يُعْرَفْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ لَا فِي مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ

اور ہمیں ایسی بات کی خبر دی کہ آپ ﷺ کے شہر اور قوم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اس جیسا جانتا ہو، نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی جانتا تھا، نہ آپ کے بعد، نہ شہروں میں سے کسی شہر میں،

وَلَا فِي عَصْرٍ مِنَ الْأَعْصَارِ مَنْ أَتَى بِهِ مَا أَتَى بِهِ وَلَا مَنْ ظَهَرَ كَظُهُورِهِ وَلَا مَنْ أَتَى مِنَ الْعَجَائِبِ وَالْآيَاتِ

اور زمانوں میں سے کسی زمانے میں ایسا کوئی شخص نہیں ملتا تھا جو اس جیسا امر لایا ہو، نہ کوئی آپ جیسا غلبہ حاصل کر سکا، نہ کوئی ایسا ملتا ہے جو آپ کی عجائب اور علامات

بِمِثْلِ مَا أُتِيَ بِهِ وَلَا مَنْ دَعَا إِلَى شَرِيعَةٍ أَكْمَلَ مِنْ شَرِيعَتِهِ وَلَا مَنْ

کی طرح کوئی عجیب شے یا علامت لایا ہو۔ اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی ایسی شریعت کی دعوت دی ہو جو آپ کی شریعت سے کامل ہو، اور نہ کوئی ایسا شخص ہے

ظَهَرَ دِينُهُ عَلَى الْأَدْيَانِ كُلِّهَا بِالْعِلْمِ وَ الْحُجَّةِ وَبِالْيَدِ وَ الْقُوَّةِ كَظُهُورِهِ. ثُمَّ أَنَّهُ اتَّبَعَهُ

جس کا دین آپ کے دین کی طرح تمام ادیان پر علم، دلیل، قبضہ وقوت کے اعتبار سے غالب آیا ہو۔ پھر آپ کی پیروی ایسے لوگوں نے کی

أَتْبَاعُ الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ كَذَّبَهُ أَهْلُ الرِّيَاسَةِ وَعَادَوْهُ وَسَعَوْا فِي هَلَاكِهِ وَهَلَاكِ مَنِ اتَّبَعَهُ

جو انبیاء کی پیروی کرتے ہیں یعنی کم حیثیت والے لوگ، سرداروں نے آپ کی تکذیب کی، دشمن بن گئے، آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو ختم کرنے کے لئے

بِكُلِّ طَرِيقٍ كَمَا كَانَ الْكُفَّارُ يَفْعَلُونَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَ أَتْبَاعِهِمْ. وَ الَّذِينَ

ایسے طریقوں سے مارنے کی کوشش کی جیسا کہ کفار انبیاء کرام اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔ اور جنہوں نے

اتَّبَعُوهُ لَمْ يَتَّبِعُوهُ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَالٌ يُعْطِيهِمْ وَلَا جِهَاتٌ

آپ کی پیروی کی وہ کسی لالچ اور خوف کی وجہ سے نہیں تھی؛ کیوں کہ آپ کے پاس نہ تو مال تھا جو آپ انہیں دیتے اور نہ کوئی عہدے تھے

يُوَلِّيهِمْ إِيَّاهَا وَلَا كَانَ لَهُ سَيْفٌ بَلْ كَانَ السَّيْفُ وَالْمَالُ وَالْجَاهُ مَعَ أَعْدَائِهِ وَقَدْ آذَوْا أَتْبَاعَهُ

جو انہیں سونپتے اور نہ آپ کے پاس کوئی تلوار تھی۔ بلکہ تلوار اور مال و مرتبے تو آپ کے دشمنوں کے پاس تھے، وہ آپ کے ماننے والوں کو تکالیف دے کر

بِأَنْوَاعِ الْأَذَى، وَ هُمْ صَابِرُونَ مُحْتَسِبُونَ لَا يَرْتَدُّونَ عَنْ دِينِهِمْ لِمَا خَالَطَ قُلُوبَهُمْ

طرح طرح سے ستاتے اور یہ لوگ صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید کے ساتھ اپنے دین سے نہیں پھرے؛ بوجہ اس حلاوت کے جو حاصل ہوگئی تھی ان کے دلوں میں

مِنْ حَلَاوَةِ الْإِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ. وَكَانَتْ مَكَّةُ يَحُجُّهَا الْعَرَبُ مِنْ عَهْدِ إِبْرَاهِيْمَ فَتَجْتَمِعُ فِي الْمَوْسِمِ قَبَائِلُ الْعَرَبِ

ایمان ومعرفت کی حلاوت۔ عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے مکہ میں حج کیا کرتے تھے، چنانچہ حج کے موسم میں عرب کے قبائل جمع ہوتے

توضیح اللغۃ:

عصر: بمعنی زمانہ جمع عصور۔ ... عجائب: عجیب کی جمع، یعنی گزشتہ قوموں کے عجیب واقعات، ان کے قصے اور احوال کا بیان اور آئندہ پیش آنے والے واقعات کی پیشن گوئی وغیرہ۔ الآیات: نشانیاں اور معجزات۔ عادوہ: جمع مذکر غائب ماضی، از (مفاعلہ) دشمن ہونا۔ لرغبۃ: از (س) چاہنا، محبت کرنا۔ رھبۃ: از (س) ڈرنا، خوف کھانا۔ جاہ: قدر ومنزلت، شرافت، بلند مرتبت۔ محتسبون: از (افتعال) بمعنی اللہ تعالی سے ثواب حاصل کرنا، از (ن) شمار کرنا، اندازہ لگانا۔

فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ يُبَلِّغُهُمُ الرِّسَالَةَ وَيَدْعُوْهُمْ إِلَى اللهِ صَابِرًا عَلَى مَا يَلْقَاهُ مِنْ تَكْذِيْبِ الْمُكَذِّبِ

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جاتے اور انہیں نبوت کا پیغام دیتے اور انہیں اللہ کی طرف بلاتے، اس تکلیف پر صبر کرتے ہوئے جو جھٹلانے والے کی تکذیب،

وَجَفَاءِ الْجَافِيْ وَ إِعْرَاضِ الْمُعْرِضِ إِلَى أَنِ اجْتَمَعَ بِأَهْلِ يَثْرِبَ

بے رخی کرنے والے کی بے رخی اور اعراض کرنے والے کے اعراض کرنے کی وجہ سے پہنچتا تھا، یہاں تک اہل یثرب جمع ہوئے

وَكَانُوْا جِيْرَانَ الْيَهُوْدِ قَدْ سَمِعُوْا أَخْبَارَهُ مِنْهُمْ وَعَرَفُوْهُ فَلَمَّا

وہ یہودیوں کے پڑوس میں رہتے تھے ان ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خبریں سن چکے تھے اور پہچان لیا تھا، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دَعَاهُمْ عَلِمُوْا أَنَّهُ النَّبِيُّ الْمُنْتَظَرُ الَّذِيْ تُخْبِرُهُمْ بِهِ الْيَهُوْدُ

انہیں دعوت دی تو وہ سمجھ گئے کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے یہ وہی ہیں جن کی نبوت کے بارے میں یہود خبر دیتے تھے

وَكَانُوْا قَدْ سَمِعُوْا مِنْ أَخْبَارِهِ مَا عَرَفُوْا بِهِ مَكَانَتَهُ فَإِنَّ أَمْرَهُ كَانَ قَدِ انْتَشَرَ

انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی خبریں سن رکھی تھیں کہ جن کی مدد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبے کو پہچان لیا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ پھیل چکا تھا

وَظَهَرَ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ سَنَةٍ فَآمَنُوْا بِهِ وَتَابَعُوْهُ عَلَى هِجْرَتِهِ وَهِجْرَةِ أَصْحَابِهِ إِلَى بَلَدِهِمْ وَعَلَى الْجِهَادِ مَعَهُ.

اور ظاہر ہو کر دس سال سے کچھ اوپر ہو چکا تھا، چنانچہ اہل مدینہ آپ پر ایمان لائے اور اپنے شہر کی طرف آپ کی اور صحابہ کی ہجرت اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے پر اتفاق (بیعت) کیا

فَهَاجَرَ هُوَ وَمَنِ اتَّبَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبِهَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، لَيْسَ فِيهِمْ مَنْ

چنانچہ آپ ﷺ نے اور آپ کے متبعین نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، اسی ہجرت کی وجہ سے وہ مہاجرین وانصار بنے، ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جو

آمَنَ بِرَغْبَةٍ دُنْيَوِيَّةٍ وَلَا بِرَهْبَةٍ إِلَّا قَلِيلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمُوا فِي الظَّاهِرِ ثُمَّ حَسُنَ إِسْلَامُ بَعْضِهِمْ.

دنیوی لالچ یا خوف کی وجہ سے ایمان لایا ہو، البتہ انصار میں کچھ لوگ تھے جو شروع میں بظاہر اسلام لائے، پھر ان میں سے کچھ کا اسلام اچھا ہو گیا

ثُمَّ أُذِنَ لَهُ فِي الْجِهَادِ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ وَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا بِأَمْرِ اللهِ عَلَى أَكْمَلِ طَرِيقَةٍ وَأَتَمِّهَا مِنَ الصِّدْقِ وَالْعَدْلِ وَالْوَفَاءِ

پھر آپ کو جہاد کی اجازت دی گئی اور پھر اس کا حکم دیا گیا، آپ ﷺ ہمیشہ سچ، انصاف اور وعدہ وفا کے طریقے پر اللہ کے حکم پر قائم رہے

لَا يُحْفَظُ لَهُ كَذِبَةٌ وَاحِدَةٌ وَ لَا ظُلْمٌ لِأَحَدٍ وَلَا غَدْرٌ بِأَحَدٍ بَلْ كَانَ أَصْدَقَ النَّاسِ وَأَعْدَلَهُمْ وَأَوْفَاهُمْ بِالْعَهْدِ

نہ تو آپ ﷺ کے بارے میں کوئی جھوٹ ثابت ہے اور نہ کسی پر ظلم اور نہ کسی کے ساتھ دھوکا، بلکہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے سچے، عادل اور وعدہ وفا تھے

مَعَ اخْتِلَافِ الْأَحْوَالِ عَلَيْهِ مِنْ حَرْبٍ وَسِلْمٍ وَأَمْنٍ وَخَوْفٍ وَغِنًى وَفَقْرٍ وَقِلَّةٍ وَ كَثْرَةٍ وَظُهُورِهِ عَلَى الْعَدُوِّ تَارَةً

باوجود اس کے کہ آپ ﷺ پر مختلف حالات آتے رہے، یعنی جنگ صلح، امن، خوف، غنا، فقر، مال کی قلت وکثرت، کبھی دشمنوں پر غلبہ

توضیح اللغۃ:

جفاء: از (ن) بد خلق وتند تیز ومزاج ہونا اور جافی اس سے اسم فاعل ہے بمعنی ناانصافی کرنے والے۔۔۔۔ یثرب: یہ مدینہ منورہ کا پرانا نام ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ہے {یا اھل یثرب لا مقالکم فارجعوا}۔۔۔ عرفوہ: علامات سن کر پہچان لینا، چنانچہ وہ یہود سے آپ کی علامات سن کر پہچان چکے تھے۔۔۔ علموا بیقین کر لینا، جان لینا۔۔۔ انتشر: از (افتعال) پھیلنا، مشہور ہونا۔۔۔ بضع: تین سے نو تک کی تعداد، یہ دہائی کے بعد اکائیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی کچھ زائد، رات کا کچھ حصہ۔۔۔ تابعوہ: از (مفاعلہ) موافقت کرنا، اتفاق کرنا، اتباع کرنا سلم: بمعنی صلح کرنا، سلامتی، اسلام۔

وَظُهُورِ الْعَدُوِّ عَلَيْهِ تَارَةً وَ هُوَ عَلَى ذٰلِكَ مُلَازِمٌ لِأَكْمَلِ الطُّرُقِ وَأَتَمِّهَا، حَتّٰى ظَهَرَتِ الدَّعْوَةُ

تو کبھی دشمنوں کا غلبہ، ان تمام حالات میں آپ ﷺ کامل ومکمل طریقہ سے پابندی کرنے والے تھے، یہاں تک غالب آ گیا اسلام کا پیغام

فِي جَمِيعِ أَرْضِ الْعَرَبِ الَّتِي كَانَتْ مَمْلُوءَةً مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَمِنْ أَخْبَارِ الْكُهَّانِ وَطَاعَةِ الْمَخْلُوقِ فِي الْكُفْرِ بِالْخَالِقِ

عرب کی ساری سرزمین میں جو پہلے بت پرستی سے، کاہنوں کی خبروں سے، مخلوق کی اطاعت کر کے خالق کے ساتھ کفر کرنے سے

وَسَفْكِ الدِّمَاءِ الْمُحَرَّمَةِ وَقَطِيْعَةِ الْأَرْحَامِ. لَايَعْرِفُوْنَ آخِرَةً وَلَامَعَادًا فَصَارُوْا أَعْلَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ

قابل احترام خون بہانے سے، اور قطع رحمی سے بھری پڑی تھی، کہ لوگ نہ آخرت کو پہچانتے تھے اور نہ دوبارہ زندہ ہونے کو، چنانچہ وہ (اس دعوت کی وجہ سے) اہل زمین کے تمام افراد سے زیادہ علم والے

وَأَدْيَنَهُمْ وَأَعْدَلَهُمْ وَأَفْضَلَهُمْ حَتّٰى أَنَّ النَّصَارٰى لَمَّا رَأَوْهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الشَّامَ قَالُوْا: "مَا كَانَ الَّذِيْنَ صَحِبُوا الْمَسِيْحَ

سب سے زیادہ دیانت دار، سب سے زیادہ انصاف والے اور افضل ترین ہو گئے، حتی کہ جب یہ حضرات شام آئے تو نصرانیوں نے ان کو دیکھ کر کہا: "جو لوگ حضرت عیسیٰ مسیح کے ساتھ تھے

بِأَفْضَلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ". وَ هٰذِهٖ آثَارُ عِلْمِهِمْ وَ عَمَلِهِمْ فِي الْأَرْضِ وَآثَارُ غَيْرِهِمْ يَعْرِفُ الْعُقَلَاءُ

وہ ان سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے تھے"۔ زمین میں یہ ان کے اور ان کے علم، عمل اور ان کے غیر کے آثار موجود ہیں، عقل مند لوگ خوب پہچانتے ہیں

فَرْقَ مَا بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ. وَهُوَ ﷺ مَعَ ظُهُوْرِ أَمْرِهٖ وَطَاعَةِ الْخَلْقِ لَهٗ وَتَقْدِيْمِهِمْ لَهٗ عَلَى الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ

ان دونوں (آثار) میں باہمی فرق کو۔ اور آپ ﷺ باوجود اس کے کہ تمام مخلوق پر آپ کا حکم اور اطاعت غالب آچکی تھی اور لوگ آپ ﷺ کو اپنے جان ومال سے مقدم رکھتے تھے مگر اس طرح

مَاتَ ﷺ وَلَمْ يُخَلِّفْ دِرْهَمًا وَ لَا دِيْنَارًا وَ لَا شَاةً وَ لَا بَعِيْرًا إِلَّا بَغْلَتَهٗ وَسِلَاحَهٗ وَدِرْعَهٗ

دنیا سے رحلت فرما گئے اس حال میں کہ پیچھے کوئی درہم چھوڑا نہ ہی دینار، نہ کوئی بکری اور نہ اونٹ سوائے ایک خچر، اسلحہ کے، ایک ایسی زرہ اور

مَرْهُوْنَةً عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ اِبْتَاعَهَا لِأَهْلِهٖ

جو آپ ﷺ نے ایک یہودی کے پاس تیس وسق جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ نے گھر والوں کے لیے اس سے خریدے تھے

وَكَانَ بِيَدِهٖ عَقَارٌ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهٖ وَالْبَاقِيْ يَصْرِفُهٗ فِيْ مَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ

آپ ﷺ کے قبضہ میں کچھ زمین تھی، جس کی کچھ آمدنی گھر والوں پر خرچ کرتے اور بقایا مسلمانوں کی ضروریات میں لگا دیتے

فَحَكَمَ بِأَنَّهٗ لَا يُوْرَثُ وَلَا يَأْخُذُ وَرَثَتُهٗ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ يَظْهَرُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ عَجَائِبِ

پھر بھی آپ نے فیصلہ فرمایا دیا کہ نہ تو میراث تقسیم ہوگی اور نہ کوئی وارث اس میں سے کچھ لے گا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر ہر وقت عجائبات

الْآيَاتِ وَ فُنُوْنِ الْكَرَامَاتِ مَا يَطُوْلُ وَصْفُهٗ. وَ يُخْبِرُهُمْ بِخَبَرِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ

نشانیاں، معجزے اور کرامات ظاہر ہوتی تھیں جو آپ ﷺ کے وصف کو مزید طول دیتی ہیں۔ آپ لوگوں کو گزشتہ اور آئندہ ہونے والے کاموں کی خبر دیتے

توضیح اللغۃ:

ظہور: مصدر از (ف) بمعنی ظاہر ہونا، باہر آنا، اور جب اس کا صلہ علیٰ کے ساتھ ہو تو غالب ہونے کے معنی میں

استعمال ہوتا ہے اور ساز (ف) جب مصدر ظہر اُ ہو پیٹھ پر مارنا، فخر کرنا، پیچھے پھینکنا از (ن) مضبوط پیٹھ والا ہونا، از (س) پیٹھ میں شکایت ہونا... الأوثان: وَثَن کی جمع، بمعنی بت۔... کہان: کاہن کی جمع، بمعنی غیب دانی کا مدعی، از (ن، ف) بمعنی غیب کی باتیں بتانا، از (ک) کاہن ہونا۔... سفک: از (ض) خون بہانا، از (انفعال) بمعنی بہنا۔... أرحام: رحم کی جمع بمعنی قرابت، رشتہ داری، بچہ دانی۔... قدِمُو: از (س) آنا... لم یخلف: لم برائے نفی جحد، مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے... خلق: از (ن) پیچھے چھوڑنا، مرنے کے بعد مال واولاد وغیرہ اور بمعنی جانشین، جیسے قرآن کریم میں نخلف من بعدهم خلف... بغلة: بمعنی خچری جمع بغلات، بغال۔... مرهونة: گروی، از (ف) برقرار رہنا، کما قال تعالی: {فرهن مقبوضة}... وَسقاً: ساٹھ صاع کا ایک وسق ہوتا ہے، جمع أوساق، وسوق۔... عقار: بمعنی گھر کا سامان، غیر منقولی چیز، جائداد، جمع عقارات۔... عجائب: عجيبة کی جمع بمعنی قابل تعجب امور۔

وَيَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

اورانہیں نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے، ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزیں ان پرحرام قرار دیتے

وَ يُشَرِّعُ الشَّرِيعَةَ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ حَتّٰى أَكْمَلَ اللهُ دِيْنَهُ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ وَجَاءَتْ شَرِيْعَتُهٗ أَكْمَلَ شَرِيْعَةٍ

اور تھوڑی تھوڑی شریعت کا اجرا فرماتے رہتے یہاں تک کہ آپ جس دین کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے اللہ تعالی نے اس کو کامل اور مکمل فرمادیا، آپ کی شریعت ہر لحاظ سے مکمل ہوگئی

لَمْ يَبْقَ مَعْرُوْفٌ تَعْرِفُ الْعُقُوْلُ أَنَّهٗ مَعْرُوْفٌ إِلَّا أَمَرَ بِهٖ وَلَا مُنْكَرٌ تَعْرِفُ الْعُقُوْلُ أَنَّهٗ مُنْكَرٌ إِلَّا نَهٰى عَنْهُ

کوئی ایسی نیکی نہ رہی جس کو عقل سلیم نیکی سمجھتی ہو اور آپ نے اس کا حکم نہ فرمایا ہو اور (ایسے ہی) کوئی ایک بھی ایسی برائی باقی نہ رہی جس کو عقل سلیم برا سمجھتی ہو اور آپ نے اس سے نہ روکا ہو۔

لَمْ يَأْمُرْ بِشَيْءٍ فَقِيْلَ: لَيْتَهٗ لَمْ يَأْمُرْ بِهٖ وَ لَا نَهٰى عَنْ شَيْءٍ فَقِيْلَ: لَيْتَهٗ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ

کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا کہ پھر اس کے بارے میں کہا گیا ہو کہ کاش اس کا حکم نہ دیا ہوتا اور نہ کسی ایسے کام سے منع کیا کہ اس کے بارے میں کہا گیا ہو کہ، کاش اس سے منع نہ فرماتے

وَأَحَلَّ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا مِنْهَا كَمَا حُرِّمَ فِيْ شَرْعِ غَيْرِهٖ وَحَرَّمَ الْخَبَائِثَ

آپ نے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیا، ان میں سے کسی چیز کو حرام نہیں قرار دیا گیا جیسا کہ آپ کے علاوہ پہلی شریعت میں حرام قرار دی گئیں، اور آپ نے حرام قرار دیا ناپاک چیزوں کو

لَمْ يُحِلَّ مِنْهَا شَيْئًا كَمَا اسْتَحَلَّهٗ غَيْرُهٗ. وَ جَمَعَ مَحَاسِنَ مَا عَلَيْهِ الْأُمَمُ

ان ناپاک چیزوں میں سے کسی چیز کو حلال قرار نہیں دیا جیسا کہ آپ کے علاوہ کسی نے انہیں حلال کہا ہے۔ اور ان تمام خوبیوں کو جمع فرمایا جو گزشتہ امتوں میں تھیں

فَلَا يُذْكَرُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ نَوْعٌ مِنَ الْخَبَرِ عَنِ اللهِ وَعَنْ مَلَائِكَتِهٖ وَ عَنِ الْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا

چنانچہ تورات، انجیل اور زبور میں کوئی بھی خبر، اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور قیامت سے متعلق ایسی ذکر نہیں کی گئی، مگر

وَ قَدْ جَاءَ بِهٖ عَلٰى أَكْمَلِ وَجْهٍ، وَأَخْبَرَ بِأَشْيَاءَ لَيْسَتْ فِيْ هٰذِهِ الْكُتُبِ. فَلَيْسَ تِلْكَ الْكُتُبِ

اس کو آپؐ نے کامل اور اکمل طریقہ سے پیش فرمایا اور ایسی چیزوں کے بارے میں بھی بتایا جو ان کتابوں میں نہیں تھیں، پس ان کتابوں میں

إِيْجَابٌ لِعَدْلٍ وَ قَضَاءٌ بِفَضْلٍ وَنُدُبٌ إِلَى الْفَضَائِلِ وَتَرْغِيْبٌ فِي الْحَسَنَاتِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ بِهٖ وَ بِمَا هُوَ

جو عدل وانصاف کی رعایت، فضائل پر ابھارنے اور نیکیوں کی ترغیب دینا مذکور ہے، آپ ﷺ انہیں بھی لائے اور وہ چیزیں بھی لائے

أَحْسَنُ مِنْهُ. وَ إِذَا نَظَرَ اللَّبِيْبُ فِي الْعِبَادَاتِ الَّتِيْ شَرَعَهَا وَ عِبَادَاتِ غَيْرِهٖ مِنَ الْأُمَمِ

جو ان کتب میں مذکور اعمال سے بہتر ہیں۔ جب کوئی عقل مند آدمی اس عبادات کو جو آپؐ نے مشروع فرمائیں اور دوسری امت کی عبادات میں غور وفکر کرے گا

توضیح اللغۃ:

یُحل: از (افعال) حلال کرنا، حلال قرار دینا، از (ض) مصدر حِلاً ہو تو بمعنی حلال ہونا... یشرع: از (تفعیل) بمعنی ظاہر کرنا، واضح کرنا، تدریجاً سکھانا، از (ف) قانون بنانا، از (افتعال) شریعت نافذ کرنا... معروف: نیکی، بھلائی... منکر: اسم مفعول، برائی... خبائث: خبیثۃ کی جمع بمعنی ناپاک، گھٹیا، اور خراب چیز، حرام چیز، از (ن) بمعنی پلید ہونا، از (ک) مکار ہونا، از (تفعیل) بمعنی خبیث بنانا... ملائکۃ: ملک کی جمع بمعنی فرشتہ۔ ایمان: از (افعال) ثابت کرنا، واجب کرنا... قضاء: مصدر بمعنی فیصلہ کرنا، حکم دینا... ندب: استحباب، ترغیب، فضائل... اللبیب صفت از (س) بمعنی عقلمند ہونا، جمع اَلِبَّاء۔

ظَهَرَ فَضْلُهَا وَ رُجْحَانُهَا، وَكَذٰلِكَ فِي الْحُدُوْدِ وَالْأَحْكَامِ وَ سَائِرِ الشَّرَائِعِ. وَأُمَّتُهٗ

تو آپ کی عبادات کی فضیلت اور راجح ہونا واضح ہو جائے گا۔ اسی طرح حدود، احکام اور باقی شریعت کا حال ہے۔ آپؐ کی امت

أَكْمَلُ الْأُمَمِ فِيْ كُلِّ فَضِيْلَةٍ. فَإِذَا قِيْسَ عِلْمُهُمْ بِعِلْمِ سَائِرِ الْأُمَمِ ظَهَرَ فَضْلُ عِلْمِهِمْ، وَ إِنْ

ہر فضیلت میں تمام امتوں سے کامل ہے، سو اگر ان کے علم کا تمام امتوں کے علم سے موازنہ کیا جائے تو ان کے علم کی فضیلت واضح ہو جائے گی، اگر

قِيْسَ دِيْنُهُمْ وَعِبَادَتُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ لِلّٰهِ بِغَيْرِهِمْ ظَهَرَ أَنَّهُمْ أَدْيَنُ مِنْ غَيْرِهِمْ.

دین، عبادت اللہ کی اطاعت میں دوسروں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجائے گی کہ یہ دوسروں سے زیادہ دیندار ہیں

وَ إِذَا قِيْسَ شَجَاعَتُهُمْ وَجِهَادُهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَصَبْرُهُمْ عَلَى الْمَكَارِهِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ ظَهَرَ أَنَّهُمْ

اگر موازنہ کیا جائے اس امت کی بہادری، جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے لیے مصائب پر صبر کرنے تو واضح ہوجائے گا کہ یہ لوگ

أَعْظَمُ جِهَادًا وَ أَشْجَعُ قُلُوْبًا. وَ إِذَا قِيْسَ سَخَاؤُهُمْ وَ بَذْلُهُمْ وَسَمَاحَةُ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِهِمْ

دوسروں سے زیادہ جہاد کرنے والے اور دل کے بہادر ہیں۔ اور جب موازنہ کیا جائے ان کی سخاوت، خرچ کرنے اور جانوں کے نذرانے پیش کرنے کا دوسروں کے ساتھ

تَبَيَّنَ أَنَّهُمْ أَسْخٰى وَ أَكْرَمُ مِنْ غَيْرِهِمْ. وَ هٰذِهِ الْفَضَائِلُ بِهٖ نَالُوْهَا وَ مِنْهُ تَعَلَّمُوْهَا.

تو واضح ہوجائے گا کہ یہ لوگ دوسروں سے زیادہ سخی اور دوسروں سے زیادہ فیاض ہیں۔ یہ سارے فضائل انہوں نے آپ ﷺ ہی سے حاصل کیے اور آپ ہی سے سیکھے ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ بِهَا لَمْ يَكُوْنُوْا قَبْلَهٗ مُتَّبِعِيْنَ لِكِتَابٍ جَاءَ هُوَ بِتَكْمِيْلِهٖ

آپ ﷺ نے ہی انہیں ان باتوں کا حکم دیا تھا، آپ سے پہلے یہ لوگ کسی کتاب کی پیروی کرنے والے نہ تھے کہ آپ ﷺ اس کی تکمیل کے لئے تشریف لائے ہوں

توضیح اللغۃ:

لبیب: بمعنی عقلمند، جمع ألباب، أَلِبَّاء۔۔۔۔ قیس: فعل ماضی مجہول از (س، ض) بمعنی کسی چیز کو اپنے نمونے پر اندازہ کرنا، قیاس کرنا، ناز سے چلنا، از (مفاعلہ) بمعنی اندازہ کرنا۔۔۔۔ سخاء: از (س، ن) بمعنی فیاضی ہونا، سخی ہونا، از (تفاعل) بتکلف فیاض بننا۔۔۔۔ بذلھم: از (ن) رضامندی اور خوشی سے دینا، خرچ کرنا۔۔۔۔ ناہوا جمع مذکر غائب، ماضی معلوم، از (ف) حاصل کرنا، پانا۔۔۔ سماحۃ: از (ف) بخشش کرنا، دینا، از (ک) فیاضی و سخی ہونا۔

كَمَا جَاءَ الْمَسِيْحُ بِتَكْمِيْلِ شَرِيْعَةِ التَّوْرَاةِ وَكَانَتْ فَضَائِلُ أَتْبَاعِ الْمَسِيْحِ وَعُلُوْمُهُمْ

جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کی شریعت کو مکمل کرنے کے لئے تشریف لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کے فضائل اور ان کے علوم کا

بَعْضُهَا مِنَ التَّوْرَاةِ وَبَعْضُهَا مِنَ الزَّبُوْرِ وَبَعْضُهَا مِنَ النُّبُوَّاتِ وَبَعْضُهَا مِنَ الْمَسِيْحِ وَ بَعْضُهَا

کچھ حصہ تورات سے ہے، اور کچھ زبور سے، کچھ نبوت سے، اور کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور کچھ ان لوگوں سے حاصل کئے ہیں

مِمَّنْ بَعْدَهُ كَالْحَوَارِيِّيْنَ وَ مِنْ بَعْدِ الْحَوَارِيِّيْنَ، وَ قَدِ اسْتَعَانُوْا بِكَلَامِ الْفَلَاسِفَةِ وَغَيْرِهِمْ حَتّٰى

جو آپ کے بعد آئے تھے، جیسے کہ حواری، اور حواریوں کے بعد سے، یقیناً انہوں نے فلاسفہ اور دوسرے لوگوں کے کلام سے مدد لی یہاں تک کہ

أَدْخَلُوْا لَمَّا غَيَّرُوْا دِيْنَ الْمَسِيْحِ فِيْ دِيْنِ الْمَسِيْحِ أُمُوْرًا مِنْ أُمُوْرِ الْكُفَّارِ الْمُنَاقِضَةِ لِدِيْنِ الْمَسِيْحِ۔

جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں تبدیلی کی تو اس میں کافروں کی بہت سی ایسی باتیں شامل کر دیں جو دین مسیح سے متضاد تھیں

وَأَمَّا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمْ يَكُوْنُوْا قَبْلَهُ يَقْرَؤُوْنَ كِتَابًا بَلْ عَامَّتُهُمْ مَا آمَنُوْا بِمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَدَاوُدَ

جبکہ محمد ﷺ کی امت نے اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی، بلکہ اکثر نے تو حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد علیہم السلام

وَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ إِلَّا مِنْ جِهَتِهِ، فَهُوَ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ أَنْ يُّؤْمِنُوْا بِجَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ

تورات، زبور اور انجیل پر ایمان بھی آپؐ کے واسطے سے لائے تھے، کہ آپ ﷺ نے ہی انہیں حکم دیا کہ تمام انبیاء پر ایمان لائیں

وَيُقِرُّوْا بِجَمِيْعِ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الرُّسُلِ۔ فَقَالَ تَعَالٰى

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تمام کتابوں کا اقرار کریں، اور انہیں رسولوں کے درمیان فرق کرنے سے بھی روکا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ جَاءَ بِهِ: { قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ

اسی کتاب میں جس کو آپ لائے ﷺ فرمایا "امت محمدؐ! تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اس پر جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ،

وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

اسحاق، یعقوب اور آل یعقوب علیہم السلام کی طرف نازل کیا گیا اور اس پر جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیا گیا اور اس پر جو دیگر انبیاء علیہم السلام کو

مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ

ان کے ربّ کی طرف سے دیا گیا، ہم ان انبیاء میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، ہم تو اللہ کے فرمانبردار ہیں، اگر وہ ایمان لے آئیں جیسا کہ

مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا، وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ

تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پالیں گے اور اگر انہوں نے پیٹھ پھیری تو وہ لوگ مخالفت میں ہیں، تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ان سے نمٹ لیں گے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔} وَقَالَ تَعَالٰى { اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے"۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ایمان لائے رسول اس کتاب پر جو ان پر نازل کی گئی ہے ان کے رب کی طرف سے

توضیح اللغۃ:

المسیح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسم علم ہے، یہ اصل میں عبرانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے مبارک... حواریین: حواری کی جمع بمعنی نصیحت کرنے والے، خیر خواہ۔ دھوبی، رشتہ دار، مددگار، سفید کپڑے والے... استعانوا: از (استفعال) مدد حاصل کرنا، مدد مانگنا... فلاسفہ: فیلسوف کی جمع بمعنی فلسفہ کا ماہر... المناقضۃ: مصدر از (مفاعلہ) بمعنی مخالف ہونا، معارض ہونا... من جھتہ: جمع جھات بمعنی ذریعہ، وسیلہ، واسطہ، طرف، جہت... المنزلۃ: اسم مفعول، بمعنی نازل کردہ، وحی الٰہی... اھتدوا: جمع مذکر غائب، ماضی معلوم از (افتعال) بمعنی ہدایت یافتہ، راہ راست پے ہونا... تولوا: از (تفعل) اعراض کرنا، منہ موڑنا، پیٹھ پھیرنا... شقاق: مصدر از (مفاعلہ) بمعنی ضد، مخالفت، مقابلہ... سمعنا: از (س) بمعنی سننا، از (افعال) بمعنی سنوانا... أطعنا: از (افعال) اطاعت کرنا، از (تفعل) بتکلف خود کو مطیع ظاہر کرنا، از (ن) بمعنی فرماں بردار ہونا۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

اور ایمان والے بھی، سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور قبول کیا، اے ہمارے رب! ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو مکلف نہیں بناتا

اِلَّا وُسْعَهَا. لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ.

مگر اس کا جو اس کی طاقت (اور اختیار) میں ہو، اس کو ثواب بھی اسی کا ملے گا جو ارادہ سے کرے اور عذاب بھی اسی پر جو ارادہ سے کرے

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا. رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

اے ہمارے پروردگار! ہم سے پوچھ گچھ (پکڑ) نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر لیں، اے ہمارے رب! ہم پہ ایسا بوجھ نہ ڈالئے سخت حکم نہ دیں، جیسا کہ

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا. رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ. وَاعْفُ عَنَّا.

ہم سے پہلے لوگوں پہ ڈالا ہے، اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرمائیں،

وَاغْفِرْلَنَا	وَارْحَمْنَا	اَنْتَ	مَوْلٰنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ﴾

ہمیں معاف کیجئے اور ہم پر رحم فرمائیں، آپ ہمارے کار ساز ہیں، سو کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرمائیں۔

توضیح اللغۃ:

ملائکۃ: ملک کی جمع، بمعنی فرشتہ... غفرانک: تیری بخشش، تیری پناہ، یہ مفعول مطلق ہے، فعل محذوف نستغفر کے لئے... لایکلف اللہ: از (تفعیل) مکلف بنانا، پابند بنانا... لایواخذنا: از (مفاعلہ) مواخذہ کرنا، گرفت کرنا... نسینا: جمع متکلم، فعل ماضی از (س) بھولنا... اخطانا: از (افعال) غلطی کرنا، خطا کرنا... لاتحمل: لا نافیہ اور تحمل واحد مذکر مخاطب، از (ض) بمعنی بوجھ لادنا، بوجھ ڈالنا.. از (تفعل) بوجھ ڈالنا، اٹھوانا، برداشت کرنا... اِصراً: جمع اصار، اصل میں اِصر، اس بوجھ کے لئے آتا ہے جو اٹھانے والے کو چلنے سے روکے رکھے، یہاں مراد تکلیف شاقہ اور سخت دشوار امور ہیں بوجھ، از (ض) گرہ لگانا، باندھنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلظُّلْمُ مُؤْذِنٌ بِخَرَابِ الْعُمْرَانِ

ظلم آبادی کے ویران ہو جانے کا اعلان کرتا ہے

لابن خلدون

اِعْلَمْ أَنَّ الْعُدْوَانَ عَلَى النَّاسِ فِيْ أَمْوَالِهِمْ ذَاهِبٌ بِآمَالِهِمْ فِيْ تَحْصِيْلِهَا وَاكْتِسَابِهَا لِمَا

جان لو! لوگوں پر ان کے اموال کے معاملے میں ظلم کرنا ان کے مال حاصل کرنے اور کمانے کی امید کو ختم کر دیتا ہے؛ اس لیے کہ

يَرَوْنَهُ حِيْنَئِذٍ مِنْ أَنَّ غَايَتَهَا وَمَصِيْرَهَا انْتِهَابُهَا مِنْ أَيْدِيْهِمْ، وَإِذَا ذَهَبَتْ آمَالُهُمْ فِي اكْتِسَابِهَا وَتَحْصِيْلِهَا

وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کی کمائی کی انتہاء اور انجام ان کے ہاتھوں سے چھن جانا ہے، اور جب مال کے حاصل کرنے اور کمانے میں ان کی تمنائیں ختم ہو جائیں

انْقَبَضَتْ أَيْدِيْهِمْ عَنِ السَّعْيِ فِيْ ذٰلِكَ، وَعَلٰى قَدْرِ الْاِعْتِدَاءِ وَنِسْبَتِهٖ يَكُوْنُ انْقِبَاضُ الرَّعَايَا عَنِ السَّعْيِ فِي الْاِكْتِسَابِ.

تو اس کے لیے محنت اور کوشش کرنے سے ان کے ہاتھ کھنچ جاتے ہیں، اور ان لوگوں کا کسب و کمائی سے دلچسپی کا ختم ہو جانا ظلم و زیادتی کے بقدر زیادتی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

صاحب مضمون کا تعارف:

ابن خلدون کا نام عبدالرحمن بن محمد بن خلدون الحضرمي ہے آپ کی ولادت باسعادت سن ۷۳۲ھ میں تیونس میں ہوئی، حصول علم میں اس انداز سے محنت کی کہ تاریخ کے متبحر عالم بن گئے، آپ حکومتی کاتب اور بادشاہ کے قریب ترین علماء میں سے بھی رہے، جامعہ ازہر کے مدرس بھی رہے او ایک وقت میں عہدہ قضاء بھی سنبھالا ابن خلدون کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فلسفہ، تاریخ کے امام اور جد اول ہیں، آپ نے تاریخ پر جو مقدمہ ابن خلدون لکھا ہے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اور اس سے دنیا جہان کے کتب خانے مزین ہیں، آپ کی وفات ۸۰۸ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

مُؤْذِنٌ...... اسم فاعل خبر دینے والا، اعلان کرنے والا، اذان دینے والا...... خَرَاب: جمع أَخْرِبَة، خربة، بے کار ہونا، ویران ہونا، (س) خَرْبًا اجاڑ اور ویران ہونا۔ ...... العُدْوَانَ: مصدر بمعنی دشمنی...... انْتِهَابُ۔ (افتعال) زبردستی لینا، غالب ہونا...... انقبضت: شیٔ کو لینا، از (ض) ہاتھ سے لینا، اور جب اس کا صلہ عن کے ساتھ ہو تو بمعنی رک جانا، اعراض کرنا...... قدر: بمعنی اندازہ از (ن) بمعنی توانا ہونا، از (ض) اندازہ کرنا، از (إفعال وتفعيل) بمعنی قادر بنانا۔

الاعتِدَاءُ: حد سے گزر جانا، تجاوز کرنا، زیادتی کرنا۔

فَإِذَا كَانَ الْاِعْتِدَاءُ كَثِيْرًا عَامًّا فِيْ جَمِيْعِ أَبْوَابِ الْمَعَاشِ كَانَ الْقُعُوْدُ عَنِ الْكَسْبِ كَذٰلِكَ

چنانچہ جب ظلم وزیادتی ذریعہ معاش کے تمام ذرائع میں بہت زیادہ عام ہوگی میں توکسب وکمائی سے اعراض بھی اسی تناسب سے ہوگا

لِذَهَابِهٖ بِالْآمَالِ جُمْلَةً بِدُخُوْلِهٖ مِنْ جَمِيْعِ أَبْوَابِهَا. وَإِنْ كَانَ الْاِعْتِدَاءُ يَسِيْرًا كَانَ الْاِنْقِبَاضُ عَنِ الْكَسْبِ عَلٰى نِسْبَتِهٖ،

اس لیے کہ ظلم، معاش کے تمام دروازوں میں داخل ہوکر تمام امیدوں پر پانی پھیردیتا ہے، اور اگر ظلم کم ہوتو لوگوں کا کمائی سے ہاتھ کھینچنا بھی اسی تناسب سے ہوگا

وَالْعُمْرَانُ وَوُفُوْرُهٗ وَنِفَاقُ أَسْوَاقِهٖ إِنَّمَا هُوَ بِالْأَعْمَالِ وَسَعْيِ النَّاسِ فِي الْمَصَالِحِ وَالْمَكَاسِبِ ذَاهِبِيْنَ وَجَائِيْنَ.

آبادی اوراس کی کثرت اور گرم بازاری یہ چیزیں کام کرنے سے اور لوگوں کے مصالح اور کمائی کے ذرائع میں کوشش کرنے کے لئے آنے جانے سے ہوتی ہے

فَإِذَا قَعَدَ النَّاسُ عَنِ الْمَعَاشِ وَانْقَبَضَتْ أَيْدِيْهِمْ عَنِ الْمَكَاسِبِ كَسَدَتْ أَسْوَاقُ الْعُمْرَانِ وَانْتَقَضَتِ الْأَحْوَالُ

جب لوگ معاش کمانے سے بیٹھ جائیں اور کمائی سے ہاتھ کھینچ لیں تو آبادی کے بازار بے رونق ہوجاتے ہیں، حالات بگڑجاتے ہیں

وَابْذَعَرَّ النَّاسُ فِي الْآفَاقِ مِنْ غَيْرِ تِلْكَ الْإِيَالَةِ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ فِيْمَا خَرَجَ عَنْ نِطَاقِهَا. فَخَفَّ سَاكِنُ الْقُطْرِ

اورلوگ رزق کی تلاش میں اس صوبے کے علاوہ دنیا کے اطراف میں بکھر جاتے ہیں، جوحکومتی انتظام سے باہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب ایک ملک کے رہائشی کوچ کرنے لگتے ہیں

توضیح اللغۃ:

الانقباض، از (انفعال) بمعنی کوتاہ رہنا، رک جانا، ہاتھ کھینچ لینا۔ ... عُمران: بمعنی آبادی، از (ن) آباد ہونا، از (ض) زندگی بھرکے لئے کوئی چیز دینا، از (افتعال) بمعنی ارادہ کرنا، زیارت کرنا، از (استفعال) آباد کرنا۔ ... وُفور: از (ض، ک) بکثرت ہونا، فراوانی ہونا، کما قال تعالی: {فإن جهنم جزاؤكم جزاء موفوراً}۔ ... کَسَدَتْ: از (ن) بازار مندا ہونا، اشیاء کی فروخت کم ہونا، کما قال تعالی: {وتجارة تخشون كسادها}۔ ... انتقضت: از (افتعال) بمعنی جھڑنا، از (تفعیل) جھاڑنا، توڑنا، از (ن) توڑنا، جھاڑنا۔ ... اِبْذَعَرَّ: از (افعلال) بمعنی متفرق ہونا، دوڑنا۔ ... آفاق: اُفق کی جمع بمعنی کنارہ، آسمان کا کنارہ ہواؤں کے چلنے کی جگہ۔ ... إيالة: بمعنی ضلع یا صوبہ۔

وَخَلَتْ دِيَارُهٗ وَخَرِبَتْ أَمْصَارُهٗ وَاخْتَلَّ بِاخْتِلَالِهٖ حَالُ الدَّوْلَةِ وَالسُّلْطَانِ لِمَا أَنَّهَا صُوْرَةٌ لِلْعُمْرَانِ

تواس کے گھر خالی ہوتے ہیں اوراس کے شہر ویران ہوجاتے ہیں، اس کے خلل کی وجہ سے ملک کی معیشت اور بادشاہ کے معاملات بھی کمزور ہوجاتے ہیں کیونکہ آبادی کی تو یہی صورت ہے

تَفْسُدُ بِفَسَادِ مَادَّتِهَا ضَرُوْرَةً. وَانْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ الْمَسْعُوْدِيُّ فِيْ أَخْبَارِ الْفُرْسِ عَنِ الْمُوْبَذَانِ

لہذا آبادکاروں کے بگاڑ سے وہ اپنے آپ بگڑ جاتی ہے، اور اس بارے میں وہ مضمون دیکھئے جو مسعودی نے "اخبار الفردوس" میں "موبذان" کے حوالے سے نقل کی ہے،

صَاحِبِ الدِّيْنِ عِنْدَهُمْ أَيَّامَ بَهْرَامَ بْنِ بَهْرَامَ، وَمَا عَرَّضَ بِهٖ لِلْمَلِكِ فِيْ إِنْكَارِ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ

جو ان کے ہاں دین دار تھا بہرام بن بہرام کے دور میں، اور جو انہوں نے بادشاہ پر تعریض کی تھی اس کے ظلم

وَالْغَفْلَةِ عَنْ عَائِدَتِهٖ عَلَى الدَّوْلَةِ بِضَرْبِ الْمِثَالِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى لِسَانِ الْبُوْمِ حِيْنَ سَمِعَ الْمَلِكُ أَصْوَاتَهَا

اور غفلت پر نکیر کرتے ہوئے ان مسائل کی وجہ سے جو ملک کو درپیش، ایک الو کی زبان میں ضرب المثل کے ذریعے، جب بادشاہ نے ان کی آوازیں سنیں

وَسَأَلَهٗ عَنْ فَهْمِ كَلَامِهَا، فَقَالَ لَهٗ: إِنَّ بُوْمًا ذَكَرًا يَرُوْمُ نِكَاحَ بُوْمٍ أُنْثٰى وَإِنَّهَا شَرَطَتْ عَلَيْهِ عِشْرِيْنَ قَرْيَةً

اور اس سے ان کے کلام کے سمجھنے کا سوال کیا تو اس نے کہا کہ: ایک نر الو نے ایک مادہ الو سے نکاح کا ارادہ کیا تو مادہ الو نے اس پر یہ شرط لگائی کہ تم بیس بستیوں کو

مِنَ الْخَرَابِ فِيْ أَيَّامِ بَهْرَامَ فَقَبِلَ شَرْطَهَا، وَقَالَ لَهَا: إِنْ دَامَتْ أَيَّامُ الْمَلِكِ أَقْطَعْتُكِ أَلْفَ قَرْيَةٍ وَهٰذَا

برباد کرو گے بہرام کے دور میں، تو اس نے اس کی شرط منظور کر لی، اور اس سے کہا کہ: بادشاہ وقت ہی کا دور رہا تو میں ایک ہزار بستیاں اجھاڑ دونگا اور یہ

أَسْهَلُ مَرَامٍ. فَتَنَبَّهَ الْمَلِكُ مِنْ غَفْلَتِهٖ وَخَلَا بِالْمُوْبَذَانِ وَسَأَلَهٗ عَنْ مُرَادِهٖ فَقَالَ لَهٗ: أَيُّهَا الْمَلِكُ! إِنَّ

تو بہت آسان کام ہے۔ چنانچہ یہ سن کر بادشاہ اپنی غفلت پر متنبہ ہوا اور موبذان کو علیحدگی میں لے گیا اور اس سے اس کے مراد کے بارے میں پوچھنے لگا تو موبذان نے کہا: اے بادشاہ! بے شک

الْمُلْكَ لَا يَتِمُّ عِزُّهٗ إِلَّا بِالشَّرِيْعَةِ وَالْقِيَامِ لِلّٰهِ بِطَاعَتِهٖ وَالتَّصَرُّفِ تَحْتَ أَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَلَا قِوَامَ لِلشَّرِيْعَةِ إِلَّا

مملکت مظبوط نہیں ہوتی مگر شریعت، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہنے سے، اسی کے اوامر ونواہی کے تحت تصرف کرنے سے، اور شریعت کی مظبوطی صرف

بِالْمَلِكِ وَلَا عِزَّ لِلْمَلِكِ إِلَّا بِالرِّجَالِ، وَلَا قِوَامَ لِلرِّجَالِ إِلَّا بِالْمَالِ وَلَا سَبِيْلَ إِلَى الْمَالِ إِلَّا بِالْعِمَارَةِ وَلَا

بادشاہ سے ہے، اور بادشاہ کی مظبوطی صرف مردوں (مراد لشکر ہے) سے ہے اور افراد مظبوط ہوتے ہیں مال کے ساتھ اور حصول مال کے لئے کوئی چارہ نہیں مگر آبادی کے ساتھ

وَلَا سَبِيْلَ لِلْعِمَارَةِ إِلَّا بِالْعَدْلِ

اور آبادی کے لئے کوئی چارہ نہیں سوائے عدل وانصاف کے

توضیح اللغۃ:

خروبت: از (س) بمعنی اجاڑنا اور ویران ہونا، از (ض) بمعنی ڈھانا، سوراخ کرنا۔۔۔ أمصار: مصر کی جمع بمعنی

شہر، گوشہ، دو چیزوں کے درمیان روک، از (تفعل) بمعنی شہر، از (تفعیل) شہر بنانا۔ ۔ ۔ عائدة: عائد کی مؤنث، بمعنی بھلائی، صلہ، مہربانی، منفعت، جمع عائدات، عوائد۔ ۔ ۔ ۔ بوم: بمعنی الو، جمع أبوام۔ ۔ ۔ قرية: شہر، گاؤں، جائیداد، لوگوں کی جماعت، جمع قرى، قال تعالىٰ "واسئل القرية"۔ ۔ ۔ تنبه: فعل ماضی از (تفعل) بمعنی بیدار کرنا، نیند سے بیدار ہونا، واقف ہونا، از (تفعیل) نیند سے بیدار ہونا، از (ن، ک) شریف ہونا، مشہور کرنا۔

وَالْعَدْلُ الْمِيْزَانُ الْمَنْصُوْبُ بَيْنَ الْخَلِيْقَةِ نَصَبَهُ الرَّبُّ وَجَعَلَ لَهُ قَيِّمًا وَهُوَ الْمَلِكُ، وَأَنْتَ أَيُّهَا الْمَلِكُ

اور انصاف ایک ایسا ترازو ہے جو مخلوق کے درمیان رکھا ہے، اللہ رب العزت نے اسے رکھا اور اس کے لئے ایک نگران مقرر فرمایا ہے اور وہ بادشاہ ہے، اے بادشاہ! تو نے

عَمَدْتَ إِلَى الضِّيَاعِ فَانْتَزَعْتَهَا مِنْ أَرْبَابِهَا وَعُمَّارِهَا وَهُمْ أَرْبَابُ الْخَرَاجِ وَمَنْ تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْأَمْوَالُ

زمینوں پر قبضہ کا ارادہ کیا چنانچہ اس کے مالکان اور آبادکاروں سے چھین لیں حالانکہ ان سے خراج و اموال وصول کئے جاتے ہیں

وَأَقْطَعْتَهَا الْحَاشِيَةَ وَالْخَدَمَ وَأَهْلَ الْبَطَالَةِ، فَتَرَكُوا الْعِمَارَةَ وَالنَّظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ وَمَا يُصْلِحُ الضِّيَاعَ

آپ نے یہ زمینیں اور درباریوں، خدام، رازداروں میں بانٹ دیں، تو انہوں نے زمین کو آباد کرنے اور انجام میں غور و فکر کرنے کو اور زمین کو بہتر اور زرخیز بنانے کے لئے فکرمند رہنے کو چھوڑ دیا،

وَسُوْمِحُوا فِي الْخَرَاجِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ الْمَلِكِ، وَوَقَعَ الْحَيْفُ عَلَى مَنْ بَقِيَ مِنْ أَرْبَابِ الْخَرَاجِ وَعُمَّارِ الضِّيَاعِ

اور بادشاہ کے مقربین ہونے کی وجہ سے ان سے خراج لینے کے معاملہ میں چشم پوشی سے کام لیا گیا، اور سارا ظلم (ٹکس کا بوجھ) بچے کچھے خراج والوں اور آبادکاروں پر پڑ گیا

فَانْجَلَوْا عَنْ ضِيَاعِهِمْ وَخَلَوْا دِيَارَهُمْ وَآوَوْا إِلَى مَا تَعَذَّرَ مِنَ الضِّيَاعِ فَسَكَنُوْهَا، فَقَلَّتِ الْعِمَارَةُ وَ

چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی زمینوں سے چلے گئے اور انہوں نے اپنے گھر خالی کر دئے، اور ناقابل رہائش زمینوں میں رہائش اختیار کی، جس سے آبادی کم ہوگئی، اور

خَرِبَتِ الضِّيَاعُ وَقَلَّتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْجُنُوْدُ وَالرَّعِيَّةُ وَطَمِعَ فِيْ مُلْكِ فَارِسَ مَنْ جَاوَرَهُمْ مِنَ الْمُلُوْكِ

زمینیں خراب ہوگئیں، اموال کم پڑ گئے، لشکر اور رعیت ہلاک ہوگئے اور ملک میں پڑوسی ممالک کے شہسوار طمع کرنے لگے

لِعِلْمِهِمْ بِانْقِطَاعِ الْمَوَادِّ الَّتِيْ لَا تَسْتَقِيْمُ دَعَائِمُ الْمُلْكِ إِلَّا بِهَا. فَلَمَّا سَمِعَ الْمَلِكُ ذٰلِكَ

اس لئے کہ انہیں علم ہو چکا ہے کہ وہ مواد ختم ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے کسی بھی ملک کے ستون باقی رہتے ہیں۔ جب بادشاہ نے یہ ساری صورت حال سنی

توضیح اللغۃ:

الرَّبُّ: بمعنی مالک، سردار، درست کرنے والا، پرورش کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے، جمع أرباب۔

... قيما: بمعنی متولی، منتظم۔ ... عمدت: کسی شئ کا ارادہ کرنا، قصد کرنا از (ض) ارادہ کرنا، کما قال تعالی: {ومن یقتل مؤمنا متعمدا}۔ ... عُمَّارا: عامر کی جمع مکسرہ بمعنی گھر کا رہنے والا، زمین وغیرہ کو آباد کرنے والا ... خراج: بمعنی ٹیکس، جزیہ، زمین کا محصول، جمع أخراج، أخرجة ... العواقب: عاقبة کی جمع، ہر شئ کا آخر، انجام، کما قال تعالی: {ولا یخاف عُقبها}۔ ... دعائم: دعامة: جمع بمعنی ستون، کھمبا۔

أَقْبَلَ عَلَى النَّظَرِ فِيْ مُلْكِهٖ وَانْتُزِعَتِ الضِّيَاعُ مِنْ أَيْدِي الْخَاصَّةِ وَرُدَّتْ عَلَى أَرْبَابِهَا وَحُمِلُوا عَلَى رُسُوْمِهِمُ السَّالِفَةِ

تو اپنے ملک پر متوجہ ہوا، چنانچہ خواص سے زمینیں چھین کر اوران کے مالکوں کو واپس کردی گئیں، اور انہیں اپنے سابقہ طریقوں پر باقی رکھا گیا۔

وَأَخَذُوْا فِي الْعِمَارَةِ وَقَوِيَ مَنْ ضَعُفَ مِنْهُمْ فَعُمِّرَتِ الْأَرْضُ وَأَخْصَبَتِ الْبِلَادُ وَكَثُرَتِ الْأَمْوَالُ عِنْدَ جُبَاةِ الْخَرَاجِ

چنانچہ وہ پھر سے آبادکاری میں لگ گئے جو کمزور ہو گئے تھے وہ قوی ہوگئے، زمینیں آباد ہوگئی، شہر شاداب ہوگئے اور خراج وصول کرنے والوں کے پاس مالوں کی کثرت ہوگئی

وَقَوِيَتِ الْجُنُوْدُ وَقُطِعَتْ مَوَادُّ الْأَعْدَاءِ وَشُحِنَتِ الثُّغُوْرُ وَأَقْبَلَ الْمَلِكُ عَلَى مُبَاشَرَةِ أُمُوْرِهٖ بِنَفْسِهٖ فَحَسُنَتْ

اور لشکر طاقت ور ہو گئے، دشمنوں کی طمع اور امیدیں کٹ گئیں، سرحدیں بھر گئیں، اور بادشاہ اپنے ذاتی امور خود نمٹانے لگا، پس اچھے ہوگئے

أَيَّامُهٗ وَانْتَظَمَ مُلْكُهٗ. فَتَفْهَمُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ أَنَّ الظُّلْمَ مُخَرِّبٌ لِلْعُمْرَانِ وَأَنَّ عَائِدَةَ الْخَرَابِ فِي الْعُمْرَانِ

ان کی حکومت کے ایام، اوران کا ملک منظم ہوگیا۔ اس حکایت سے آپ یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ ظلم آبادی کو خراب کرنے والا ہے، یقینا آبادی میں فساد کا نتیجہ

عَلَى الدَّوْلَةِ بِالْفَسَادِ وَالْإِنْتِقَاضِ وَلَا تَنْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْإِعْتِدَاءَ قَدْ يُوْجَدُ فِي الْأَمْصَارِ الْعَظِيْمَةِ مِنَ الدُّوَلِ الَّتِيْ بِهَا

مملکت کے بگاڑ اور ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں ہوتا ہے، اس میں ایسا مت سوچنا کہ بسا اوقات کسی مملکت کے بڑے شہروں میں ظلم تو پایا جاتا ہے

وَلَمْ يَقَعْ فِيْهَا خَرَابٌ. وَاعْلَمْ أَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا جَاءَ مِنْ قِبَلِ الْمُنَاسَبَةِ بَيْنَ الْإِعْتِدَاءِ وَأَحْوَالِ أَهْلِ الْمِصْرِ

مگر اس میں بربادی نہیں ہوتی، بلکہ جان لیجئے کہ ظلم وزیادتی کا اثر اور شہر کے حالات کی مناسبت سے سامنے آتا ہے،

فَلَمَّا كَانَ الْمِصْرُ كَبِيْرًا وَعُمْرَانُهٗ كَثِيْرًا وَأَحْوَالُهٗ مُتَّسِعَةً بِمَا لَا يَنْحَصِرُ

سو جب شہر بڑا ہو، اور اس کی آبادی بہت ہو اور احوال وسیع ہوں کہ انحصار و شمار نہ ہوسکے

كَانَ وُقُوْعُ النَّقْصِ فِيْهِ بِالْإِعْتِدَاءِ وَالظُّلْمِ لَيْسِيْرًا؛ لِأَنَّ النَّقْصَ إِنَّمَا يَقَعُ بِالتَّدْرِيْجِ فَإِذَا خَفِيَ بِكَثْرَةِ الْأَحْوَالِ

تو ظلم کی وجہ سے وہاں نقصان کم ہوتا ہوا نظر آتا ہے اس لئے کہ نقصان بتدریج آتا ہے، پس جب ظلم پوشیدہ ہو بوجہ کثرت احوال

وَاتِّسَاعِ الْأَعْمَالِ فِي الْمِصْرِ لَمْ يَظْهَرْ أَثَرُهُ إِلَّا بَعْدَ حِيْنٍ وَقَدْ تَذْهَبُ تِلْكَ الدَّوْلَةُ الْمُعْتَدِيَةُ مِنْ أَصْلِهَا

اور وسعت اعمال کے،اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا مگر کچھ عرصہ کے بعداور کبھی تو وہ ظالمانہ حکومت جڑ سے ختم ہوجاتی ہے

قَبْلَ خَرَابِ الْمِصْرِ وَتَجِيءُ الدَّوْلَةُ الْأُخْرٰى فَتَرْقَعُهُ بِجِدَّتِهَا وَتَجْبُرُ النَّقْصَ الَّذِيْ كَانَ خَفِيًّا فِيْهِ

شہر میں ویرانی سے پہلے اور دوسری حکومت آتی ہے تو نئے سرے سے اس کی پیوندکاری کرتی ہے اور ٹھیک کردیتی ہے اس کو نقصان جو مخفی تھا،

فَلَا يَكَادُ يُشْعَرُ بِهِ إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْأَقَلِّ النَّادِرِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا أَنَّ حُصُوْلَ النَّقْصِ فِي الْعُمْرَانِ عَنِ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ أَمْرٌ وَاقِعٌ

چنانچہ وہ نقصان محسوس ہی نہیں ہوتا مگر شاذونادر۔مقصود یہ ہے کہ ظلم اور زیادتیوں کی وجہ سے آبادی میں نقصان کا ہونا ایسا امر واقعی ہے

لَابُدَّ مِنْهُ لِمَا قَدَّمْنَاهُ وَوَبَالُهُ عَائِدٌ عَلَى الدُّوَلِ. وَلَا تَحْسَبَنَّ الظُّلْمَ إِنَّمَا هُوَ أَخْذُ الْمَالِ أَوِ الْمُلْكِ مِنْ يَدِ مَالِكِهِ

اور یہ بھی لازمی بات ہے کہ اس کا وبال حکومتوں پر پڑتا ہے،جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔تم یہ نہ سمجھو کہ ظلم صرف مال لے لینے کا نام یا مالک کے ہاتھ سے کوئی چیز

مِنْ غَيْرِ عِوَضٍ وَلَا سَبَبٍ كَمَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ. بَلِ الظُّلْمُ أَعَمُّ مِنْ ذٰلِكَ وَكُلُّ مَنْ أَخَذَ مُلْكَ أَحَدٍ أَوْ غَصَبَهُ فِي عَمَلِهِ

بغیر عوض دھر لینے کو کہتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے،بلکہ ظلم اس سے عام ہے اور ہر وہ شخص جو کسی سے اس کی مملوکہ چیز چھین لے،یا اس کے عمل اور مزدوری میں کوتی کے ذریعے غصب کرلے

أَوْ طَالَبَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ أَوْ فَرَضَ عَلَيْهِ حَقًّا لَمْ يَفْرِضْهُ الشَّرْعُ فَقَدْ ظَلَمَهُ. فَجُبَاةُ الْأَمْوَالِ بِغَيْرِ حَقِّهَا ظَلَمَةٌ.

یا ناحق کسی چیز کا مطالبہ کرے یا کوئی ایسا حق لازم کردے جو شریعت نے لازم نہیں کیا تو یہ ظالم ہے۔لہٰذا ناحق ٹیکس لینے والے ظالم ہیں

توضیح اللغۃ:

رسوم: رسم کی جمع بمعنی علامت،از(ض) پاؤں کا نشان چھوڑنا،تیز چلنا... أخصبت: از (إفعال) بمعنی سرسبز ہونا،سرسبز کرنا،از (ض،س) زرخیز ہونا... ثغور: ثغر کی جمع بمعنی سرحد،اگلے دانت،منہ،پہاڑ یا وادی کی کشادگی۔... دُوَل: دَولۃ کی جمع،بمعنی حکومت،ملک۔... التدریج: کسی شئ کو تھوڑا تھوڑا لانا،از (ن) سیڑھیوں پر چڑھنے والے کی طرح چلنا، کما قال تعالی: {وللرجال علیهن درجة}۔... ترقع: از (ف،تفعیل) بمعنی پیوند لگانا، اصلاح کرنا،از(س) احمق اور بے شرم ہونا... نادر: بمعنی کمیاب،شاذ،قلیل الوجود،خلاف قیاس،جمع نوادر۔... غصب: از (ض) زبردستی لے لینا۔

وَالْمُعْتَدُوْنَ عَلَيْهَا ظَلَمَةٌ، وَالْمُنْتَهِبُوْنَ لَهَا ظَلَمَةٌ، وَالْمَانِعُوْنَ لِحُقُوْقِ النَّاسِ ظَلَمَةٌ وَغُصَّابُ الْأَمْلَاكِ عَلَى الْعُمُوْمِ ظَلَمَةٌ وَوَبَالُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ عَائِدٌ عَلَى الدَّوْلَةِ بِخَرَابِ الْعُمْرَانِ الَّذِيْ هُوَ مَادَّتُهَا لِإِذْهَابِهِ الْآمَالَ مِنْ أَهْلِهٖ۔

بھی ظالم ہیں، اور ان تمام کا وبال ملک پر اس طرح آتا ہے کہ آبادی جو ملک کی اصل ہے برباد ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ آبادی والوں کی امیدوں کو ختم کر دیتا ہے۔

وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهٖ هِيَ الْحِكْمَةُ الْمَقْصُوْدَةُ لِلشَّارِعِ فِيْ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَهُوَ مَا يَنْشَأُ عَنْهُ مِنْ فَسَادِ الْعُمْرَانِ وَخَرَابِهٖ

جان لو! کہ ظلم کو حرام قرار دینے میں شریعت کے پیش نظر یہی حکمت ہے اور وہ یہ کہ اس ظلم کی وجہ سے آبادی میں فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے

وَذٰلِكَ مُؤْذِنٌ بِانْقِطَاعِ النَّوْعِ الْبَشَرِيِّ، وَهِيَ الْحِكْمَةُ الْعَامَّةُ الْمُرَاعَاةُ لِلشَّرْعِ فِيْ جَمِيْعِ مَقَاصِدِهِ الضَّرُوْرِيَّةِ الْخَمْسَةِ

اور یہ ظلم نوع بشری کے ختم ہونے کا اعلان کرتی ہے۔ یہی وہ عمومی حکمت ہے جس کی شریعت نے اپنے پانچوں ضروری مقاصد میں لحاظ رکھا ہے

مِنْ حِفْظِ الدِّيْنِ وَالنَّفْسِ وَالْعَقْلِ وَالنَّسْلِ وَالْمَالِ. فَلَمَّا كَانَ الظُّلْمُ كَمَا رَأَيْتَ مُؤْذِنًا بِانْقِطَاعِ النَّوْعِ لِمَا

یعنی دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت میں۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ ظلم آبادی کے ختم ہونے کا اعلان کرتا ہے؛ کیوں کہ

أَدّٰى إِلَيْهِ مِنْ تَخْرِيْبِ الْعُمْرَانِ كَانَتْ حِكْمَةُ الْحَظْرِ فِيْهِ مَوْجُوْدَةً فَكَانَ تَحْرِيْمُهٗ مُهِمًّا

یہ آبادی کو ویرانی تک پہنچاتا ہے، تو اس سے منع کرنے کی حکمت اس میں موجود ہے، لہذا اس کو حرام قرار دینا انتہائی اہم ہے

وَأَدِلَّتُهٗ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ كَثِيْرَةٌ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَهَا قَانُوْنُ الضَّبْطِ وَالْحَصْرِ۔

اور اس کی حرمت کے دلائل قرآن و سنت میں بہت زیادہ ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ جن کو گننا تحریر میں لانا مشکل ہے۔

توضیح اللغۃ:

مانعون: از (ف) روکنا، حق ادا نہ کرنا، از (ک) قوی ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی حمایت کرنا، از (افتعال) بمعنی رکنا، ... نسل: بمعنی اولاد، جمع أنسال۔ ... عقل: روحانی نور جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے، دل، دیت جمع عقول۔ ... قانون: بمعنی قاعدہ، اصل، ہر چیز کا پیمانہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم
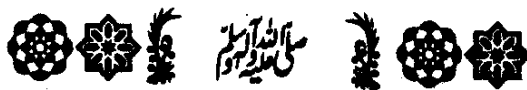
اَلْمَدَنِيَّةُ الْعَجَمِيَّةُ عِنْدَ بِعثَةِ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم

عجمی سلطنت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

للشیخ ولی اللہ الدہلوی

اِعْلَمْ! أَنَّ الْعَجَمَ وَالرُّوْمَ لَمَّا تَوَارَثُوا الْخِلَافَةَ قُرُوْنًا كَثِيْرَةً وَخَاضُوْا فِيْ لَذَّةِ الدُّنْيَا وَنَسُوا الدَّارَ الْآخِرَةَ

جان لو! کہ جب عجم اور روم میں مسلسل کئی سال تک بادشاہت قائم رہی کہ وہ لوگ دنیا کی لذتوں میں ڈوب گئے اور آخرت کو بھول گئے

وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، تَعَمَّقُوْا فِيْ مَرَافِقِ الْمَعِيْشَةِ وَتَبَاهَوْا بِهَا. وَوَرَدَ عَلَيْهِمْ حُكَمَاءُ الْآفَاقِ

اور شیطان ان پر غالب آگیا تو وہ لوگ معاشی منافع میں منہمک ہوگئے اور ان منافع کے ساتھ فخر کا اظہار کرنے لگے، چنانچہ دنیا جہاں کے حکماء اور عقلاء ان کے پاس آتے

يَسْتَنْبِطُوْنَ لَهُمْ دَقَائِقَ الْمَعَاشِ وَمَرَافِقَهُ. فَمَا زَالُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهَا وَيَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

اور ان کے لیے معیشت کی باریکیاں اور اس کے منافع ایجاد کیا کرتے۔ چنانچہ ہمیشہ انہی کے ایجاد کردہ اصولوں پر عمل کرتے، اور ایک دوسرے سے آگے بڑھتے

وَيَتَبَاهَوْا بِهَا، حَتّٰى قِيْلَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا يُعَيِّرُوْنَ مَنْ كَانَ يَلْبَسُ مِنْ صَنَادِيْدِهِمْ مِنْطَقَةً أَوْ تَاجًا قِيْمَتُهَا دُوْنَ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

اور اس پر فخر کا اظہار کرتے تھے، یہاں تک کہا گیا ہے کہ ایسے بادشاہ کو عار دلاتے جو ایسا پٹکا یا تاج پہنتا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم سے کم

أَوْ لَا يَكُوْنُ لَهُ قَصْرٌ شَامِخٌ وَآبْزَنٌ وَحَمَّامٌ وَبَسَاتِيْنُ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ دَوَابُّ فَارِهَةٌ. وَغِلْمَانٌ حُسَّانٌ.

یا اس کے ہاں عالیشان محل، فوارہ، حمام اور باغات نہ ہوں، اور اس کے پاس چاق وچوبند جانور، حسین وجمیل غلام نہ ہوں

صاحب مضمون کا تعارف:

صاحب مضمون کا نام قطب الدین احمد ولی اللہ بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین العمری الدہلوی ہے، آپ ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے، اور اپنے والد محترم سے کسب علم کیا، اور پندرہ سال کی عمر بھی نہ گزری تھی کہ فارغ ہوئے، پھر تدریس وتالیف کا سلسلہ شروع کیا، یہاں تک کہ ۱۱۴۳ھ میں حجاز کا سفر کیا، وہاں کے علماء کرام سے استفادہ کیا اور شیخ ابو طاہر مدنی رحمہ اللہ سے علم حدیث حاصل کیا پھر ہندوستان واپس لوٹے، آپ کی بعض کتابیں ایسی ہیں کہ اب تک اس طرح کی کتابیں نہیں لکھی گئیں، خصوصاً الفوز الکبیر فی أصول التفسیر، إزالۃ الخفاء فی خلافۃ الخلفاء، رسالۃ الإنصاف فی سبب الاختلاف مشہور ہیں، اور ان کی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغۃ اپنے موضوع کی منفرد کتاب ہے، آپ کی وفات ۱۱۷۶ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

خاضوا: از (ن) بمعنی مشغول ہونا، داخل ہونا، گھسنا، از (افعال) بمعنی داخل کرنا، لذت: بمعنی خوشی، مزہ، حصول مرغوبات جمع لذات، از (س) بمعنی لذیذ ہونا، عمدہ ہونا، از (استفعال) بمعنی لذیذ پانا۔۔۔ استحوذ: از (استفعال) بمعنی غالب ہونا، دل ودماغ پر قبضہ جمانا، از (ن) حفاظت کرنا۔ کما قال تعالی: {استحوذ علیہم الشیطان}۔۔۔ تعمّقوا: از (تفعیل) بمعنی معاملہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا، از (ک) بمعنی گہرا ہونا، از (افعال) بمعنی گہرا کرنا۔۔۔ مرافق: مَرفق کی جمع بمعنی ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔۔۔ تباھوا: از (تفاعل) بمعنی باہم فخر کرنا، فخر میں مقابلہ کرنا، از (استفعال) فخر کرنا۔۔۔ یعیرون: اجوف یائی، از (افعال) بمعنی عار دلانا، از (ض) حیرانی کے ساتھ آنا جانا۔۔۔ منطقۃ: بمعنی پٹکا، علاقہ، جمع مناطق۔۔۔ تاج: جمع تیجان، از (ن) بمعنی تاج پہننا، از (تفعیل) بمعنی تاج پہنانا۔۔۔ شامخ: از (ف) بمعنی بلند ہونا، تکبر کرنا، از (تفاعل) بمعنی بلند ہونا، تکبر کرنا۔۔۔ قصر: بمعنی محل، لکڑی، جمع قصور۔۔۔ فارھۃ: بمعنی چالاک، خوبصورت جوان لڑکی، جمع فوارہ، از (س) بمعنی خوش ہونا، اکڑنا، از (ک) ماہر ہونا، خوش ہونا، سبک ہونا۔ کما قال تعالی: {وتنحتون من الجبال بیوتا فارھین}۔

وَلَایَكُوْنُ لَهٗ تَوَسُّعٌ فِي الْمَطَاعِمِ، وَتَجَمُّلٌ فِي الْمَلَابِسِ، وَ ذِكْرُ ذٰلِكَ يَطُوْلُ وَمَاتَرَاهُ مِنْ مُلُوْكِ بِلَادِكَ

یا اس کے ہاں کھانے میں کشادگی وآسودگی نہ ہو اور کپڑوں میں تزئین وآرائش نہ ہو۔ غرض ان سب کا ذکر بہت طویل ہے، لیکن اس کے باوجود جب آپ اپنے شہروں کے بادشاہوں کو دیکھیں گے

يُغْنِيْكَ عَنْ حِكَايَاتِهِمْ. فَدَخَلَ كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ أُصُوْلِ مَعَاشِهِمْ وَصَارَ لَايَخْرُجُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ

تو آپ (عجمی وردمی) لوگوں کی حکایات سے مستغنی ہو جائیں گے۔ بہر حال یہ چیزیں ان کی معیشت کی جڑوں میں داخل ہو گئی تھیں، کہ ان کے دلوں سے نکلتی ہی نہ تھیں

إِلَّا أَنْ تُمَزَّعَ، وَتَوَلَّدَ مِنْ ذٰلِكَ دَاءٌ عُضَالٌ، دَخَلَ فِيْ جَمِيْعِ أَعْضَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَآفَةٌ عَظِيْمَةٌ

مگر یہ کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں، اور اس کی وجہ سے ایک ایسا شدید مرض پیدا ہوا، جو شہر کے تمام طبقات میں داخل ہو گئی تھی، اس کی وجہ سے ایک بڑی آفت پیدا ہو گئی تھی

لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ مِنْ أَسْوَاقِهِمْ وَرُسْتَاقِهِمْ وَغَنِيِّهِمْ وَفَقِيْرِهِمْ إِلَّا قَدِاسْتَوْلَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ بِتَلَابِيْبِهٖ

جس سے ان کا کوئی بازار، گنجان آبادیاں، امراء اور فقراء میں سے کوئی ایسا فرد نہیں بچا مگر وہ ان پر غالب نہ آ گئی اور ان کو گریبانوں سے پکڑ لیا

وَأَعْجَزَتْهُ فِيْ نَفْسِهِ وَأَهَاجَتْ عَلَيْهِ غُمُوْمًا و هُمُوْمًا لَاإِرْجَاءَ لَهَا. وَ ذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ

اور اس نے ان کو اپنے نفس میں عاجز و مجبور کر دیا، اور ان کو ایسی پریشانیوں اور مصائب میں گھیر دیا جن کا کوئی کنارہ نہ تھا۔ اور یہ اس لیے کہ یہ چیزیں

لَمْ تَكُنْ لِتُحْصَلَ إِلَّا بِبَذْلِ أَمْوَالٍ خَطِيْرَةٍ وَلَاتُحْصَلُ تِلْكَ الْأَمْوَالُ إِلَّا بِتَضْعِيْفِ الضَّرَائِبِ

مال کثیر خرچ کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تھیں اور اتنا مال حاصل نہیں ہو سکتا مگر ٹیکسوں کو دگنا کیا جائے

عَلَى الْفَلَّاحِيْنَ وَالتُّجَّارِ وَأَشْبَاهِهِمْ، وَالتَّضْيِيْقِ عَلَيْهِمْ فَإِنِ امْتَنَعُوْا قَاتَلُوْهُمْ وَعَذَّبُوْهُمْ

کاشتکاروں، تاجروں پر اور ان جیسے دوسرے لوگوں پر، اور ان پر تنگی کرنے سے، پھر اگر وہ مقررہ مقدار ادا نہ کریں تو ان سے لڑائی اور ان کو سزا دیتے،

وَ إِنْ أَطَاعُوْا جَعَلُوْهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَمِيْرِ وَالْبَقَرِ يَسْتَعْمِلُ (تُسْتَعْمَلُ) فِي النَّضْحِ وَالدِّيَاسِ وَالْحَصَادِ

اور اگر بات مان جائیں تو انہیں گدھوں اور بیلوں کی طرح کام لیتے کہ جس طرح انہیں کھیت سیراب کرنے، کھیتی گاہنے اور کاٹنے میں استعمال کیا جاتا ہے

توضیح اللغۃ:

تَمَزَّعَ: از (تفعل) بمعنی جدا جدا ہونا، تقسیم کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا از (ف) بمعنی چھلانگ لگانا، از (تفعیل) بمعنی متفرق کرنا۔۔۔ عضال: بمعنی سخت اور عاجز کرنے والی بیماری۔۔۔۔ رستاق: بمعنی دیہات، جمع رساتیق۔۔۔ تلالیب: تلبیب کی جمع بمعنی گریبان۔۔۔ أهاجت: از (إفعال و تفعیل) بمعنی ابھارنا، برانگیختہ کرنا، از (تفعل، ض) بمعنی بھڑکنا، برانگیختہ ہونا۔۔۔ ارجاء: رجاء کی جمع بمعنی طرف، کنارہ، کہا جاتا ہے: رجو البئر، کنویں کا کنارہ۔۔۔ خطیرۃ: بمعنی کثیر، زیادہ۔۔۔ ضرائب: ضریبۃ کی جمع بمعنی وہ مال جو کسی پر مقرر کیا جائے، عشر، خراج اور ٹیکس۔۔۔ فلاحین: فلاح کی جمع بمعنی کسان، کاشتکار۔۔۔ ملاح: کرایہ پر جانور دینے والا۔۔۔ حمیر: حمار کی جمع بمعنی گدھا۔۔۔ بقر: بمعنی گائے یہ اسم جنس ہے جو واحد بقرۃ کی جمع ہے، اور جمع بقرات اور أبقار۔۔۔ النضح: از (ف، ض) بمعنی ٹپکنا، سیراب کرنا۔۔۔ الدیاس: از (ن) بمعنی کھیتی گاہنا، روندنا، ذلیل کرنا۔ ۔۔۔ الحصاد: از (ض، ن) کھیتی کاٹنا، کٹائی کرنا، از (س) بمعنی مضبوط بناوٹ کا ہونا، از (إفعال) بمعنی کھیتی کا کٹنے کے قریب ہونا۔

وَلَاتُقْتَنٰى إِلَّا لِيُسْتَعَانَ بِهَا فِي الْحَاجَاتِ. ثُمَّ لَاتُتْرَكُ سَاعَةً مِنَ الْعَنَاءِ حَتّٰى صَارُوْا

انہیں جمع نہیں کیا جاتا تھا مگر اس لیے کہ ضرورتوں میں ان سے مدد لی جائے۔ پھر تھکاوٹ کے بعد ایک گھڑی بھی آرام کے لئے نہیں چھوڑا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ ایسے ہو گئے

لَايَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ إِلَى السَّعَادَةِ الْأُخْرَوِيَّةِ أَصْلًا، وَلَايَسْتَطِيْعُوْنَ ذٰلِكَ. وَرُبَّمَا كَانَ أَقْلِيْمٌ وَاسِعٌ

کہ انہوں نے سعادتِ اخروی کی طرف سر اٹھا کر کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کی طاقت رکھتے تھے۔ بسا اوقات یوں بھی ہوتا کہ ایک بڑی ریاست میں

لَيْسَ فِيْهِمْ أَحَدٌ يُهِمُّهُ دِيْنُهُ، وَلَمْ يَكُنْ لِيَحْصُلَ أَيْضًا إِلَّا بِقَوْمٍ يَتَكَسَّبُوْنَ بِتَهْيِئَةِ تِلْكَ الْمَطَاعِمِ وَالْمَلَابِسِ

ایک شخص بھی ایسا نہ ہوتا تھا کہ جس کے نزدیک دین کی اہمیت ہو، اور یہ صورت حال پیدا نہیں ہو، مگر ایسے لوگوں کی وجہ سے کہ ان کی کمائی کے مقاصد ومصارف مطعومات، ملبوسات

وَالْأَبْنِيَةِ وَغَيْرِهَا، وَيَتْرُكُوْنَ أُصُوْلَ الْمَكَاسِبِ الَّتِيْ عَلَيْهَا بِنَاءُ نِظَامِ الْعَالَمِ

عمارات وغیرہ اور کاروبار کے ان اصولوں کو چھوڑ چکے تھے کہ جن پر نظام عالم کی بنیاد ہے

وَصَارَ عَامَّةُ مَنْ يَّطُوْفُ عَلَيْهِمْ يَتَكَلَّفُوْنَ مُحَاكَاةَ الصَّنَادِيْدِ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ وَإِلَّا لَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ حِظْوَةً

اور عوام الناس جو ان کے پاس آتے جاتے وہ بھی مجبوراً ان چیزوں میں سرداروں کی نقل کرنے پر مجبور تھے ورنہ ان کے ہاں ان کا نہ کوئی مرتبہ ہوتا

وَلَا كَانُوْا عِنْدَهُمْ عَلٰى بَالٍ. وَصَارَ جُمْهُوْرُ النَّاسِ عِيَالًا عَلَى الْخَلِيْفَةِ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهُ تَارَةً عَلٰى أَنَّهُمْ

اور نہ ان کی کوئی حیثیت ہوتی۔ چنانچہ لوگوں کا ایک بڑا طبقہ نان ونفقہ کے لحاظ سے، خلیفہ کا عیال بن گیا کہ وہ لوگ خلیفہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتے، کبھی تو اس عنوان سے کہ وہ

توضیح اللغۃ:

لاقتنی: از (افتعال) بمعنی جمع کرنا، حاصل کرنا، پیدا کرنا۔ ... یتکسبون: از (تفعل) کمانے کی کوشش کرنا، از (ض) کمانا، رزق طلب کرنا، کما قال تعالی: {أنفقوا من طيبات ما كسبتم}۔ ... صنادید: صندید کی جمع بمعنی سردار، بہادر، ... حظوة: بمعنی مرتبہ، مقام، حصہ۔

مِنَ الْغُزَاةِ وَالْمُدَبِّرِيْنَ لِلْمَدِيْنَةِ، يَتَرَسَّمُوْنَ بِرُسُوْمِهِمْ وَلَا يَكُوْنُ الْمَقْصُوْدُ دَفْعَ الْحَاجَةِ وَلٰكِنَّ الْقِيَامَ

غازیوں میں سے ہیں اور شہر کے سیکورٹی والوں میں سے ہیں۔ یہ لوگ بھی اپنے سرداروں کے طریقے پر گامزن تھے اس سے ان کا مقصد ضروریات پوری کرنا نہیں تھا، بلکہ

بِسِيْرَةِ سَلَفِهِمْ، وَتَارَةً عَلٰى أَنَّهُمْ شُعَرَاءُ جَرَتْ عَادَةُ الْمُلُوْكِ بِصِلَتِهِمْ. وَتَارَةً عَلٰى أَنَّهُمْ زُهَّادٌ وَفُقَرَاءُ

صرف اپنے بڑوں کے طریقوں کو قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اور کبھی اس عنوان سے کہ وہ شاعر ہیں اور شاعروں کو دینا بادشاہوں کی عادت رہی ہے، کبھی یہ کہہ کر کہ وہ درویش اور فقیر ہیں

يَقْبُحُ مِنَ الْخَلِيْفَةِ أَنْ لَّا يَتَفَقَّدَ حَالَهُمْ فَيَضِيْقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَتَتَوَقَّفُ مَكَاسِبُهُمْ عَلٰى صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ

بادشاہ کے شان میں یہ بات ناپسند تھی کہ ان کی خبر گیری نہ کرے، کہ وہ ایک دوسرے پر بوجھ بن جائیں اور ان کی کمائی موقوف تھی بادشاہوں کی صحبت پر

وَالرِّفْقِ بِهِمْ، وَحُسْنِ الْمُحَاوَرَةِ مَعَهُمْ وَالتَّمَلُّقِ مِنْهُمْ. وَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَنُّ الَّذِيْ تَتَعَمَّقُ أَفْكَارُهُمْ فِيْهِ

ان کے ساتھ نرمی پر، خوش کلامی اور ان کی چاپلوسی پر، یہ ایسا فن تھا جس میں ان کی فکریں ڈوبی ہوئی تھی

تَضِيعُ أَوْقَاتُهُمْ مَعَهُ. فَلَمَّا كَثُرَتْ هٰذِهِ الْأَشْغَالُ تَشَبَّحَ فِي نُفُوسِ النَّاسِ هَيْآتٌ خَسِيسَةٌ وَأَعْرَضُوا

اسی میں ان کا وقت برباد ہوتا۔ پھر جب اس قسم کے کام بہت زیادہ ہو گئے، لوگوں کے دلوں میں گھٹیا قسم کی کیفیات پیدا ہو گئیں اور وہ اعراض کرنے لگے

توضیح اللغۃ:

جمهور: قوم کی جماعت، ہر چیز کا بڑا حصہ، قوم کے بڑے اور اشراف لوگ، جمع جماہیر۔ ... يتكففون: از (تفعل) بمعنی لوگوں سے مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانا، از (ن) رکنا، باز رکھنا۔ ... صلة: بمعنی عطیہ، احسان، جمع صلات۔ ... التملق: از (تفعل) بمعنی چاپلوسی کرنا، از (س) بمعنی خوشامد کرنا، از (ن) بمعنی نرم کرنا، مٹانا، از (افعال) بمعنی محتاج ہونا۔ کما قال تعالی: {ولا تقتلوا أولادكم من إملاق}۔

عَنِ الْأَخْلَاقِ الصَّالِحَةِ. وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَعْرِفَ حَقِيقَةَ هٰذَا الْمَرَضِ فَانْظُرْ إِلَى قَوْمٍ لَيْسَتْ فِيهِمُ الْخِلَافَةُ

اچھے اخلاق سے۔ اگر آپ اس مرض کی حقیقت کو جاننا چاہتے ہیں تو ایک ایسی قوم کا تصور کریں جن میں خلافت نہ ہو،

وَلَا هُمْ مُتَعَمِّقُونَ فِي لَذَائِذِ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَلْبِسَةِ تَجِدُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِيَدِهِ أَمْرُهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ مِنَ الضَّرَائِبِ الثَّقِيلَةِ

اور نہ وہ کھانے پینے اور لباس کی لذتوں میں مستغرق ہوں، تو آپ پائیں گے کہ ان میں ہر آدمی خود مختار ہے، اور اس پر اتنے بھاری ٹیکس نہیں ہوں گے

مَا يُثْقِلُ ظَهْرَهُ فِيهِمْ. يَسْتَطِيعُونَ التَّفَرُّغَ لِأَمْرِ الدِّينِ وَالْمِلَّةِ ثُمَّ تَصَوَّرْ حَالَهُمْ لَوْ كَانَ فِيهِمُ الْخِلَافَةُ وَمَلَؤُهَا

جو اس کی کمر جھکا دیں، اور وہ لوگ دین اور ملت کے لئے فارغ ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پھر ذرا ان کی حالت کا تصور کیجئے کہ جن میں بادشاہت ہو ان کا لاؤ لشکر ہو

وَسَخَّرُوا الرَّعِيَّةَ وَتَسَلَّطُوا عَلَيْهِمْ. فَلَمَّا عَظُمَتْ هٰذِهِ الْمُصِيبَةُ وَاشْتَدَّ هٰذَا الْمَرَضُ سَخِطَ عَلَيْهِمُ اللّٰهُ

اور وہ عوام کو تابع بنا کر ان پر مسلط ہو چکے ہوں، تو آپ پر اس مرض کی حقیقت واضح ہو جائے گی چنانچہ جب یہ مصیبت بڑی ہو گئی اور یہ مرض بڑھ گیا تو ان پر اللہ تعالی

وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ، وَكَانَ رِضَاهُ تَعَالَى فِي مُعَالَجَةِ هٰذَا الْمَرَضِ بِقَطْعِ مَادَّتِهِ. فَبَعَثَ نَبِيًّا أُمِّيًّا ﷺ

اور ان کے مقرب فرشتے ناراض ہو گئے، اللہ تعالی کی رضا اس مرض کو جڑ سے کاٹنے میں تھی، چنانچہ ایک امی نبی ﷺ کو بھیجا

لَمْ يُخَالِطِ الْعَجَمَ وَالرُّوْمَ وَلَمْ يَتَرَسَّمْ بِرُسُوْمِهِمْ وَجَعَلَهُ مِيْزَانًا يُعْرَفُ بِهِ الْهُدٰى

جو اہل عجم اور روم سے نہیں ملا، اور نہ ہی ان کے طریقے اختیار کیے، اللہ نے انہیں ایک معیار بنا دیا جس کے ذریعے اس راستے کو پہچانا جاتا جو

الصَّالِحُ الْمَرْضِيُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ الْمَرْضِيِّ وَأَنْطَقَهُ بِذَمِّ عَادَاتِ الْأَعَاجِمِ وَقُبْحِ الْاِسْتِغْرَاقِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

جو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہے غیر مقبول راستوں سے۔ اور انہیں عجمیوں کی بُری عادات کی برائی سے آگاہ کیا اور کہلوایا اور قباحت فرمادی دنیوی زندگی میں منہمک رہنے

وَالْاِطْمِئْنَانِ بِهَا، وَنَفَثَ فِي قَلْبِهِ أَنْ يُحَرِّمَ عَلَيْهِمْ رُؤُوْسَ مَا اعْتَادَهُ الْأَعَاجِمُ

اور اس میں مطمئن ہونے کو ناپسند کیا۔ اور ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ ان پر بنیادی چیزوں کو حرام قرار دیں جن کے عجم عادی ہو چکے تھے

توضیح اللغۃ:

خسیسۃ: از (ض) بے وقعت ہونا، از (ن) گھٹیا کام کرنا۔۔۔ تسلّطوا: از (تفعل) غالب آنا، قابض ہونا از (تفعیل) اختیار واقتدار دینا، پارلیمنٹری اختیار کرنا، ... سخط: بمعنی ناراضگی، بڑے لوگوں کی ناراضگی۔۔۔ میزان: بمعنی ترازو، جمع موازین: از (ض) بمعنی تولنا، از (ک) بمعنی بوجھل ہونا، عقل مند ہونا۔۔۔ قبیح: قول یا فعل کی برائی، از (ک) بمعنی برا ہونا، بدصورت ہونا، از (ف، وتفعیل) بمعنی کسی کے عمل کے خلاف اظہار، ناراضگی کرنا، از (افعال) خیر سے محروم کرنا۔

وَتَبَاهَوْا بِهَا كَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْأُرْجُوَانِ وَاسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَحُلِيِّ الذَّهَبِ غَيْرِ الْمُقَطَّعِ

اور جس پر وہ فخر کرتے ہیں، جیسے خالص ریشم سے جن کے کنارے ریشم ہو سرخ زعفرانی رنگ کا لباس پہننا، سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا، غیر ڈھلے ہوئے سونے کے زیورات کے

وَالثِّيَابِ الْمَصْنُوْعَةِ فِيْهَا الصُّوَرُ وَتَزْوِيْقِ الْبُيُوْتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. وَقَضٰى بِزَوَالِ دَوْلَتِهِمْ بِدَوْلَتِهِ

وہ کپڑے جس میں تصویریں بنی ہوں، اور مکانات پر نقش ونگار کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ آپ کی حکومت سے ان کی حکومت کا

وَرِيَاسَتِهِمْ بِرِيَاسَتِهِ وَبِأَنَّهُ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

اور آپ کی ریاست سے ان کی ریاست کے خاتمے کا، اور یہ فیصلہ فرما دیا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ.

اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

توضیح اللغۃ:

نفث: از (ن، ض) بمعنی تھوکنا، اور جب اس کا صلہ فی کے ساتھ ہو تو بمعنی ایہام ہونا، دل میں بات ڈالنا، از (مفاعلہ) بمعنی

چپکے چپکے بات کرنا۔۔۔ حریر: بمعنی ریشم، ریشم کا بنا ہوا کپڑا۔۔۔ قَسِّی: بمعنی مقام قس کے بنے ہوئے کپڑے جن کے کناروں پر ریشم لگا ہوتا تھا۔۔۔ أرجوان: بمعنی سرخ رنگ کے کپڑے۔۔۔ ذهب: بمعنی سونا، جمع أذہاب، ذہوب، ذُہبان۔۔۔ فضة: بمعنی چاندی۔۔۔ أواني: آنية کی جمع بمعنی برتن۔۔۔ حُلي: حلية کی جمع بمعنی زیور۔۔۔ صُوَر: صورت کی جمع بمعنی شکل، ذی روح کی تصویر۔۔۔ تزويق: از (تفعیل) بمعنی آراستہ کرنا، مزین کرنا، نقش ونگار کرنا۔۔۔ كِسرى: شاہان فارس کا لقب جمع أكاسرة، كساسرة۔۔۔ قيصر: شاہان روم کا لقب، جمع قياصرة۔

ﷺ
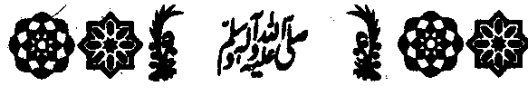
أَهْلُ الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مِنَ الْأُمَّةِ

امت کے اونچے طبقے کے لوگ

لسید عبد الرحمن الکواکبی

اَلْفُتُوْرُ بَالِغٌ فِيْ غَالِبِ أَهْلِ الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مِنَ الْأُمَّةِ وَلَا سِيَّمَا فِي الشُّيُوْخِ مُرَتَّبَةُ (اَلْخَوَرَ فِي الطَّبِيْعَةِ) لِأَنَّنَا

اکثر امت کے اونچے طبقے والوں میں سستی کمزوری انتہا کو پہنچ چکی ہے اور خصوصا سرداروں میں کہ کمزوری ان کی طبیعت بن گئی ہے؛ کیوں کہ

نَجِدُهُمْ يَنْتَقِصُوْنَ أَنْفُسَهُمْ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَتَقَاصَرُوْنَ عَنْ كُلِّ عَمَلٍ، وَيَحْجُمُوْنَ عَنْ كُلِّ أَقْدَامٍ،

ہم ان کو اس حال میں پاتے ہیں کہ وہ خود کو ہر چیز میں ناقص سمجھتے ہیں، ہر کام میں پیچھے ہٹتے ہیں، اور ہر قسم کی پیش قدمی سے اعراض کرتے ہیں

صاحب مضمون کا تعارف:

نام سید عبد الرحمن الکواکبی ہے، حلب میں ۱۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے، اپنی قوم کے دیگر افراد کی طرح لغت عربی اور دیگر علوم کو حاصل کیا، لیکن آپ نے صرف اس تعلیم پر اکتفاء نہ کیا بلکہ علوم ریاضیہ اور طبعیہ کی وادی پر خاش میں اترے، اور شاہانہ گھرانے میں سے ہونے کی وجہ سے آپ بہت سارے حکومتی عہدوں اور مناصب پر فائز ہوئے، حلب میں الشہباء نامی تحریک آزادی کے رسالے کے ایڈیٹر اور مدیر رہے، جس میں حلب میں جابر حکمرانوں کی جارحیت کی خوب خبر لیتے تھے، آپ مسلمانوں کے خراب احوال کے بارے میں بڑے حساس تھے، چنانچہ آپ نے کرہ ارض کے تمام مسلمانوں کے احوال کو جاننے، ان کے امراض کی تشخیص اور اس کے علاج کی جستجو کے لیے زندگی کا ایک بڑا حصہ مختص کر دیا، اسی غرض کی جستجو میں آپ نے شرقا اور غربا کئی اسفار کیے، چنانچہ یہ مضمون اور اس میں بیان کردہ امراض بھی اسی جستجو کا ایک حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے علاج بھی بیان فرمائے ہیں، آپ کی وفات مصر میں ۶ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

توضیح اللغۃ:

الفتور: الفتر کی جمع ہے بمعنی کمزوری، سستی، از (ض، ن) تیزی کے بعد ساکن ہونا، از (افعال) کمزور وضعیف کر دینا...... الخور: بمعنی سستی، از (ن) بمعنی سست ہونا، کمزور ہونا، از (تفعیل) بمعنی کمزور کرنا...... یحجمون: از (ض، ن) بمعنی نگاہ پھیرنا، منع کرنا، پیچھے ہٹنا۔

وَيَتَوَقَّعُونَ الْخَيْبَةَ فِيْ كُلِّ أَمَلٍ. وَمِنْ أَقْبَحِ آثَارِ هَذَا الْخَوَرِ نَظَرُهُمُ الْكَمَالَ فِي الْأَجَانِبِ كَمَا

اور ہر پُرامید کام میں ناکامی کی توقع اور توقع رکھتے ہیں۔ اس سستی کا سب سے بُرا اثر یہ ہے کہ وہ غیروں میں کمال دیکھتے ہیں جیسا کہ

يَنْظُرُ الصِّبْيَانُ الْكَمَالَ فِي آبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيهِمْ. فَيَنْدَفِعُونَ لِتَقْلِيدِ الْأَجَانِبِ وَأَتْبَاعِهِمْ فِيمَا

بچے اپنے والدین اور اساتذہ میں کمال دیکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ دوسروں کی ان چیزوں میں تیزی سے تقلید اور اتباع کرتے ہیں جن کے بارے میں

يَظُنُّونَهُ رِقَّةً وَظَرَافَةً وَتَمَدُّنًا. وَيَنْخَدِعُونَ لَهُمْ فِيمَا يَغُشُّونَهُمْ بِهِ. كَاسْتِحْسَانِ تَرْكِ التَّصَلُّبِ فِي الدِّينِ

وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آسودگی، ذہانت اور تمدن ہے۔ وہ ان کو جس چیز میں دھوکا دینا چاہیں یہ لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں، جیسے دین کے معاملے میں سختی چھوڑ دینا

توضیح اللغۃ:

خیبۃ: از (ض) بمعنی محروم ہونا، ناامید ہونا، از (إفعال وتفعیل) بمعنی محروم کرنا...... تَمَدُّنًا: از (تفعل) بمعنی شائستہ ہونا، از (تفعیل) بمعنی شہر آباد کرنا، از (ن) بمعنی شہر میں آنا...... تصلب: از (تفعل) بمعنی سخت ہونا، از (تفعیل) بمعنی سخت کرنا۔ از (ن، تفعیل) سولی پر لٹکانا، کما قال تعالی: {ولأصلبنكم في جذوع النخل}۔ اور صلب بمعنی پیٹھ، کما قال تعالی: {يخرج من بين الصلب والترائب}۔

وَالْافْتِخَارِ بِهِ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَحِي مِنَ الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ الْخَلَوَاتِ وَكَإِهْمَالِ التَّمَسُّكِ بِالْعَادَاتِ الْقَوْمِيَّةِ.

اور اس پر فخر کرنا۔ چنانچہ کچھ لوگ تنہائی کے علاوہ میں نماز پڑھنے سے شرم محسوس کرتے ہیں، جیسے قومی عادات کو مضبوطی سے نہ پکڑنا

فَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَحِي مِنْ عِمَامَتِهِ وَكَالْبُعْدِ عَنِ الْاعْتِزَازِ بِالْعَشِيرَةِ كَأَنَّ قَوْمَهُمْ مِنْ سَقَطِ الْبَشَرِ

کچھ لوگ ایسے ہیں جو عمامہ باندھنے سے شرم کرتے ہیں، جیسے خاندانی عزت وافتخار سے دور ہونا، گویا ان کی قوم والے گرے پڑے لوگ ہیں

وَكَنَبْذِ التَّحَزُّبِ لِلرَّأْيِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوا قَاصِرِينَ. وَكَالْغَفْلَةِ عَنْ إِيثَارِ الْأَقْرَبِينَ

اور جیسے کسی امر میں رائے (مشورہ) کے لئے جمع ہونے کو نظر انداز کرنا، گویا وہ عاجز وکمزور پیدا ہوئے ہیں اور منافع میں رشتہ داروں کے لیے ایثار وقربانی سے

فِي الْمَنَافِعِ وَكَالْقُعُودِ عَنِ التَّنَاصُرِ وَالتَّرَاحُمِ بَيْنَهُمْ كَيْ لَا يَشَمَّ مِنْ ذَلِكَ رَائِحَةَ التَّعَصُّبِ الدِّينِيِّ.

غفلت برتنا، اور اسی طرح ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے سے دور بھاگنا، تاکہ اس سے دینی غیرت کی بو نہ آئے،

وَإِنْ كَانَ عَلَى الْحَقِّ إِلَى نَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْخِصَالِ الذَّمِيمَةِ فِي أَهْلِ الْخَوَرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْحَمِيدَةِ فِي الْأَجَانِبِ،

اگرچہ وہ حق پر ہو، اور اسی طرح اس کے علاوہ وہ عادات جو کمزور مسلمانوں میں تو بری شمار ہوتی ہیں اور غیروں میں اچھی لگتی ہیں

لِأَنَّ الْأَجَانِبَ يُمَوِّهُونَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ التَّحَلِّيَ بِهَا دُونَهُمْ. وَهٰؤُلَاءِ الْوَاهِنَةُ

اس لیے اجنبی لوگ انہیں یہ باور کراتے ہیں کہ صرف وہی ان صفات سے آراستہ ہیں، نہ کہ دوسرے لوگ۔ اور ان کمزور لوگوں کے لیے

توضیح اللغۃ:

عشيرة: بمعنی قبیلہ، خاندان، جمع عشائر، عشیرات، قال تعالی: وانذر عشیرتک الاقربین۔ ... التحزب: از (تفعل) بمعنی پارٹی پارٹی ہونا، اکٹھا ہوا، از (تفعیل) بمعنی پارٹی پارٹی کر کے جمع کرنا، از (مفاعلہ) بمعنی کسی پارٹی میں داخل ہونا، مدد کرنا۔ ... تراحم: از (تفاعل) ایک دوسرے پر رحم کرنا۔ ... لا یشمّ: از (س، ن) بمعنی سونگھنا، از (مفاعلہ) ایک دوسرے کو سونگھنا، از (استفعال) بمعنی سونگھنے کی درخواست کرنا۔ ... رائحة: بمعنی بو، جمع رائحات۔ ... یموِّهون: از (تفعیل) جھوٹی بات سنانا، خلاف واقعہ سنانا، سونے یا چاندی کا پانی چڑھانا۔ ... التحلّی: از (تفعل) آراستہ ہونا، از (ض) آراستہ کرنا، از (س) زیور پہننا، از (تفعیل) بمعنی آراستہ کرنا، زیور بنانا، زیور پہنانا۔ ... الواهنة: از (ض، ک، س) سست ہونا، کمزور ہونا، از (افعال) بمعنی کمزور کرنا۔

يَحِقُّ لَهُمْ أَنْ تَشُقَّ عَلَيْهِمْ مُفَارَقَةُ حَالَاتٍ أَلِفُوهَا عُمُرَهُمْ، كَمَا قَدْ يَأْلَفُ الْجِسْمُ السُّقْمَ

یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان کے لیے ان چیزوں کو چھوڑنا بہت مشکل ہے جن سے یہ عمر بھر مانوس رہے ہیں، جیسا کہ جب کوئی جسم بیماری سے

فَلَا تَلَذُّ لَهُ الْعَافِيَةُ، فَإِنَّهُمْ مُنْذُ نُعُومَةِ أَظْفَارِهِمْ تَعَلَّمُوا الْأَدَبَ مَعَ الْكَبِيرِ،

مانوس ہو جاتا ہے تو اسے عافیت میں مزا نہیں آتا، اس لیے کہ انہوں نے بچپن ہی سے اپنے بڑوں کے ساتھ ادب کرنا سیکھا ہے،

يُقَبِّلُونَ يَدَهُ أَوْ ذَيْلَهُ أَوْ رِجْلَهُ، وَأَلِفُوا الْاِحْتِرَامَ فَلَا يَدُوسُونَ الْكَبِيرَ وَ لَوْ دَاسَ رِقَابَهُمْ.

یہ ان کے ہاتھ، دامن اور پاؤں چومتے ہیں، ایسا احترام کرتے ہیں کہ انہیں کبھی ذلیل نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کی گردنوں کو روند ڈالے۔

وَأَلِفُوا الثَّبَاتَ ثَبَاتَ الْأَوْتَادِ تَحْتَ الْمَطَارِقِ. وَأَلِفُوا الْاِنْقِيَادَ وَ لَوْ إِلَى الْمَهَالِكِ. وَ أَلِفُوا

اور ایسی ثابت قدمی دکھانے میں مانوس ہیں جیسے کیل ہتھوڑے کے نیچے۔ اور ہلاکت کی حد تک فرمانبرداری کرنے کے عادی ہیں، اور اس بات سے مانوس ہو گئے ہیں

أَنْ تَكُوْنَ وَظِيْفَتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ دُوْنَ النَّبَاتِ. ذَاكَ يَتَطَاوَلُ وَهُمْ يَتَقَاصَرُوْنَ. ذَاكَ يَطْلُبُ السَّمَاءَ

کہ ان کی زندگی کا بس یہی ایک کام ہے نہ کہ اپنی نشوونما، وہ ان پر غالب آرہا ہوتا ہے اور یہ مغلوب ہو رہے ہوتے ہیں، وہ آسمان کا طالب ہے

توضیح اللغۃ:

السقم: بمعنی بیاری جمع أسقام، از (س) بیار ہونا، از (إفعال وتفعیل) بیار کرنا،... أظفار: ظفر کی جمع بمعنی ناخن۔... ذیل: بمعنی کپڑے کا دامن، چیز کا آخری حصہ، جمع أذیال، ذیول، أذیل، از (ض) کپڑے کا لمبا ہونا، دامن دار ہونا، از (تفعیل) کپڑے کا لمبا کرنا، از (إفعال) دامن والا ہونا.... رقاب: رقبۃ کی جمع بمعنی گردنیں، غلام۔... أوتاد: وتد کی جمع بمعنی میخ، کھونٹی۔... مطارق: مطرقۃ کی جمع، بمعنی ہتھوڑا، روئی دھننے کا ڈنڈا۔... وظیفۃ: بمعنی عمل معین، روزینہ، رزق، شرط، جمع وظائف، وُظُف، از (ض) پیروی کرنا، لازم کرنا، مقرر کرنا، از (تفعیل) بمعنی روزینہ مقرر کرنا، وظیفہ مقرر کرنا۔

وَهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْأَرْضَ كَأَنَّهُمْ لِلْمَوْتِ مُشْتَاقُوْنَ. وَهٰكَذَا طُوْلُ الْأُلْفَةِ عَلٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ قَلَبَ فِيْ فِكْرِهِمُ الْحَقَائِقَ،

یہ زمین کے طالب ہیں، گویا وہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔اسی طرح ان کی عادات پر انسیت (محبت، الفت) ان کی سوچ میں حقائق کو بدل دیتی ہے

وَجَعَلَ عِنْدَهُمْ لِمَخَازِيْ مَفَاخِرَ. فَصَارُوْا يُسَمُّوْنَ التَّصَاغُرَ أَدَبًا، وَالتَّذَلُّلَ لُطْفًا، وَالتَّمَلُّقَ فَصَاحَةً، وَاللُّكْنَةَ رَزَانَةً،

اور ان کے نزدیک ذلت کو قابل فخر بنا دیتی ہے، پھر نتیجۃً یہ لوگ حقارت کو ادب، ذلت کو مہربانی، خوشامد کو فصاحت' لکنت (تتلاہٹ) کو سنجیدگی

وَتَرْكَ الْحُقُوْقِ سَمَاحَةً، وَقُبُوْلَ الْإِهَانَةِ تَوَاضُعًا، وَالرِّضَاءَ بِالظُّلْمِ طَاعَةً. كَمَا يُسَمُّوْنَ دَعْوَى الْإِسْتِحْقَاقِ

حق چھوڑنے کو سخاوت، ذلت قبول کرنے کو عاجزی اور ظلم برداشت کرنے کو فرمانبرداری کا نام دیتے ہیں جیسا کہ حق مانگنے کے دعوی کو

غُرُوْرًا، وَالْخُرُوْجَ عَنِ الشَّأْنِ الذَّاتِيِّ فُضُوْلًا. وَمَدَّ النَّظَرِ إِلَى الْغَدِ أَمَلًا. وَالْإِقْدَامَ تَهَوُّرًا، وَالْحَمِيَّةَ حَمَاقَةً،

دھوکا، ذاتی حالات سے نکلنے کو فضول کام، مستقبل کی طرف دیکھنے کو امید، پیش قدمی کو لاپرواہی، غیرت اور خود داری کو حماقت

وَالشَّهَامَةَ شَرَاسَةً، وَحُرِّيَّةَ الْقَوْلِ وَقَاحَةً. وَ حُبَّ الْوَطَنِ جُنُوْنًا. ثُمَّ قَالَ: وَلْيُعْلَمْ أَنَّ النَّاشِئَةَ

جوانمردی کو بداخلاقی، آزادکلامی کو گستاخی اور جذبہ حب الوطنی کو جنون کا نام دیتے ہیں۔ پھر کہا: یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جوان لوگ

توضیح اللغۃ:

قلب: از (تفعیل) بمعنی پلٹ دینا، اوپر کا نیچے کر دینا، از (ن، ض) بمعنی دل پر مارنا، از (س) الٹا ہونا، از (تفعل) بمعنی پلٹنا، مخازی، مخزاۃ کی جمع ہے، بمعنی باعث رسوائی، شرمندگی، از (س) ذلیل ہونا، شرم کرنا، از (ض) بمعنی رسوا کرنا، شرمندگی میں

ڈالنا۔۔۔ تصاغر: از (تفاعل) بمعنی چھوٹا ہونا، از (س، ک) بمعنی چھوٹا ہونا، حقیر ہونا، از (ک) مصدر صغارۃ ہو تو بمعنی ذلیل ہونا، از (إفعال و تفعیل) چھوٹا کرنا، ذلیل کرنا۔۔۔ لکنۃ: بمعنی ہکلا پن، تتلاہٹ، از (س) اٹکنا۔۔۔ رزانۃ: بمعنی باوقار ہونا، از (ک) بمعنی سنجیدہ ہونا، باوقار ہونا۔۔۔ الحمیۃ: از (ن، ض) پرہیز کرنا۔۔۔ شھامۃ: بمعنی بلندی از (ک) بمعنی تیز فہم ہونا، ذکی ہونا، از (ف، ن) بمعنی خوف زدہ کرنا، اور یہ جوانمردی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، یعنی قابل مدح بڑے بڑے کاموں کو انجام دینے کے لئے آگے بڑھنا۔۔۔ شراسۃ: بمعنی بدخلق ہونا۔۔۔ وقاحۃ: از (ض، س) بمعنی بے شرم ہونا، بے حیاء ہونا، از (تفاعل) بمعنی بے حیائی ظاہر کرنا۔۔۔ ناشئۃ: بمعنی نو پید، نوجوان لڑکی، جمع نواشی از (ف) بمعنی نو پید ہونا، زندہ ہونا، از (إفعال) بمعنی پرورش کرنا، پیدا کرنا، ابتداء کرنا۔

الَّذِيْنَ تَعْقِدُ الْأُمَّةُ آمَالَهَا بِأَحْلَامِهِمْ عَسٰى يَصْدُقُ مِنْهَا شَيْءٌ، وَتَتَعَلَّقُ الْأَوْطَانُ بِحِبَالِ هِمَّتِهِمْ

جن سے امت عقل و دانشمندی سے اپنی توقعات وابستہ کیے ہوئے ہے، شاید کہ ان کی کوئی امید بر لائے، وطن جن کی رسیوں سے لٹکا ہوا ہے

عَسَاهُمْ يَأْتُوْنَ فِعْلًا. هُمْ أُولٰئِكَ الشَّبَابُ وَمَنْ فِيْ حُكْمِهِمُ الْمُحَمَّدِيُّوْنَ الْمُهَذَّبُوْنَ الَّذِيْنَ يُقَالُ فِيْهِمْ

شاید وہ کوئی کام کر گزریں۔ یہی وہ محمدی مہذب نوجوان ہیں، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ

أَنَّ شَبَابَ رَأْيِ الْقَوْمِ عِنْدَ شَبَابِهِمْ. اَلَّذِيْنَ يَفْتَخِرُوْنَ بِدِيْنِهِمْ فَيَحْرِصُوْنَ عَلَى الْقِيَامِ بِمَبَانِيْهِ الْأَسَاسِيَّةِ

کسی قوم کی رائے کی بلندی ان کے نوجوانوں کے ساتھ ہے، جو اپنے دین پر فخر کرتے ہیں، جو اس کے بنیادی ارکان کو قائم رکھنے کے حریص ہوتے ہیں،

نَحْوَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ، وَيَتَجَنَّبُوْنَ مَنَاهِيَهُ الْأَصْلِيَّةَ نَحْوَ الْمَيْسِرِ وَالْمُسْكِرَاتِ. اَلَّذِيْنَ لَا يَقْصُرُوْنَ بِنَاءَ

جیسے نماز، روزہ اور دین کی بنیادی ممنوعات سے پرہیز کرتے ہیں جیسے جوا اور نشہ آور چیزیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے فخر کی بنیاد

قُصُوْرِ الْفَخْرِ عَلٰى عِظَامٍ نَخَرَهَا الدَّهْرُ، وَلَا يَرْضَوْنَ أَنْ يَّكُوْنُوْا حَلْقَةً سَاقِطَةً بَيْنَ الْأَسْلَافِ وَالْأَخْلَافِ.

کمزور ہڈیوں پر نہیں جن کو زمانے نے بوسیدہ کر دیا ہو۔ یہ لوگ اس پر راضی نہیں کہ یہ پہلے والوں اور پچھلے والوں کے درمیان گرے ہوئے ہوں۔

اَلَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُمْ خُلِقُوْا أَحْرَارًا فَيَأْبَوْنَ الذُّلَّ وَالْإِسَارَ. اَلَّذِيْنَ يَوَدُّوْنَ أَنْ يَّمُوْتُوْا كِرَامًا وَلَا يَحْيَوْنَ

یہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ آزاد پیدا ہوئے ہیں، لہذا ذلت اور قید کا انکار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عزت کی موت پسند کرتے ہیں، ذلت کے ساتھ

لِئَامًا. اَلَّذِيْنَ يَجْهَدُوْنَ أَنْ يَّنَالُوْا حَيَاةً رَضِيَّةً، حَيَاةَ قَوْمٍ كُلُّ فَرْدٍ مِّنْهُمْ سُلْطَانٌ مُسْتَقِلٌّ فِيْ شُؤُوْنِهٖ

نہیں جینا چاہتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات کے لئے کوشش کرتے ہیں کہ پسند کی زندگی ملے، یعنی ایسے لوگوں کی زندگی جن کا ہر فرد اپنے کاموں میں خود مختار بادشاہ ہو

توضیح اللغۃ:

أساسیة: بمعنی بنیادی، یاء برائے نسبت ہے، جمع آساس، اُسُس، از (ن) بمعنی بنیاد رکھنا، از (تفعل) بمعنی بنیاد پڑ جانا۔...... المیسر بمعنی جوا، تیروں کا جوا۔ ذبح شدہ جانور جس پر جوا کھیلا جائے۔ از (ض) بمعنی نرم ہونا، جوا کھیلنا، از (ک) بمعنی آسان کرنا، توفیق دینا، از (اِفعال) دولت مند ہونا، از (تفعل) بمعنی آسان ہونا۔...... المسکرات: از (اِفعال) بمعنی نشہ آور، مست کرنا، از س بمعنی مست ہونا۔...... نخر: از (س) بمعنی بوسیدہ ہونا، ریزہ ریزہ ہونا، از (تفعیل) بمعنی بوسیدہ کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔...... أخلاف: خلف کی جمع بمعنی جانشین۔...... لئاما: لئیم کی جمع، کمینے لوگ، بخیل لوگ، زیادہ حریص، ذلیل، از (ک) بمعنی کمینہ ہونا، ذلیل ہونا، بخیل ہونا۔

لَا يَحْكُمُهُ غَيْرُ الدِّيْنِ، وَ شَرِيْكٌ أَمِيْنٌ لِقَوْمِهٖ يُقَاسِمُهُمْ وَ يُقَاسِمُوْنَهُ الشَّقَاءَ وَ الْهَنَاءَ،

دین کے علاوہ کوئی ان پر حاکم نہ ہو، اور ان میں سے ہر ایک فرد اپنی قوم کے لیے ایک امانت دار ساتھی ہو، کہ قوم کے لوگ اس سے غمی اور خوشی باٹیں

وَ وَلَدٌ بَارٌّ لِوَطَنِهٖ لَا يَبْخَلُ عَلَيْهِ بِجُزْءٍ طَفِيْفٍ مِنْ فِكْرِهٖ وَ وَقْتِهٖ وَمَالِهٖ. اَلَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ وَطَنَهُمْ

وہ اپنے وطن کا خیر خواہ بیٹا ہو، اپنی سوچ، وقت اور مال میں معمولی سی بھی کنجوسی نہ کرے۔ قوم کے یہ نوجوان اپنے وطن سے اس طرح محبت کرتے ہیں

حُبَّ مَنْ يَّعْلَمُ أَنَّهٗ خُلِقَ مِنْ تُرَابِهٖ، اَلَّذِيْنَ يَعْشَقُوْنَ الْإِنْسَانِيَّةَ وَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْبَشَرِيَّةَ هِيَ الْعِلْمُ

جیسے یہ جانتے ہیں کہ یہ اسی کی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ لوگ انسانیت سے پیار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ انسانیت ہی علم ہے

وَالْبَهِيْمِيَّةَ هِيَ الْجَهَالَةُ. اَلَّذِيْنَ يَعْتَبِرُوْنَ أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، اَلَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ أَنَّ الْقُنُوْطَ

اور حیوانیت جہالت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو مانتے ہیں کہ لوگوں میں بہتر وہی ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ ناامیدی

وَبَاءُ الْآمَالِ، وَالتَّرَدُّدَ وَبَاءُ الْأَعْمَالِ، اَلَّذِيْنَ يَفْقَهُوْنَ أَنَّ الْقَضَاءَ وَ الْقَدَرَ هُمَا السَّعْيُ وَ الْعَمَلُ، اَلَّذِيْنَ

امیدوں کی بیماری ہے اور جانتے ہیں کہ شک اعمال کے لیے مصیبت ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قضاء وقدر دونوں عمل اور کوشش کا نام ہیں۔ یہ لوگ

يُوْقِنُوْنَ أَنَّ كُلَّ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَثَرٍ هُوَ مِنْ عَمَلِ أَمْثَالِهِمُ الْبَشَرِ. فَلَا يَتَخَيَّلُوْنَ إِلَّا الْمَقْدِرَةَ

یقین رکھتے ہیں کہ زمین پر جو بھی اثرات ہیں وہ ان جیسے انسانوں کے اعمال کی وجہ سے ہیں، چنانچہ وہ (ہر خوشی اور غمی کو) تقدیر سے ہی گمان کرتے ہیں،

وَ لَا يَتَوَقَّعُوْنَ مِنَ الْأَقْدَارِ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا النَّاشِئَةُ الْمُتَفَرْنِجَةُ فَلَا خَيْرَ فِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ

وہ تقدیر سے خیر ہی کی توقع رکھتے ہیں۔ بہرحال وہ نوجوان طبقہ جو انگریزوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، ان میں اپنی ذات کے لیے بھی بھلائی نہیں

فَضْلًا عَنْ أَنْ يَّنْفَعُوْا أَقْوَامَهُمْ وَأَوْطَانَهُمْ شَيْئًا، وَذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ لَا خَلَاقَ لَهُمْ، تَتَجَاذَبُهُمُ الْأَهْوَاءُ كَيْفَ شَاءَتْ،

چہ جائیکہ وہ اپنی قوم اور وطن کو کچھ نفع پہنچائیں۔ اور سب اس لیے ہے کہ ان کا بھلائی سے کوئی حصہ نہیں، خواہشات جہاں چاہتی ہیں ان کو کھینچ لے جاتی ہیں

توضیح اللغۃ:

الشواء: از (ن) سختی، سوء حالی، بدبختی۔ الهناء: هناء سے بمعنی خوشگوار، از (ن) خوش ہونا، لطف اٹھانا، از (تفعیل) مبارکباد دینا، اور یہ متعدی بلا حرف جر ہو تو بمعنی روکنا، مایوس کرنا۔ امال: امل کی جمع بمعنی امید۔ المتفرنجة: فرنگی اور انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنا۔ تتجاذب: کھینچ لینا، جذب کرنا

لَا يَتَّبِعُوْنَ مَسْلَكًا وَلَا يَسِيْرُوْنَ عَلٰى نَامُوْسٍ مُطَّرِدٍ، لِأَنَّهُمْ يُحَكِّمُوْنَ الْحِكْمَةَ فَيَفْتَخِرُوْنَ بِدِيْنِهِمْ وَلٰكِنْ

یہ کسی مسلک کے پیروکار نہیں، نہ کسی عام راستے پر چلتے ہیں، اس لیے کہ یہ دانشمندی سے فیصلے کرتے ہیں، پھر اپنے دین پر فخر کرتے ہیں لیکن

لَا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَهَاوُنًا وَ كَسَلًا ، وَ يَرَوْنَ غَيْرَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ يَتَبَاهَوْنَ بِأَقْوَامِهِمْ وَ يَسْتَحْسِنُوْنَ

کاہلی اور سستی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے، دوسری قوموں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی قوم پر فخر کرتے ہیں اور اچھا سمجھتے ہیں

عَادَاتِهِمْ وَ مُمَيِّزَاتِهِمْ فَيَمِيْلُوْنَ لِمُنَاظَرَتِهِمْ، وَلٰكِنْ لَا يَقْوَوْنَ عَلٰى تَرْكِ التَّفَرْنُجِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوْا أَتْبَاعًا،

ان کی عادات واطوار کو جس کی وجہ سے یہ بھی ان کی طرف اس قدر مائل ہو جاتے ہیں، لیکن انگریز کی مشابہت چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے، گویا یہ انہیں کے پیروکار پیدا ہوئے ہیں

وَيَجِدُوْنَ النَّاسَ يَعْشَقُوْنَ أَوْطَانَهُمْ فَيَنْدَفِعُوْنَ لِلتَّشَبُّهِ بِهِمْ فِي التَّشْبِيْبِ وَ الْإِحْسَاسِ فَقَطْ،

اور جب یہ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے وطن سے پیار کرتے ہیں تو یہ محض محاسن بیان کرنے اور احساسات میں ان کی مشابہت اختیار کرنے میں مشغول رہتے ہیں

دُوْنَ التَّشَبُّثِ بِالْأَعْمَالِ الَّتِيْ يَسْتَوْجِبُهَا الْحُبُّ الصَّادِقُ، وَالْحَاصِلُ أَنَّ شُؤُوْنَ النَّاشِئَةِ الْمُتَفَرْنِجَةِ

ان اعمال کو اختیار نہیں کرتے جن کا سچی محبت تقاضہ کرتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ نئی نسل جو انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنے والی ہے ان کے حالات

أَيْضًا لَا تَخْرُجُ عَنْ تَذَبْذُبٍ وَ تَلَوُّنٍ وَ نِفَاقٍ، يَجْمَعُهَا وَصْفُ "لَا خَلَاقَ" وَالْوَاهِنَةُ خَيْرٌ مِنْهُمْ،

بھی حیرت، طمع سازی اور نفاق سے خالی نہیں، لفظ "لا خلاق" ان تمام حالات کا احاطہ کرتا ہے۔ اور کمزور طبقہ کے لوگ ان سے بہتر ہیں

مُتَمَسِّكُوْنَ بِالدِّيْنِ وَ لَوْ رِيَاءً، وَ بِالطَّاعَةِ وَ لَوْ عَمْيَاءَ عَلَى أَنَّهُ

جو دین کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اگرچہ ریاکاری کے طور پر ہو اور فرمانبرداری کو لازم پکڑتے ہیں اگرچہ اندھی ہو۔ لیکن اتنی بات ہے کہ

يُوْجَدُ فِي الْمُتَفَرْنِجَةِ أَفْرَادٌ غَيُوْرُوْنَ، كَالرَّاسِخِيْنَ مِنْ أَحْرَارِ الْأَتْرَاكِ

انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں میں کچھ غیرت مند لوگ بھی پائے جاتے ہیں، جیساکہ ترکی کے آزاد خیال، پختہ عزم لوگ

الْمُلْتَهِبِيْنَ غَيْرَةً تَقْتَضِيْ إِحْتِرَامَ مَزِيَّتِهِمْ۔

ان میں ایسی غیرت ہے جس کی وجہ سے وہ بھڑک اٹھتے ہیں، وہ غیرت ان کے احترام کا تقاضہ کرتی ہے۔

توضیح اللغۃ:

... ناموس: جمع نوامیس بمعنی مبدا، شریعت، راز دان، وحی، حاذق، چغل خور، جال، مکروفریب، شیر کی جھاڑی۔

... التشبث: از (تفعل، س) چمٹنا، متعلق ہونا۔ تذبذب: از (تفعلل) مذبذب ہونا، متردد ہونا۔ ... غیورون: غیور کی جمع بمعنی بہت غیرت مند۔ ... المتفرنجۃ: اسم فاعل، از (تفعلل) بمعنی انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنے والے۔

رِسَالَۃُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
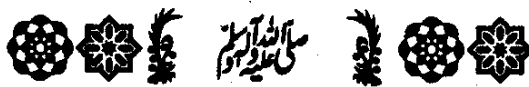
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت

للشیخ محمد عبدہ

كَانَتْ دَوْلَتَا الْعَالَمِ دَوْلَةُ الْفُرْسِ فِي الشَّرْقِ وَدَوْلَةُ الرُّوْمَانِ فِي الْغَرْبِ فِي تَنَازُعٍ وَتَجَالُدٍ مُسْتَمِرٍّ دِمَاءٌ

دنیا کی دو حکومتیں، مشرق میں فارس اور مغرب میں رومیوں کی حکومت مسلسل باہم ختم نہ ہونے والی جنگ میں رہتے، دو مملکت کے درمیان

بَيْنَ الْعَالَمِيْنَ مَسْفُوكَةٌ، وَقُوًى مَنْهُوكَةٌ وَأَمْوَالٌ هَالِكَةٌ، وَظُلْمٌ مِنَ الْأَحَنِ حَالِكَةٌ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَانَ الزَّهْوُ

خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں، جس کی وجہ سے قوتیں کمزور پڑگئی تھیں اور مال ضائع ہو رہے تھے، اور دشمنوں کا ظلم انتہائی سیاہ تھا، اس کے باوجود فخر وتکبر

وَالتَّرَفُ وَالْإِسْرَافُ وَالْفَخْفَخَةُ وَالتَّفَنُّنُ فِي الْمَلَاذِّ بَالِغَةً حَدًّا مَا لَا يُوْصَفُ، فِي قُصُوْرِ السَّلَاطِيْنِ وَالْأُمَرَاءِ

عیش وعشرات، فضول خرچی، بے بنیاد فخر، قسم بہ قسم میں مختلف چیزیں اس حد تک پہنچ گئی تھیں کہ اسے بیان نہیں کیا جاسکتا، اور یہ بادشاہوں، امیروں، قائدین اور ہر جماعت کے

صاحب مضمون کا تعارف:

الشیخ محمد عبدہ ۱۲۶۶ھ میں کاشت کاروں کے ایک خاندان میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر میں ایسے وقت میں تعلیم حاصل کی جب وہ قدیم طرز کا تھا، وہاں بارہ سال گزار کر عالیہ کی سند حاصل کی، آپ نے سید جمال الدین افغانی سے بھی ملاقات کی اور ان کی افکار وانظار سے اپنے آپ کو سیراب کیا، چنانچہ تدریس وصحافت کے شعبے کے ساتھ منسلک ہو گئے، پھر الشروۃ العرابیہ میں آپ کو تین سال کے لئے جلاوطن کر دیا گیا اس دوران آپ بیروت میں مقیم رہے، پھر آپ کے استاد سید جمال الدین افغانی نے آپ کو باریس میں بلایا تو آپ نے لبیک کہا اور ان کے ساتھ العروۃ الوثقی مجلۃ کے ارکان میں سے ایک رکن کے طور پر شریک ہو گئے، اور اپنے علمی اور فکری قوت کی بناء پر حق گوئی اور انگریز کی ناانصافیوں اور مظالم کے خلاف بانگ دہل آواز بلند کی، تو اس کے نتیجے میں اٹھارہ شمارے آنے کے بعد اس پر پابندی لادی گئی، اور علمی میدان میں بھی نہج البلاغۃ اور مقامات بدیع الزمان کی شرح آپ کی قابلیت کو مزید چار چاند لگا دینے والی ہیں، ۱۹۰۵ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

توضیح اللغۃ:

شرق: بمعنی مشرق طلوع آفتاب کی جگہ جمع أشراق، از (ن) مصدر شروقاً بمعنی سورج کا طلوع ہونا، اور اگر مصدر شرقاً ہو بمعنی

چیرنا، از (تفعیل) مشرق کی طرف توجہ کرنا، از (افعال) سورج کا طلوع ہونا، چمکنا، روشن ہونا۔۔۔۔ غرب: بمعنی پچھم، ہر چیز کا اول نشاط، تیزی جمع غروب، از (ن) مصدر غربا بمعنی جدا ہونا، ڈوبنا، غروب ہونا، اگر مصدر غرابۃ ہو تو بمعنی پردیسی ہونا، از (ک) پوشیدہ ہونا، از (تفعیل) دور کرنا، علیحدہ کرنا، از (افعال) بمعنی مغرب میں جانا۔۔۔ تجالد: از (تفاعل) جنگ، تلوار کے ساتھ مارنا، از (ض) کوڑے مارنا، کما قال تعالی: {فاجلدوهم ثمانين جلدة}۔۔۔ مسفوكة: از (ض) بہانا ضائع کرنا، کما قال تعالی: {ويسفك الدماء}۔۔۔ منهوكة: از (ف) بمعنی غالب ہونا، بوسیدہ کرنا، دبلا کرنا، از (س) سخت سزا دینا، لاغر کرنا، ختم کرنا، از (ک) بمعنی دلیر ہونا۔۔۔ الأحن: إحنة کی جمع بمعنی دشمنی، حسد کینہ، بغض۔۔۔ حالكة: از (س، استفعال) بمعنی سخت سیاہ ہونا۔۔۔ الترف: از (س،) عیش پرست ہونا (افعال) عیش پرست بنانا، کما قال تعالی: {وأترفناهم في الحياة الدنيا، أخذنا مترفيهم بالعذاب}۔۔۔ فخفخة: از (فعللہ) بمعنی لغویات کرنا، بے جا بڑائی ظاہر کرنا، کاغذ یا نئے کپڑے کی کھڑکھڑاہٹ۔

وَالْقُوَّادِ وَرُؤَسَاءِ الْأَدْيَانِ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ، وَكَانَ شَرَهُ هٰذِهِ الطَّبَقَةِ مِنَ الْأُمَمِ لَا يَقِفُ عِنْدَ حَدٍّ فَزَادُوا فِي الضَّرَائِبِ

دینی راہنماؤں کے محلات میں بھی دیکھی جا سکتی تھیں۔ لوگوں میں اس طبقہ کے لوگوں حرص کی کوئی حد نہ تھی، چنانچہ ٹیکس میں اضافہ کر دیا

وَبَالَغُوا فِي فَرْضِ الْأَتَاوَاتِ حَتّٰى أَثْقَلُوا ظُهُورَ الرَّعِيَّةِ بِمَطَالِبِهِمْ، وَأَتَوْا عَلٰى مَا فِي أَيْدِيهَا مِنْ ثَمَرَاتِ أَعْمَالِهَا

اور جزیہ وخراج کی مقدار میں اس قدر مبالغہ کر دیا کہ عوام کی کمر کو اپنے مقاصد سے بوجھل کر دیا، اور جو کچھ محنت کا ثمرہ ان کے پاس ہوتا اسے لے لیتے،

وَانْحَصَرَ سُلْطَانُ الْقَوِيِّ فِي اخْتِطَافِ مَا بِيَدِ الضَّعِيفِ، وَفِكْرُ الْعَاقِلِ فِي الْاحْتِيَالِ لِسَلْبِ الْغَافِلِ

اور طاقتور بادشاہ کمزور سے مال اچک لینے پر اکتفاء کرنے لگا، اور عقلمند کی عقل غافل کا مال چھیننے کے حیلے کرنے لگی

وَتَبِعَ ذٰلِكَ أَنِ اسْتَوْلٰى عَلٰى تِلْكَ الشُّعُوبِ مِنْ ضُرُوبِ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَالْاسْتِكَانَةِ وَالْخَوْفِ وَالْاضْطِرَابِ

اس کا اثر یہ ہوا کہ ان طبقوں پر مختلف قسم کی پریشانیاں یعنی فقر، ذلت، عاجزی، ڈر اور بے اطمینانی چھا گئی

لِفَقْدِ الْأَمْنِ عَلَى الْأَرْوَاحِ وَالْأَمْوَالِ، غَمَرَتْ مَشِيئَةُ الرُّؤَسَاءِ إِرَادَةَ مَنْ دُونَهُمْ فَعَادَ هٰؤُلَاءِ كَأَشْبَاحٍ

کیونکہ کہ ان کی جانیں اور اموال بے امن ہو گئے۔ سرداروں کی مرضی کم درجہ کے لوگوں پر غالب آ گئی، چنانچہ وہ ایسے ہو گئے جیسے دور سے دکھائی دینے والے خیالی شخص کی طرح کے۔

توضیح اللغۃ:

الضرائب: ضريبة کی جمع بمعنی ٹیکس۔ أتاوات: أتاوة کی جمع بمعنی خراج، جزیہ، ٹیکس۔۔۔ غمرت: از (ن) بمعنی ڈھانپنا، غالب آنا، از (س) سینہ کا کینہ سے بھر جانا، از (ک) بمعنی بہت ہونا، جاہل ہونا، از (افتعال) بمعنی ڈوبنا۔

اللاعِبِ يُدِيرُهَا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَيَظُنُّهَا النَّاظِرُ إِلَيْهَا مِنْ ذَوِي الْأَلْبَابِ، فَفُقِدَ بِذٰلِكَ الْإِسْتِقْلَالُ الشَّخْصِيُّ

کھیلنے والا اسے پردے کے پیچھے سے گھماتا ہے اور دیکھنے والا اسے عقلمند سمجھتا ہے، جس کی بناء پر ان سے شخصی آزادی ختم ہوگئی

وَظَنَّ أَفْرَادُ الرَّعَايَا أَنَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوا إِلَّا لِخِدْمَةِ سَادَاتِهِمْ وَتَوْقِيرِ لِذَاتِهِمْ كَمَا هُوَ الشَّأْنُ فِي الْعَجْمَاوَاتِ

اور عوام الناس یہ سمجھنے لگے کہ وہ تو اپنے بڑوں کی خدمت اور تعظیم و تکریم کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ جانور میں ہوتا ہے

مَعَ مَنْ يَقْتَنِيهَا. ضَلَّتِ السَّادَاتُ فِي عَقَائِدِهَا وَأَهْوَائِهَا وَغَلَبَتْ عَلَى الْحَقِّ وَالْعَدْلِ شَهَوَاتُهَا

کہ جو ان کی پرورش کرے اسی کے ہو جاتے ہیں۔ سردار لوگ اپنے عقائد اور خواہشات کے معاملے میں بھٹک گئے اور حق وانصاف پر ان کی شہوات غالب آگئیں،

وَلٰكِنْ بَقِيَ لَهَا مِنْ قُوَّةِ الْفِكْرِ أَرْدَأُ بَقَايَاهَا فَلَمْ يُفَارِقْهَا الْحَذَرُ مِنْ أَنَّ بَصِيصَ النُّورِ الْإِلٰهِيِّ الَّذِي يُخَالِطُ

مگر ان کی قوتِ فکری کی کم ترین صورت باقی رہی، چنانچہ انہیں سرداروں کو یہ خوف مسلسل رہا ہے کہ نورِ الٰہی کی وہ کرن جو فطرت انسانی

الْفِطْرَةَ الْإِنْسَانِيَّةَ قَدْ يَفْتِقُ الْغُلُفَ الَّتِي أَحَاطَتْ بِالْقُلُوبِ وَ يُمَزِّقُ الْحُجُبَ الَّتِي أَسْدَلَتْ عَلَى الْعُقُولِ

کے ساتھ ملی ہوتی ہے وہ کبھی نہ کبھی ان غلافوں کو پھاڑ دیتی ہے جو دلوں کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان پردوں کو بھی عقلوں پر چڑھے ہوئے ہیں،

فَتَهْتَدِي الْعَامَّةُ إِلَى السَّبِيلِ وَيَثُورُ الْجَمُّ الْغَفِيرُ عَلَى الْعَدَدِ الْقَلِيلِ وَلِذٰلِكَ

جس کے نتیجے میں لوگوں کو سیدھا راستہ مل جائے گا اور لوگوں کی بڑی مقدار تھوڑی مقدار کے خلاف بغاوت کردے گی، اسی وجہ سے

لَمْ يَغْفَلِ الْمُلُوكُ وَالرُّؤَسَاءُ أَنْ يُنْشِئُوا سُحُبًا مِنَ الْأَوْهَامِ وَيُهَيِّئُوا كِسَفًا مِنَ الْأَبَاطِيلِ وَالْخُرَافَاتِ

بادشاہ اور سردار لوگ وہم کے بادل پیدا کرنے اور باطل وخرافات چیزوں کے ٹکڑے پیدا کرنے سے غافل نہیں رہے

لِيَقْذِفُوا فِي عُقُولِ الْعَامَّةِ فَيَغْلُظُ الْحِجَابُ وَ يَعْظُمُ الرَّيْنُ وَيُخْتَنَقُ بِذٰلِكَ نُورُ الْفِطْرَةِ.

تاکہ ان کے ذہنوں میں ڈال کر ان کی عقلوں کو خراب کریں، جس سے پردہ موٹا ہو جائے، میل کچیل بڑھ جائے، اور فطری نور بجھ جائے

توضیح اللغۃ:

عجماوات: عجماء کی جمع بمعنی چوپایہ، ریت کا ٹیلہ جس میں درخت نہ ہو۔ . . . **بصیص:** از (ض) بمعنی چمکنا، روشن ہونا، چمک، کرن۔ . . **یفتق:** از (ض، ن، تفعیل) بمعنی پھاڑنا، از (س) سرسبز ہونا، از (تفعل وانفعال) بمعنی پھٹنا، کما قال تعالی: {کانتا رتقاً ففتقنا ہما}۔ . . . **الغلف:** غلاف کی جمع بمعنی پردہ، کما قال تعالی: {وقالوا قلوبنا

غلف}۔ ... جم: بمعنی بڑی تعداد جمع جموم، جمام، از (ض، ن) بمعنی جمع ہونا، قریب ہونا، از (تفعیل) بمعنی بکثرت بڑھنا، چوٹی تک بھرنا۔ ... منخبا: سحاب کی جمع بمعنی بادل از (ف) بمعنی گھسیٹنا، از (تفعل) بمعنی ناز کرنا، از (انفعال) بمعنی گھسٹنا۔ ... کِسَفا: کسفۃ کی جمع بمعنی ٹکڑے۔ کما قال تعالی: {أو تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا}۔ ... الرّین: بمعنی زنگ، میل، کچیل۔ از (ض) دل کا معصیت کے ارتکاب کی وجہ سے سخت ہوجانا، کما قال تعالی: {کلا بل ران علی قلوبهم}۔ ... یختنق: از (افتعال) بمعنی گلا گھٹنا، از (تفعیل) بمعنی گلا گھونٹنا۔

وَيَتِمُّ لَهُمْ مَا يُرِيدُونَ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ لَهُمْ. وَصَرَّحَ الدِّينُ بِلِسَانِ رُؤَسَائِهِ أَنَّهُ عَدُوُّ الْعَقْلِ وَعَدُوُّ كُلِّ مَا

اور جو کچھ یہ مغلوب لوگوں سے چاہتے ہیں وہ پورا ہوجائے۔ اور مذہب نے وڈیروں کی زبانی وضاحت کردی کہ وہ عقل کا اور ہر اس چیز کا

يُثْمِرُهُ النَّظَرُ إِلَّا مَا كَانَ تَفْسِيرًا لِكِتَابٍ مُقَدَّسٍ وَكَانَ لَهُمْ فِي الْمَشَارِبِ الْوَثَنِيَّةِ يَنَابِيعُ لَا تَنْضَبُ

دشمن ہے جو غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے، سوائے اس کے جو قرآن مجید کی تفسیر ہو۔ اور ان کے لئے بت پرستی کے گھاٹوں میں ایسے چشمے تھے جو خشک ہونے والے نہ تھے

وَمَدَدٌ لَا يَنْفَدُ هٰذِهِ حَالَةُ الْأَقْوَامِ كَانَتْ فِي مَعَارِفِهِمْ وَذٰلِكَ كَانَ شَأْنُهُمْ فِي مَعَايِشِهِمْ عَبِيدٌ أَذِلَّاءُ

اور ایسی فریادرسی تھی کو جو ختم نہیں ہوتی تھی۔ ان کی یہ حالت تو علوم عرفان اور اعتقاد میں تھی اور معیشت کا بھی یہی حال تھا، کہ غلامیت، ذلت

حَيَارَى فِي جَهَالَةٍ عَمْيَاءَ. اَللّٰهُمَّ إِلَّا بَعْضَ شَوَارِدَ مِنْ بَقَايَا الْحِكْمَةِ الْمَاضِيَةِ وَالشَّرَائِعِ السَّابِقَةِ

اور اندھی جہالت میں حیران وسرگرداں تھے۔ یا اللہ! (مگر بہت قلیل) سوائے اس کے کہ جو سابقہ شریعت اور گزشتہ لوگوں کی بھلی باتوں سے باقی ماندہ چیزیں

أَوَتْ إِلَى بَعْضِ الْأَذْهَانِ. وَمَعَهَا مَقْتُ الْحَاضِرِ وَنَقْصُ الْعِلْمِ بِالْغَابِرِ ثَارَتِ الشُّبُهَاتُ عَلَى أُصُولِ الْعَقَائِدِ وَفُرُوعِهَا

جو بعض کے ذہنوں میں جگہ پکڑ چکی تھی، اس کے ساتھ ساتھ حال کی ناراضگی اور ماضی میں علوم کی کمی کی وجہ سے عقائد کے اصول وفروع پر شبہات نے حملہ کردیا

بِمَا انْقَلَبَ مِنَ الْوَضْعِ وَانْعَكَسَ مِنَ الطَّبْعِ فَكَانَ تَرَى الدَّنَسَ فِي مَظِنَّةِ الطَّهَارَةِ وَالشَّرَّ حَيْثُ تُنْتَظَرُ الْقَنَاعَةُ

جس سے اصل وضع اور طبع میں تبدیلی آگئی، چنانچہ طہارت کی جگہ پر میل کچیل، جہاں قناعت کا انتظار کیا جارہا ہوتا وہاں حرص

وَالدَّعَارَةُ حَيْثُ تُرْجَى السَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ. مَعَ قُصُورِ النَّظَرِ عَنْ مَعْرِفَةِ السَّبَبِ وَانْصِرَافِهِ لِأَوَّلٍ وَهْلَةٍ إِلَى

اور جہاں امن وسلامتی کی امید ہوتی وہاں جنگ نظر آتی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ان کی نظر اسباب کو پہچاننے سے قاصر تھی، اور اس بات سے کہ اول وہلے میں نظر اس طرف پھیرے

أَنَّ مَصْدَرَ كُلِّ ذٰلِكَ هُوَ الدِّيْنُ فَاستَوْلَى الاِضْطِرَابُ عَلَى المَدَارِكِ وَذَهَبَ بِالنَّاسِ مَذْهَبُ الفَوْطى فِي العَقْلِ وَالشَّرِيعَةِ مَعًا

کہ ان سب کا مرکز دین ہے۔ پھر حواس پر بے چینی چھا گئی اور اشترا کی مذہب نے لوگوں کو عقل وشریعت میں مدمقابل کھڑا کر دیا تو عقل کے فیصلے سے

وَظَهَرَتْ مَذَاهِبُ الإِبَاحِيِّيْنَ وَالدَّهْرِيِّيْنَ فِي شُعُوبٍ مُتَعَدِّدَةٍ وَكَانَ ذٰلِكَ وَيْلًا عَلَيْهَا فَوْقَ مَا رُزِئَتْ بِهِ مِنْ سَائِرِ الخُطُوبِ.

متعدد قبیلوں میں اباحی اور دھری فرقے ظاہر ہو گئے، اور یہ چیز ان کے لئے تمام آفات سے بڑھ کر تباہی کا باعث تھی

توضیح اللغۃ:

مقدس: اسم مفعول بمعنی پاک، اسم ظرف بمعنی پاک اور مبارک جگہ از (تفعیل) بمعنی پاک کرنا، بابرکت کرنا، پاک ہونے کی صفت بیان کرنا، از (ن، تفعل) بمعنی پاک ہونا، بابرکت ہونا۔ ... **ینابیع:** ینبوع کی جمع بمعنی چشمہ۔ ... **لا تنضب:** خشک نہ ہونا از (ض، ن) اگر مصدر نضوباً ہو بمعنی خشک ہونا، کم ہونا، اتارنا، از (ن) بمعنی جاری ہونا، بہنا۔ ... **شوارد:** شریدۃ کی جمع بمعنی چیز کا بقیہ، شاذ اور بہت کم۔ **حیاری:** حیران کی جمع، از (ن) حیران و پریشان ہونا، ... **مقت:** از (ن) بمعنی ناراض ہونا، بہت بغض رکھنا، از (ک) ناپسند ہونا، از (تفعیل) بمعنی مبغوض کر دینا۔ ... **غابر:** بمعنی گزرا ہوا، باقی جمع غابرون، غُبَّر۔ ... **دعارۃ:** بمعنی فساد، جنگ، بدکاری، بدخلقی، از (ف) بمعنی بدکار ہونا، فساد پھیلانا از (س) بوسیدہ ہونا، ... **وھلۃ:** بمعنی خوف، گھبراہٹ، از (س) بمعنی گھبرانا، کمزور ہونا، از (تفعیل) بمعنی خوف دلانا، گھبرا دینا۔ ... **الاباحیین:** اباحیۃ کی جمع بمعنی ہر چیز کو مباح قرار دینے والے، ممنوعات کو کرنے اور ماموارت کو چھوڑنے کا حکم دینے والے لوگ، از (استفعال) بمعنی جائز ٹھہرانا، از (ن) بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، از (افعال) بمعنی ظاہر کرنا، جائز کرنا۔ **ویل:** بمعنی ہلاکت، برائی کا نزول، جہنم کی ایک وادی کا نام۔ ... **سائر:** بمعنی چیز کا بقیہ حصہ، از (س) بمعنی باقی رہنا، از (ف) بمعنی پانی وغیرہ پینے کے بعد کچھ باقی چھوڑنا۔ ... **الخطوب:** خطب کی جمع بمعنی آفات، بری حالت، ناپسند معاملہ۔

وَكَانَتِ الأُمَّةُ العَرَبِيَّةُ قَبَائِلَ مُتَخَالِفَةً فِي النِّزَاعَاتِ خَاضِعَةً لِلشَّهَوَاتِ، فَخْرُ كُلِّ قَبِيلَةٍ

..دعرب قوم مختلف قبائل میں تقسیم تھی، اور وہ قبائل ایک دوسرے کے مخالف اور خواہشات کے پیروکار تھے، ہر قبیلہ کے لیے

فِي قِتَالِ أُخْتِهَا وَ سَفْكِ دِمَاءِ أَبْطَالِهَا وَ سَبْيِ نِسَائِهَا وَسَلْبِ أَمْوَالِهَا

مخالف قبیلہ کے ساتھ قتل وقتال میں، ان کے بہادروں کا خون بہانے، ان کی عورتوں کو قید کرنے اور ان کا مال چھین لینے میں تھا، یہ لالچ انہیں

تَسُوقُهَا الْمَطَامِعُ إِلَى الْمَعَامِعِ، وَ يُزَيِّنُ لَهَا السَّيِّئَاتِ فَسَادُ الْاِعْتِقَادَاتِ، وَقَدْ بَلَغَ الْعَرَبُ مِنْ سَخَافَةِ الْعَقْلِ حَدًّا

جنگ کرنے پر مجبور کردیتا، اور عقیدے کا فاسد ہونا ان کے لیے برائیوں کو مزین کردیتا اور اہل عرب کم عقلی میں اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ

صَنَعُوا أَصْنَامَهُمْ مِنَ الْحَلْوٰى ثُمَّ عَبَدُوهَا فَلَمَّا جَاعُوا أَكَلُوهَا، وَبَلَغُوا مِنْ تَضَعْضُعِ الْأَخْلَاقِ وَهْنًا

مٹھائی کے بت بناتے، پھر ان کی عبادت کرتے، اور جب بھوک لگتی تو اسے کھاجاتے اور اخلاق میں اس حد تک گر گئے کہ

قَتَلُوا فِيهِ بَنَاتِهِمْ تَخَلُّصًا مِنْ عَارِ حَيَاتِهِنَّ أَوْ تَنَصُّلًا مِنْ نَفَقَاتِ مَعِيشَتِهِنَّ، وَ بَلَغَ الْفُحْشُ مِنْهُمْ

بیٹیوں کی زندگی کی عار سے نجات پانے اور ان کے خرچوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے انہیں قتل کردیتے۔ اور ان کی بے حیائی

مَبْلَغًا لَمْ يَعُدْ معه لِلْعَفَافِ قِيمَةٌ، وبِالْجُمْلَةِ فَكَانَتْ رَبْطُ النِّظَامِ الْاِجْتِمَاعِي قَدْ تَرَاخَتْ عُقَدُهَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ

اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ان کے ہاں پاکدامنی کی کوئی قیمت نہ تھی، خلاصہ یہ کہ ہر طبقے میں اجتماعی نظام کی رسی کی گرہیں ڈھیلی ہوگئی تھیں

وَانْفَصَمَتْ عُرَاهَا عِنْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ أَفَلَمْ يَكُنْ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ بِأُولٰئِكَ الْأَقْوَامِ أَنْ يُؤَدِّبَهُمْ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ.

اور ہر جماعت میں اجتماعی نظام کے کڑے ٹوٹ گئے تھے۔ کیا ان قوموں پر اللہ تعالیٰ کی یہ مہربانی نہیں کہ انہیں میں سے ایک آدمی کے ذریعے ان کو ادب سکھایا

توضیح اللغۃ:

فخر: از (ف) اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا۔ ... معامع: معمع کی جمع بمعنی فتنہ اور جنگ۔ ... سخافة: بمعنی کمزوری، از (ک) بمعنی کمزور عقل والا ہونا، از (تفعیل) بمعنی کم عقل قرار دینا، از (مفاعلہ) بے وقوفی میں مدد دینا۔ ... أصنام: صنم کی جمع بمعنی بت، از (س) بمعنی قوی ہونا، از (تفعیل) تصویر بنانا، آواز دینا۔ ... تضعضع: از (فعللہ) بمعنی زمین ملیامیٹ کردینا، زمین تک ڈھا دینا، گری ہوئی قوم سے ہونا، از (تفعلل) بمعنی ذلیل ہونا، ضعیف ہونا۔ ... تنصلا: از (تفعل) بمعنی ناپسند کرنا، چھٹکارا حاصل کرنا، نکالنا، زائل ہونا، از (ن) بمعنی نکلنا۔ ... تراخت: از (تفاعل) بمعنی ڈھیلا ہونا، دیر کرنا، دور ہونا، از (استفعال) نرم ہونا، ڈھیلا ہونا، از (افعال) بمعنی نرم کرنا، از (ک، ف، ن) زندگی کا آسودہ ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی دور کرنا۔ ربط: مصدر بمعنی: باندھنا، گرہ لگانا، وہ رسی چیز جس سے باندھا جائے۔ ... انفصمت: از (انفعال و تفعل) بمعنی ٹوٹنا، منقطع ہونا، از (ض) بمعنی توڑنا، کاٹنا، از (تفعیل) بمعنی جدا کرنا۔

يُوحِي إِلَيْهِ رِسَالَتَهُ وَيَمْنَحُهُ عِنَايَتَهُ وَيَمُدُّهُ مِنَ الْقُوَّةِ بِمَا يَتَمَكَّنُ مَعَهُ مِنْ كَشْفِ تِلْكَ الْغُمَمِ

جس کی طرف اپنی رسالت کی وحی بھیج کر، اسے اپنی عنایات سے نوازتے اور انہیں اتنی قوت عطاء فرمائی جس کے ذریعے وہ ان پریشانیوں کو دور کرتے

الَّتِي أَظَلَّتْ رُؤُوسَ جَمِيعِ الْأُمَمِ، نَعَمْ كَانَ ذٰلِكَ وَلِلّٰهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ،

جنہوں نے ساری امتوں کے سروں کو جھکا دیا، جی ہاں! یہ اللہ کی رحمت تھی، اللہ ہی کے لیے بادشاہت ہے ہر چیز سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرَةَ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ عَامِ الْفِيلِ 20 ابريل سَنَةَ 571 مِن مِيلَادِ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عام الفیل میں ۱۲ ربیع الاول کی رات بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو

وُلِدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ الْقُرَشِيُّ بِمَكَّةَ، وُلِدَ يَتِيمًا تُوُفِّيَ وَالِدُهُ قَبْلَ

محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی مکہ میں یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے، آپ کے والد آپ کی پیدائش سے پہلے ہی

أَنْ يُولَدَ، وَ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ مِنَ الْمَالِ إِلَّا خَمْسَةَ جِمَالٍ وَبَعْضَ نِعَاجٍ وَجَارِيَةً وَيُرْوٰى أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ

وفات پا چکے تھے، اور انہوں نے وراثت میں صرف پانچ اونٹ، کچھ بکریں اور ایک باندی چھوڑی، اور بعض روایات میں اس سے بھی کم کا ذکر ہے۔

وَفِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنْ عُمُرِهِ فَقَدَ وَالِدَتَهُ أَيْضًا، فَاحْتَضَنَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ، وَبَعْدَ سَنَتَيْنِ مِنْ كَفَالَتِهِ۔

چھٹے سال کی عمر میں آپ کی والدہ بھی وفات پا گئیں، پھر آپ کی پرورش آپ کے دادا عبدالمطلب نے فرمائی، دو سال پرورش کرنے کے بعد

توضیح اللغۃ:

نعاج: نَعْجَة کی جمع بمعنی دنبی، بھیڑ، گائے۔ کما قال تعالی: {إن هذا أخي له تسع وتسعون نعجة ولي نعجة واحدة}۔۔۔ احتضن: حضانت سے ہے بمعنی پرورش کرنا، از (افتعال، ن) بمعنی بچہ گود لینا، پرورش کرنا۔۔۔ جد: بمعنی دادا، نانا، جمع أجداد، جدود۔

تُوُفِّيَ جَدُّهُ، فَكَفَلَهُ مِنْ بَعْدِهِ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ وَ كَانَ شَهْمًا كَرِيمًا غَيْرَ

آپ کے دادا بھی وفات پا گئے، اس کے بعد آپ کی کفالت آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے فرمائی۔ وہ بہت ہی ذہین اور نرم دل انسان تھے، لیکن

أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْفَقْرِ بِحَيْثُ لَا يَمْلِكُ كَفَافَ أَهْلِهِ وَكَانَ ﷺ مِنْ بَنِي عَمِّهِ وَصِبْيَةِ قَوْمِهِ كَأَحَدِهِمْ عَلٰى مَا بِهِ

فقر کی وجہ سے اتنی حیثیت نہ تھی کہ اپنے اہل وعیال کا خرچہ برداشت کرتے۔ اور آپ چچا کی اولاد اور اپنی قوم کے افراد میں سے ایک فرد کی مانند تھے باوجود اس کی شکل ہونے کے

مَنْ يُتْمٍ فَقَدَ فِيهِ الْأَبَوَيْنِ مَعًا، وَ فَقْرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُ الْكَافِلُ وَالْمَكْفُولُ

کہ جس کے ماں باپ دونوں سے بچپن میں ہی انتقال کر چکے ہوں، اور آپ ایسے فقر سے دوچار تھے جس سے نہ کفالت کرنے والا اور نہ کفالت شدہ محفوظ تھا،

وَ لَم يَقُمْ عَلىٰ تَرْبِيَتِهٖ مُهَذِّبٌ وَلَم يُعِنْ بِتَثْقِيْفِهٖ مُؤَدِّبٌ، بَيْنَ أَتْرَابٍ مِنْ نَبْتِ الْجَاهِلِيَّةِ

اور نہ تو کسی مربی نے آپ کی تربیت فرمائی اور نہ ہی کسی مودب نے ثقافت سکھلانے کے لئے آپ کی مدد کی، آپ جاہلیت کی پیداوار ہم عمروں

وَعُشَرَاءَ مِنْ حُلَفَاءِ الْوَثَنِيَّةِ وَ أَوْلِيَاءَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْهَامِ وَ أَقْرِبَاءَ مِنْ حَفَدَةِ الْأَصْنَامِ،

بت پرستی کرنے والے قبیلے، وہم پرست دوستوں اور بتوں کی خدمت کرنے والے رشتہ داروں کے درمیان پلے بڑھے۔

غَيْرَ أَنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ كَانَ يَنْمُوْ وَ يَتَكَامَلُ بَدَنًا و عَقلًا وَ فَضِيلَةً وَ أَدَبًا حَتّٰى عُرِفَ بَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ

لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسم، عقل، فضیلت اور ادب میں آگے بڑھتے رہے، یہاں تک کہ آپ اہل مکہ میں

وَهُوَ فِي رَيْعَانِ شَبَابِهٖ بِالْأَمِيْنِ، أَدَبُ إِلٰهِيٌّ لَمْ تَجْرِ الْعَادَةُ بِأَنْ تَزَيَّنَ بِهٖ نُفُوْسُ الْأَيْتَامِ مِنَ الْفُقَرَاءِ

عین جوانی کی حالت میں ہی "امین" مشہور ہو گئے، یہ خدا کی کرم نوازی ہے کیوں کہ عموماً ایسا نہیں ہوتا کہ غریبوں میں سے یتیم لوگوں میں یہ صفات پائی جائیں

خُصُوْصًا مَعَ فَقْرِ الْقَوَّامِ، فَاكْتَهَلَ وَ الْقَوْمُ نَاقِصُوْنَ، رَفِيْعًا وَ النَّاسُ مُنْحَطُّوْنَ

خصوصاً جب نگران بھی فقیر ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کامل حیثیت سے کہولت کو پہنچے جبکہ قوم ناقص رہی، آپ بلند ہوئے اور لوگ پست رہے

مُوَحِّدًا و هُم وَثَنِيُّوْنَ، سِلْمًا وَ هُمْ شَاغِبُوْنَ، صَحِيْحَ الْإِعْتِقَادِ وَ هُم وَاهِمُوْنَ،

آپ موحد تھے اور وہ بت پرست رہے، آپ سلامتی والے تھے اور وہ فساد پھیلانے والے، آپ صحیح عقیدے والے اور وہ توہم پرست

مَطْبُوْعًا عَلَى الْخَيْرِ وَهُمْ بِهٖ جَاهِلُوْنَ وَعَنْ سَبِيْلِهٖ عَادِلُوْنَ، مِنَ السُّنَنِ الْمَعْرُوْفَةِ أَنَّ يَتِيْمًا فَقِيْرًا أُمِّيًّا مِثْلَهٗ

آپ کی عادت میں بھلائی تھی اور وہ جاہل اور سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے تھے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ آپ کی طرح کا یتیم، غریب اور ان پڑھ بچہ

توضیح اللغۃ:

شهما: بمعنی ذکی آدمی، تیز خاطر، چالاک گھوڑا، وہ سردار جس کا حکم جاری ہو جمع شهوم... تثقیف: ثقافت سے ہے از (تفعیل) بمعنی سیدھا کرنا، تعلیم دینا، مہذب بنانا، از (ن) دانائی میں غالب آنا، نیزہ مارنا، از (س) کامیاب ہونا، از (ک) بمعنی زیرک وچالاک ہونا... أتراب: ترب کی جمع بمعنی ہم عمر، وہ لوگ جنھوں نے مٹی میں کھیلنے کا زمانہ (بچپن) ایک ساتھ گزارا ہو... حلفاء: حلیف کی جمع، عہد و پیمان کرن والا، از (ض) قسم کھانا... الوثنية: بت پرستوں کا مذہب، کما

قال تعالی: {إنما اتخذتم من دون الله أوثانا}۔۔۔ حفدۃ: حافد کی جمع بمعنی خادم، تابع دار، مددگار اگر حفید کی جمع ہو بمعنی پوتے۔۔۔ ینمو: از (ن) بمعنی زیادہ ہونا، بڑھنا، نسبت کرنا، از (تفعیل) بمعنی بڑھانا، نسبت کرنا، ریعان: جوانی کا افضل حصہ ابتدائی حصہ۔۔۔ اکتھل: از (افتعال) بمعنی ادھیڑ عمر ہونا، از (مفاعلہ) بمعنی ادھیڑ عمر ہونا، شادی کرنا۔۔۔ شاغبون: از (ف،س) بمعنی فساد کرنا، تباہی ڈالنا، از (مفاعلہ) بمعنی جھگڑا کرنا۔

تَنْطَبِعُ نَفْسُهُ بِمَا تَرَاهُ مِنْ أَوَّلِ نَشْأَتِهِ إِلَى زَمَنِ كُهُولَتِهِ وَ يَتَأَثَّرُ عَقْلُهُ بِمَا يَسْمَعُهُ مِمَّنْ يُخَالِطُهُ

شروع عمر میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ آخری عمر تک اس کے دل میں منقش ہو جاتا ہے، اور ملنے جلنے والوں سے جو سنتا ہے عقل اس سے اثر لیتی ہے

وَ لَاسِيَّمَا إِنْ كَانَ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ وَأَهْلِ عَصَبَتِهِ وَلَا كِتَابٌ يُرْشِدُهُ وَلَا أُسْتَاذٌ يُنَبِّهُهُ

خصوصاً جب وہ ملنے والے رشتہ دار اور خاندان والے ہوں، اور نہ کوئی راہ دکھانے والی کتاب ہو اور نہ تنبیہ کرنے والا استاد

وَ لَاعَضُدٌ إِذَا عَزَمَ يُؤَيِّدُهُ فَلَوْ جَرَى الْأَمْرُ فِيهِ عَلَى جَارِي السُّنَنِ لَنَشَأَ

اور نہ ہی کوئی ایسا مددگار ہو جو ارادہ کرنے پر تائید کرے۔ چنانچہ اگر آپ ﷺ کے بارے میں بھی یہی معاملہ جاری ہوتا تو آپ بھی انہیں

عَلَى عَقَائِدِهِمْ وَ أَخَذَ بِمَذَاهِبِهِمْ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَ يَكُونُ لِلْفِكْرِ وَالنَّظَرِ مَجَالٌ

کے عقائد پر پرورش پاتے اور انہیں کا مذہب اختیار کرتے یہاں تک کہ آپ مردوں کی عمر کو پہنچ جاتے، اور فکر ونظر کے وسیع میدان میں

فَيَرْجِعُ إِلَى مُخَالَفَتِهِمْ إِذَا قَامَ لَهُ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِ ضَلَالَاتِهِمْ كَمَا فَعَلَ الْقَلِيلُ مِمَّنْ كَانُوا عَلَى عَهْدِهِ

جب آپ ﷺ کے لئے ان کی گمراہی کے خلاف دلیل قائم ہوتی تو پھر ان کی مخالفت کرتے، جیسا کہ آپ کے زمانہ کے کچھ لوگوں نے کیا تھا

وَلَكِنَّ الْأَمْرَ لَمْ يَجْرِ سُنَّتَهُ بَلْ بُغِضَتْ إِلَيْهِ الْوَثَنِيَّةُ مِنْ مَبْدَإِ عُمْرِهِ فَعَاجَلَتْهُ طَهَارَةُ الْعَقِيدَةِ

لیکن آپ کے ساتھ اس طرح کا معاملہ نہیں ہوا بلکہ آپ کو شروع عمر سے ہی بت پرستی ناپسند تھی، چنانچہ عقیدے کی پاکیزگی نے جلدی کی پہلے سے تھی

كَمَا بَادَرَهُ حُسْنُ الْخَلِيقَةِ وَ مَا جَاءَ فِي الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهِ (وَ وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى) لَا يُفْهَمُ مِنْهُ

جیسا کہ اچھی فطرت جلدی (ابتداء سے ہی)۔ اور قرآن مجید کی آیت "ووجدک ضالا فھدی" اس آیت سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ

أَنَّهُ كَانَ عَلَى وَثَنِيَّةٍ قَبْلَ الْاِهْتِدَاءِ إِلَى التَّوْحِيدِ أَوْ عَلَى غَيْرِ السَّبِيلِ الْقَوِيمِ قَبْلَ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ حَاشَ لِلّٰهِ

توحید کی طرف راہنمائی سے پہلے آپ بت پرستی پر تھے، یا عظیم اخلاق سے پہلے آپ کسی غلط راستے پر تھے، (اس مفہوم سے) اللہ کی پناہ!

إِنَّ ذٰلِكَ لَهُوَ الْإِفْكُ الْمُبِيْنُ وَإِنَّمَا هِيَ الْحَيْرَةُ تُلِمُّ بِقُلُوْبِ أَهْلِ الْإِخْلَاصِ فِيْمَا يَرْجُوْنَ لِلنَّاسِ مِنَ الْخَلَاصِ

کیونکہ بے شک یہ تو واضح جھوٹ ہے، اس سے مراد تو صرف وہ حیرانی ہے جو مخلص لوگوں کے دلوں میں نازل ہوتی ہے، اس چیز میں جس کی وہ لوگوں کی خلاصی کے لئے امید کرتے ہیں

وَ طَلَبِ السَّبِيْلِ إِلٰى مَا هَدَوْا إِلَيْهِ مِنْ إِنْقَاذِ الْهَالِكِيْنَ وَ إِرْشَادِ الضَّالِّيْنَ وَقَدْ هَدَى اللّٰهُ نَبِيَّهُ.

اور ایسے راستے کی طلب میں کہ جس پر چل کر وہ ہالکین کو بچائیں اور گمراہوں کو سیدھی راہ دکھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی راہنمائی فرمائی

توضیح اللغۃ:

یتاثر: از (تفعل) بمعنی اثر قبول کرنا...... بغضت: از (س، ک) قابل نفرت ہونا۔...... تلمّ: ٹھہرنا، بہت زیادہ جمع ہونا۔ انقاذ: از (افعال) بچانا، نجات دلانا۔

إِلٰى مَا كَانَتْ تَتَلَمَّسُهُ بِصِيْرَتِهِ بِاصْطِفَائِهِ لِرِسَالَتِهِ وَاخْتِيَارِهِ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ لِتَقْرِيْرِ شَرِيْعَتِهِ

اس چیز کی طرف جس کی آپ کی بصیرت کو جستجو تھی پیغمبری کے لئے انتخاب اور اپنی مخلوق کے بیچ میں سے اپنی شریعت کو ثابت کرنے کے لئے چناؤ کے ذریعے

وَجَدَ شَيْئًا مِنَ الْمَالِ يَسُدُّ حَاجَتَهُ وَ قَدْ كَانَ لَهُ فِي الْإِسْتِزَادَةِ مِنْهُ مَا يَرْفَهُ مَعِيْشَتَهُ

آپ نے مال کا صرف اتنا حصہ پایا جس سے ضرورت پوری کی جا سکے، حالانکہ تحقیق آپ کے لئے اس زیادہ لینے کا موقع تھا جس سے آپ کی معاشی زندگی بہتر ہوتی

بِمَا عَمِلَ لِخَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي تِجَارَتِهَا وَ بِمَا اخْتَارَتْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ زَوْجًا لَهَا

اس کام کی وجہ سے جو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے تجارت کی تھی اور جس کی وجہ سے انہوں نے آپ کو اپنا خاوند منتخب کر لیا تھا،

وَكَانَ فِيْمَا يَجْتَنِيْهِ مِنْ ثَمَرَةِ عَمَلِهِ غِنَاءٌ لَهُ وَعَوْنٌ عَلٰى بُلُوْغِهِ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَعَاظِمُ قَوْمِهِ لٰكِنَّهُ لَمْ تَرُقْهُ الدُّنْيَا

اور اس مال سے جو آپ اپنی محنت کے نتیجہ میں حاصل کرتے آپ مالدار ہو جاتے اور یہ معاون ہوتا اس مرتبے تک پہنچنے کے لئے جس پر آپ کے قوم کے بڑے تھے لیکن آپ کو دنیا بھلی نہ لگی

وَلَمْ تَغُرَّهُ زَخَارِفُهَا. وَلَمْ يَسْلُكْ مَا كَانَ يَسْلُكُهُ مِثْلُهُ فِي الْوُصُوْلِ إِلٰى مَا تَرْغَبُهُ الْأَنْفُسُ مِنْ نَعِيْمِهَا

اور نہ اس کی رونق آپ کو دھوکہ دے سکی، نہ آپ اس راستے پر چلے جس پر (نفر میں) آپ جیسا آدمی دنیا کی نعمتوں تک پہنچنے کے لئے چلتا ہے

بَلْ كُلَّمَا تَقَدَّمَتْ بِهِ السِّنُّ زَادَتْ فِيْهِ الرَّغْبَةُ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الْكَافَّةُ وَ نَمَا فِيْهِ حُبُّ الْإِنْفِرَادِ وَالْإِنْقِطَاعِ إِلَى الْفِكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ

بلکہ آپ جوں جوں آپ کی عمر بڑھتی گئی آپ کا اعراض بڑھتا گیا اس چیز سے جس پر سب لوگ تھے، آپ میں تنہائی کی محبت اور فکر و مراقبہ کی طرف یکسوئی بڑھتی رہی

وَالتَّحَنُّثِ بِمُنَاجَاةِ اللهِ تَعَالٰى، وَالتَّوَسُّلِ إِلَيْهِ فِي طَلَبِ الْمَخْرَجِ مِنْ هَمِّهِ الْأَعْظَمِ

گناہوں سے اعراض کرتے ہوئے اللہ سے مناجات کرنے کے لیے یکسوئی کی محبت بڑھتی گئی، اور اپنی بڑی پریشانی سے نکلنے کے لیے اللہ کا قرب تلاش کرتے جو آپ کو

فِي تَخْلِيصِ قَوْمِهِ وَ نَجَاةِ الْعَالَمِ مِنَ الشَّرِّ الَّذِي تَوَلَّاهُ. إِلٰى أَنِ انْفَتَقَ لَهُ الْحِجَابُ عَنْ عَالَمٍ

اپنی قوم کو چھڑانے اور عالم کو اس شر سے نجات دلانے کے بارے میں تھی جس میں وہ مبتلا تھے، یہاں تک کہ آپ کے لیے ایک ایسے عالم کا حجاب چھٹ گیا

كَانَ يَحُثُّهُ إِلَيْهِ الْإِلْهَامُ الْإِلٰهِيُّ، وَتَجَلّٰى عَلَيْهِ النُّورُ الْقُدْسِيُّ وَ هَبَطَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ الْمَقَامِ الْعُلٰى فِي تَفْصِيلٍ لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعُهُ.

جس کی طرف الہام الٰہی آپ کو ابھارتی تھی، اور آپ پر نور قدسی روشن ہو گیا اور بلند مقام سے آپ پر وحی اتری۔ اس میں تفصیل ہے جس کا موقع نہیں۔

توضیح اللغۃ:

يجتنيه: از (ض) پھل توڑنا۔۔۔۔ زخارف: زُخرف کی جمع بمعنی سونا، چیز کی خوبصورتی، از (فعللة) بمعنی خوبصورت بنانا، از (تفعلل) بمعنی خوبصورت ہونا۔ کما قال تعالی: {أخذتِ الأرض زُخْرُفها}۔۔۔۔ التحنُّث: از (تفعل) عبادت کرنا، گناہ سے نفرت کرنا، توبہ کرنا، از (س) بمعنی مائل ہونا۔۔۔۔ انفتق: از (ن) پھٹنا،

لَمْ يَكُنْ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ فَيُطَالِبَ بِمَا سُلِبَ مِنْ مُلْكِهِ وَ كَانَتْ نُفُوسُ قَوْمِهِ فِي انْصِرَافٍ تَامٍّ

آپ ﷺ کی آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ نہیں تھا، پس آپ جن سے چھینی ہوئی ریاست کا وہ مطالبہ کرتے، آپ کی قوم کے لوگ کوسوں دور تھے

عَنْ طَلَبِ مَنَاصِبِ السُّلْطَانِ، وَفِي قَنَاعَةٍ بِمَا وَ جَدُوهُ مِنْ شَرَفِ النِّسْبَةِ إِلَى الْمَكَانِ، دَلَّ عَلَيْهِمَا مَا فَعَلَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ

شاہی عہدوں کے مانگنے سے، اور قناعت کرنے والے تھے اس شرافت پر جو انہیں کعبہ شریف کی نسبت سے ملی تھی، اس پر دلیل آپ کے دادا عبد المطلب کا وہ فعل ہے

عِنْدَ زَحْفِ أَبْرَهَةَ الْحَبَشِيِّ عَلٰى دِيَارِهِمْ. جَاءَ الْحَبَشِيُّ لِيَنْتَقِمَ مِنَ الْعَرَبِ بِهَدْمِ مَعْبَدِهِمِ الْعَامِّ وَ بَيْتِهِمِ الْحَرَامِ

جو ان کے علاقے پر حبشی ابرہہ کے حملے کے وقت کیا، حبشی اس لیے آیا تھا تاکہ عرب سے انتقام لے، ان کے عام عبادت گاہ کو اور محترم گھر کو گرا کر

وَمُنْتَجَعِ حَجِيجِهِمْ وَ مُسْتَوَى الْعُلْيَةِ مِنْ آلِهَتِهِمْ وَ مُنْتَهٰى حُجَّةِ الْقُرَشِيِّينَ فِي مُفَاخَرَتِهِمْ لِبَنِي قَوْمِهِمْ

اور ان کے حاجیوں کی چراگاہ، ان کے معبودوں کے اونچے مقام کو ملیا میٹ اور قریش کے اپنی قوم کے لیے باعث فخر مقام کو ختم کر کے

وَتَقَدَّمَ بَعْضُ جُنْدِهِ فَاسْتَاقَ عَدَدًا مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِائَتَا بَعِيرٍ وَخَرَجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي بَعْضِ قُرَيْشٍ

چنانچہ اسکے کچھ سپاہی آئے، جو چند اونٹ پکڑ کر لے گئے، جن میں عبد المطلب کے بھی دو سو اونٹ تھے، عبد المطلب کچھ قریشیوں کے ساتھ نکلے

توضیح اللغۃ:

وهَبَط: اترنا، نیچے آنا، کما قال تعالی: {وإن منها لما يهبط من خشية الله}۔ ... زحف: میدان جنگ، گھمسان، کثیر لشکر از (ف) بچہ کا زمین پر کولہے کے بل سرکنا، گھسٹ کر چلنا، مراد کثیر لشکر، کما قال تعالی: {إذا لقيتم الذين كفروا زَحفاً}۔ ... منتجع: از (افتعال و تفعل و استفعال) بمعنی آنا، چراگاہ کی تلاش میں جانا۔

لِمُقَابَلَةِ الْمَلِكِ فَاسْتَدْنَاهُ وَسَأَلَهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ هِيَ أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ مِائَتَيْ بَعِيرٍ أَصَبْتَهَا لِي. فَلَامَهُ الْمَلِكُ

بادشاہ سے مقابلہ کے لئے، اس نے انہیں قریب کیا اور وجہ پوچھی، تو انہوں نے کہا: میرے دوسو اونٹ لوٹا دے جو تو نے لیئے ہیں، ابرہہ نے انہیں ملامت کی

عَلَى الْمَطْلَبِ الْحَقِيرِ وَقْتَ الْخَطْبِ الْخَطِيرِ. فَأَجَابَهُ: أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ، وَ أَمَّا الْبَيْتُ فَلَهُ رَبٌّ يَحْمِيهِ

معمولی چیز کے مطالبے پر بڑے خطرے کے وقت میں، تو انہوں نے جواب دیا کہ: میں اونٹوں کا مالک ہوں، باقی اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو اس کی حفاظت کرے گا

هٰذَا غَايَةُ مَا يَنْتَهِي إِلَيْهِ الْإِسْتِسْلَامُ، وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي مَكَانِهِ مِنَ الرِّئَاسَةِ عَلَى قُرَيْشٍ فَأَيْنَ مِنْ تِلْكَ الْمَكَانَةِ

یہ تو تابعداری کی انتہا ہے، حالانکہ عبد المطلب قریش میں ایک سردار کا مقام رکھتے تھے۔ تو یہ مقام کہاں کہ

مُحَمَّدٌ ﷺ فِي حَالِهِ مِنَ الْفَقْرِ وَمَقَامِهِ فِي الْوَسْطِ مِنْ طَبَقَاتِ أَهْلِهِ حَتَّى يَنْتَجِعَ مَلِكًا أَوْ يَطْلُبَ سُلْطَانًا لَا مَالَ لَا جَاهَ

محمدؐ اپنے فقر کی حالت اور اپنے لوگوں کے طبقوں میں سے متوسط مقام پر ہونے کے باوجود وہ کسی بادشاہت یا کسی سلطنت کی تلاش میں نکلتے حالانکہ آپ کے پاس نہ مال تھا نہ مرتبہ

لَا جُنْدَ لَا أَعْوَانَ لَا سَلِيقَةَ فِي الشِّعْرِ، لَا بَرَاعَةَ فِي الْكِتَابِ لَا شُهْرَةَ فِي الْخِطَابِ لَا شَيْءَ كَانَ عِنْدَهُ

نہ لشکر تھا نہ مددگار، نہ شاعرانہ مزاج تھا اور نہ لکھنے میں کمال، نہ خطابت کے چرچے تھے تو نہ آپ کے پاس کوئی (دنیوی) ایسی چیز تھی

مِمَّا يَكْسِبُ الْمَكَانَةَ فِي نُفُوسِ الْعَامَّةِ، أَوْ يَرْقَى بِهِ إِلَى مَقَامٍ مَا بَيْنَ الْخَاصَّةِ. مَا هٰذَا الَّذِي

جس کے ذریعے سے عام لوگوں میں مرتبہ حاصل کیا جاتا، یا خاص لوگوں کے درمیان کوئی مقام حاصل ہوتا۔ پھر وہ کیا چیز ہے جس نے

رَفَعَ نَفْسَهُ فَوْقَ النُّفُوسِ .مَا الَّذِي أَعْلَى رَأْسَهُ عَلَى الرُّءُوسِ مَا الَّذِي سَمَا بِهِمَّتِهِ عَلَى الْهِمَمِ.

آپؐ کو تمام لوگوں پر فوقیت دی؟ کس چیز نے آپ کے سر کو تمام سروں پر بلند کر دیا؟ کس چیز نے آپ کی ہمت سب سے بڑھا دی؟

توضیح اللغۃ:

الخطب: ناپسندیدہ معاملہ ایسا بڑا معاملہ جس میں تخاطب زیادہ کیا جائے، از (ن) تقریر کرنا، پیغام نکاح دینا، کما قال تعالی: {ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء}۔۔۔۔ سلیقۃ: بمعنی اندازہ اور طریقہ۔۔۔۔ براعۃ: از (ن، س، ک) بمعنی علم یا فضل میں کامل ہونا، از (ف) علم یا فضل میں غالب آنا، از (تفعل) بمعنی صدقہ کرنا، نفلی کام کرنا۔۔۔۔ یرقی: از (س) بمعنی چڑھنا، از (ض) بمعنی منتر پڑھنا، رقیہ کرنا، دم کرنا از (تفعیل) بمعنی چڑھانا، از (افتعال) بمعنی چڑھنا۔

حتّٰی انْتَدَبَ لِإِرْشَادِ الْأُمَمِ وَ كَفَالَتِهِ لَهُمْ، كَشْفَ الْغُمَمِ بَلْ وَ إِحْيَاءَ الرِّمَمِ، مَا كَانَ ذٰلِكَ إِلَّا مَا

یہاں تک کہ آپ اٹھ کھڑے ہوئے امت کی راہنمائی اور اس کی کفالت کے لئے، ان کے غموں کو دور کرنے کے لئے بلکہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندگی بخشنے کے لئے، یہ سب صرف اس لیے تھا کہ

أَلْقَى اللهُ فِيْ رُوْعِهٖ مِنْ حَاجَةِ الْعَالَمِ إِلٰى مُقَوِّمٍ، لَمَّا زَاغَ مِنْ عَقَائِدِهِمْ وَ مُصْلِحٍ

اللہ تعالی نے آپؐ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دنیا کو ایک مربی کی ضرورت ہے، کیوں کہ جب وہ صحیح عقائد سے دور ہو گئے تھے، تو ایک مصلح کی ضرورت تھی

فَسَدَ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَ عَوَائِدِهِمْ، مَا كَانَ ذٰلِكَ إِلَّا وِجْدَانَهُ رِيْحَ الْعِنَايَةِ الْإِلٰهِيَّةِ تَنْصُرُهُ فِيْ عَمَلِهٖ

جو ان کی عادات و اخلاق کی بگاڑ کو درست کرے، یہ نہ تھا مگر صرف عنایت الٰہی کی خوشبو کا پانا جو عمل میں ان کی مدد کرتا

وَتَمُدُّهُ فِي الْإِنْتِهَاءِ إِلٰى أَمَلِهٖ قَبْلَ بُلُوْغِ أَجَلِهٖ، مَا هُوَ إِلَّا الْوَحْيُ الْإِلٰهِيُّ يَسْعٰى نُوْرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يُضِيْءُ لَهُ السَّبِيْلَ

اور انہیں بڑھاتا رہا موت آنے سے پہلے امید کی آخری حد تک، یہ صرف وحی الٰہی تھی جس کا نور آپؐ کے سامنے دوڑتا ہوا راستہ روشن کر دیتا

وَيَكْفِيْهِ مُؤْنَةَ الدَّلِيْلِ، مَا هُوَ إِلَّا الْوَحْيُ السَّمَاوِيُّ قَامَ لَدَيْهِ مَقَامَ الْقَائِدِ وَالْجُنْدِيِّ،

اور آپ کو دلیل کی ذمہ داری سے کافی ہوتا، یہ صرف آسمانی وحی تھی جو آپ کے آگے (دفاع میں) قائد اور سپاہی کے کھڑے ہونے کی طرح کھڑے ہوئے۔

أَرَأَيْتَ كَيْفَ نَهَضَ وَحِيْدًا فَرِيْدًا يَدْعُو النَّاسَ كَافَّةً إِلَى التَّوْحِيْدِ وَالْإِعْتِقَادِ بِالْعَلِيِّ الْمَجِيْدِ

کیا آپ نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اکیلے اور تنہا اٹھے اور تمام لوگوں کو توحید، اور اللہ بزرگ و برتر پر اعتقاد کی دعوت دینے لگے،

وَالْكُلُّ مَا بَيْنَ وَثَنِيَّةٍ مُفَرِّقَةٍ وَ دَهْرِيَّةٍ وَ زَنْدَقَةٍ، نَادٰى فِي الْوَثَنِيِّيْنَ بِتَرْكِ أَوْثَانِهِمْ وَ نَبْذِ مَعْبُوْدَاتِهِمْ۔

حالانکہ سارے لوگ بت پرستی، دہریت اور بے دینی میں بٹے ہوئے تھے، اور آپ نے بت پرستوں میں ان کے بتوں کو چھوڑنے کی اور ان کے معبودوں کو پھینکنے کی آواز لگائی

توضیح اللغۃ:

انتدب: از (افتعال) جواب دینا، تردید کرنا، از (ک) زیرک ہونا۔ ... الرِّمم: رِمّۃ کی جمع بمعنی بوسیدہ ہڈی از (ن، ض) بمعنی مرمت کرنا، درست کرنا، از (ض) مصدر رِمّۃ بمعنی بوسیدہ ہونا، از (تفعیل) درست کرنا۔ ... روع: بمعنی ذہن، عقل، فطانت، دل کا سیاہ نقطہ۔ زاغ: از (ض) بمعنی ٹیڑھا ہونا، از (تفعیل) بمعنی ٹیڑھا کرنا، از (افعال) بمعنی بدراہ کرنا۔ ... عوائدھم: عائدۃ کی جمع، از (ن) لوٹنا، کما قال تعالی: {ولو رُدُّوا لَعادوا لِما نُهوا عنه}۔

وَفِي الْمُشَبِّهِينَ الْمُنْغَمِسِينَ فِي الْخَلْطِ بَيْنَ اللَّاهُوتِ الْأَقْدَسِ وَ بَيْنَ الْجِسْمَانِيَّاتِ

اور آواز لگائی مشبّہین کے درمیان جو ڈوبے ہوئے تھے خدا کی الوہیت اور مخلوق کے اجسام کو خلط کرنے کے درمیان،

بِالتَّطَهُّرِ مِنْ تَشْبِيهِهِمْ، وَ فِي الثَّانَوِيَّةِ بِإِفْرَادِ إِلٰهٍ وَاحِدٍ بِالتَّصَرُّفِ فِي الْأَكْوَانِ

کہ تشبیہ کے عقیدے سے خود کو پاک کریں۔ اور دو خدا ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں میں ایک اللہ کو ماننے کی، کہ پوری کائنات میں تصرف کرنے والا ایک ہے

وَ رَدِّ كُلِّ شَيْءٍ فِي الْوُجُودِ إِلَيْهِ، أَهَابَ بِالطَّبِيعِيِّينَ لِيَمُدُّوا بَصَائِرَهُمْ إِلَى مَا وَرَاءَ حِجَابِ الطَّبِيعَةِ

اور اعلان کیا کہ ہر موجود چیز اس کی طرف لوٹتی ہے، طبعیین (سائنس دانوں) کو دعوت دی کہ وہ اپنی نظر کو بڑھائیں اس کی طرف جو طبعیات کے پردے کے پیچھے ہے

فَيَتَنَوَّرُوا سِرَّ الْوُجُودِ الَّذِي قَامَتْ بِهِ، صَاحَ بِذَوِي الزَّعَامَةِ لِيَهْبِطُوا إِلَى مُصَافِّ الْعَامَّةِ

تو وہ واضح اور روشن پائیں گے اس راز کو جس کی وجہ سے طبعیات کا وجود ہے۔ آپ نے سرداروں کو با آواز بلند پکارا کہ وہ عام لوگوں کی صف میں اتر آئیں

فِي الْإِسْتِكَانَةِ إِلَى سُلْطَانِ مَعْبُودٍ وَاحِدٍ هُوَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْقَابِضُ عَلَى أَرْوَاحِهِمْ فِي هَيَاكِلِ أَجْسَادِهِمْ

عاجزی اختیار کرنے میں ایک معبود بادشاہ کے سامنے، وہی آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے، اور ان کے جسمانی ڈھانچوں میں موجود ان کی روحیں قبض کرنے والا ہے

تَنَاوَلَ الْمُنْتَحِلِينَ مِنْهُمْ لِمَرْتَبَةِ التَّوَسُّطِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ رَبِّهِمُ الْأَعْلَى فَبَيَّنَ لَهُمْ بِالدَّلِيلِ وَ كَشَفَ لَهُمْ

آپ نے ان لوگوں کو جو بندوں اور ان کے رب اعلیٰ کے درمیان واسطہ بنتے ہیں، لیا اور ان کے سامنے دلیل کے ساتھ گفتگو کی۔ اور وحی کے نور سے ان پر یہ بات واضح کردی

بِنُورِ الْوَحْيِ أَنَّ نِسْبَةَ أَكْبَرِهِمْ إِلَى اللّٰهِ كَنِسْبَةِ أَصْغَرِ الْمُعْتَقِدِينَ بِهِمْ

کہ اللہ کی طرف ان میں سے بڑے کی نسبت ایسی ہے جیسے ان کے ساتھ ان کے عقیدت مندوں میں سے چھوٹے کی نسبت ہوتی ہے

وَطَالَبَهُمْ بِالنُّزُولِ عَمَّا انْتَحَلُوهُ لِأَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمَكَانَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ إِلَى أَدْنَى سُلَّمٍ مِنَ الْعُبُودِيَّةِ

اورآپ نے ان سے نیچے اترنے کا مطالبہ کیا جو انہوں نے اپنے لئے اختیار کر رکھے تھے بندگی کے ادنیٰ درجہ کی طرف،

وَالْإِشْتِرَاكِ مَعَ كُلِّ ذِي نَفْسٍ إِنْسَانِيَّةٍ فِي الْإِسْتِعَانَةِ بِرَبٍّ وَاحِدٍ، يَسْتَوِي جَمِيعُ الْخَلْقِ فِي النِّسْبَةِ إِلَيْهِ،

اور ہر فرد انسانی کے ساتھ شریک ہو کر ایک ربّ سے مدد چاہنے کی طرف بلایا، کیونکہ اس کی طرف نسبت میں ساری مخلوق برابر ہے

لَا يَتَفَاوَتُونَ إِلَّا فِيمَا فَضَّلَ بِهِ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْ عِلْمٍ أَوْ فَضِيلَةٍ وَخَرَّا بِوَعْظِهِ عَبِيدُ الْعَادَاتِ ۔

لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر صرف علم وفضل کی وجہ سے فضیلت دی ہے، ان کی نصیحت کے دشمن بن گئے عادات کے غلام

توضیح اللغۃ:

المنغمسین: غوطہ گانے والے، از (ض) ڈبونا۔ ۔ ۔ أهاب: از (إفعال) دعوت دینا، از (ف، ض) دعوت دینا۔

۔ ۔ ۔ زعامة: بمعنی سرداری، لیڈری، از (ف، ن) مصدر زعامۃ بمعنی سردار ہونا، اگر مصدر زعماً ہو بمعنی گمان کرنا۔ ۔ ۔

المنتحلین: از (افتعال) منسوب کرنا، اپنی ذات کے لئے بلانا، از (ن، س، ک) جسم کا کمزور ہو جانا۔

وَأَسْرَى التَّقْلِيدِ لِيُعْتِقُوا أَرْوَاحَهُمْ مِمَّا اسْتُعْبِدُوا لَهُ وَ يَحُلُّوا أَغْلَالَهُمُ الَّتِي

اور اندھی تقلید کے قیدی تاکہ وہ اپنی روحوں کو اس چیز سے آزاد کرا سکیں کہ جس عبادت کا ان سے مطالبہ کیا گیا ہے اور اپنے وہ طوق اتار دیں جنہوں نے

أَخَذَتْ بِأَيْدِيهِمْ عَنِ الْعَمَلِ وَاقْتَطَعَتْهُمْ دُونَ الْأَمَلِ، مَالَ عَلَى قُرَّاءِ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْقَائِمِينَ

ان کو عمل سے روک دیا تھا اور ان کی امیدوں کو ختم کر دیا تھا، آپ متوجہ ہوئے ان لوگوں کی طرف بھی جو آسمانی کتابیں پڑھنے والے تھے اور جو ایسی چیزوں پر قائم رہنے والے تھے

عَلَى مَا أَوْدَعَتْهُ مِنَ الشَّرَائِعِ الْإِلٰهِيَّةِ، فَبَكَّتَ الْوَاقِفِينَ عِنْدَ حُرُوفِهَا بِغَبَاوَتِهِمْ

جو الٰہی شریعتوں کی ودیعت کردہ تھے، تو آپ نے ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی جو صرف حروف سے واقف تھے اپنی کند ذہنی کی وجہ سے

وَشَدَّدَ النَّكِيرَ عَلَى الْمُحَرِّفِينَ لَهَا الصَّارِفِينَ لِأَلْفَاظِهَا إِلَى غَيْرِ مَا قُصِدَ مِنْ وَحْيِهَا

اور آپ نے سخت نکیر فرمائی جو ان تحریف کرنے والوں پر جو پھیرتے تھے ان کے الفاظ کو ایسے معنی کی طرف جو وحی سے غیر مقصود تھا

اِتِّبَاعًا لِشَهَوَاتِهِمْ، وَ دَعَاهُمْ إِلَى فَهْمِهَا وَ التَّحَقُّقِ بِسِرِّ عِلْمِهَا حَتَّى يَكُونُوا عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِمْ،

اپنی شہوات کی اتباع میں، اور آپ نے انہیں دعوت دی اس (شریعت) کے سمجھنے اور اس کے علمی راز کی تحقیق کی طرف، تاکہ وہ نور (ہدایت) پر آ جائیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے

وَ لَفَّتَ كُلَّ إِنْسَانٍ إِلَى مَا أُودِعَ فِيهِ مِنَ الْمَوَاهِبِ الْإِلٰهِيَّةِ وَ دَعَا النَّاسَ أَجْمَعِينَ

آپ ﷺ نے متوجہ کیا ہر انسان کو اس میں رکھی ہوئی صلاحیتوں کی طرف جو الٰہی عطاؤں سے اس میں ودیعت کی گئی تھیں اور تمام لوگوں کو دعوت دی

ذُكُورًا وَ إِنَاثًا عَامَّةً وَ سَادَاتٍ إِلَى عِرْفَانِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنَّهُمْ مِنْ نَوْعٍ خَصَّهُ اللهُ بِالْعَقْلِ وَمَيَّزَهُ بِالْفِكْرِ.

خواہ وہ مرد ہے یا عورت، خواہ وہ عام لوگوں سے ہو یا اپنی قوم کے سردار ہو، اپنی ذات کو پہچاننے کی طرف اور اس بات کی طرف کہ واقعی وہ ایسی نوع ہے جسے اللہ نے خاص کیا ہے عقل اور فکری امتیاز دے کر

توضیح اللغۃ:

وخز: دشمنی کرنا، بزہ چبھونا۔ أغلال: غُلّ کی جمع بمعنی طوق، ہتھکڑیاں۔... بکّت: از (تفعیل) بمعنی سرزنش کرنا، جھڑکنا، از (ن) کسی چیز سے مارنا،... حروف: حرف کی جمع بمعنی کنارہ۔... غباوت: بمعنی جہالت۔ غفلت، ناسمجھی، از (س) بمعنی کند ذہن ہونا،... غافل ہونا، از (تفاعل) بمعنی غفلت برتنا۔... شدّد: از (تفعیل) بمعنی مضبوط کرنا، سختی کرنا، حرف پر شد لگانا۔... فهم: بمعنی سمجھ جمع أفهام، از (س) بمعنی سمجھنا، از (تفعیل) بمعنی سمجھانا۔... لفّت: از (تفعیل) بمعنی متوجہ کرنا، موڑنا، از (ض) بمعنی دائیں بائیں موڑنا، پھیرنا، کما قال تعالی: {قالوا أجئتنا لتلفتنا}۔ وکما قال تعالی: {ولا یلتفت منکم أحد إلّا امرأتک}۔

وَ شَرَّفَهُ بِهِمَا وَ بِحُرِّيَّةِ الْإِرَادَةِ فِيمَا يُرْشِدُهُ إِلَيْهِ عَقْلُهُ وَ فِكْرُهُ. وَ أَنَّ اللهَ عَرَضَ عَلَيْهِمْ

اور اسے شرف بخشا عقل و فکر اور آزادی رائے سے، اس چیز میں جس کی طرف انکی عقل و فکر راہنمائی کرے، بے شک اللہ تعالی نے کائنات کی

جَمِيعَ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْأَكْوَانِ وَسَلَّطَهُمْ عَلَى فَهْمِهَا وَالْإِنْتِفَاعِ بِهَا بِدُونِ شَرْطٍ وَ لَا قَيْدٍ إِلَّا

تمام قابل انتفاع چیزوں کو ان کے سامنے پیش کیا اور انہیں یہ قدرت دی کہ وہ انہیں سمجھیں اور بغیر کسی شرط وقید کے ان سے نفع حاصل کریں، البتہ

الْإِعْتِدَالَ وَ الْوُقُوفَ عِنْدَ حُدُودِ الشَّرِيعَةِ الْعَادِلَةِ وَ الْفَضِيلَةِ الْكَامِلَةِ. وَ أَقْدَرَهُمْ بِذٰلِكَ

اس بات کا پابند بنایا ہے کہ اعتدال اور منصفانہ، کامل فضیلت والی شریعت کے حدود سے تجاوز نہ کریں، اور ان کو اس پر قدرت دی کہ

عَلَى أَنْ يَصِلُوا إِلَى مَعْرِفَةِ خَالِقِهِمْ بِعُقُولِهِمْ وَأَفْكَارِهِمْ بِدُونِ وَاسِطَةِ أَحَدٍ إِلَّا مَنْ خَصَّهُمُ اللهُ بِوَحْيِهِ

وہ پہنچیں اپنے خالق کی معرفت تک اپنے عقلوں اور اپنے فکروں کے ذریعے بلا کسی واسطے کے، سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ نے اپنی وحی کے لئے خاص فرمایا

وَ قَدْ وَكَّلَ إِلَيْهِمْ مَعْرِفَتَهُمْ بِالدَّلِيلِ كَمَا كَانَ الشَّأْنُ فِي مَعْرِفَتِهِمْ لِمُبْدِعِ الْكَائِنَاتِ أَجْمَعَ

اور سونپ دیا ان کی طرف ان معرفت کو دلیل کے ساتھ، جیسا کہ ان کی تمام کائنات کے وجود اور خالق کو پہچاننے میں ان کی ایک شان ہوتی ہے

وَالْحَاجَةُ إِلَى أُولَئِكَ الْمُصْطَفَيْنَ إِنَّمَا هِيَ مَعْرِفَةُ الصِّفَاتِ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُعْلَمَ مِنْهُ وَلَيْسَتْ

اور انسان کے لئے ان چنے ہوئے لوگوں کی ضرورت صرف ان صفات کو پہچاننے کے لئے ہے جن کی تعلیم کا اللہ نے حکم دیا ہے ورنہ اس ذات باری

فِي الْاِعْتِقَادِ بِوُجُودِهِ. وَ قَرَّرَ أَنْ لَا سُلْطَانَ لِأَحَدٍ مِنَ الْبَشَرِ عَلَى آخَرَ مِنْهُ إِلَّا مَا

اس کے وجود کے اعتقاد کے لئے اس کی ضرورت نہ تھی اور آپ نے یہ بات طے کردی کہ کسی آدمی کو دوسرے آدمی پر کوئی بادشاہت نہیں، سوائے اس کے جو

توضیح اللغۃ:

مبدع: ایسی چیز پیدا کرنے والا جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو، از (افعال) بمعنی ایجاد کرنا، بدعت نکالنا، از (تفعیل) بمعنی بدعت کی طرف منسوب کرنا، از (ف) بمعنی گھڑنا، ایجاد کرنا، بغیر نمونہ کے کوئی چیز بنانا۔

رَسَمَتْهُ الشَّرِيعَةُ، وَفَرَضَهُ الْعَدْلُ، ثُمَّ الْإِنْسَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَذْهَبُ بِإِرَادَتِهِ إِلَى مَا سُخِّرَتْ لَهُ بِمُقْتَضَى الْفِطْرَةِ

شریعت نے لکھ دیئے اور عدل وانصاف نے مقرر کر دیئے، ان سب کے باوجود انسان اپنی مرضی سے اس چیز (لوگوں کو غلام بنانا) کی طرف جاتا ہے جسے فطری تقاضے نے اس کے لیے مسخر کیا ہے

دَعَا الْإِنْسَانَ إِلَى مَعْرِفَةِ أَنَّهُ جِسْمٌ وَ رُوحٌ وَ أَنَّهُ بِذٰلِكَ مِنْ عَالَمَيْنِ مُتَخَالِفَيْنِ

آپ نے انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جسم اور روح سے مرکب ہے اور اس کی وجہ سے وہ دو مختلف جہانوں میں سے ہے

وَإِنْ كَانَا مُتَزَجَيْنِ، وَأَنَّهُ مُطَالَبٌ بِخِدْمَتِهِمَا جَمِيعًا وَإِيفَاءِ كُلٍّ مِنْهُمَا مَا قَرَّرَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ الْإِلٰهِيَّةُ مِنَ الْحَقِّ،

اگرچہ وہ آپس میں ملے ہوئے ہیں، اور یہ اعلان کیا کہ اس سے سوال کیا جائے گا ان دونوں کی خدمت (حقوق) کا یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک کے حق کو پورا کرنے کا جو حکمت الٰہیہ نے مقرر کی ہے

دَعَا النَّاسَ كَافَّةً إِلَى الْاِسْتِعْدَادِ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ لِمَا سَيُلَاقُونَ فِي الْحَيَاةِ الْأُخْرٰى،

آپ نے سارے انسانوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس دنیا میں رہ کر اس عالم کے لیے تیاری کریں جہاں وہ دوسری زندگی سے عنقریب ملیں گے

وَ بَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ خَيْرَ زَادٍ يَتَزَوَّدُهُ الْعَامِلُ هُوَ الْإِخْلَاصُ لِلّٰهِ فِي الْعِبَادَةِ وَالْإِخْلَاصُ لِلْعِبَادِ

اور آپ نے لوگوں پر واضح کر دیا کہ بہترین توشہ جو عمل کرنے والا جمع کرتا ہے وہ اللہ کے لئے عبادت میں اخلاص ہے اور بندوں کے لئے اخلاص ہے

فِي الْعَدْلِ وَالنَّصِيحَةِ وَالْإِرْشَادِ. قَامَ بِهٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْعُظْمٰى وَحْدَهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ لَهُ كُلُّ هٰذَا

انصاف، خیر خواہی اور راہنمائی میں۔ آپ ﷺ اس عظیم دعوت کو لے کر اکیلے کھڑے ہو گئے، اس حال میں کہ نہ طاقت تھی نہ قوت، یہ سب آپ کی

كَانَ مِنْهُ وَ النَّاسُ أَحِبَّاءُ مَا أَلِفُوا وَ إِنْ كَانَ خُسْرَانَ الدُّنْيَا وحِرْمَانِ الآخِرَةِ

طرف سے تھا، اور لوگ تو اسی کے گرویدہ ہوتے ہی جس سے وہ مانوس ہوں، اگرچہ اس میں دنیا کا نقصان اور آخرت سے محرومی ہو،

أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا وَ إِنْ كَانَ رَغَدَ الْعَيْشِ وَ عِزَّةَ السِّيَادَةِ وَ مُنْتَهَى السَّعَادَةِ. كُلُّ هٰذَا

اس کے دشمن ہوتے ہیں جس سے لاعلم ہوں، اگرچہ وہ چیز آسودہ زندگی، سرداری کی عزت اور نیک بختی کا سبب ہو، جب بات اس طرح ہے

وَالْقَوْمُ حَوَالَيْهِ أَعْدَاءُ أَنْفُسِهِمْ وَ عَبِيْدُ شَهَوَاتِهِمْ لَا يَفْقَهُوْنَ دَعْوَتَهُ وَ لَا يَعْقِلُوْنَ رِسَالَتَهُ

آپ کے اردگرد والے لوگ اپنی جانوں کے دشمن اور اپنی خواہشات کے غلام تھے، وہ آپؐ کی دعوت اور رسالت کو نہیں سمجھے تھے

عُقِدَتْ أَهْدَابُ بَصَائِرِ الْعَامَّةِ مِنْهُمْ بِأَهْوَاءِ الْخَاصَّةِ. وَحُجِبَتْ عُقُوْلُ الْخَاصَّةِ بِغُرُوْرِ الْعِزَّةِ عَنِ النَّظَرِ

عوام کی آنکھیں خاص لوگوں کی خواہشات کی وجہ سے بند تھیں، اور خاص لوگوں کی عقل کو عزت نفس کے دھوکے نے غور وفکر کرنے سے روک دیا تھا

فِي دَعْوَى فَقِيْرٍ أُمِّيٍّ مِثْلِهِ لَا يَرَوْنَ فِيْهِ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى

ایسے شخص کے دعوی نبوت میں جو ان جیسا فقیر امی ہو، انہیں آپ میں کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی جو آپ کو اتنا بلند کرتی کہ

نَصِيْحَتِهِمْ وَالتَّطَاوُلِ إِلَى مَقَامَاتِهِمُ الرَّفِيْعَةِ بِاللَّوْمِ وَالتَّعْنِيْفِ. لٰكِنَّهُ فِي فَقْرِهِ وَضُعْفِهِ كَانَ يُقَارِعُهُمْ بِالْحُجَّةِ

آپ انہیں ملامت وتنقید کے ذریعے نصیحت کرتے اور ان کے بلند مقام تک پہنچاتی۔ لیکن اپنے فقر اور ضعف کی حالت میں بھی انہیں جھنجھوڑتے دلیل کے ذریعے

توضیح اللغۃ:

رغد: از (س) بمعنی خوش حال ہونا، از (استفعال) آسودہ زندگی پانا، از (افعال) بمعنی آسودہ بنانا۔۔۔۔ أهداب: ہُدب کی جمع بمعنی پلک، از (س) آنکھ کا لمبی پلکوں والا ہونا۔۔۔۔ تعنیف: از (تفعیل) بمعنی سختی سے معاملہ کرنا، عتاب کرنا، از (افتعال) سختی سے لینا، از (ک) بمعنی سختی کرنا۔

وَ يُنَاضِلُهُمْ بِالدَّلِيْلِ وَ يَأْخُذُهُمْ بِالنَّصِيْحَةِ وَ يُزْعِجُهُمْ بِالزَّجْرِ وَ يُنَبِّهُهُمْ لِلْعِبَرِ

اور دلیل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے، انہیں نصیحت کرتے، اور ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ انہیں ڈراتے، عبرت کے لیے انہیں تنبیہ کرتے

وَيَحُوْطُهُمْ مَعَ ذٰلِكَ بِالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ. كَأَنَّمَا هُوَ سُلْطَانٌ قَاهِرٌ فِي حُكْمِهِ عَادِلٌ فِي أَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ

اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی خبر گیری فرماتے اچھے انداز میں، گویا وہ اپنے فیصلے میں غالب بادشاہ ہیں، امر ونہی میں انصاف کرنے والے ہیں

أَوْ أَبٌ حَكِيْمٌ فِيْ تَرْبِيَةِ أَبْنَائِهِ. شَدِيْدُ الْحِرْصِ عَلَى مَصَالِحِهِمْ. رَؤُوْفٌ بِهِمْ فِيْ شِدَّتِهِ.

یا اپنے بیٹوں کی تربیت کرنے میں داناباپ ہیں،لوگوں کی خیرخواہی پر حریص ہیں،سختیوں میں ان کے لیے شفیق ہیں

رَحِيْمٌ فِيْ سُلْطَتِهِ مَا هٰذِهِ الْقُوَّةُ فِيْ ذٰلِكَ الضُّعْفِ. مَا هٰذَا السُّلْطَانُ فِيْ مَظَنَّةِ الْعِجْزِ. مَا هٰذَا الْعِلْمُ

اوراپنے غلبے میں رحم کرنے والے ہیں،ایسی ضعف میں یہ کیسی قوت تھی؟ عاجزی کے مقام میں یہ کیسی بادشاہی تھی؟ یہ کیسا علم تھا

فِيْ تِلْكَ الْأُمِّيَّةِ. مَا هٰذَا الرَّشَادُ فِيْ غَمَرَاتِ الْجَاهِلِيَّةِ. إِنْ هُوَ إِلَّا خِطَابُ اللهِ الْقَادِرِ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ

اس ناخواندگی میں،اور کیسی راہنمائی جہالت کے اندھیروں میں؟(نہیں نہیں) یہ تو صرف اللہ کا خطاب تھا جو ہر چیز پر قادر ہے،

توضیح اللغۃ:

یقارعھم: از (ف) کھٹکھٹانا،تنبیہ کرنا۔... یناضل: از (مفاعلہ) بمعنی تیراندازی میں غالب ہونا،از (س) بمعنی تھکنا۔... یزعج: از (افعال،ف) بمعنی بے قرار کرنا، دھتکارنا، از (انفعال) بمعنی بے قرار ہونا، ہلنا۔... غمرات: غمرۃ کی جمع بمعنی سختی۔

الَّذِيْ وَسِعَ كُلَّ شَيْئٍ رَحْمَةً وَ عِلْماً. ذٰلِكَ أَمْرُ اللهِ الصَّادِعِ. يَقْرَعُ الْآذَانَ وَ يَشُقُّ الْحُجُبَ

جس کے علم ورحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ یہ اس اللہ کا حکم ہے جو حق ظاہر کرنے والا ہے،کانوں کو کھٹکھٹاتا ہے،پردوں کو چاک کرتا ہے

وَ يُمَزِّقُ الْغُلُفَ وَ يَنْفُذُ إِلَى الْقُلُوْبِ. عَلَى لِسَانِ مَنِ اخْتَارَهُ لِيَنْطِقَ بِهِ. وَاخْتَصَّهُ بِذٰلِكَ

غلافوں کے ٹکڑے کرتاہے اوردلوں تک پہنچ جاتاہے، یہ فیصلہ ہے اس شخص کی زبان پر جس کو اس کام کے لئے چنا ہے اور آپ کو اس کام کے ساتھ اس لئے خاص کیا

وَهُوَ أَضْعَفُ قَوْمِهِ لِيُقِيْمَ مِنْ هٰذَا الْاِخْتِصَاصِ بُرْهَانًا عَلَيْهِ بَعِيْدًا عَنِ الظِّنَّةِ بَرِيْئًا مِنَ التُّهْمَةِ

حالانکہ آپ قوم میں کمزورترین تھے،تاکہ قائم کریں اس اختصاص پر ایسی دلیل قائم کریں جو گمان سے دور ہو، تہمت سے بری ہو،

لِإِتْيَانِهِ عَلَى غَيْرِ الْمُعْتَادِ بَيْنَ خَلْقِهِ أَيُّ بُرْهَانٍ عَلَى النُّبُوَّةِ أَعْظَمُ مِنْ هٰذَا! أُمِّيٌّ قَامَ

مخلوق کے درمیان اس (کلام) کو غیر معتاد (خلاف عادت) لانے کی وجہ سے۔نبوت پر اس سے بڑی دلیل اور کون سی ہوگی؟ کہ ایک امی شخص کھڑا ہو کر

يَدْعُو الْكَاتِبِيْنَ إِلىٰ فَهْمِ مَا يَكْتُبُونَ وَ مَا يَقْرَءُوْنَ بَعِيْدٌ عَنْ مَدَارِسِ الْعِلْمِ، صَاحَ بِالْعُلَمَاءِ

دعوت دیتا ہے لکھنے والوں کو، اس چیز کے سمجھنے کی جسے وہ لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں، اور جو علم کے مدارس سے دور ہو۔ علما کی جماعت میں بلند آواز سے چیخے

لِيُمَحِّصُوْا مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ فِي نَاحِيَةٍ عَنْ يَنَابِيْعِ الْعِرْفَانِ، جَاءَ يُرْشِدُ الْعُرَفَاءَ نَاشِيءٌ بَيْنَ الْوَاهِمِيْنَ

تا کہ وہ اس چیز سے آلودگی دور کریں جس کو جانتے ہیں، جو معرفت کے چشموں سے ایک کنارے پر کھڑا ہو، اور آ کر جاننے والوں کو راستہ دکھلائے، واہمین کے مابین پلنے بڑھنے والا کر بستہ ہے

لِتَقْوِيْمِ عِوَجِ الْحُكَمَاءِ، غَرِيْبٌ فِي أَقْرَبِ الشُّعُوبِ إِلىٰ سَذَاجَةِ الطَّبِيْعَةِ وَأَبْعَدِهَا عَنْ فَهْمِ نِظَامِ الْخَلِيْقَةِ

حکماء کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے کیلئے، یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص جوان لوگوں سے ہو جو انتہائی سادہ طبیعت، نظام خلقت کے سمجھنے سے بہت دور،

وَالنَّظَرِ فِيْ سُنَنِهِ الْبَدِيْعَةِ أَخَذَ يُقَرِّرُ لِلْعَالَمِ أَجْمَعَ أُصُوْلَ الشَّرِيْعَةِ وَ يَخُطُّ لِلسَّعَادَةِ

اور اس کے انوکھے طریقوں میں غور کرنے سے بہت دور ہوں۔ وہ شروع ہوتا ہے کہ پورے عالم کیلئے شریعت کے جامع اصول، تیار کرتا ہے اور سعادت کے

طُرُقًا لَنْ يَهْلِكَ سَالِكُهَا وَ لَنْ يَخْلُصَ تَارِكُهَا. مَا هٰذَا الْخِطَابُ الْمُفْحِمُ مَا ذٰلِكَ الدَّلِيْلُ الْمُلْجِمُ؟

ایسے راستے پر چلتا ہے جن پر چلنے والا ہلاک نہیں ہوگا، اور چھٹکارا نہیں پاسکتا اس کو چھوڑنے والا۔ کیا ہے یہ لاجواب کردینے والا خطاب؟، وہ کیا منہ بند کر دینے والی دلیل ہے؟۔

أَأَقُوْلُ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ. لَا لَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ. وَلٰكِنْ أَقُوْلُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ

کیا میں یہ کہوں کہ یہ انسان نہیں ہے بلکہ کوئی مقرب فرشتہ ہے؟ نہیں میں ایسا تو نہیں کہتا لیکن میں ایسے ضرور کہوں گا کہ جیسے اللہ نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ

أَنْ يَصِفَ نَفْسَهُ. إِنْ هُوَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحىٰ إِلَيْهِ نَبِيٌّ صَدَّقَ الْأَنْبِيَاءَ وَ لٰكِنْ

اپنی اسی طرح صفات بیان کریں کہ وہ تمہاری طرح کے ایک انسان ہیں، البتہ ان کی طرف وحی کی جاتی ہے، وہ ایسے نبی ہیں جنھوں نے دوسرے انبیاء کی تصدیق کی لیکن

لَمْ يَأْتِ فِي الْإِقْنَاعِ بِرِسَالَتِهِ بِمَا يُلْهِي أَوْ يُحَيِّرُ الْحَوَاسَّ أَوْ يُدْهِشُ الْمَشَاعِرَ

آپ اپنی رسالت کے ساتھ قناعت کرتے ہوئے ایسی کوئی چیز (سحر وغیرہ) نہیں لائے جو آنکھوں کو حقیقت سے ہٹادے یا حواس کو حیران کردے یا عقل کو مدہوش کردے،

وَ لٰكِنْ طَالَبَ كُلَّ قُوَّةٍ بِالْعَمَلِ فِيْمَا أُعِدَّتْ لَهُ وَاخْتَصَّ الْعَقْلَ بِالْخِطَابِ

ہر قوت جو اس عمل کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس وقت کو عمل کے ذریعے طلب کیا اور عقل کو خصوصیت دی خطاب کے ذریعے،

وَحَاكَمَ إِلَيْهِ الْخَطَأَ وَالصَّوَابَ، وَجَعَلَ فِيْ قُوَّةِ الْكَلَامِ وَسُلْطَانِ الْبَلَاغَةِ وَصِحَّةِ الدَّلِيْلِ مَبْلَغَ الْحُجَّةِ

اور اسی کے سپرد کیا غلط اور صحیح کا فیصلہ، اور کلام کی قوت، اور بلاغت کی بادشاہت اور صحت دلیل کو حجت کی انتہاء تک پہنچایا

وَ اٰیَۃُ الْحَقِّ "اَلَّذِیْ لَایَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ"۔

اور اس کے حق ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ کلام ہے جس کے پاس نہ سامنے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے، وہ حکم والے قابل تعریف ذات کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

توضیح اللغۃ:

یشق: از (ن) بمعنی پھاڑنا، جدا جدا کرنا۔۔۔۔ غلف: غلاف کی جمع، از (ن) بمعنی ڈھانکنا، غلاف میں ڈالنا، از (افعال) بمعنی غلاف بنانا، غلاف میں داخل کرنا، از (تفعل) بمعنی غلاف میں ہونا۔۔۔۔ برھان: بمعنی دلیل جمع براہین، از (فعللۃ) بمعنی دلیل قائم کرنا، از (تفعلل) بمعنی دلیل سے ثابت ہونا۔۔۔۔ سزاجۃ: بمعنی سادگی۔۔۔۔ العرفاء: عریف کی جمع، بمعنیا صحاب معرفت، قوم کا سردار، از (ک، ن) سردار ہونا، واقف ہونا۔۔۔ مفحم: از (افعال) بمعنی دلیل دے کر خاموش کردینا، از (ف) بمعنی جواب سے خاموش ہونا۔۔۔۔ ملجم: از (افعال) بمعنی لگام لگانا، روکنا، از (افتعال) بمعنی لگام لگنا، از (استفعال) بمعنی لگام لگانے کو کہنا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
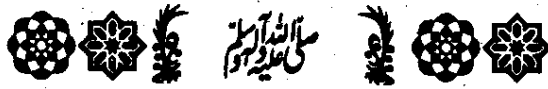
اَلْکُوخُ وَالْقَصْرُ

جھونپڑی اور محل

لسید المصطفی لطفی المنفلوطی

اَنَا إِنْ کُنْتُ حَاسِدًا أَحَدًا عَلٰی نِعْمَۃٍ فَإِنِّیْ أَحْسُدُ صَاحِبَ الْکُوخِ عَلٰی کُوخِہٖ قَبْلَ أَنْ أَحْسُدَ صَاحِبَ الْقَصْرِ عَلٰی قَصْرِہٖ

میں اگر کسی کی نعمت پر حسد کرنے والا ہوتا تو جھونپڑی والے کی جھونپڑی پر حسد کرتا، محل والے کے محل پر حسد کرنے سے پہلے،

وَلَوْلَا أَنَّ لِلْأَوْهَامِ سُلْطَانًا عَلَی النُّفُوسِ لَمَا تَضَاءَلَ الْفُقَرَاءُ بَیْنَ أَیْدِی الْأَغْنِیَاءِ وَلَا وَرِمَ أَنْفُ الْأَغْنِیَاءِ أَنْ

اور اگر توہمات نفس پر غالب نہ ہوتے تو فقیر لوگ امیروں کے سامنے ذلیل نہ ہوتے اور نہ دولت مندوں کا ناک پھولتا اس سے کہ

یَتَّخِذَهُمُ الْفُقَرَاءُ أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ. أَنَا لَا أَغْبِطُ الْغَنِیَّ إِلَّا فِیْ مَوْطِنٍ وَاحِدٍ مِنْ مَوَاطِنِہٖ. إِنْ رَأَیْتُہٗ

فقراء لوگ انہیں اللہ کے علاوہ پالنے والا سمجھتے ہیں۔ میں مالدار آدمی پر رشک نہیں کرتا مگر اس کی زندگی کے تمام مراحل میں سے ایک مرحلے پر، اگر میں اسے دیکھوں کہ

یُشْبِعُ الْجَائِعَ، وَیُوَاسِی الْفَقِیْرَ وَ یَعُوْدُ بِالْفَضْلِ مِنْ مَالِہٖ عَلَی الْیَتِیْمِ الَّذِیْ سَلَبَہُ الدَّهْرُ أَبَاہُ

وہ بھوکے کو کھانا کھلا رہا ہے، فقیر کی دلجوئی کر رہا ہے، اور فضل کا معاملہ کر رہا ہے اپنے مال کے ذریعے اس یتیم پر، زمانے نے جس کے باپ کو چھین لیا ہے

وَالْأَرْمَلَةِ الَّتِیْ فَجَعَهَا الْقَدَرُ فِیْ عَائِلِهَا، وَیَمْسَحُ بِیَدِہٖ دَمْعَةَ الْبَائِسِ وَالْمَحْزُوْنِ،

اس بیوہ عورت پر (فضل کا معاملہ کر رہا ہے) جس کو تقدیر نے معاشی تنگی میں مبتلا کر رکھا ہے، اور اپنے ہاتھ کے ذریعے صاف کر رہا ہے، پریشان حال اور غمزدہ لوگوں کے آنسو،

صاحب مضمون کا تعارف:

سید مصطفی لطفی مصر کے ضلع اسیوط کی تحصیل منفلوط میں پیدا ہوئے، آپ نے حفظ قرآن پاک اور تعلیم مصر کے مشہور مدرسہ جامعہ ازہر میں حاصل کی، اور شیخ محمد عبدہ کے اسباق میں پابندی سے شرکت کی، بلغاء کی کتابوں، شعراء کے دیوانوں کو پڑھنے، یاد کرنے میں منہمک رہے، آپ ایسے خدا داد ادیب تھے کہ نثر کو مضبوط، سلیس اور مٹھاس بھرے پیرائے میں بیان کرتے تھے، آپ نے المؤید نامی اخبار میں نظرات کے عنوان سے ایک کالم لکھتے تھے جس کو ادباء اور نوجوان طبقہ بڑے شوق سے پڑھتا تھا، بعد میں وہ تمام مضامین ایک کتابی شکل میں جمع کر دیے گئے، جس کا نام انہوں نے النظرات رکھا، اور آپ کی ایک کتاب العبرات ہے۔ آپ ۱۹۲۴ء کو انتقال کر گئے۔

توضیح اللغۃ:

کوخ: بمعنی جھونپڑی، جمع أکواخ، کوخان، کوخۃ، کیخان۔۔۔ حاسداً: از (ن، ض) بمعنی کسی کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا، از (إفعال) بمعنی حاسد پانا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے بارے میں زوال کی نعمت کی تمنا کرنا۔۔۔
تضاءل: از (تفاعل) بمعنی حقیر ہونا، کمزور ہونا، سکڑنا، از (مفاعلہ) اپنے آپ کو حقیر کرنا، از (ک) حقیر ہونا، لاغر ہونا۔۔۔
ورم: از ل بمعنی غضبناک ہونا، سوجنا، از (تفعیل) بمعنی سوجن پیدا کرنا، غضبناک کرنا، تکبر کرنا۔۔۔ أرباب: رب کی جمع بمعنی مالک، سردار۔۔۔ أغبط: از (ض، ف) بمعنی کسی کی نعمت دیکھو کر ویسا اپنے لئے بھی تمنا کرنا، از (تفعیل) بمعنی رشک دلانا۔
یُواسِی: از (مفاعلہ) بمعنی مدد دینا، غمخواری کرنا۔۔۔ أرملۃ: وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔

ثُمَّ أَرْثِيْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي جَمِيعِ مَوَاطِنِهِ الْأُخْرٰى. أَرْثِيْ لَهُ إِنْ رَأَيْتُهُ يَتَرَبَّصُ وُقُوعَ الضَّائِقَةِ بِالْفَقِيرِ

پھر ان تمام مواقع کے علاوہ دوسرے موقعوں پر مجھے مالدار پر رحم آتا ہے، مجھے اس پر رحم آتا ہے اگر میں دیکھوں کہ وہ فقیر پر تنگی کے واقع ہونے کا انتظار کر رہا ہے

لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ مَدْخَلَ الشَّيْطَانِ مِنْ قَلْبِ الْإِنْسَانِ فَيَمْتَصُّ الثُّمَالَةَ الْبَاقِيَةَ لَهُ مِنْ مَالِهِ لِيَسُدَّ فِيْ وَجْهِهِ

تا کہ وہ اس (فقیر) پر داخل ہو جائے انسان کے دل میں شیطان کے داخل ہونے کی طرح، پس چاٹ جائے اس (فقیر) کے بچے کچھ مال کو بھی تا کہ فقیر کے سامنے بند ہو جائے

بَابَ الْأَمَلِ، وَأَرْثِيْ لَهُ إِنْ رَأَيْتُهُ يَعْتَقِدُ أَنَّ الْمَالَ هُوَ مُنْتَهَى الْكَمَالِ الْإِنْسَانِيِّ فَلَا يَطْمَعُ فِيْ فَضِيلَةٍ

امید کا دروازہ، اور مجھے اس پر رحم آتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ مال ہی انسان کے کمال کی انتہا ہے جس کی وجہ سے وہ اچھائی میں آگے بڑھتا ہے،

وَ لَا يُحَاسِبُ نَفْسَهُ عَلٰى رَذِيلَةٍ ، وَأَرْثِيْ لَهُ وَ أَبْكِيْ عَلٰى عَقْلِهِ إِنْ مَشَى الْخُيَلَاءَ

اور نہ کسی برائی پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، مجھے اور اس پر رحم آتا ہے اور اس کی عقل پر رونا آتا ہے جب وہ متکبرانہ چال چلتا ہے

وَطَاوَلَ بِعُنُقِهِ السَّمَاءَ وَسَلَّمَ بِإِيمَاءِ الطَّرْفِ ، وَ إِشَارَةِ الْكَفِّ، وَمَشٰى فِيْ طَرِيقِهِ

تکبر سے اپنی گردن آسمان کی طرف بلند کرتا ہے، اور سلام کرتا ہے آنکھ کے کنارے اور ہاتھ کے اشارے سے، راستے پر چلتے ہوئے

يَخْزُرُ بِعَيْنَيْهِ خَزْرًا لِيَرٰى هَلْ سَجَدَ النَّاسُ لِمِشْيَتِهِ ، أَوْ صَعِقُوا مِنْ هَيْبَتِهِ. وَأَرْحَمُهُ الرَّحْمَةَ كُلَّهَا

کن انکھوں سے دیکھے کہ لوگ اس کی چال پر جھکے ہیں یا اس کی ہیبت سے خوف زدہ ہوئے ہیں یا نہیں؟ اور مجھے اس پر بہت ترس آتا ہے

إِنْ عَاشَ شَحِيحًا جَعْدًا مُقَتِّرًا عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ ، بَغِيضًا إِلَى قَوْمِهِ وَ أَهْلِهِ،

اگر وہ بخیل اور کمینہ لالچی طبیعت والا اپنے اور اپنے اہل وعیال پر تنگی ، اپنی قوم اور اسکے اہل پر غصہ کرنے والے کی طرح زندگی گزارے (لہذا اس کی قوم)،

يَنْقِمُونَ عَلَيْهِ حَيَاتَهُ ، وَيَسْتَبْطِئُونَ سَاعَةَ حَتْفِهِ. أَمَّا الْفَقِيرُ فَهُوَ أَسْعَدُ النَّاسِ عَيْشًا ، وَأَرْوَحُهُم بَالًا ،

اس پر اس کی زندگی کو قابل ملامت بناتی ہے اور اس کی موت کا انتظار کرتی ہے، باقی رہا فقیر تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھی زندگی گزارنے والا اور سب سے زیادہ دلی راحت پانے والا ہوتا ہے

توضیح اللغۃ:

أرثی: از (ن، ض) بمعنی میت پر رونا، میت کے محاسن شمار کرنا، اگر صلہ لام ہو تو بمعنی رحم کرنا۔۔۔ یتربص: از (تفعل) بمعنی انتظار کرنا، از (ن) کسی کے لئے خیر یا شر کی انتظار کرنا۔۔۔ یمتص: از (افتعال، س، ن) بمعنی چوسنا، از (افعال) بمعنی چوسانا۔۔۔ الثمالة: بمعنی برتن میں باقی ماندہ چیز، جھاگ، جمع ثمالی۔۔۔ رذیلة: بمعنی نالائقی، بدی عادت جمع رذائل، از (ک، س) قابل حقارت ہونا، از (ن) حقیر کرنا، خیلاء: بمعنی تکبر اور غرور۔ کما قال تعالی: {إن الله لا یحب کل مختال فخور}۔۔۔ إیماء: از (إفعال وتفعیل، ف) بمعنی اشارہ کرنا۔۔۔ یخلذر: از (ن) انکھیوں سے دیکھنا، چالاک ہونا، از (س) تنگ آنکھ والا ہونا۔۔۔ صعقوا: از (ص، ع، ق) بمعنی گرج سے بے ہوشی طاری ہونا، از (ف) بمعنی بجلی گرانا۔۔۔ جعدا: بمعنی بخیل جمع جعاد۔۔۔ ینقمون: از (س، ض) بمعنی مکروہ جاننا عیب لگانا، سزا دینا۔ کما قال تعالی: {ہل تنقمون منا إلا أن آمنا باللہ، وما نقموا منہم إلا أن یؤمنوا}۔

إِلَّا إِذَا كَانَ جَاهِلًا مَخْدُوعًا يَظُنُّ أَنَّ الْغَنِيَّ أَسْعَدُ مِنْهُ حَظًّا ، وَأَرْغَدُ عَيْشًا ، وَأَثْلَجُ صَدْرًا،

لیکن جب وہ جاہل اور فریب زدہ ہو کر یہ گمان کرے کہ مالدار آدمی اس سے زیادہ خوش نصیب، خوشگوار زندگی والا اور پرسکون دل والا ہے

فَيَحْسُدُهُ عَلَى النِّعْمَةِ الَّتِي أَسْبَغَهَا اللهُ عَلَيْهِ ، وَ يَجْلِسُ فِي كِسْرِ بَيْتِهِ جِلْسَةَ الْكَئِيبِ الْمَحْزُوْنِ،

(لہذا یہ سوچ کر) اس سے حسد کرنے لگتا ہے ان نعمتوں کی وجہ سے جو اللہ نے اسے دی ہیں اور اس کے گھر کے کونے میں بیٹھ جاتا ہے پریشان وغمزدہ ہو کر

يُصَعِّدُ الزَّفْرَةَ فَالزَّفْرَةَ ، وَيُرْسِلُ الْعَبْرَةَ فَالْعَبْرَةَ ، وَلَوْلَا جَهْلُهُ وَبَلَاهَةُ عَقْلِهِ لَعَلِمَ أَنَّ رُبَّ صَاحِبِ قَصْرٍ

اور جب آپ بھرتا ہے تو لمبی لمبی آہیں بھرتا ہے، اور آنسو پر آنسو بہاتا ہے، اگر اس میں جہالت اور کم عقلی نہ ہوتی تو وہ جان لیتا کہ محلات والے لوگ

يَتَمَنّٰى كُوخَ الْفَقِيرِ وَعَيْشَه، وَيَرَى أَنَّ ذٰلِكَ السِّرَاجَ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا يَكَادُ يُنِيرُ نَفْسَهُ أَسْطَعُ ذُبَالًا،

تمنا کرتے ہیں فقیروں جیسی جھونپڑی اور زندگی گزارنے کی اور وہ جان لیتا کہ یقیناً کمزور چراغ جو خود کو روشن نہیں کرسکتا بتی کے اعتبار سے زیادہ اونچا ہے

وَأَكْثَرُ لَأْلَاءً مِنْ تِلْكَ الشُّمُوعِ الْبَاهِرَاتِ الَّتِي تَتَأَلَّقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَنَّ تِلْكَ الْحَشِيَّةَ مِنَ الشَّعْرِ أَوِ الْوَبَرِ

اور زیادہ چمکدار ہے ان ٹمٹماتے چراغوں سے جو اس کے سامنے جلملارہے ہیں، بے شک یہ بالوں اور اونٹ کی کھال والا بستر

أَنْعَمُ مَلْمَسًا، وَأَلْيَنُ مَضْجَعًا، مِنْ وَسَائِدِ الْحَرِيرِ وَنَضَائِدِ الدِّيبَاجِ. وَلَقَدْ بَلَغَ الضَّعْفُ وَصِغَرُ النَّفْسِ

زیادہ ملائم ہے اور سونے میں زیادہ نرم ہے، ریشم کے تکیوں اور باریک ریشم کے گدوں سے، کمزوری اور تحقیق کمزوری اور احساس کمتری اس حد تک پہنچ گئی ہے

بِكَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُمْ يَحْفِلُونَ بِالْأَغْنِيَاءِ لِأَنَّهُمْ أَغْنِيَاءُ، وَإِنْ كَانُوا لَا يَنَالُونَ مِنْهُمْ مَا يَبُلُّ غُلَّةً،

بہت سارے لوگوں کی، کہ وہ مالداروں کی مجلسوں میں اس لئے جاتے ہیں کہ وہ مالدار ہیں، اگرچہ ان سے اتنا بھی مال حاصل نہ کرسکیں کہ جس سے پیاسے کا حلق تر ہوسکے

أَوْ يُسِيغُ غُصَّةً. وَلَيْتَ شِعْرِي إِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ إِجْلَالِ الْمَالِ وَإِعْظَامِهِ حَيْثُ وُجِدَ فَلِمَ لَا يُقَبِّلُونَ أَيْدِيَ الصَّيَارِفَةِ

غم کو خوشگوار بنادیں، اے! کاش میرا یہ احساس (ان لوگوں تک پہنچتا)، کہ اگر مال کا احترام وعظمت اتنی ہی ضروری ہے جہاں پایا جائے تو پھر لوگ صرافوں کے ہاتھ کیوں نہیں چومتے،

وَلَا يَنْهَضُونَ إِجْلَالًا لِلْكِلَابِ الْمُطَوَّقَةِ بِالذَّهَبِ، وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنْ لَا فَرْقَ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

اوران کتوں کے اعزاز میں کھڑے کیوں نہیں ہوتے جن کے گلے میں سونے کا پٹہ ہوتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان میں اوران میں کوئی فرق نہیں

توضیح اللغۃ:

الثلج: بمعنی زیادہ برف والا، زیادہ ٹھنڈا از (ن) بمعنی برف گرانا، از (ن) اگر مصدر ثلوجاً ہو بمعنی خوش ہونا، مطمئن ہونا۔... کئیب: بمعنی غمگین از (س) بمعنی غمگین ہونا، شکستہ دل ہونا۔... زفرۃ: بمعنی گرم سانس، لمبا سانس جمع زفرات۔... عَبرۃ: بمعنی آنسو جمع عبرات۔... عِبَر: از (ن) آنسو بہانا، غمگین ہونا، از (س) بمعنی آنسو بہانا، عبرت حاصل کرنا، از (افتعال) بمعنی آزمانا، غور کرنا۔... بلاھۃ: از (س) بمعنی ضعیف العقل ہونا، کمزور رائے والا ہونا، از (افعال) بمعنی بے وقوف پانا۔... سراج: بمعنی چراغ جمع سُرُج۔... اسطع: بمعنی زیادہ روشن۔... ذبال: ذبالۃ کی جمع بمعنی بتی، لألأ: از (فعللۃ) بمعنی چمکنا، روشن ہونا، از (تفاعل) بمعنی چہرہ کا دمک اٹھنا... شموع: شمع کی جمع بمعنی موم، موم بتی۔... الحشیۃ: بمعنی گدی جمع حشایا۔... شعر: بال جمع أشعار، شعار، شعور۔ وبر: اونٹ وغیرہ کے بال جمع أوبار۔... نضائد: نضیدۃ کی جمع بمعنی تکیہ اور کسی چیز سے بھی ہوئی چیز۔... یحفلون: از (ض) جمع ہونا، از (تفعیل) بمعنی جمع کرنا، از (افتعال) جمع ہونا۔... غصۃ: بمعنی غم اور وہ چیز جس کا پھندا لگے جمع غُصَص۔... صیارفۃ: صیرفی کی جمع

روپے پیسے کی تجارت کرنے والا، کما قال تعالی: {ثم صرفکم عنہم ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبہم}۔۔۔۔ المطوَّقة: از (تفعیل) گلے میں طوق ڈالنا، کما قال تعالی: {سیطوّقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ}۔ از (ن، افعال) کسی چیز پر قادر ہونا۔

لَوْ عَامَلَ الْفُقَرَاءُ بُخَلَاءَ الْأَغْنِيَاءِ بِمَا يَجِبُ أَنْ يُعَامَلُوْا بِهِ لَوَجَدُوْا أَنْفُسَهُمْ فِيْ وَحْشَةٍ أَنْفُسِهِمْ، وَلَشَعَرُوْا

اگر غریب لوگ کنجوس مالداروں کے ساتھ وہی معاملہ کریں جس کے وہ لائق ہیں تو وہ اپنے اندر وحشت محسوس کریں گے اور انہیں پتہ چلے گا

أَنَّ بَدْرَاتِ الذَّهَبِ الَّتِيْ يَكْنِزُوْنَهَا إِنَّمَا هِيَ أَسَاوِدُ مُلْتَفَّةٌ عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَأَغْلَالٌ آخِذَةٌ بِأَعْنَاقِهِمْ،

سونے کی جو تھیلیاں انہوں نے جمع کر رکھی ہیں وہ حقیقت میں ان کے پاؤں سے لپٹنے والے سانپ اور گردنوں میں پڑنے والے طوق ہیں

وَلَعَلِمُوْا أَنَّ الشَّرَفَ فِيْ كَمَالِ الْأَدَبِ، لَا فِيْ رَنِيْنِ الذَّهَبِ، وَفِيْ جَلَائِلِ الْأَعْمَالِ لَا فِيْ أَحْمَالِ الْمَالِ.

اور وہ سمجھ جائیں گے کہ عزت کمالِ ادب میں ہے سونے کی جھنکار میں نہیں، اور بزرگی اعمال میں ہے نہ کہ مال اٹھانے میں،

فَلْيُعَظِّمُ النَّاسَ الْكُرَمَاءُ، وَلْيَحْتَقِرُوا الْأَغْنِيَاءَ، وَلْيَعْلَمُوْا أَنَّ الشَّرَفَ شَيْءٌ وَرَاءَ الْغِنَى وَالْفَقْرِ،

لہذا لوگوں کو نیک لوگوں کی تعظیم اور مالداروں کی تحقیر کرنی چاہئے تاکہ وہ جان لے کہ عزت، مالداری اور فقر سے ہٹ کر ایک چیز ہے

وَأَنَّ السَّعَادَةَ أَمْرٌ وَرَاءَ الْكُوْخِ وَالْقَصْرِ.

اور نیک بختی ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق محل اور جھونپڑی سے نہیں ہے۔

توضیح اللغۃ:

بدرات: بدرۃ کی جمع بمعنی تھیلیاں۔۔۔۔ أساود: أسودۃ کی جمع اور أسودۃ سواد کی جمع بمعنی سیاہی، وجود۔۔۔
رنین: بمعنی آواز یا غمگین آواز۔

سَیِّدِی اَحْمَدُ الشَّرِیفُ السَّنُوسِیُّ
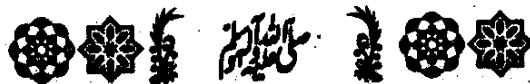
سید احمد شریف السنوسی رحمۃ اللہ علیہ — للامیر شکیب ارسلان

عِنْدَ مَا قَدِمْتُ إِلَى الْأَسْتَانَةِ فِيْ أَوَاخِرِ سَنَةَ ١٩٢٣م، وَهِيَ أَوَّلُ مَرَّةٍ دَخَلْتُهَا بَعْدَ الْحَرْبِ قَرَّرْتُ لِأَجْلِ

جب میں ۱۹۲۳ء کے آخر میں دارالحکومت آیا اور یہ جنگ کے بعد پہلی مرتبہ میں آیا تھا، تو میں نے ارادہ کیا اس وجہ سے، تاکہ

الْإِسْتِجْمَامِ مِنْ عَنَاءِ الْأَشْغَالِ وَتَرْوِيحِ النَّفْسِ بَعْدَ طُوْلِ النِّضَالِ، أَنْ أَسْكُنَ بِبَلَدٍ صَغِيرٍ تَتَهَيَّأُ لِيْ فِيْهِ الْعُزْلَةُ

مصروفیات کی تھکن سے راحت پاؤ، اور اپنے نفس کو راحت پہنچاؤ طویل جنگ کے بعد، کہ میں ایک ایسے چھوٹے شہر میں رہوں گا جہاں تنہائی ہو"

وَتَسْهُلُ الرِّيَاضَةُ، وَيَكُونُ دَانِيًا مِنْ وَطَنِيْ سُوْرِيَةَ لِمُلَاحَظَةِ شُغْلِي الْخَاصِّ، وَتَعَهُّدِ أَمْلَاكِيْ فِيْهَا،

ورزش کرنا آسان ہو، اور وہ شہر میرے وطن شام کے بھی قریب ہو، تاکہ میں اپنے خاص کاموں کی نگرانی اور اپنے مال کی حفاظت کروں اس میں،

فَاخْتَرْتُ مَرْسِيْنَ وَأَلْقَيْتُ مِرْسَاةَ غُرْبَتِيْ فِيْهَا۔ وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنُوْسِيُّ بَلَغَهُ قُدُوْمِيْ إِلَى دَارِ السَّعَادَةِ،

چنانچہ میں نے (شہر) مرسین کا انتخاب کیا اور وہاں ڈیرا ڈال لیا، سید سنوسی رحمہ اللہ کو میرے دارالسعادت آنے کی اطلاع پہنچ چکی تھی

صاحب مضمون کا تعارف:

نام شکیب ارسلان ہے، آپ ایک قادر الکلام طیب اور مشرق کے بہت بڑے ادیب گزرے ہیں، آپ کا تعلق شام میں سکونت پذیر عرب قبیلہ امرائے دروز سے ہے، ہپ کا نسب نامہ بادشاہ منذر بن نعمان جو کہ ابو قابوس کے نام سے مشہور ہیں کے ساتھ جا ملتا ہے۔ آپ ۱۸۶۹ء میں شویفات میں پیدا ہوئے، اور زمانہ طفولیت سے ہی ادب، انشاء اور سیاست میں دلچسپی لی، آپ سید جمال الدین افغانی اور استاد محمد عبدہ کی صحبت سے بھی مستفید ہوئے، آت بیروت میں ۹ دسمبر ۱۹۴۶ء میں رحلت فرمائی۔

توضیح اللغۃ:

استجمام: از (استفعال) بمعنی دل کو بہلانا، بکثرت جمع ہونا۔۔۔ نضال: بمعنی امور جنگ۔۔۔ بلد: جمع بلاد بمعنی شہر، علاقہ، ملک۔۔۔ صغیر: بمعنی چھوٹا، جمع صغار۔۔۔ العزلۃ: گوشہ نشینی، از (ض) جدا ہونا، کما قال تعالیٰ: {اعتزلکم وما تدعون من دون اللہ، فاعتزلوا النساء}۔۔۔ دانیاً: از (ن) قریب ہونا، کما قال تعالیٰ: {من النخل

من طلعہا قنوان دانیۃ}۔ وکما قال تعالی: {ثم دنا فتدلی}۔... مرساۃ: جمع مراسی بمعنی کشتی کا لنگر، بندرگاہ۔

فَكَتَبَ لِيْ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيْ سُرْعَةِ الْمَجِيءِ وَ يُرَحِّبُ بِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى مَرْسِيْن، ذَهَبْتُ تَوًّا

انہوں نے مجھے خط لکھا، جس میں میرے جلدی آ جانے پر مسرت کا اظہار کیا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ جب میں مرسین آیا تو میں ان کی خدمت میں گیا،

لِزِيَارَتِهِ، فَأَبَى إِلَّا أَنْ أَنْزِلَ عِنْدَهُ، رَيْثَمَا أَكُوْنُ إِسْتَأجَرْتُ مَنْزِلًا فِي الْبَلْدَةِ،

ان کی زیارت کیلئے، (جب واپسی کی اجازت مانگی تو اجازت دینے سے یہ کہہ کر) انکار کر دیا، جب تک میں اپنے لئے شہر میں کوئی مکان کرائے پر نہ لے لوں، اتنی مدت انہی کے پاس ٹھہرا رہوں،

وَقَدْ رَأَيْتُ فِيْ هٰذَا السَّيِّدِ السَّنَدِ بِالْعَيَانِ مَا كُنْتُ أَتَخَيَّلُهُ عَنْهُ بِالسَّمَاعِ وَحَقَّ لِيْ وَاللّٰهِ أَنْ أُنْشِدَ۔

تحقیق میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا اس بہادر سید کا، جو میں نے سن سن کر ان کے بارے میں خیال قائم کیا تھا تو مجھ پر لازم ہے کہ میں شعر پڑھوں:

كَانَتْ مُحَادَثَةُ الرُّكْبَانِ تُخْبِرُنَا	عَنْ جَعْفَرَ بْنِ فَلَاحٍ أَطْيَبَ الْخَبَرِ
سواروں کی آپس کی گفتگو ہمیں خبر دیتی ہے	جعفر بن فلاح کے بارے میں بہت ہی اچھی خبر
حتی الْتَقَيْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا سَمِعَتْ	أُذُنِيْ بِأَحْسَنَ مِمَّا قَدْ رَأَى بَصَرِيْ
یہاں تک کہ جب ہم ملے، تو اللہ کی قسم نہیں تھا جو کچھ سنا	میرے کانوں نے زیادہ اچھا، اسے جو کچھ میری آنکھوں نے دیکھا

توضیح اللغۃ:

تواً: بمعنی اکیلا جمع أتواء... استأجرت: از (استفعال) بمعنی اجرت پر رکھنا، مزدور رکھنا۔

رَأَيْتُ فِي السَّيِّدِ حِبْرًا جَلِيْلًا، وَسَيِّدًا غِطْرِيْفًا، وَأُسْتَاذًا كَبِيْرًا مِنْ أَنْبَلِ مَنْ وَقَعَ نَظَرِيْ عَلَيْهِمْ مُدَّةَ حَيَاتِيْ،

میں نے سید سنوسی رحمہ اللہ کو ایک بڑا عالم، خوبصورت سردار، بڑا استاذ، ان فضیلت والوں سے جن کو میں نے اپنی زندگی میں دیکھا

جَلَالَةَ قَدْرٍ وَسَرَاوَةَ حَالٍ وَرَجَاحَةَ عَقْلٍ، وَسَمَاحَةَ خُلُقٍ، وَكَرَمَ مَهْزَةٍ وَسُرْعَةَ فَهْمٍ، وَسَدَادَ رَأْيٍ وَقُوَّةَ حَافِظَةٍ

آپ بڑی شان والے، مروت اور سخاوت کے مالک، بردبار عقل والے، خوش اخلاق، عطا کرنے والے، جلدی سمجھنے والے، صائب الرائے، قوی حافظہ والے تھے،

مَعَ الْوَقَارِ الَّذِيْ لَا تَغُضُّ مِنْ جَانِبِهِ الْوِدَاعَةُ، وَ الْوَرَعُ الشَّدِيْدُ فِيْ غَيْرِ رِيَاءٍ وَ لَا سُمْعَةٍ۔

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اس قدر باوقار تھے جو آپ کی عاجزی کو کم نہیں کرتا تھا، اور انتہائی پرہیزگاری والے جس میں نام و نمود اور شہرت نہ ہو، (ایسا دیکھا)

سَمِعْتُ اَنَّهُ لَايَرْقُدُ فِي اللَّيْلِ اَكْثَرَ مِن ثَلَاثِ سَاعَاتٍ، وَيَقْضِيْ سَائِرَ لَيْلَةٍ فِي الْعِبَادَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَالتَّهَجُّدِ

میں نے سنا ہے کہ آپ رات میں تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں سوتے تھے اور پوری رات عبادت، تلاوت اور تہجد میں گزار دیتے ہیں،

وَرَأَيْتُهُ مِرَارًا تُنْفَجُ بَيْنَ يَدَيْهِ السُّفْرُ الْفَاخِرَةُ الْلَائِقَةُ بِالْمُلُوْكِ فَيَأْكُلُ الضُّيُوْفُ وَالْحَاشِيَةُ

میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ نہایت ہی عمدہ قسم کے بادشاہوں والے کھانے آپ کے سامنے رکھے جاتے، مہمان اور خاص لوگ کھاتے،

توضیح اللغۃ:

جبرا: بمعنی نیک عالم، خوشی، نعمت، روشنائی، جمع أحبار... أستاذ: بمعنی معلم، مربی، مدبر، جمع أساتذۃ اور أساتیذ... أنبل: بمعنی زیادہ بزرگ اور زیادہ نجابت والا.... رجاحۃ: از (ف، ن، ض) بمعنی حلم والا اور بردبار ہونا، اگر مصدر رجحاناً ہوتو بمعنی غالب ہونا... سجاحۃ: بمعنی نرمی اور پختگی... تھجد: بمعنی رات کی نماز از تفعل بمعنی رات میں سونا، اور بیدار رہنا، از (ن) رات کو سونا، بیدار رہنا، از (تفعیل) بمعنی سلانا، جگانا... تنفج: از (ض) بمعنی بچھانا۔

وَيَجْتَزِئُ هُوَ بِطَعَامٍ وَاحِدٍ لَايُصِيْبُ مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا وَ هٰكَذَا هِيَ عَادَتُهُ. وَلَهُ مَجْلِسٌ كُلَّ يَوْمٍ

اور آپ صرف ایک ہی قسم کے کھانے پر اکتفا کرتے اور اس میں سے بھی بہت کم کھاتے، یہی ان کی عادت تھی، اور آپ کیلئے ہر روز مجلس لگتی،

بَيْنَ صَلَاتَيِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لِتَنَاوُلِ الشَّايِ الْاَخْضَرِ الَّذِيْ يُؤْثِرُهُ الْمَغَارِبَةُ. فَيَأْمُرُ بِحُضُوْرِ مَنْ هُنَاكَ

ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان، سبز چائے پینے کیلئے جس کو ترجیح دیتے ہیں مغرب والے پس وہ حکم دیتے حاضر ہونے کا، جو وہاں پر ہو،

مِنَ الْاَضْيَافِ وَ رِجَالِ الْمَعِيَّةِ. وَيَتَنَاوَلُ كُلٌّ مِنْهُمْ ثَلَاثَةَ اَقْدَاحِ شَايٍ مَمْزُوْجًا بِالْعَنْبَرِ. فَاَمَّا هُوَ فَيَتَحَامٰى

مہمانوں اور دوسرے لوگوں میں سے، ان میں سے ہر ایک عنبر ملی چائے کے تین پیالے اٹھالیتا لیکن وہ بذاتِ خود بچتے

شُرْبَ الشَّايِ لِعَدَمِ مُلَائَمَتِهِ لِصِحَّتِهِ، وَقَدْ يَتَنَاوَلُ قَدَحًا مِنَ النَّعْنَاعِ. وَمِنْ عَادَتِهِ اَنْ يُوْقَدَ فِيْ مَجَالِسِهِ غَالِبًا

چائے پینے سے، ان کی صحت کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے، اور کبھی پودینہ کے قہوہ کا ایک پیالہ لیتے۔ ان کی عادت میں سے ہے کہ اکثر اپنی مجالس میں لگاتے،

الطِّيْبَ، وَيَنْبَسِطُ السَّيِّدُ إِلَى الْحَدِيْثِ، وَ اَكْثَرُ اَحَادِيْثِهِ فِيْ قِصَصِ رِجَالِ اللهِ وَاَحْوَالِهِمْ وَ رَقَائِقِهِمْ

عود (خوشبو)، اور گفتگو میں بے تکلفی رکھتے، اور اکثر ان کی باتیں اللہ والوں کے واقعات اور ان کے احوال، اور ان کی رقتیں،

وَسِيَرِ سَلَفِهِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِى بْنِ السُّنُوسِيِّ، وَ السَّيِّدِ الْمَهْدِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

اوراپنے بزرگوں سید محمد بن علی السنوسی اور سید مہدی وغیرہما جیسے اولیاءاللہ اورنیک لوگوں کی سیرت کے متعلق ہوتی،

وَإِذَا تَكَلَّمَ فِي الْعُلُوْمِ قَالَ قَوْلًا سَدِيْدًا، سَوَاءٌ فِي عِلْمِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔ وَقَدْ لَحَظْتُ مِنْهُ

جب آپ علمی بات کرتے تو پکی ٹھکی، درست بات کرتے، چاہے علم ظاہری سے متعلق ہوتی یاعلم باطنی سے، میں نے آپ میں دیکھا

صَبْرًا أَقَلَّ أَنْ يُوجَدَ فِي غَيْرِهٖ مِنَ الرِّجَالِ وَعَزْمًا شَدِيْدًا تَلُوْحُ سِيْمَاؤُهٗ عَلَى وَجْهِهٖ،

ایسا حوصلہ جو بہت کم پایا جاتا ہے ان کے علاوہ دوسرے مردوں میں، اور ایسا پختہ ارادہ دیکھا جس کی علامت آپ کے چہرے پر نمایاں تھی،

فَبَيْنَا هُوَ فِي تَقْوَاهُ مِنَ الْأَبْدَالِ إِذَا هُوَ فِي شُجَاعَتِهٖ مِنَ الْأَبْطَالِ، وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهٗ

جس وقت وہ پرہیزگاری میں ابدالوں میں سے تھے تو اس وقت وہ بہادری میں شیروں میں سے تھے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ

كَانَ فِي حَرْبِ طَرَابُلُسَ يَشْهَدُ كَثِيْرًا مِنَ الْوَقَائِعِ بِنَفْسِهٖ۔ وَيَمْتَطِي جَوَادَهٗ بِضْعَ عَشْرَةَ سَاعَةً عَلَى التَّوَالِي

طرابلس کی لڑائی کے کئی معرکوں میں خود شریک ہوتے تھے، اور وہ اپنے عمدہ گھوڑے کی پیٹھ پر دس گھنٹے سے زیادہ پیدر پے سوار رہتے،

بِدُوْنِ كَلَالٍ۔ وَكَثِيْرًا مَا كَانَ يُغَامِرُ بِنَفْسِهٖ وَلَا يَقْتَدِي بِالْأُمَرَاءِ وَ قُوَّادِ الْجُيُوْشِ

تھکے بغیر۔ اور بہت دفعہ اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے، وہ اس معاملہ میں ان امراء اور کمانڈروں کی پیروی نہیں کرتے تھے

الَّذِيْنَ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنْ مَيْدَانِ الْحَرْبِ مَسَافَةً كَافِيَةً، أَنْ لَا تَصِلَ إِلَيْهِمْ يَدُ الْعَدُوِّ فِيْمَا لَوْ وَقَعَتْ هَزِيْمَةٌ۔ وَفِي إِحْدَى

جو میدانِ جنگ سے کافی دور پیچھے رہتے ہیں، تاکہ شکست کی صورت میں دشمن کا ہاتھ ان تک نہ پہنچ جائے، اور ایک مرتبہ

الْمِرَارِ أَوْشَكَ أَنْ يَقَعَ فِي أَيْدِي الطِّلْيَانِ وَشَاعَ أَنَّهُمْ أَخَذُوْهُ أَسِيْرًا، وَقَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ

قریب تھا کہ آپ اٹلی والوں کے ہاتھ لگ جاتے، اور یہ بات پھیل گئی کہ انہوں نے آپ کو قید کرلیا ہے، میں نے خود آپ سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا

توضیح اللغۃ:

یجتزی: از (افتعال) بمعنی کافی ہونا۔ ... الشای: بمعنی چائے۔ ... عنبر: ایک قسم کی خوشبو، عنبر مچھلی، جمع عنابر۔ ... نعناع: بمعنی پودینہ۔ لحظت: از (ف) بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا، انتظار کرنا، ازل بمعنی ایک دوسرے کو

دیکھنا۔ ۔ ۔ أبدال: صالحین کی وہ جماعت جن سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی، ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو فوراً دوسرا اس کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔ ۔ ۔ یمتطی: از (افتعال) بمعنی سوار ہونا، از (إفعال) بمعنی سواری بنانا، از (س) بمعنی لمبا ہونا۔ کما قال تعالی: {ثم ذہب إلی أہلہ یتمطی}۔ ۔ ۔ جواد: بمعنی تیز رفتار گھوڑا، سخی مرد، جمع أجواد، أجاود، أجاوید۔ ۔ ۔ کلال: بمعنی تھکنا۔ ۔ ۔ میدان: جمع میادین، ۔ ۔ ۔ ھذیمۃ: بمعنی شکست جمع ہزائم، از (ض) بمعنی شکست دینا، قتل کرنا، از (انفعال) بمعنی شکست کھانا۔ ۔ ۔ الطلیان: اہل اٹلی۔ شاع: از (ض) مصدر شَیعاً بمعنی خبر کو پھیلانا، اور اگر مصدر شُیوعاً ہو بمعنی خبر پھیلنا، اگر مصدر شیاعاً ہو تو بمعنی ہمارہ جانا، از (إفعال) بمعنی خبر پھیلانا۔

فَحَکَی لِیْ خَبَرَهَا بِتَفَاصِیْلِهٖ وَهُوَ اَنَّهٗ کَانَ بِبَرَقَةَ فَبَلَغَ الطَّلْیَانَ بِوَاسِطَةِ الْجَوَاسِیْسِ اَنَّ السَّیِّدَ

تو انہوں نے نقل کیا میرے لئے اس کا واقعہ تفصیل کے ساتھ، اور واقعہ یہ ہے کہ وہ برقہ میں تھے، اٹلی والوں کو جاسوس کے واسطہ سے پہنچا کہ سید سنوسی

فِیْ قِلَّةٍ مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ، وَغَیْرَ بَعِیْدٍ عَنْ جَیْشِ الطَّلْیَانِ، فَسَرَّحُوْا اِلَیْهِ قُوَّةً عِدَّةِ آلَافٍ وَ مَعَهَا

مجاہدین کی چھوٹی سی جماعت میں ہیں، اور وہ جگہ اٹلی کو لشکر سے دور بھی نہیں، تو انہوں نے آپ کی طرف ہزاروں کا لشکر روانہ کیا، ان کے ساتھ

کَهْرُبَاۃٌ خَاصَّةٌ لِرُکُوْبِهٖ، إِذْ کَانَ إِعْتِقَادُهُمْ اَنَّهٗ لَا یَفْلِتُ مِنْ اَیْدِیْهِمْ تِلْكَ الْمَرَّةِ، فَبَلَغَهٗ خَبَرُ زَحْفِهِمْ

(گرفتاری کے بعد) ان کی سواری کیلئے برقی گاڑی بھی روانہ کی، اس لیے کہ انہیں یقین تھا کہ آپ اس مرتبہ نہیں بچ سکتے، آپ کو اس لشکر کی خبر پہنچ گئی،

وَکَانَ یُمْکِنُهٗ اَنْ یُحْجِمَ عَنِ اللِّقَاءِ أَوْ أَنْ یَّتَحَرَّفَ بِنَفْسِهٖ إِلٰی جِهَةٍ یَکُوْنُ فِیْهَا بِمَنْجَاۃٍ مِنَ الْخَطَرِ، أَوْ یَتْرُكَ

اور ممکن تھا کہ آپ مقابلے سے پھر جاتے، یا اپنے نفس کو پھیر لیتے کسی اور جانب جہاں خطرے سے نجات ہو، یا آپ چھوڑ دیتے

الْحَرْبَ لِلْعَرَبِ تُصَادِمُهُمْ فَلَمْ یَفْعَلْ وَقَالَ لِیْ: خِفْتُ أَنَّنِیْ إِنْ طَلَبْتُ النَّجَاۃَ بِنَفْسِیْ أَصَابَ الْمُجَاهِدِیْنَ

لڑائی عرب کیلئے کہ وہ ان سے لڑیں، آپ نے ایسا نہ کیا! اور مجھے کہا کہ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اپنے لیے نجات تلاش کی تو مجاہدین کو پہنچی گی

الْوَهْلُ، فَدَارَتْ عَلَیْهِمُ الدَّائِرَۃُ فَثَبَتَ لِلطَّلْیَانِ وَهُمْ بِضْعَةُ آلَافٍ

تکلیف، ان پر بڑی مصیبتیں آپڑیں گی، پس اٹلی والوں جن کی تعداد کئی ہزار تھی، کے مقابلے میں، جم گئے

بِثَلَاثِمِائَةِ مُقَاتِلٍ لَا غَیْرَ، وَاسْتَمَاتَ الْعَرَبُ وَصَدَمُوا الْعَدُوَّ، فَلَمَّا رَأَی وَفْرَۃَ مَنْ وَقَعَ مِنَ الْقَتْلٰی وَالْجَرْحٰی

تین سو مجاہدین جنگجو، اہل عرب موت پر کھیل گئے، اور دشمن سے بھڑ گئے، پس جب (اٹلی والوں) نے دیکھا مقتولین اور زخمیوں کی کثرت کو

إِرْتَدُّوْا عَلَى أَعْقَابِهِمْ، وَخَلَصْنَا نَحْنُ إِلَى جِهَةٍ وَافْتَتَنَا فِيهَا جُمُوْعَ الْمُجَاهِدِيْنَ. قَالَ لِيْ: وَفِيْ هٰذِهِ الْوَقْعَةِ

تو ایڑیوں کے بل پیچھے لوٹ گئے، ہم نے ایک سمت چھٹکارا پایا، اور ہم نے مجاہدین کی جماعتوں کو منتشر انداز کر دیا۔ مجھے کہا: اس معرکہ میں

جُرِحَ الضَّابِطُ نَجِيْبُ الْحَوْرَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَشْجَعِ أَبْطَالِ الْحَرْبِ الطَّرَابُلُسِيَّةِ. كَانَ قَائِدًا وَلٰكِنَّهُ كَانَ

محرر آفیسر نجیب حورانی زخمی ہوا جو طرابلس کی جنگ کے بہادروں میں سے بڑا بہادر تھا، وہ قائد تھا، لیکن وہ

يُغَامِسُ بِنَفْسِهِ فِيْ كُلِّ وَاقِعَةٍ، فَجُرِحَ مَرَّتَيْنِ وَاسْتُشْهِدَ فِي الثَّالِثَةِ رَحِمَهُ اللهُ. وَلَمْ يَحْزَنِ السَّيِّدُ عَلَى أَحَدٍ

خود شریک ہوتا ہر لڑائی میں، دو مرتبہ زخمی ہوا، اور تیسری مرتبہ شہید ہو گیا، اللہ ان پر رحم فرمائیں، اور سید (احمد صاحب) اتنا کسی پر غمگین نہیں ہوئے

حُزْنَهُ عَلَيْهِ لِبَاهِرِ شُجَاعَتِهِ وَشَدِيْدِ إِخْلَاصِهِ. وَكَانَ السَّيِّدُ يَكْتُبُ لِيْ مِنَ الْجَبَلِ الْأَخْضَرِ وَافِرَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ

جتنا اس پر ہوئے، ان کی واضح بہادری اور مضبوط اخلاص کی وجہ سے، اور سید صاحب جبل اخضر سے میرے لئے لکھتے اس کی تعریف میں لبریز خطوط،

توضیح اللغۃ:

جواسیس: جاسوس کی جمع بمعنی برائی کی نیت سے خبر کی تفتیش کرنے والا۔۔۔ سرحوا: ازل بمعنی بھیجنا، روانہ کرنا، اور متوجہ کرنا۔۔۔ آلاف: ألف کی جمع کئی ہزار۔۔۔ لا یفلت: از (انفعال و تفاعل، وض) بمعنی پھرنا، اقامت کرنا، بزدل ہونا۔۔۔ تصادمهم: از (تفاعل) ایک دوسرے کو مارنا اور ہٹانا از (ض) بمعنی مارنا، ہٹانا۔ دائرۃ بمعنی مصیبت، آفت، جمع دوائر۔۔۔ استمات: از (استفعال) بمعنی موت چاہنا۔۔۔ جرحی: جریح یک جمع بمعنی زخمی۔۔۔ وافتنا: اچانک آنا، از (ض) مکمل ہونا، کما قال تعالی: {وأوفوا الكيل إذا كلتم، وأوفوا بعهدی أوف بعهدكم}۔۔۔۔ جموع: جَمْع کی جمع بمعنی لشکر۔۔۔ الضابط: بمعنی فوج کا جنرل، حاکم، قوی، ہوشیار جمع ضُبّاط۔

وَهُوَ الْيَوْمَ دَائِمُ التَّرَحُّمِ عَلَيْهِ، وَالشَّهِيْدُ الْمَذْكُوْرُ هُوَ نَجِيْبُ بَكْ بْنُ الشَّيْخِ سَعْدُ الْعُلَى،

اور وہ آج تک ان پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور شہید مذکور، وہ نجیب بیگ بن شیخ سعد علی ہیں،

مِنْ مَشَايِخِ بِلَادِ عَجْلُوْنَ تَرَكَ فِيْ بِلَادِ الْغَرْبِ ذِكْرًا خَالِدًا. وَالسَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيْفُ سَرِيْعُ الْخَاطِرِ، سَيَّالُ الْقَلَمِ،

بلاد عجلون کے مشائخ میں سے ہیں، انہوں نے چھوڑا بلاد مغرب میں یادگار تذکرہ ہمیشہ کیلئے، سید احمد شریف جلدی سمجھنے والے ایسے رواں قلم تھے،

لَا يَمَلُّ الْكِتَابَةَ أَصْلًا، وَلَهُ عِدَّةُ كُتُبٍ مِنْهَا كِتَابٌ كَبِيْرٌ أَطْلَعَنِيْ عَلَيْهِ

جو لکھائی سے بالکل نہیں اکتاتے تھے، آپ کی متعدد کتابیں ہیں، جن میں سے ایک بڑی کتاب کے بارے میں، مجھے بتایا کہ وہ

فِي تَارِيخِ السَّادَةِ السَّنُوسِيَّةِ، وَأَخْبَارِ الْأَعْيَانِ مِنْ مُرِيدِيهِمْ وَالْمُتَصِلِينَ بِهِمْ. يَنْوِي طَبْعَه وَنَشْرَه

سنوس کے بزرگوں کی تاریخ، اوران کے خاص مریدین اور جانشینوں کے بارے میں ہے، وہ اس کی طباعت واشاعت کا ارادہ رکھتے ہیں،

فَيَكُونُ أَحْسَنَ كِتَابٍ لِمَعْرِفَةِ أَخْبَارِ السَّنُوسِيِّينَ وَ إِنَّمَا يَفْهَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ مُطَالَعَةِ أَخْبَارِ سَيِّدِي مُحَمَّدٍ السَّنُوسِيِّ

(طبع ہو جائے) تو وہ سنوسی احوال کی معرفت میں عمدہ کتاب ہوگی، اور انسان سمجھ سکتا ہے سید محمد سنوسی کے احوال سے،

وَوَلَدِهِ سَيِّدِي الْمَهْدِي، وَمُحَادَثَةِ سَيِّدِي أَحْمَدَ الشَّرِيفِ، أَنَّ طَرِيقَتَهُمْ طَرِيقَةٌ عَمَلِيَّةٌ، تَعْمَلُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،

اوران کے بیٹے سید مہدی کے، اور سید احمد شریف کی گفتگو سے، کہ ان کا طریقہ، طریقہ عملی ہے، وہ کتاب وسنت کے مطابق عمل کرتے تھے،

وَلَا تَكْتَفِي بِالْأَذْكَارِ وَالْأَوْرَادِ دُونَ الْقِيَامِ بِعَزَائِمِ الْإِسْلَامِ. كَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّدْرُ الْأَوَّلُ وَلِذٰلِكَ

اور صرف اذکار و اوراد پر اکتفا نہیں کرتے تھے اسلام کے اہم امور کو چھوڑ کر، جیسا کہ شروع زمانہ میں ہوتا تھا، اسی وجہ سے تو

وُفِّقُوا لِلْجِهَادِ وَوَقَفُوا فِي وَجْهِ دَوْلَةٍ عَظِيمَةٍ كَدَوْلَةِ إِيطَالِيَةِ، مُنْذُ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً. لَوْلَاهُمْ كَانَتْ سَيِّدَةً لِطَرَابُلُس

انہیں جہاد کرنے کی توفیق ملی، اوراٹلی جیسی بڑی حکومت کے مقابلے میں تیرہ سال سے ڈٹے رہے، اگر وہ نہ ہوتے تو حکومت کر لیتے، طرابلس

وَبَرْقَةَ مُنْذُ أَوَّلِ شَهْرٍ مِنْ غَارَاتِهَا عَلَيْهِمَا. وَيَذْكُرُ النَّاسُ أَنَّ الطِّلْيَانَ قَدَّرُوا لِتَدْوِيخِ طَرَابُلُس وَبَرْقَةَ كِلَيْهِمَا

اور برقہ پر، ان پر حملہ کرنے کے پہلے مہینہ میں، لوگ بتاتے ہیں کہ اٹلی والوں نے اندازہ لگایا طرابلس اور برقہ دونوں پر قبضے کے لیے

مُدَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا مِنْ أَوَّلِ نُزُولِهِم. وَإِنَّ قُوَّادًا مِنَ الْإِنْكِلِيزِ الْمُحَنَّكِينَ فِي حُرُوبِ الْمُسْتَعْمَرَاتِ وَالْبَوَادِي

پندرہ دن کا، ان کی فوج کے اترنے کے وقت سے، اور دیہاتی اور استعماری لڑائیوں میں تجربہ رکھنے والے انگریز کمانڈروں نے

قَالُوا إِنَّ الطِّلْيَانَ أَفْرَطُوا فِي التَّفَاؤُلِ بِظَنِّهِمُ الْإِسْتِيلَاءَ عَلَى بَرِّ طَرَابُلُسَ فِي خَمْسَ عَشَرَ يَوْمًا.

کہا، کہ اٹلی والوں نے حد سے تجاوز کیا طرابلس کی سرزمین پر پندرہ دن میں قبضہ کرنے کے خیال کی خوش فہمی میں،

توضیح اللغۃ:

سیال: بہت جاری۔ ... لا یمل: از (س) بمعنی تنگ دل ہونا، زچ ہونا۔ وفقوا: از (تفعیل) بمعنی موافق کرنا، درست کرنا، کسی کام کے اسباب اس کے مطابق کرنا، اصلاح کرنا، از (س) بمعنی موافق ہونا۔ تدویخ: از (تفعیل) بمعنی غالب آنا۔ از (ن) غالب ہونا، ذلی ہونا، از (افعال) بمعنی ذلیل کرنا۔ ... غاراتھا: غارۃ کی جمع، بمعنی دشمن پر حملہ کرنا، از (افعال) حملہ کرنا۔ ...

قواد: قائد کی جمع، بمعنی فوجی جرنیل، کمانڈر۔ ... محنکین: از (افتعال وافعال وتفعیل) بمعنی تجربہ کار بنانا۔ ...

المستعمرات: نوآبادیات۔ ... البوادی: بادیۃ کی جمع بمعنی دیہات۔ ... أفرطوا: از (إفعال) بمعنی حد سے بڑھ جانا۔ از (تفعیل) بمعنی کوتاہی کرنا، ضائع کرنا، از (ن) آگے بڑھنا۔

وَالْحَقِيقَةُ أَنَّه قَدْ تَأْخُذُ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ مَعَهُمْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ...فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ كَيْفَ أَنَّ الْمُدَّةَ الَّتِي قَدَّرَهَا

اورحقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ساتھ تین مہینے لے سکتا ہے، انسان کو سوچنا چاہیئے کہ کیسے وہ مدت جو مقرر کی تھی،

أَرْكَانُ الْحَرْبِ فِي إِيطَالِيَةِ ١٥ يَوْمًا، وَقَدَّرَهَا أَرْكَانُ الْحَرْبِ فِي إِنْكَلْتَرَةَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، تَطَاوَلَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً كَامِلَةً.

اٹلی والوں نے پندرہ دن اور انگریز ماہرین جنگ نے تین ماہ مقرر کی تھی، پورے تیرہ سال تک (کیسے) لمبی ہوگئی،

وَالْحَرْبُ الْيَوْمَ هِيَ كَانَتْ فِي بِدَايَتِهَا۔ وَكُلُّ هذَا بِفَضْلِ السَّادَةِ السَّنُوسِيَّةِ، وَلَاسِيَّمَا هٰذَا السَّيِّدُ الْعَظِيْمُ

اورلڑائی آج بھی ایسے ہے جیسے شروع میں تھی، یہ سب سنوسی سرداروں کی مہربانی بسبب ہوا، خصوصاًاس بڑے سردار سید

سَيِّدِي أَحْمَدُ الشَّرِيفُ۔ وَكَانَ الْأُورُبِيُّونَ فِي عَهْدِ السُّلْطَانِ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَشْكُونَ إِلَى السُّلْطَانِ حَرَكَةَ السَّنُوسِيِّ،

احمد شریف کی مہربانی ہے، سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں یورپ والے بادشاہ کو اہل سنوس کی تحریک کی شکایت کرتے تھے

وَيَتَوَجَّسُونَ خِيفَةً مِنْ تَشْكِيلَاتِهِ وَحَرَكَاتِهِ وَ يَرَوْنَ فِيهِ أَعْظَمَ خَصْمٍ لِلدَّعْوَةِ الْأُورُبِيَّةِ فِي أَفْرِيقِيَّةَ۔

اوران کی تحریک اورانتظامی تشکیلات سے خوف محسوس کرتے تھے اورانہیں افریقہ میں یورپی دعوت کا بڑا مقابل سمجھتے تھے،

توضیح اللغۃ:

قدرها: از (تفعیل) کسی کام کی انجام دہی یا تیاری میں غور وفکر سے کام لینا، کما قال تعالی: {قد جعل اللہ لکل شیئ قدراً}۔ وکما قال تعالی: {فقدرنا فنعم القادرون}۔ ... یتوجسون: از (تفعل) بمعنی خوف محسوس کرنا، از (افعال) خوف کرنا، دل میں چھپانا، از (س) بمعنی گھبرانا۔

وَطَالَمَا ضَغَطَتْ دُوَلُ أُورُبَا عَلَى السُّلْطَانِ لِأَجْلِ أَنْ يَسْتَدْعِيَ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ إِلَى الْآسْتَانَةِ وَيَأْمُرَهُ بِالْإِقَامَةِ بِهَا،

جوں جوں یورپی مملکتوں نے بادشاہ پر دباؤ ڈالا کہ وہ سید مہدی کو دار السلطنت بلاکراسے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیں،

وَلَا يَأْذَنَ لَهُ بِالْعَوْدَةِ إِلَى وَطَنِهِ، لِيَخْلُوَ لِلْأُورُبِيِّينَ الْجَوُّ فِي تَقْسِيمِ أَوَاسِطِ أَفْرِيقِيَّةَ، وَخَضْدِ الشَّوْكَةِ

اوروطن واپس جانے کی اجازت نہ دیں، تاکہ یورپ والوں کے لیے راستے کھل جائیں، وسطی افریقہ کو تقسیم کرنے کیلئے اوراسلامی شوکت کو ختم

الإِسْلَامِيَّةِ فِي تِلْكَ الدِّيَارِ فَكَانَ السُّلْطَانُ يُمَاطِلُ هَاتِيكَ الدُّوَلَ، وَيَعْتَذِرُ لَهُمْ بِصُنُوفِ الأَعْذَارِ، بَلْ

لیلئے ان شہروں سے، بادشاہ ان مملکتوں کو ٹال مٹول کرتے رہے، اوران سے طرح طرح کے عذر کرتے رہے، بلکہ

كَانَ يُلَاطِفُ السَّنُوسِيَّ كَثِيرًا بِالْهَدَايَا وَالْكِتَابَاتِ، إِلَى أَنِ اشْتَدَّ الضَّغْطُ عَلَى السُّلْطَانِ فِي قَضِيَّةِ السَّنُوسِيِّ،

دشاہ سید سنوسی کے ساتھ ہدایا اور خطوط کے ذریعے نرمی والا معاملہ کرتے رہے، یہاں تک کہ بادشاہ پر سنوسی کے معاملہ کا دباؤ بڑھ گیا

ضیح اللغۃ:

ضغطت: از (ن) تنگی کرنا، بھیڑ کرنا، از (مفاعلہ) تنگی کرنا، ایک دوسرے کو بھیجنا۔۔۔ الجو: بمعنی فضاء، ماحول، جمع أجواء۔۔۔ یماطل: از (مفاعلہ) ٹال مٹول کرنا۔۔۔ صنوف: صِنف کی جمع بمعنی قوم، اوراس کی جمع أصناف بھی آتی ہے۔ از (ن) شفقت ومہربانی سے پیش آنا۔

أَرْسَلَ رَجُلًا اسْمُهُ عِصْمَتْ بَكْ إِلَى بِنْغَازِي. وَ مِنْهَا إِلَى جَغْبُوبٍ بِمَأْمُورِيَّةٍ سِرِّيَّةٍ. فَبَلَغَ الْمَهْدِيَّ

انہوں نے عصمت بیگ نامی ایک شخص کو بنغازی کی طرف بھیجا اور وہاں سے جغبوب کی طرف، خفیہ طور پر، جس سے سید مہدی کو پہنچ گیا

ا هُوَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ مِنَ الِارْتِبَاكِ مِنْ جِهَةِ ضَغْطِ الدُّوَلِ عَلَيْهِ فِي أَمْرِ الدِّعَايَةِ السَّنُوسِيَّةِ، فَأَجَابَهُ

بادشاہ کو شک تھا ان حکومتوں کے دباؤ کی طرف سے سنوسی کی دعوت کے معاملے میں، تو اس کو جواب دیا

السَّيِّدُ مَهْدِيٌّ بِحَسْبِ مَا قَرَأْتُ فِي التَّارِيخِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ، بِكَلَامٍ لَا يَتَضَمَّنُ نَفْيًا وَ لَا إِيجَابًا،

ید مہدی نے، اس تاریخ کے مطابق جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، یعنی ایسے کلام کے ساتھ جو نفی یا اثبات پر محمول نہیں تھا،

إِنَّمَا تَلَا لَهُ آيَاتٍ كَرِيمَةً فِي مَعْنَى الِاتِّكَالِ عَلَى اللهِ. وَلٰكِنَّ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ لَمْ يَعْتِمْ بَعْدَهَا

یدمہدی نے توصرف توکل علی اللہ سے متعلق چند آیات تلاوت کی۔لیکن سید مہدی اس کے بعد وہاں نہیں ٹھہرے

فَارَقَ الْجَغْبُوبَ إِلَى وَاحَةِ الْكُفْرَةِ وَبَنَى فِيهَا زَاوِيَةَ التَّاجِ وَعَمَّرَ الْكُفْرَةَ عِمَارَةً جَعَلَتْهَا جَنَّةً فِي وَسْطِ الصَّحْرَاءِ

پ "جغبوب" کو چھوڑ کر "کفرۃ" کے ریگستان میں چلے گئے اور وہاں "زاویۃ التاج" بنایا، اس کو ایسے آباد کیا جیسے صحراء کے درمیان میں باغ بنا دیا ہو،

الأَغْلَبُ أَنَّ سَبَبَ تَحَوُّلِهِ مِنْ وَاحَةِ الْجَغْبُوبِ الْقَرِيبَةِ مِنْ مِصْرَ وَ بَرْقَةَ إِلَى وَاحَةِ الْكُفْرَةِ

لبا "جغبوب" کی ریتلی زمین سے جانا جو کہ مصر اور برقہ کے قریب میں واقع ہے "کفرۃ" کے ریگستان کی طرف

الَّتِي هِيَ فِي أَوَاسِطِ الصَّحْرَاءِ الْكُبْرَى ثُمَّ تَوَغُّلِهِ مِنَ الْكُفْرَةِ إِلَى نَاحِيَةِ قُرُوْ الَّتِي اخْتَارَهُ اللهُ فِيهَا، وَهِيَ

جوکہ بڑے صحرا کے درمیان میں ہے، پھر "کفرۃ" سے ان بستیوں کی طرف دور تک جانا جن میں اللہ نے آپ کو پسند فرمایا، اور وہ جگہ

عَلَى أَبْوَابِ السُّودَانِ هُمَا مِنِ ارْتِيَاحِهِ إِلَى الْعُزْلَةِ وَمَيْلِهِ إِلَى التَّنَائِي عَنْ مَرَاكِزِ السُّلْطَةِ الرَّسْمِيَّةِ

سوڈان کے دروازوں پر ہے، یہ دونوں سفر گوشہ نشینی سے اطمینان حاصل کرنے تھا، اور سرکاری علاقوں سے دور رہنے

وَالْخُرُوجُ عَنْ مَنَاطِقِ تَأْثِيرِ الدُّوَلِ الإِسْتِعْمَارِيَّةِ بِحَيْثُ انْتَبَذَ مَرَاكِزَ مُحَافَظَةً

اور ان جگہوں سے باہر نکلنے کیلئے جہاں استعماری حکومتیں اثر انداز ہو سکتی تھی، اس طرح آمادہ ہو چکے تھے، کہ ان حکومتی مراکز کو چھوڑ دیا جائے

بِالْفَيَافِي وَ الْقِفَارِ مَأْهُوْلَةً بِأَقْوَامٍ لَايَزَالُوْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَصْبَحَ حُرًّا فِي بَثِّ دَعْوَتِهِ

ایسے جنگل اور چارے والے علاقے کے بدلے میں چھوڑ دیا جائے جو گھرا ہوا ایسی قوم کے ساتھ جو ہمیشہ فطرت پر ہو، پس وہ ہو گئے اپنی کو پھیلانے میں ایسے آزاد

لَاتَصِلُ إِلَيْهِ يَدٌ بِضَغْطٍ، وَلَاتَعْلُو فَوْقَ كَلِمَتِهِ كَلِمَةٌ وَ عَكَفَ عَلَى تَهْذِيبِ تِلْكَ الْأَقْوَامِ،

نہیں پہنچ سکتا تھا ان پر کسی دباؤ ڈالنے والے کا ہاتھ، اور کوئی بات آپ کی بات سے اونچی نہیں ہو سکتی تھی، اور آپ نے ان اقوام کی تربیت پر کمر باندھ لی

توضیح اللغۃ:

لم یعتم: از (افتعال) بمعنی تاخیر کرنا، عمامہ باندھنا۔ از (ض) رات کا ایک حصہ گزر جانا۔۔۔۔ توغل: از (تفعل) بمعنی دور تک جانا، از (ض) داخل ہو کر چھپنا، دور تک جانا، از (افعال) داخل کرنا، پوری طرح کوشش کرنا۔۔۔۔ ارتیاح: از (افتعال) بمعنی راحت حاصل کرنا۔۔۔۔ واحۃ: بمعنی سرسبز زمین، جمع واحات۔۔۔ التنائی: از (تفاعل) بمعنی دور ہونا، از (افعال) دور کرنا، از (ف) بمعنی دور ہونا۔۔۔۔ فیافی: فیفاء کی جمع بمعنی وہ جنگل جس میں پانی نہ ہو۔۔۔۔ قفار: قفر کی جمع بمعنی خالی زمین۔۔۔۔ ماھولۃ: بمعنی آباد مکان۔۔۔۔ عکف: از (ض، ن) بمعنی منع کرنا، کسی کام پر رو کے رکھنا، چکر لگانا، از (افتعال) بمعنی بند رہنا۔

وَنَشَّأَهُمْ فِي طَاعَةِ اللهِ بَعْدَ أَنْ كَانُوْا يَتَسَكَّعُوْنَ فِي مَهَامِهِ الْجَهْلِ فَبُدِّلَتْ بِهِ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ،

اور اللہ کی اطاعت میں ان کی پرورش کی، بعد اس کے وہ سرگرداں تھے اپنے جہالت کے دور، اس کے ذریعے زمین پلٹ گئی دوسری زمین کے ساتھ،

وَانْقَلَبَ بِهِ أَخْلَاقُ هَاتِيكَ الْأُمَمِ انْقِلَابًا حَيَّرَ الْعُقُوْلَ. وَلَمْ يَقِفْ فِي الدِّعَايَةِ الرُّوْحِيَّةِ عَلَى وَاحَاتِ الصَّحْرَاءِ

اور ان لوگوں کے اخلاق ایسے [illegible] گئے جس نے عقلوں کو حیران کر دیا۔ آپ نے دعوت روحانی کو موقوف نہیں رکھا صحراء کے ریتلے علاقے پر

وَأَطْرَافِ السَّوادِيْنِ، بَلْ بَثَّ دُعَاتَه فِي أَوَاسِطِ أَفْرِيْقِيَّةَ فَكَانَ مِنْهُمْ مِثْلُ الشَّيْخِ محمدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّنِّي،

اور سوداان کے اطراف تک، بلکہ افریقہ کے درمیان تک اپنے داعیوں کو پھیلایا، ان میں سے شیخ محمد بن عبداللہ السنی،

وَالشَّيْخ حَمُّودَةُ الْمَقْعَاوِيُّ، وَالسَّيِّدُ طَاهِرُ الدَّغْمَارِيُّ. وَرِجَالَاتٌ آخَرُوْنَ جَالُوا السَّوادِيْنَ مُبَشِّرِيْنَ

اور شیخ حمودۃ المقعاوی، اور سید طاہر الدغماری، اور دوسرے حضرات، جو تمام کالوں میں گھومے، خوشخبری دیتے ہوئے،

وَهَادِيْنَ. فَكَانَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ هُوَ الْمُزَاحِمُ الْأَكْبَرُ لِجَمْعِيَاتِ الْمُبَشِّرِيْنَ الْأُورُبِيَّةِ الْمُنْبَثَّةِ فِي قَارَّةِ أَفْرِيْقِيَّةَ كُلِّهَا،

اور رہنمائی کرتے ہوئے، سید مہدی ہی تمام یورپی مبشرین کے سب سے بڑے مقابل تھے، جو پورے افریقی خطے میں پھیلے ہوئے تھے،

وَعَلَى يَدِهِ وَبِسَبَبِ دُعَايَتِهِ الْحَثِيْثَةِ اهْتَدٰى لِلْإِسْلَامِ مَلَايِيْنُ مِنَ الزُّنُوجِ فَلِهٰذَا جَمْعِيَاتُ الْمُبَشِّرِيْنَ بِأَسْرِهَا

آپ کے ہاتھ پر اور آپ کی پھرتیلی دعوت کی وجہ سے لاکھوں حبشی ہدایت اسلام پر آئے، اسی وجہ سے تمام خوشخبری دینے والوں کی جماعتیں

تَشْكُو حُزْنَهَا، وَبَثَّهَا مِنْ نَجَاحِ الْإِسْلَامِ فِي أَوَاسِطِ أَفْرِيْقِيَّةَ، مِثْلُ بِلَادِ النَّيْجَرِ، وَالْكُونْغُو وَالْكَامِرُوْنَ،

اپنے غم کی شکایت کرتی رہیں، وسطی افریقہ میں اسلام کی کامیابی پھیلنے کی وجہ سے، جیسے نیجریا، کانگو، کمبرون کے شہر

وَدِيَارِ بُحَيْرَةِ تُشَادَ، وَتَوَجَّهَ أَكْثَرُ شِكْوَاهَا إِلَى الطَّرِيْقَةِ السَّنُوسِيَّةِ. كَمَا طَالَعْنَا ذَالِكَ فِي مُؤَلَّفَاتٍ أُورُبِيَّةٍ عَدِيْدَةٍ.

بحیرہ تشاد کے علاقے اور ان کی شکایت کا اکثر رخ سنوسی طریقوں کی طرف ہوتا، جیسا کہ ہم نے یورپ کی متعدد کتابوں میں اس کا مطالعہ کیا ہے

توضیح اللغۃ:

یتسکعون: از (تفعل) بمعنی حیران پھرنا، اندھیرے میں ٹاپک ٹوئیاں مارنا، از (ف، س) لاعلمی میں پھرنا۔۔۔۔

مهامة: مہمۃ کی جمع، بمعنی دور جنگل۔ بث: پھیلنا، کما قال تعالی: {وبث فيها من كل دابة، وبث منهما رجالا كثيرا ونساء}۔ جالوا: چکر لگانا۔۔۔۔ لجمعيات: جمعيۃ کی جمع، انجمن سوسائٹی۔ قارة: بمعنی براعظم۔۔۔۔ الحثيثة: بمعنی تیز۔

الزنوج: زنجی کی جمع، سیاہ فام قوم کا فرد۔

هٰذَا مِنْ جِهَةِ الْقُوَّةِ الرُّوحِيَّةِ وَأَمَّا مِنْ جِهَةِ الْقُوَّةِ الْمَادِّيَّةِ فَقَدْ كَانَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ يَهْدِي هَدْيَ الصَّحَابَةِ

یہ ساری تفصیل روحانی قوت کے اعتبار سے ہے، جہاں تک مادی قوت کی بات ہے تو سید مہدی چلتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

وَالتَّابِعِين، لَا يَقْتَنِعُ بِالْعِبَادَةِ دُونَ الْعَمَلِ، وَيَعْلَمُ اَنَّ اَحْكَامَ الْقُرْآنِ

اور تابعین کے نقش قدم، آپ عمل کو چھوڑ کر عبادت پر اکتفا نہیں کرتے تھے، اور یہ بات جانتے تھے کہ قرآن کے احکام،

مُحْتَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ، فَكَانَ يَحُثُّ إِخْوَانَه وَمُرِيدِيهِ دَائِمًا عَلَى الْفُرُوسِيَّةِ وَالرِّمَايَةِ، وَيَبُثُّ فِيهِمْ رُوحَ الْاَنَفَةِ

محتاج ہیں (نافذ کرنے میں) قوت کے، آپ اپنے بھائیوں اور مریدوں کو شہسواری اور تیز اندازی پر ابھارتے تھے، اور پھونکتے رہتے ان میں خود مختاری

وَالنَّشَاطِ، وَيَحْمِلُهُمْ عَلَى الطِّرَادِ وَالْجِلَادِ وَيُعَظِّمُ فِي اَعْيُنِهِمْ فَضِيلَةَ الْجِهَادِ، وَقَدْ اَثْمَرَ غِرَاسُ وَعْظِه

اور بیداری کی روح، انہیں باہم مقابلہ اور تلوار بازی پر ابھارتے اور ان کے سامنے جہاد کی عظمت اجاگر کرتے، اور پھل دیا آپ کے وعظ کے درختوں نے،

فِي مَوَاقِعَ كَثِيرَةٍ، لَاسِيَّمَا فِي الْحَرْبِ الطَّرَابُلُسِيَّةِ الَّتِي اَثْبَتَ بِهَا السَّنُوسِيَّةُ اَنَّ لَدَيْهِمْ قُوَّةً مَادِيَّةً

کئی جگہوں میں، خصوصاً طرابلس کی جنگ میں، جس میں سنوسیوں نے ثابت کر دیا کہ ان کے پاس ایسی مادی قوت موجود ہے جو

تُضَارِعُ قُوَّةَ الدُّوَلِ الْكُبْرَى وَتُضَارِعُ اَعْظَمَهَا جَبَرُوتًا وَكِبْرًا. وَلَيْسَتِ الْحَرْبُ الطَّرَابُلُسِيَّةُ وَحْدَهَا هِيَ

بڑی بڑی حکومتوں کی قوت کے مشابہ ہے، اور ان کی بڑی سے بڑی طاقت کے برابر ہے، صرف طرابلس کی جنگ ہی

الَّتِي كَانَتْ مَظْهَرَ بَطْشِ السَّنُوسِيِّينَ بَلْ سَبَقَتْ لَهُمْ حُرُوبٌ مَعَ الْفَرَنْسِيسِ فِي مَمْلَكَةِ كَانِمٍ وَمَمْلَكَةِ وَادَائِ

سنوسی گرفت کا مظہر نہیں، بلکہ فرانس والوں کے ساتھ مملکت کانم اور سوڈان کی مملکت وادی میں بھی ایسی جنگیں ہو چکی ہیں

مِنَ السُّودَانِ اسْتَمَرَّتْ مِنْ سَنَةِ ۱۳۱۹ إِلَى سَنَةِ ۱۳۳۲ هِجْرِيَّةٍ. وَحَدَّثَنِي السَّيِّدُ اَحْمَدُ الشَّرِيفُ اَنَّ عَمَّهُ

جو ۱۳۱۹ھ سے لے کر ۱۳۳۲ھ تک جاری رہیں، مجھے سید احمد شریف رحمہ اللہ نے بتایا کہ ان کے چچا

الْمَهْدِيَّ كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُونَ بُنْدُقِيَّةً خَاصَّةً بِهِ، وَكَانَ يَتَعَاهَدُهَا بِالْمَسْحِ وَالتَّنْظِيفِ بِيَدِهِ لَا يَرْضَى اَنْ

سید مہدی کے پاس اپنی پچاس بندوقیں تھی، جن کی دیکھ بھال اور صفائی اپنے ہاتھ سے کرتے، وہ ناپسند کرتے تھے کہ

يَمْسَحَهَا لَهُ اَحَدٌ مِنْ اَتْبَاعِهِ الْمَعْدُودِينَ بِالْمِئَاتِ قَصْدًا وَعَمْدًا لِيَقْتَدِيَ بِهِ النَّاسُ، وَيَحْتَفِلُوا بِاَمْرِ الْجِهَادِ

آپ کے سینکڑوں متبعین میں سے کوئی اسے قصداً صاف کرے، یہ اس لیے کرتے تاکہ لوگ آپ کی اتباع کریں، اور پہچانیں جہاد کی ذمہ داری،

وَعُدَّتِهِ وَعَتَادِهِ، وَكَانَ نَهَارُ الْجُمُعَةِ يَوْمًا خَاصًّا بِالتَّمْرِينَاتِ الْحَرْبِيَّةِ، مِنْ طِرَادٍ وَرِمَايَةٍ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ.

اس کی تیاری اور اسکے آلات کو، جمعہ کا دن جنگی مشقوں کے لیے خاص تھا، یعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، تیر اندازی اور اس جیسے کاموں کے لیے

توضیح اللغۃ:

فروسیۃ: از (ک) بمعنی شہسواری میں ماہر ہونا، از (تفعل) بتکلف شہسوار ظاہر کرنا۔ ... رمایۃ: بمعنی تیراندازی، ... الأنفۃ: خودداری، غیرت، از (ن) ناک پر مارنا، از (س) اونٹ کی ناک میں نکیل سے درد ہونا۔ ... طراد: مصدر مفاعلہ بمعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، ... جلاد: مصدر مفاعلہ بمعنی تلوار سے مارنا۔ ... تضارع: از (مفاعلہ) بمعنی مشابہ ہونا۔ از (تفعل) گڑگڑانا، اظہار عاجزی کرنا، کما قال تعالی: {فلولا إذ جائهم بأسنا تضرعوا}۔ ... تمرینات: تمرین کی جمع، بمعنی مشق، کسی کام کا عادی ہونا۔

فَكَانَ يَجْلِسُ السَّيِّدُ فِي مَرْقَبٍ عَالٍ، وَالْفُرْسَانُ تَنْقَسِمُ صَفَّيْنِ، وَيَبْدَأُ الطِّرَادُ، فَلَا يَنْتَهِي إِلَّا فِي آخِرِ النَّهَارِ،

سید بلند جگہ بیٹھ جاتے، سوار دو صفوں میں تقسیم ہو جاتے، اور ایک دوسرے پر حملہ کرتے، یہ سلسلہ دن کے آخر تک جاری رہتا

وَأَحْيَانًا يَضَعُونَ هَدَفًا، وَ يَأْخُذُونَ بِالرِّمَايَةِ حَتَّى كُنْتَ تَرَى طَلَبَةَ الْعِلْمِ وَالْمُرِيدِينَ أَكْثَرَهُمْ

اور کبھی ایک ہدف مقرر کرتے اور تیراندازی میں شروع ہو جاتے، یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھیں گے، ان کے اکثر طالب علم اور مرید

فُرْسَانًا وَ رُمَاةً، لِكَثْرَةِ مَا كَانَ يَأْخُذُهُمْ بِهٰذَا الْمَرَانِ، وَكَانَ يُجِيزُ الَّذِينَ يَسْبِقُونَ فِي الطِّرَادِ وَيُقَرْطِسُونَ

شاہسوار اور تیرانداز ہیں، کیوں کہ وہ کثرت سے اس کی مشق کرتے تھے، اور آپ انعام دیتے جو نشانہ بازی اور حملہ کرنے میں سبقت لے جاتا

فِي الرَّمْيِ بِجَوَائِزَ ذَاتِ قِيمَةٍ تَرْغِيبًا لَهُمْ فِي فَضَائِلِ الْحَرْبِ كَمَا أَنَّهُ كَانَ يَوْمُ الْخَمِيسِ مِنْ كُلِّ أُسْبُوعٍ

قیمتی انعامات، ان کو جنگ کے فضائل کی ترغیب دینے کیلئے، جیسا کہ ہر ہفتہ میں جمعرات کا دن

مُخَصَّصًا عِنْدَهُمْ لِلشُّغْلِ بِالْأَيْدِي فَيَتْرُكُونَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ الدُّرُوسَ كُلَّهَا، وَيَشْتَغِلُونَ بِأَنْوَاعِ الْمِهَنِ مِنْ

ان کے ہاں ہاتھ کے کاموں کے لیے مختص تھا، آپ اس دن تمام سبق چھوڑ دیتے اور مختلف قسم کی محنتوں میں مشغول ہو جاتے، جیسے

بِنَاءٍ وَ نِجَارَةٍ وَ حِدَادَةٍ وَ نِسَاجَةٍ وَ صِحَافَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. لَا تَجِدُ مِنْهُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَّا عَامِلًا بِيَدِهِ،

تعمیر، اور بڑھئی کا کام، اور لوہار کا کام، اور بُنائی اور قلم نگاری وغیرہ، آپ اس دن کسی کو نہ پاتے مگر وہ اپنے ہاتھ سے کام کر رہا ہوتا،

توضیح اللغۃ:

فرسان: فارس کی جمع بمعنی شہسوار۔ ... ھدفا: بمعنی نشانہ جمع أہداف۔ ... المران: از (ن) ماہر ہونا، سخت و لچکدار

نیزے۔۔۔ یقرطسون: از (فعللة) بمعنی نشانہ لگانا۔۔۔ أسبوع: بمعنی ہفتہ جمع أسابیع۔۔۔ المهن: مهنة کی جمع بمعنی کام اور مشقت۔۔۔ حدادة: لوہاری کا پیشہ۔۔۔ نساجة: کپڑا بنانے کا پیشہ۔۔۔ صحافة: اڈیٹری کا پیشہ۔

وَالسَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ نَفْسُهُ يَعْمَلُ بِيَدِهِ لَايَفْتُرُ حَتّٰى يُنَبِّهَ فِيْهِمْ رُوْحَ النَّشَاطِ لِلْعَمَلِ۔

سید مہدی رحمۃ اللہ علیہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے، اور جب تک ان میں کام کیلئے بیداری کا جذبہ پیدا نہ کر دیتے پیچھے نہیں ہٹتے تھے،

وَكَانَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ وَاَبُوْهُ مِنْ قَبْلِهِ يَهْتَمَّانِ جِدَّ الْاِهْتِمَامِ بِالزِّرَاعَةِ وَالْغَرْسِ تُسْتَدَلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الزَّوَايَا

سید مہدی اور ان کے والد اس سے پہلے کاشت کاری اور شجر کاری کا اہتمام کیا کرتے تھے، جس پر دلالت کرتی ہیں وہ اونچی عمارتیں

الَّتِيْ شَادُوْهَا وَالْجِنَانِ الَّتِيْ نَسْقُوْهَا بِجَوَارِهَا، فَلَاتَجِدُ زَاوِيَةً اِلَّا لَهَا بُسْتَانٌ اَوْ بَسَاتِيْنُ،

جو انہوں نے بنائی، اور (دلالت کرتے ہیں) وہ باغات جن کی ہم سیرابی کرتے ہیں ان عمارتوں کے اردگرد، آپ نہیں پائیں گے کوئی کونہ مگر یہ کہ اس کیلئے ایک یا دو باغ ہونگے،

وَكَانُوْا يَسْتَجْلِبُوْنَ اَصْنَافَ الْاَشْجَارِ الْغَرِيْبَةِ اِلٰى بِلَادِهِمْ مِنْ اَقَاصِي الْبُلْدَانِ، وَقَدْ اَدْخَلُوْا فِي الْكُفْرَةِ

اور وہ مختلف قسم کے درختوں کو اپنے شہر میں لاتے تھے دور کے دور کے شہروں سے، اور تحقیق انہوں نے داخل کیا کفرہ میں

وَجَغْبُوْبَ زِرَاعَاتٍ وَاَغْرَاسًا لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ هُنَاكَ عَهْدٌ بِهَا. وَكَانَ بَعْضُ الطَّلَبَةِ يَلْتَمِسُوْنَ مِنَ السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ

اور جغبوب میں، ایسے زرعی بیج اور درخت شامل کئے جن کی وہاں لوگوں کو پہچان نہ تھی، بعض طلبہ نے درخواست کی سید محمد

السَّنُوْسِيِّ اَنْ يُعَلِّمَهُمُ الْكِيْمِيَاءَ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: (الْكِيْمِيَاءُ تَحْتَ سِكَّةِ الْمِحْرَاثِ). وَاَحْيَانًا يَقُوْلُ لَهُمْ:

سنوسی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ انہیں علم کیمیا سکھائیں، تو آپ ان کو فرماتے کیمیا تو ہل کی پھال (لگے ہوئے لوہے) کے نیچے ہے، کبھی ان سے فرماتے

(الْكِيْمِيَاءُ هِيَ كَدُّ الْيَمِيْنِ وَعَرَقُ الْجَبِيْنِ). وَكَانَ يُشَوِّقُ الطَّلَبَةَ وَالْمُرِيْدِيْنَ اِلَى الْقِيَامِ عَلَى الْحِرَفِ

کیمیا ہاتھ کی محنت اور پیشانی کے پسینے کا نام ہے، آپ طلبہ اور مریدین کو شوق دلاتے پیشہ اختیار کرنے پر

وَالصِّنَاعَاتِ وَ يَقُوْلُ لَهُمْ جُمَلًا تُطَيِّبُ خَوَاطِرَهُمْ وَ تَزِيْدُ رَغْبَتَهُمْ فِيْ حِرَفِهِمْ

اور صنعت اختیار کرنے پر اور انہیں ایسے جملہ کہتے جس سے ان کے دل خوش ہوجائیں اور پیشوں میں ان کی رغبت بڑھ جائے

حَتّٰى لَايَزْدَرُوْا بِهَا اَوْ يَظُنُّوْا اَنَّ طَبَقَتَهُمْ هِيَ اَدْنٰى مِنْ طَبَقَةِ الْعُلَمَاءِ فَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ: يَكْفِيْكُمْ مِنَ الدِّيْنِ

تاکہ وہ اسے حقیر نہ سمجھیں، یا یہ گمان نہ کریں کہ ان کا طبقہ علما کے طبقہ سے ادنی ہے، چنانچہ انہیں فرماتے: تمہیں کافی ہے دین میں سے

حُسْنُ النِّيَّةِ وَالْقِيَامِ بِالْفَرَائِضِ الشَّرْعِيَّةِ، وَلَيْسَ غَيْرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْكُمْ. وَأَحْيَانًا يَنْدَمِجُ نَفْسُهُ بَيْنَ أَهْلِ الْحِرَفِ،

اخلاص اور فرائض شرعیہ کو قائم کرنا، تم سے کوئی اور افضل نہیں ہے، اور کبھی پیشہ والوں میں خود مکمل مل جاتے،

توضیح اللغۃ:

لا یفتر: چستی کے بعد سست پڑ جانا، کما قال تعالی: {یسبحون اللیل والنہار لا یفترون}۔ از (ن) مطلوبہ چیز کا حل۔۔۔ زراعۃ: کھیتی باڑی کا پیشہ۔۔۔ شادوا: از (ض) بمعنی بلند کرنا۔۔۔ یستجلبون: از (استفعال) درآمد کرنا، از (ن) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔۔۔ کیمیا: وہ اکسیر جس کے متعلق خیال تھا کہ اس سے سونا وچاندی بن جاتا ہے۔ ۔۔۔ سکۃ: بمعنی ہل کا پھاڑ جس سے زمین کو چیرا جاتا ہے۔۔۔ محراث: بمعنی ہل، جمع محاریث۔۔۔ الحرف: حرفۃ کی جمع بمعنی پیشہ، کاریگری۔۔۔ یدمج: از (ض) بمعنی داخل ہونا۔

وَيَقُولُ لَهُمْ وَهُوَ يَشْتَغِلُ مَعَهُمْ: يَظُنُّ أَهْلُ الْأُوَيْرِقَاتِ وَالسُّبَيْحَاتِ أَنَّهُمْ يَسْبِقُونَنَا عِنْدَ اللهِ،

اوران کے ساتھ کام کرتے ہوئے انہیں کہتے کہ علماء اور عابدین سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں ہم سے آگے بڑھ جائیں گے،

لَا وَاللهِ مَا يَسْبِقُونَنَا. يُرِيدُ بِأَهْلِ الْأُوَيْرِقَاتِ الْعُلَمَاءَ وَبِأَهْلِ السُّبَيْحَاتِ الْعَابِدِينَ وَالْقَانِتِينَ فَكَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ

اللہ کی قسم! نہیں، وہ ہم سے آگے نہیں بڑھ سکتے، ورقات والوں سے علما مراد لیتے اور تسبیحات والوں سے عبادت گزار اور قانتین مراد لیتے، گویا وہ کہنا چاہتے ہیں،

لِلْمُحْتَرِفِينَ وَالصُّنَّاعِ لَا تَظُنُّوا أَنَّكُمْ دُونَ الْعُلَمَاءِ وَالزُّهَّادِ مُقَامًا بِمُجَرَّدِ كَوْنِكُمْ صُنَّاعًا وَعَمَلَةً

صنعت وحرفت والوں سے کہ: تم اپنے آپ کو مقام میں علماء وزہاد سے کم تر مت سمجھو! محض تمہارے پیشہ اور صنعتکار ہونے کی وجہ سے

وَ كَوْنِهِمْ هُمْ عُلَمَاءَ وَ قُرَّاءَ هٰذَا لِيَزِيْدَهُمْ رَغْبَةً وَشَوْقًا. وَ يُعَلِّمُ النَّاسَ

اور ان کے محض عالم قاری ہونے کے اعتبار سے، یہ اس لیے تاکہ ان کی رغبت اور شوق بڑھائیں، اور لوگوں کو سکھاتے

حُرْمَةَ الصِّنَاعَةِ الَّتِي لَا مَدَنِيَّةَ إِلَّا بِهَا. هٰذِهِ الْفِرْقَةُ عَمَلِيَّةٌ لَا تَعْتَدُّ عَلَى مُجَرَّدِ التِّلَاوَةِ وَالذِّكْرِ دُونَ الْعَمَلِ وَالسَّيْرِ،

صنعت کاری کا احترام، وہ یہ کہ شہریت اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے، یہ عملی جماعت ہے جو بغیر عمل وکوشش کے محض تلاوت وذکر پر اکتفا نہیں کرتی،

فَهِيَ تَجْمَعُ بَيْنَ الْعَمَلِ الشَّرْعِيِّ بِحَذَافِيرِهِ وَالتَّجَرُّدِ الصُّوفِيِّ إِلَى أَقْصَى دَرَجَاتِهِ، وَتَنْظِمُ بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ

یہ جماعت شرعی عمل کو تمام گوشوں سمیت اور سالک کی اعلیٰ درجہ کی خلوت وتنہائی کے درمیان جمع کرنے والی ہے اور ظاہر وباطن کو ایسا پرویا ہے

نَظْمًا لَمْ یُوَفَّقْ إِلَیْهِ غَیْرُهَا۔ وَیَظْهَرُ اَنَّ مُؤَسِّسِیْ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةِ السَّیِّدُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ السَّنُوْسِیِّ وَوَلَدَیْهِ

جس کی کسی اور کو توفیق نہیں ملی، اور یہ بات واضح ہوگئی کہ اس طریقہ کے بانی سید محمد بن علی السنوسی اوران کے دونوں بیٹے

السَّیِّدَ الْمَهْدِیَّ والسیِّدَ الشَّرِیْفَ وَکِبَارَ اَعْوَانِهِمْ مِثْلَ سَیِّدِیْ اَحْمَدَ الرِّیْفِیِّ وَسَیِّدِیْ عِمْرَانَ بْنَ بَرَکَةَ.

سید مہدی اور سید شریف رحمہا اللہ ہیں اور ان کے بڑے مددگار سید احمد ریفی، سید عمران بن برکہ

وَسَیِّدِیْ اَحْمَدَ التَّوَاتِیْ وَسَیِّدِیْ عَبْدِالرَّحِیْمِ بْنِ اَحْمَدَ وَسَیِّدِیْ عَبْدِ اللهِ السَّنِیْ، وسَیِّدِیْ اَبِی الْقَاسِمِ

سید احمد تواتی، سید عبد الرحیم بن احمد، سید عبد اللہ السنی، اور سید ابو القاسم

الْعِیْسَاوِیِّ وَغَیْرِهِمْ کَانُوْا عَلٰی اَخْلَاقٍ عَظِیْمَةٍ وَمَدَارِكَ سَامِیَةٍ، تَدُلُّ عَلَیْهَا اَقْوَالُهُمْ وَاَفْعَالُهُمْ۔

العیساوی وغیرہ ہیں جو اعلی اخلاق اور بلند سوچ کے حامل تھے، جس پر ان کے افعال واقوال دلالت کرتے ہیں۔

توضیح اللغۃ:

حذافیر: بمعنی تمام۔۔۔۔ تنظم: اشیاء کو ترتیب دینا، از (ض) ترتیب دینا، باہم ملانا۔

حَدَّثَنِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدُ الشَّرِیْفُ اَنَّ عَمَّهُ الْاُسْتَاذَ الْمَهْدِیَّ کَانَ یَقُوْلُ لَهُ: لَا تَحْقِرَنَّ اَحَدًا

مجھے سید احمد شریف رحمہ اللہ نے بتایا کہ ان کے چچا اور استاذ المہدی رحمہ اللہ ان کو کہتے تھے کہ: کسی کو بھی حقیر نہ سمجھا کرو

لَا مُسْلِمًا وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلَا یَهُوْدِیًّا وَلَا کَافِرًا، لَعَلَّهُ یَکُوْنُ فِیْ نَفْسِهِ عِنْدَ اللهِ اَفْضَلَ مِنْكَ، اِذْ اَنْتَ لَا تَدْرِیْ

نہ مسلمان کو، نہ عیسائی کو، نہ یہودی کو اور نہ کسی کافر کو، ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں اللہ کے ہاں تجھ سے افضل ہو، کیوں کہ تو نہیں جانتا

مَاذَا تَکُوْنُ خَاتِمَتُهُ۔ وَبِمِثْلِ هٰذِهِ الْاٰدَابِ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ اَوْلَادَهُمْ وَمُرِیْدِیْهِمْ فَکَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ اَقْطَابٌ

کہ کیا انجام کیا ہوگا؟ اسی طرح کے آداب یہ حضرات اپنی اولاد اور مریدوں کو سکھاتے تھے، اسی لیے ان میں قطب بھی ہوئے،

وَاَبْدَالٌ، یَتَجَمَّلُ التَّارِیْخُ بِذِکْرِهِمْ وَوَاسِطَةُ عِقْدِهِمُ الْیَوْمَ هُوَ السَّیِّدُ اَحْمَدُ الشَّرِیْفُ الَّذِیْ نَحْنُ فِیْ تَرْجَمَتِهِ۔

اور ابدال بھی ہوئے، کہ تاریخ جن کے ذکر سے روشن ہے، آج اس ہار کا واسطہ سید احمد شریف ہیں، جن کے حالات پڑھ کر ہم فارغ ہورہے ہیں،

وَقَدْ ذَرَّفَ السَّیِّدُ الْمُشَارُ اِلَیْهِ عَلَی الْخَمْسِیْنَ وَلٰکِنَّ هَیْئَتَهُ لَا تَدُلُّ عَلٰی وُصُوْلِهِ اِلٰی هٰذِهِ السِّنِّ،

اور سید متجاوز کرچکے ہیں جن کی طرف اشارہ ہوا پچاس سال کی عمر سے، لیکن ان کی حالت ان کے عمر کے اس حد تک پہنچنے پر دلالت نہیں کرتی،

لِنُدْرَةِ الشَّيْبِ فِيْ شَعْرِهِ، وَ هُوَ رَائِعُ الْمَنْظَرِ، بَهِيُّ الطَّلْعَةِ عَبْلُ الْجِسْمِ قَوِيُّ الْبُنْيَةِ،

کیونکہ بوڑھاپا ان کے بالوں میں کم ہے، خوش منظر، باغ بہار طبیعت، بڑی جسامت، مضبوط فطرت والے ہیں،

لَا يُمْكِنُ أَنْ يَرَاهُ أَحَدٌ بِدُوْنِ أَنْ يُجِلَّهُ وَيَحْتَرِمَهُ.

یہ ممکن نہیں کہ کوئی انہیں دیکھے اور ان کی عزت واحترام نہ کرے۔

توضیح اللغۃ:

أقطاب: قطب کی جمع بمعنی سردار۔۔۔ أبطال: بطل کی جمع بمعنی بہادر۔۔۔ ترجمۃ: بمعنی حالات، سوانح عمری جمع تراجم۔۔۔ ذرف: از (تفعیل) بمعنی بہانا، زیادہ ہونا، از (ض) بمعنی بہنا۔۔۔ بهی: بمعنی رونق والا۔۔۔ عبل: بمعنی موٹا۔۔۔ البنية: بمعنی ڈھانچہ، شکل، فطر۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
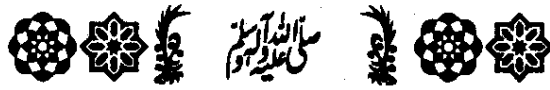
الدِّینُ الصِّناعِیُّ
منگھڑت دین

الدکتور أحمد أمین

هَلْ تَعرِفُ الْفَرْقَ بَیْنَ الحَرِیرِ الطَّبِیْعِيِّ وَالْحَرِیرِ الصِّنَاعِيِّ؟ وَهَلْ تَعرِفُ الْفَرْقَ بَیْنَ الأَسَدِ وَصُورَةِ الأَسَدِ؟

کیا تمہیں اصلی ریشم اور بناوٹی ریشم کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا تمہیں شیر اور شیر کی تصویر کے درمیان فرق معلوم ہے؟

وَهَلْ تَعرِفُ الفَرْقَ بَیْنَ الدُّنیَا فِي الخَارِجِ وَالدُّنیَا عَلَی الخَرِیطَةِ؟ وَهَلْ تَعرِفُ الفرقَ بین عَمَلِكَ فِي الیَقظَةِ

کیا تمہیں خارج میں موجود دنیا اور نقشہ پر موجود دنیا کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا تم جانتے ہو فرق حالت بیداری میں کام کرنے

وَعَمَلِكَ فِي المَنَامِ؟ وَ هَلْ تَعرِفُ الْفَرْقَ بَیْنَ إِنْسَانٍ یَسْعَی فِي الْحَیَاةِ وَ بَیْنَ إِنْسَانٍ

اور خواب میں کام کرنے کے درمیان؟ کیا تمہیں زندگی میں دوڑنے والے انسان اور اس انسان کے درمیان فرق معلوم ہے

مِن جَبْسٍ وَضِعَ فِي مُتَّجَرٍ لِتُعرَضَ عَلَیْهِ الْمَلَابِسُ؟ وَهَلْ تَعرِفُ الفرقَ بینَ النَّائِحَةِ الثَّکْلَی

جو چونے سے بنا ہوا بازار میں اس لیے رکھا جاتا ہے تاکہ اس پر کپڑے دکھائے جائیں؟ کیا تم فرق جانتے ہو بچے کی گمشدگی پر رونے والی

وَ النَّائِحَةُ الْمُسْتَأجَرَةُ، و بَیْنَ التَّکَحُّلِ فِي الْعَیْنَیْنِ وَالْکُحلِ؟

اور کرائے پر رونے والی کے درمیان؟ کیا تمہیں سرگیں آنکھوں والے اور سرمہ ڈلی آنکھوں کے درمیان فرق معلوم ہے؟

وَهَلْ تَعرِفُ الفرقَ بینَ السَّیفِ یُمسِکُه الْجُندِيُّ الْمُحَارِبُ وبینَ السَّیفِ الْخَشَبِيُّ یَحمِلُهُ الْخَطِیبُ یومَ الْجُمُعَةِ؟

کیا تمہیں ایک جنگجو سپاہی کی تلوار جس کو اس نے پکڑا ہوا ہے اور خطیب کی اس لکڑی کے درمیان فرق معلوم ہے جو وہ جمعہ کے دن اٹھاتا ہے؟

صاحب مضمون کا تعارف:

نام ڈاکٹر احمد امین ۱۸۸۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے، اور جامعہ الازہر اور اس شرعیہ مدرسہ میں تعلیم حاصل کی جس میں وکالت شرعیہ کا کورس کرایا جاتا تھا، چنانچہ وہاں سے قاضی بن کر نکلے۔ انگریزی زبان بھی سیکھی تھی، اپنے علمی مقالات اور ادبی بحثوں کی وجہ سے مشہور ہوگئے، ۱۹۳۶ء میں الجامعۃ المصریۃ کے شعبہ کلیۃ الادب (ڈپارٹمنٹ آف لٹریچر) میں استاد کے طور پر تعینات ہوئے، اور جلد ہی اس کالج کے چیئرمین منتخب ہوگئے۔ ۱۹۴۸ء میں پہلے انعام کے ساتھ ڈاکٹری کا لقب پایا اور جامعہ

عربیہ میں ثقافتی ادارے کے دیر منتخب ہوئے، اور تیس سال تک نشر واشاعت اور تالیف وترجمہ کی کمیٹی کے نگران رہے اور بہت ساری کتابوں کی طباعت کا شرف حاصل کیا، تالیفات میں سب سے زیادہ مشہور فجر الاسلام، اور ضحیٰ الاسلام کے سلسلے ہیں اور یہ ان کے ذاتی سلسلے ہیں، سات جلدوں میں ان کے مقالات کا مجموعہ فیض الخاطر ہے، ۱۹۵۴ء میں آپ نے وفات پائی۔

توضیح اللغۃ:

الخریطۃ: بمعنی ملک کا نقش، تھیلا۔ از (ن) درخت کے پتے ہاتھ سے کھینچ کر اتارنا۔... جص: وہ مادہ جس سے تصویر بنائی جائے، چونہ۔... متجر: تجارت کی جگہ جمع متاجر۔... ثکلی: وہ عورت جس کا بچہ گم ہو جائے، جمع ثواکل، ثکالی۔... النائحۃ: بمعنی نوحہ کرنے والی عورت، جمع نائحات، نوائح، أنواح، از (ن) بمعنی مردہ پر واویلا کرنا، از (استفعال) نوحہ کرنے کو کہنا، واویلا کرنا۔... الخشبی: خشب: بمعنی لکڑی کی طرف منسوب۔

وَهَلْ تَعرِفُ الفرقَ بينَ النَّاسِ فِي الْحَيَاةِ والنَّاسِ عَلَى الشَّاشَةِ الْبَيضَاءِ؟ وهَلْ تَعرِفُ الفرقَ بينَ الصَّوتِ

کیا تمہیں زندہ انسانوں اور سفید اسکرین پر موجود انسانوں کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا تم فرق جانتے ہو آواز کے درمیان

والصَّدٰی؟ إِنْ عَرَفْتَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِعَيْنِهِ الفَرْقُ بَيْنَ الدِّينِ الحقِّ والدِّينِ الصِّنَاعِيِّ. يكَلُّ البَاحِثُونَ

اور صدائے بازگشت کے درمیان؟ اگر آپ یہ سب جانتے ہی تو بعینہ یہی فرق سچے دین اور بناوٹی دین میں ہے، تھکا دیا محققین نے

أَذْهَانَهُمْ ، ويَجْهَدُ المُؤَرِّخُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي تَقْلِيبِ صُحُفِهِمْ وَوَثَائِقِهِمْ عَنْ تَعَرُّفِ السَّبَبِ فِي

اپنے ذہنوں کو، اور مؤرخین نے اپنے صحیفوں اور اپنے دستاویزوں کو پلٹنے میں بہت کوشش کی، تاکہ اس بات کی وجہ جانیں کہ

أَنَّ الْمُسْلِمِينَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِمْ أَتَوْا بِالْعَجَائِبِ، فَغَزَوْا وَفَتَحُوْا وَ سَادُوا، وَالْمُسْلِمِينَ فِي آخِرِ أَمْرِهِمْ

مسلمانوں اپنے شروع کے دور میں عجائب لاتے رہے، جنگیں لڑیں، کامیاب ہوئے اور حکمرانی کی۔ اور مسلمان اپنے آخری دور میں

أَتَوْا بِالْعَجَائِبِ أَيضًا، فَضَعُفُوا وَ ذَلُّوا وَ اسْتَكَانُوا، وَالْقُرْآنُ هُوَ الْقُرْآنُ، وَتَعَالِيمُ الْإِسْلَامِ هِيَ

عجائب لاتے رہے، کمزور پڑ گئے، ذلیل و خوار ہوئے اور عاجز آ گئے، حالانکہ قرآن وہی ہے، اسلامی تعلیمات تو

تَعَالِيمُ الْإِسْلَامِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ هِيَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكُلُّ شَيْءٍ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ، وَيَذْهَبُونَ فِي تَعْلِيلِ ذٰلِكَ مَذَاهِبَ شَتّٰى،

وہی اسلامی تعلیمات ہیں، کلمہ طیبہ بھی وہی کلمہ طیبہ ہے، ہر چیز وہی کی وہی ہے، وہ اس کی وجہ بیان کرنے مختلف اقوال کی طرف چل پڑے،

وَيَسْلُكُونَ مَسَالِكَ مُتَعَدِّدَةً. وَلَا أَرَى لِذٰلِكَ إِلَّا سَبَبًا وَاحِدًا، وَهُوَ الْفَرْقُ بَيْنَ الدِّينِ الْحَقِّ وَالدِّينِ الصِّنَاعِي.

اور کئی راستوں پر چل پڑے، لیکن میں اس کی ایک ہی وجہ سمجھتا ہوں اور وہ ہے حقیقی دین اور بناوٹی دین میں فرق۔

الدِّينُ الصِّنَاعِي حَرَكَاتٌ وَسَكَنَاتٌ وَأَلْفَاظٌ، وَلَا شَيْءَ وَرَاءَ ذٰلِكَ. وَالدِّينُ الْحَقُّ دِينُ رُوحٍ وَقَلْبٍ وَحَرَارَةٍ.

بناوٹی دین محض حرکات، سکنات اور الفاظ کا نام ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں، جبکہ دینِ حق روح، دل اور ایمانی حرارت کا دین ہے

توضیح اللغۃ:

الشاشة: بمعنی سکرین، پردہ جس پر تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔ ... الصدی: بمعنی گونج، آواز بازگشت، جمع أصداء۔ ... یکدّ: از (ن) بمعنی کام میں محنت کرنا، روزی طلب کرنا، مانگنے میں اصرار کرنا، تھکانا۔ ... صحف: صحیفۃ کی جمع بمعنی لکھا ہوا کاغذ، ورق۔ ... استکانوا: از (ن) وجود میں آنا۔ ... تعلیل: از (تفعیل) بمعنی کسی کام کی علت اور وجہ بیان کرنا۔ ... ألفاظ: لفظ کی جمع بمعنی وہ چیز جو انسان بولے۔ ... وراء: بمعنی آگے، اور پیچھے من الأضداد ہے۔

الصَّلَاةُ فِي الدِّينِ الصِّنَاعِيِّ أَلْعَابٌ رِيَاضِيَّةٌ. وَالْحَجُّ حَرَكَةٌ آلِيَّةٌ وَرِحْلَةٌ بَدَنِيَّةٌ. وَالْمَظَاهِرُ الدِّينِيَّةُ أَعْمَالٌ مَسْرَحِيَّةٌ

بناوٹی دین میں نماز ایک ورزش کا کھیل ہے، حج جدید خود کار مشنری حرکت اور بدنی سفر ہے اور دینی مظاہر ڈرامائی اعمال ہیں

أَوْ أَشْكَالٌ بَهْلَوَانِيَّةٌ. وَ"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" فِي الدِّينِ الصِّنَاعِيِّ قَوْلٌ جَمِيلٌ لَا مَدْلُولَ لَهُ. أَمَّا فِي الدِّينِ الْحَقِّ فَهِيَ

یا پہلوانی ڈھانچے ہیں، اور بناوٹی دین میں ''لا الہ الا اللہ'' ایک ایسی خوبصورت بات ہے جس کا کوئی مدلول نہیں۔ جبکہ دینِ حق میں یہی

كُلُّ شَيْءٍ، هِيَ ثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ الْمَالِ، وَثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ السُّلْطَانِ، وَثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ الْجَاهِ،

سب کچھ ہے، یہ چوٹ ہے مال کی عبادت پر، بادشاہ کی عبادت پر، اور چوٹ ہے جاہ کی پوجا پر

وَثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ الشَّهَوَاتِ، وَثَوْرَةٌ عَلَى كُلِّ مَعْبُودٍ غَيْرِ اللهِ. "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" فِي الدِّينِ الصِّنَاعِيِّ

اور چوٹ ہے شہوات کی پوجا پر، اور چوٹ ہے اللہ کے علاوہ ہر معبود کی عبادت پر، بناوٹی دین میں ''لا الہ الا اللہ''

تَتَّفِقُ مَعَ إِحْنَاءِ الرَّأْسِ وَالْخُضُوعِ لِشَهْوَةِ الْبَدَنِ، وَتَتَّفِقُ مَعَ الذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ.

جسمانی شہوت کے تابع ہونے اور سر جھکانے کے ساتھ موافقت کرسکتا ہے اور ذلت و عاجزی کے ساتھ بھی موافقت کرسکتا ہے

وَ"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" فِي الدِّينِ الْحَقِّ، لَا تَتَّفِقُ إِلَّا مَعَ الْحَقِّ. "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" فِي الدِّينِ الصِّنَاعِيِّ تَذْهَبُ مَعَ الرِّيحِ

اور ''لاالہ الااللہ'' دین حق میں صرف حق کے ساتھ موافقت کرتا ہے۔ بناوٹی دین میں ''لاالہ الااللہ'' ہوا کے ساتھ چلا جاتا جاتا ہے

توضیح اللغۃ:

ألعاب: لعب کی جمع بمعنی کھیل۔۔۔۔ مسرحیۃ: ڈرامہ والے، وہ کہانی جو مشخص کر کے دکھائی جائے۔ از (ف) مویشی کا چراگاہ میں چرنا، کما قال تعالی: {فتعالین أمتعکنّ وأسرّحکن سراحا جمیلا}۔۔۔۔ بھلوانیۃ: بمعنی سرکس، مداری، رسی پر چلنے والے۔۔۔۔ ثورۃ: از (ن) جوش میں آنا، باغی ہونا۔۔۔۔ تتفق: از (افتعال) بمعنی اتفاق کرنا، متحد ہونا، موافقت کرنا۔۔۔۔ انحناء: از (انفعال) بمعنی مڑنا، جھکنا۔

وَفِي الدِّينِ الْحَقِّ تُزَلْزِلُ الْجِبَالَ. اَلدِّينُ الصِّنَاعِيُّ صَنَاعَةٌ كَصَنَاعَةِ التِّجَارَةِ وَالْحِيَاكَةِ. يَمْهُرُ فِيهَا الْمَاهِرُ

اور سچے دین میں پہاڑ کو بھی ہلا دیتا ہے، بناوٹی دین تجارت اور کپڑا بننے کے پیشے کی طرح ایک پیشہ ہے، جس میں مہارت حاصل کرتا ہے ماہر شخص

بِالْحِذْقِ وَالْمِرَانِ، أَمَّا الدِّينُ الْحَقُّ فَرُوحٌ وَقَلْبٌ وَعَقِيدَةٌ. لَيْسَ عَمَلًا. وَلٰكِنْ يَبْعَثُ عَلَى كُلِّ عَمَلٍ

ذہانت اور تجربہ کی وجہ سے، جبکہ سچا دین روح، دل اور عقیدے سے تعلق رکھتا ہے، یہ کوئی عمل نہیں لیکن ابھارتا ہے ہر بڑے عمل پر

جَلِيلٍ وَكُلِّ عَمَلٍ نَبِيلٍ. اَلدِّينُ الْحَقُّ "إِكْسِيرٌ" يَحُلُّ فِي الْمَيِّتِ فَيَحْيَا. وَ فِي الضَّعِيفِ فَيَقْوَى.

اور ہر اچھے عمل پر، دینِ حق ایسا نسخہ اکسیر ہے جو مردہ میں جائے تو اسے زندہ کردے، کمزور میں جائے تو اسے طاقت ور بنا دے،

هُوَ "حَجَرُ الْفَلَاسِفَةِ" تَضَعُهُ عَلَى النُّحَاسِ وَالْفِضَّةِ وَالرَّصَاصِ فَتَكُونُ ذَهَبًا. وَهُوَ الْعَقِيدَةُ الَّتِي

وہ فلاسفہ کا ایسا پتھر ہے جسے آپ تانبے، چاندی اور سیسے پر رکھیں تو وہ سونا بن جائے، وہ ایسا عقیدہ ہے جو

تَأْتِي بِالْمُعْجِزَاتِ فَيَقِفُ الْعِلْمُ وَالتَّارِيخُ وَالْفَلْسَفَةُ أَمَامَهَا حَائِرَةً: بِمَ تُعَلَّلُ؟ وَكَيْفَ تُشْرَحُ؟

معجزے لاتا ہے، تو علم، تاریخ اور فلسفہ اس کے سامنے حیران رہ جاتے ہیں، کس طرح اس کی توجیہ ہو؟ کیسے تشریح کی جائے؟

توضیح اللغۃ:

تزلزل: از (فعللۃ) بمعنی ہلانا، بھونچال لانا، از (تفعلل) بمعنی ہلنا۔۔۔۔ حیاکۃ: بمعنی کپڑا بننے کا پیشہ، کھڈی۔۔۔۔ نبیل: شریف جمع نبال، نبائل۔۔۔۔ اکسیر: وہ چیز جو چاندی وغیرہ کو سونا بنادے۔ یحل: از (ن) بمعنی کھلنا، مصدر حلول ہو تو بمعنی واجب ہونا، از (ض، ن) مصدر حلولاً بلا تعدیہ بمعنی اترنا، اگر صلہ باء ہو بمعنی اترنا، از (ض) مصدر حلاً ہو تو بمعنی حلال

ہونا، از (تفعیل) حلال ٹھہرانا، اتارنا۔۔۔۔ رصاص: بمعنی قلعی، سیسہ۔۔۔ نحاس: بمعنی تانبا، آگ، بغیر شعلہ کے دھواں۔

هُوَ التِّرْيَاقُ الَّذِي تَتَعَاطَى منه قَلِيلاً فَيَذْهَبُ بِكُلِّ سُمُومِ الْحَيَاةِ. هُوَ الْعُنْصَرُ الْكِيْمِيَاوِيُّ الَّذِي

وہ ایسا تریاق ہے جسے تھوڑا سا بھی استعمال کیا جائے تو زندگی کا ہر زہر ختم کر دیتا ہے، وہ ایک ایسا کیمیائی عنصر ہے جس کے ساتھ

تَمْزُجُ بِهِ الشَّعَائِرَ الدِّينِيَّةَ فَتَطِيرُ بِكَ إِلَى اللهِ. وَتَمْزُجُ بِهِ الْأَعْمَالَ الدُّنْيَوِيَّةَ فَتَذَلَّلُ الْعَقَبَاتُ مَهْمَا

دینی احکام مل جائے تو تجھے اللہ تک لے جائے، دنیوی اعمال اس کے ساتھ ملائیں تو آسان ہو جائیں

صَعُبَتْ، وتَصِلُ بِكَ إِلَى الْغَرَضِ مَهْمَا لَاقَتْ. هُوَ الَّذِي وَجَدَهُ كُلُّ مَنْ نَجَحَ، وَهُوَ الَّذِي

جتنے بھی مشکل ہوں، وہ تجھے مقصد تک پہنچائے گا جب بھی پہچائے، یہی وہ چیز ہے جسے ہر کامیاب نے پایا اور یہی وہ چیز ہے

فَقَدَهُ كُلُّ مَنْ خَابَ. هُوَ الْكَهْرُبَاءُ الَّذِي يَتَّصِلُ فَيُدَوِّرُ الْعَجَلَ، وَيُسَيِّرُ الْعَمَلَ. وَيَنْقَطِعُ فَلَاحَرَكَةَ

جس سے ہر نامراد محروم رہا۔ یہ ایسی بجلی ہے جیسے ہی پہنچتی ہے پہیہ گھما دیتی ہے، کام آسان کر دیتی ہے اور جب یہ رُک جائے تو نہ کوئی حرکت ہوتی ہے

وَلَاعَمَلَ. هُوَ الَّذِي يَحُلُّ فِي الْأَوْتَارِ فَتَوَقَّعُ، وَكَانَتْ قَبْلُ حِبَالاً. وَ فِي الصَّوْتِ فَيُغَنِّي

اور نہ کوئی کام ہوتا ہے، یہ وہ چیز ہے جو سارنگی میں آئے تو سارنگی ساز اگل دے حالانکہ وہ پہلے رسی تھی، آواز میں اُتر آئے، تو وہ گانا شروع کر دے،

وَكَانَ قَبْلُ هَوَاءً. اَلدِّيْنُ الْحَقُّ يَحْمِلُ صَاحِبَهُ عَلَى أَنْ يَحْيَا لَهُ وَيُحَارِبَ لَهُ. وَالدِّيْنُ الصِّنَاعِيُّ يَحْمِلُ صَاحِبَهُ

جو پہلے صرف ہوا تھی، سچا دین اپنے ساتھی کو آمادہ کرتا ہے کہ وہ اسی کے لئے زندہ رہے اور اسی کے لیے لڑے، اور بناوٹی دین اپنے ساتھی کو ابھارتا ہے

عَلَى أَنْ يَحْيَا بِهِ وَيُتَاجِرَ بِهِ وَيَحْتَالَ بِهِ. اَلدِّيْنُ الْحَقُّ يَحْمِلُ صَاحِبَه فَوْقَ كُلِّ سُلْطَةٍ وفَوْقَ كُلِّ سِيَاسَةٍ.

اس بات پر کہ وہ اس کے ذریعے زندہ رہے اور اس کے ذریعے حیلے کرے، سچا دین اپنے ساتھی کو ہر حکومت وسیاست پر فوقیت دیتا ہے

توضیح اللغۃ:

تریاق: وہ دواء جو زہر کے اثر کو ختم کرتی ہے، جو زندگی کا سہارا ہو۔۔۔ سموم: سم کی جمع بمعنی زہر۔۔۔ تمزج: غیر کے ساتھ ملانا، ملانے کی چیز، کما قال تعالی: {وکان مزاجها کافوراً}۔۔۔ کھرباء: بجلی جو مصنوعی تیار کی جائے۔ ۔۔۔ یدور: از (تفعیل) بمعنی گھمانا، از (ن) بمعنی گھومنا۔۔۔ العجل: بمعنی رہٹ، پہیا، سامان لادنے کی گاڑی جمع أعجال،

عجال۔ کما قال تعالی: {ولا تعجل بالقرآن، وما أعجلک عن قومک}۔۔۔ أوتار: وتر کی جمع بمعنی تانت، دھاگا، تار۔ کما قال تعالی: {والشفع والوتر}۔۔۔ توقع: از (افعال) بمعنی سر ٹھیک کرنا، واقع کرنا۔

والدِّينُ الصناعيُّ يَحمِلُ صاحبه على أن يَلْوِيَ الدِّينَ لِيَخْدِمَ السُّلْطَةَ ويَخْدِمَ السِّيَاسَةَ. الدِّينُ الحقُّ قَلْبٌ وقُوَّةٌ

اور مصنوعی دین اپنے ساتھی کو ابھارتا ہے کہ دین کو پس پشت ڈال دے تاکہ حکومت وسیاست کی خدمت کرے۔ دینِ حق دل اور طاقت کا نام ہے

والدِّينُ الصِّناعيُّ نَحوٌ وصَرْفٌ وإعْرَابٌ وكَلَامٌ وتَأوِيلٌ. الدِّينُ الحقُّ إمْتِزَاجٌ بِالرُّوحِ وَالدَّمِ وغَضَبٌ لِلحَقِّ،

اور مصنوعی دین نحو، صرف، ترکیب، کلام اور تاویل کا نام ہے، سچا دین روح اور خون کے ملنے، حق کے لیے غصہ کرنے،

ونُفُورٌ مِنَ الظُّلمِ، ومَوتٌ في تَحقِيقِ العَدْلِ. والدِّينُ الصِّناعيُّ عِمَامَةٌ كَبِيرَةٌ وقَبَاءٌ يَلْمَعُ، وفَرَجِيَّةٌ وَاسِعَةُ الأكْمَامِ.

ظلم سے نفرت اور انصاف کے لیے مرجانے کا نام ہے، اور بناوٹی دین بڑی پگڑی، چمکتے، کشادہ اور لمبی آستین والے جبے کا نام ہے

الشَّهَادَةُ فِي الدِّينِ الحَقِّ هِيَ مَا قَالَهُ اللهُ تَعَالَى: "إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

دینِ حق میں شہادت وہ ہے جو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا "ان اللہ اشتری۔۔" بیشک اللہ نے ایمان والوں سے ان کی جان ومال کو

بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ" وَالشَّهَادَةُ فِي الدِّينِ الصِّنَاعِيِّ

جنت کے بدلے خرید لیا ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑائی کرتے ہیں، پھر قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اور بناوٹی دین میں شہادت

إِعْرَابُ جُمْلَةٍ وَتَخْرِيجُ مَتْنٍ وَتَفْسِيرُ شَرْحٍ وَتَوْجِيهُ حَاشِيَةٍ وَتَصْحِيحُ قَوْلِ مُؤَلِّفٍ وَالإِعْتِرَاضُ عَلَيْهِ.

جملہ کی ترکیب، متن کی تخریج، شرح کی تفسیر، حاشیہ کی توجیہ، مؤلف کے قول کی درستگی، اور اس پر اعتراض نکتہ چینی ہے

اَلدِّينُ الحَقُّ تَحْسِينُ عَلَاقَةِ الإِنْسَانِ بِاللهِ وَتَحْسِينُ عَلَاقَةِ الإِنْسَانِ بِالإِنْسَانِ، لِتَحْسُنَ عَلَاقَتُهُمْ جَمِيعًا بِاللهِ.

دینِ حق انسان کے تعلق کو اللہ کے ساتھ اچھا بنانا اور انسان کے تعلق کو انسان کے ساتھ اچھا بنانا ہے، تاکہ اللہ کے ساتھ تمام کا تعلق اچھا ہوجائے

توضیح اللغۃ:

عمامة: بمعنی پگڑی جمع عمائم، عمام۔۔۔ قباء: بمعنی کوٹ، وہ کپڑا جو کپڑوں کے اوپر پہنا جائے، جمع أقبية۔

... یلمع: از (ف) بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔۔۔۔ فرجیۃ: لمبی آستینوں کا جبہ جو علماء دین پہنتے ہیں۔

وَالدِّينُ الصِّنَاعِيُّ تَحْسِيْنُ عَلَاقَةِ صَاحِبِهِ بِالْإِنْسَانِ لَاسْتِدْرَارِ رِزْقٍ، أَوْ كَسْبِ جَاهٍ، أَوْ تَحْصِيْلِ مَغْنَمٍ، أَوْ دَفْعِ مَغْرَمٍ.

اور بناوٹی دین میں اپنے ساتھی سے بہترین تعلق، رزق کی زیادتی، مرتبہ کے حصول، مال کمانے یا نقصان دور کرنے کے لیے ہیں

لَقَدْ صَدَقَ مَنْ قَالَ: "إِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ لَا يَصْلُحُ آخِرُهُ إِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهُ" وَهَلْ كَانَ أَوَّلُهُ إِلَّا دِيْنَ رُوْحٍ

البتہ جس نے کہا سچ کہا "اس امت کے آخر والوں کی اصلاح اسی چیز سے ہوگی جس کے ساتھ پہلوں کی ہوئی" کیا جس کا اول حصہ دین کی روح تھا

وَهَلْ كَانَ آخِرُهُ إِلَّا دِيْنَ صِنَاعَةٍ؛ جِنَايَةُ أَهْلِ كُلِّ دِيْنٍ أَنْ يَّبْتَعِدُوْا - كُلَّمَا تَقَدَّمَ بِهِمُ الزَّمَانُ - عَنْ رُوْحِهِ

کیا اس کا آخری حصہ بناوٹی دین ہوگا؟ ہر دین والوں کی غلطی یہ ہے کہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ دین کی روح سے دور ہوتے گئے

وَيَحْتَفِظُوا بِشَكْلِهِ، وَأَنْ يَّقْلِبُوا الْأَوْضَاعَ، وَيَعْكِسُوا التَّقْدِيْرَ. فَلَا يَكُوْنُ لِلرُّوْحِ قِيْمَةٌ، وَيَكُوْنُ لِلشَّكْلِ كُلُّ الْقِيْمَةِ.

اور اس کی شکل کو محفوظ رکھا اور وضع کو بدل ڈالتے ہیں اور تقدیرات کو الٹ دیتے ہیں، چنانچہ روح کی کوئی قیمت نہ رہی اور صورت قیمتی ہوگئی

شَأْنُ الْإِيْمَانِ شَأْنُ الْعِشْقِ، يُحَوِّلُ الْبُرُوْدَةَ حَرَارَةً، وَالْخُمُوْلَ نَبَاهَةً، وَالرَّذِيْلَةَ فَضِيْلَةً وَالْأَثَرَةَ إِيْثَارًا.

ایمان کی حالت عشق کی حالت ہے، جو ٹھنڈک کو گرمی میں، گمنامی کو شہرت میں، برائی کو اچھائی میں اور خود غرضی کو ایثار میں بدل دیتی ہے

توضیح اللغۃ:

جنایۃ: از (ض) اگر مصدر جنایۃ ہو بمعنی گناہ کرنا، اگر مصدر جنیاً درخت سے پھل چننا۔۔۔۔ یبتعدوا: از (افتعال) بمعنی دور ہونا۔۔۔۔ یحول: از (تفعیل) بمعنی پھیرنا۔۔۔۔ نباھۃ: از (ن، س، ک) بمعنی شریف ہونا، مشہور ہونا۔

وَالْإِيْمَانُ الْحَقُّ كَالْعَصَا السِّحْرِيَّةِ، لَا تَمَسُّ شَيْئًا إِلَّا أَلْهَبَتْهُ، وَلَا جَامِدًا إِلَّا أَذَابَتْهُ، وَلَا مَوَاتًا إِلَّا أَحْيَتْهُ.

ایمان حق جادو کی ایسی چھڑی ہے، جس کو چھوئے اس کو جلا دے، اور جامد چیز کو پگھلا دے اور مردے کو زندہ کر دے

مَنْ لِيْ بِمَنْ يَأْخُذُ الدِّيْنَ الصِّنَاعِيَّ بِكُلِّ مَا فِيْهِ، وَيُعْطِيْنِيْ ذَرَّةً مِنَ الدِّيْنِ الْحَقِّ فِيْ أَسْمٰى مَعَانِيْهِ؟

کوئی ہے جو مجھ سے بناوٹی دین تمام چیزوں سمیت لے لے اور مجھے دین حق کا اپنے عظیم الشان معانی میں سے ایک ذرہ بدلے میں دے دے۔

وَلِيَ كَبِدٌ مَقْرُوحَةٌ مَنْ يَبِيعُنِيْ ... بِهَا كَبِدًا لَيْسَتْ بِذَاتِ قُرُوْحٍ

میرا تو جگر زخمی ہے، کون مجھے دے گا ... اس کے بدلے ایسا جگر جو زخمی نہ ہو

...سیح اللغۃ:

ألهبت: از (إفعال) بمعنی آگ بھڑکانا... أذابت: از (إفعال) بمعنی پگھلانا، از (ن) پگھلنا... موات: بے آباد زمین... کبد: بمعنی جگر جمع أکباد، کبود... قروح: قرح کی جمع بمعنی زخم۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَالِمٌ مَولٰی اَبِی حُذَیفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ
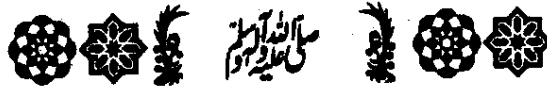
حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم

للدکتور طٰہٰ حسن

اَقبَلَ سَلَامُ بنُ جُبَیرٍ القُرَظِی مِنَ الشَّامِ، کَعَھدِہٖ فِی کُلِّ عَامٍ، بِتِجَارَۃٍ عَظِیمَۃٍ فِیھَا فُنُونٌ مِنَ العُرُوضِ،

سلام بن جبیر القرظی ہر سال کی طرح اس سال بھی شام سے بہت سا تجارتی سامان لے کر آئے، جس میں مختلف قسم کا ساز و سامان

وَضُرُوبٌ مِنَ المَتَاعِ، بَعضُہٗ مِمَّا تُخرِجُ الشَّامُ، وَبَعضُہٗ مِمَّا یَصنَعُ اَھلُ الجَزِیرَۃِ، وَ بَعضُہٗ مِمَّا تَحمِلُہٗ

اور اسباب موجود تھے۔ کچھ سامان اہلِ شام کا تیار کردہ تھا، کچھ اہل جزیرہ کا تیار کردہ تھا اور کچھ وہ چیزیں تھیں جنہیں لے جاتے

الرُّومُ اِلٰی دِمَشقَ وَ بُصرٰی وَتَبِیعُہٗ مِن قَوَافِلِ العَرَبِ وَالیَھُودِ لِیَحمِلُوہُ اِلَی الاَرضِ البَعِیدَۃِ الَّتِی

روم والے دمشق اور بصرہ، اسے عرب اور یہود کے قافلوں کو بیچ دیتے تا کہ وہ ان چیزوں کو ان دوردراز جگہوں تک لے جائیں جہاں

لَا تَصِلُ اِلَیھَا یَدُ قَیصَرَ۔ وَلَا یَبلُغُھَا سُلطَانُہٗ فِی نَجدٍ وَالحِجَازِ وَفِی تِھَامَۃَ وَالیَمَنِ۔ وَلَم یَکُن سَلَامُ بنُ جُبَیرٍ

قیصر کی حکومت نہیں تھی۔ قیصر کی حکومت نجد، حجاز، تہامہ اور یمن کے علاقہ پر نہ تھی۔ اور سلام بن جبیر ابھی تک

یَستَقِرُّ فِی بَنِی قُرَیظَۃَ وَیُرِیحُ نَفسَہٗ مِن سَفَرٍ شَاقٍّ طَوِیلٍ، حَتّٰی عَرَضَ مَتَاعَہٗ ذَاکَ المُختَلِفَ لِلنَّاسِ،

بنو قریظہ میں ٹھہرے بھی نہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مشقت آمیز طویل سفر سے آرام پہنچایا، یہاں تک کہ اپنا مختلف قسم کا سامان لوگوں کے سامنے پیش کر دیا

صاحب مضمون کا تعارف:

نام طٰہٰ حسین، ۱۸۸۹ء میں مصر میں پیدا ہوئے، اور چھوٹی عمر میں ہی بصارت کھو بیٹھے۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد جامعۃ الازہر داخلہ لیا، لیکن تعلیم مکمل نہیں کی، آپ ادباء کی مجالس میں بیٹھے اور ادب عربی کی تعلیم پر خوب محنت کی اور باریس کی طرف سفر کیا اور وہاں کی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور جامعہ مصریہ کے کلیۃ الآداب میں استاد بن گئے، اور پھر اسی کالج کے نگران منتخب ہوئے، بعض مسائل میں جمہور کے مشہور مسلک سے اختلاف کیا اور اعتدال سے ہٹ گئے ان کی کتاب الشعر الجاہلی نے مصر میں شور برپا کر دیا جس کی وجہ سے اکثر دیندار اور اہل علم طبقہ آپ سے ناراض ہوگیا۔

توضیح اللغۃ:

عام: بمعنی سال، جمع أعوام... فنون: الفن کی جمع بمعنی قسم، حال، اور اس کی جمع أفنان بھی آتی ہے، اور جمع الجمع: أفانین بمعنی مختلف اسلوب، از (ن) مزین کرنا، مشقت میں ڈالنا، از (تفعیل) ملانا، از (تفعل) قسم بہ قسم ہونا، از (افتعال) اچھے اسلوب سے بیان کرنا...... العروض: العرض کی جمع بمعنی سامان، اسباب، چوڑائی، وسعت، بڑا لشکر......
المتاع: سونے چاندی کے علاوہ سامان زندگی، ہر وہ شئی جس کو انسان پہنے یا بچھائے، ہر وہ چیز جس سے تھوڑا سا نفع اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے، اس کی جمع أمتعة اور جمع الجمع أماتع، أماتیع۔

فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَهْلُ يَثْرِبَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَ يَثْرِبَ مِن يَهُودٍ يَنظُرُونَ وَيَشْتَرُونَ،

سو متوجہ ہوئے مدینہ والوں میں سے اوس اور خزرج کے لوگ اور متوجہ ہوئے مدینہ کے ارد گرد کے یہودی بھی دیکھتے اور خریدتے رہے،

وَلَمْ تَمْضِ أَيَّامٌ حَتّٰى كَانَ سَلَّامُ بْنُ جُبَيْرٍ قَدْ بَاعَ تِجَارَتَهُ وَأَفَادَ مِنْهَا مَالًا كَثِيرًا. وَلَوْلَا هٰذَا الصَّبِيُّ الَّذِي

زیادہ دن نہیں گزرے تھے یہاں تک کہ سلام بن جبیر نے تجارتی سامان بیچ دیا اور اسے بہت سارا مال نفع میں حاصل کیا، اور اگر وہ بچہ ہوتا جو

عَرَضَهُ سَلَّامٌ عَلَى الْعَرَبِ فَرَغِبُوا عَنْهُ، وَعَلَى الْيَهُودِ فَزَهِدُوا فِيهِ، لَرَضِيَتْ نَفْسُ سَلَّامٍ كُلَّ الرِّضَاءِ،

سلام بن جبیر نے عرب پر پیش کیا تو انہوں نے اعراض کیا اور یہود کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس میں دلچسپی نہ لی، تو سلام کا دل بہت خوش ہوتا

وَلَأَنْفَقَ الْأَشْهُرَ الْمُقْبِلَةَ مُطْمَئِنًّا مُغْتَبِطًا مُجَوِّلًا فِي أَحْيَاءِ يَثْرِبَ مُرْسِلًا رَقِيقَهُ وَأَحْلَافَهُ

اور آنے والے مہینوں میں اطمینان وخوشی کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں آزاد گھومتا اور خرچ کرتا اور اپنے غلاموں اور دوستوں کو بھیجتا

فِيمَا حَوْلَ يَثْرِبَ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ وَفِي إِعْمَاقِ الْبَادِيَةِ، يَجْلِبُونَ لَهُ مِنَ الْمَتَاعِ الَّذِي يَحْمِلُهُ إِلَى الشَّامِ

مدینہ کے اطراف میں عرب اور یہود کے محلوں کی طرف، اور دور دراز کے دیہاتوں میں، جو اس کے لیے وہاں سے سامان لاتے جس سے یہ شام لے جاتے

مَتٰى أَقْبَلَ فَصْلُ الرِّحْلَةِ إِلَى الشَّامِ. وَلٰكِنْ هٰذَا الصَّبِيُّ كَانَ غُصَّةً فِي حَلْقِهِ وَحَسْرَةً فِي قَلْبِهِ. قَدِ اشْتَرَاهُ فِي

جب شام کی طرف واپسی جانے کا موسم آتا۔ لیکن یہ بچہ ان کے گلے کا پھندا اور دل کی حسرت بن کر رہ گیا تھا، اس کو خریدا تھا

بُصْرٰى مِنْ بَعْضِ الْكَلْبِيِّينَ بِثَمَنٍ بَخْسٍ زَهِيدٍ، وَقَدَّرَ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ سَيَبِيعُهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ يَثْرِبَ

بصریٰ میں کسی کلبی سے سستے، اور بہت تھوڑے داموں، اور اس نے اپنے دل میں سوچا تھا کہ مدینہ میں کسی کو بیچ دوں گا

فَيَرْبَحُ فِي ثَمَنِهِ ذَاكَ الَّذِي أَدَّاهُ مِثْلَيْهِ أَوْ أَمْثَالَهُ. وَلَكِنَّ أَهْلَ يَثْرِبَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ لَمْ يَعْهَدُوا

اور اس کی قیمت خرید سے دوگنا یا کئی گنا نفع حاصل کر ہی لوں گا، لیکن عرب اہل مدینہ اور یہود کو سمجھ نہ آیا کہ

سَلَامًا جَالِبًا لِلرَّقِيقِ أَوْ مُتَّجِرًا فِيهِ. فَلَمَّا رَأَوْهُ يَعْرِضُ عَلَيْهِمْ هٰذَا الصَّبِيَّ وَيَلِحُّ فِي عَرْضِهِ

سلام غلام سے جان چھڑانے والا ہے یا اسے بیچنے والا ہے، جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے بچہ پیش کرتے ہیں اور اسکے پیش کرنے میں اصرار کرتے ہیں

وَيُرَغِّبُ فِي شِرَائِهِ. أَنْكَرُوا مِنْهُ ذٰلِكَ وَظَنُّوا بِهِ الظُّنُونَ. وَقَالَ قَائِلُهُمْ: إِنَّمَا اشْتَرَى سَلَامٌ هٰذَا الْغُلَامَ لِنَفْسِهِ.

اور اس کو خریدنے میں رغبت دلاتے ہیں تو ان کو یہ اوپرا سا لگا اور مختلف گمان کرنے لگے، کسی کہنے والے نے کہا کہ سلام نے یہ غلام اپنے لیے خریدا تھا

توضیح اللغۃ:

فزهدوا: از (س، ف، ک) بے رغبتی کر کے چھوڑ دینا، منہ موڑ لینا، از (ف) پھلوں کا اندازہ لگانا، از (افتعال) کم سمجھنا، از (تفعل) عبادت کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا...... الرحلة: بمعنی کوچ سفر نامہ از (ف) بمعنی ترک وطن کرنا، کجاوہ کسنا، سوار ہونا از (تفعیل) بمعنی کوچ کرانا، از (مفاعلة) بمعنی کوچ کرنے میں مدد دینا... غصة: بمعنی وہ چیز جو گلے میں پھنس جائے...... غم: از (ن) بمعنی اچھو لگنا، کھانے یا پینے سے پھندا لگنا، اگر مصدر غصة ہو بمعنی کاٹنا، از (افعال) بمعنی اچھو لگوانا...... مغتبطا: از (افتعال) خوشی اور اچھی حالت میں رہنا، از (ض) کسی شئ کو معلوم کرنے کے لئے ہاتھ سے ٹٹولنا، از (ض، ف) کسی کی نعمت کو دیکھ کر اپنے لئے بھی تمنا کرنا، از (تفعیل) رشک دلانا، از (افعال) ڈھانپ لینا...... رقیق: غلام، پتلا، خوش حالی اور آسودگی، آسان وخوشگوار، جمع أرقاء ...... أحلافه: الحلف کی جمع بمعنی دوستی، عہد و پیمان، وہ دوست جو بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائے، از (ض) قسم کھانا، از (افعال و تفعیل) قسم کھلانا، از (مفاعله) معاہدہ کرنا...... یجلبون: از (ن، ض) ہانک کر لانا، از (افعال) جمع کرنا، دھمکانا، آگے بڑھنے پر اکسانا، شور وغوغا کرنا، از (س) اکٹھا ہونا، از (ن) گناہ کرنا، از (تفعیل) چیخنا، ڈانٹنا...... زهید: کم، حقیر، اس کی جمع زہدان...... یلح: از (افعال) اصرار کرنا، تھک کر دیر کرنا، از (س) کیچڑ سے چپکنا۔

فَلَا نَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ قَدْ رَأَى فِيهِ مِنَ الْعَيْبِ أَوِ الْآفَةِ مَا زَهَّدَهُ فِيهِ. فَهُوَ يَبِيعُنَا

اس لیے ہمیں اطمینان نہیں، ہوسکتا ہے اس میں عیب یا آفت دیکھی ہو جس کی وجہ سے بے رغبتی کر رہے ہیں، تو وہ ہمیں بیچ رہے ہیں

مَا لَيْسَ فِيهِ أَرَبٌ. وَكَانَ الصَّبِيُّ بَادِيَ السُّقْمِ ظَاهِرَ الضُّرِّ. كَأَنَّهُ قَدْ لَقِيَ مِنَ الَّذِينَ اتَّجَرُوا فِيهِ شَرًّا وَنُكْرًا.

جس میں خود ان کو ضرورت نہیں ہے، اور بچہ بہت بیمار اور تکلیف میں تھا، گویا اس نے تاجروں کے ہاتھوں بہت تکلیف اور برائی اٹھائی ہے

وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ، بَلْ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُفْصِحَ عَنْ ذَاتِ نَفْسِهِ، وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنِ الرُّومِيَّةَ

اور یہ بچہ عربی بھی صحیح طرح نہیں بول سکتا تھا، بلکہ اپنے بارے میں بھی کچھ بتانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ رومی زبان صحیح بول سکتا تھا

بَلْ لَمْ يَنْطِقْ مِنْهَا حَرْفًا، وَإِنَّمَا كَانَ إِذَا كَلَّمَهُ سَيِّدُهُ أَوْ غَيْرُ سَيِّدِهِ مِنَ النَّاسِ الْتَوَى لِسَانُهُ بِأَلْفَاظٍ فَارِسِيَّةٍ

بلکہ اس کا ایک حرف نہیں بول سکتا تھا، جب اس کا آقا یا کوئی آدمی اس سے بات کرتا ہے تو اس کی زبان فارسی کے ایسے الفاظ کی طرف مڑ جاتی

لَا يَفْهَمُهَا عَنْهُ أَحَدٌ. وَكَانَ سَلَّامٌ يَزْعَمُ لِلنَّاسِ أَنَّ هٰذَا الصَّبِيَّ ذَكِيُّ الْفُؤَادِ صَنَّاعُ الْيَدِ مَوْفُورُ النَّشَاطِ

جنہیں کوئی نہیں سمجھ پاتا۔ سلام لوگوں کو یہ بتاتے کہ بچہ تیز خاطر، دست کار اور پھرتیلا ہے،

إِذَا صَلُحَتْ حَالُهُ وَوَجَدَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يُقِيمُ أَوْدَهُ. وَكَانَ يَزْعَمُ لَهُ أَنَّهُ سَلِيلُ أُسْرَةٍ فَارِسِيَّةٍ شَرِيفَةٍ

(بشرطیکہ) جب اس کی حالت درست ہو جائے اور ایسا کھانا ملے جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کر دے، اور یہ بتاتے کہ یہ بچہ معزز فارسی خاندان سے ہے

أَقْبَلَتْ مِنْ أَصْطَخْرَ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ فِي الْأُبُلَّةِ، فَمَلَكَتْ أَرْضًا وَاسِعَةً وَزَارَعَتْ فِيهَا النَّبَطَ،

جو اصطخر سے آکر ابلہ میں آباد ہو گیا، پھر وسیع زمین کا مالک ہوا اور اس زمین میں قوم نبط نے کھیتی باڑی کی

توضیح اللغۃ:

أرب: حاجت، ضرورت، انتہاء جمع آراب...... الضر: تنگی، بدحالی، نقصان، سختی، جمع أضرار...... نکرا: بہت برا کام، چالاکی، تیز فہمی، از (س) واقف ہونا، از (ک) دشوار ہونا، از (تفعیل ومفاعلہ) دھوکہ دینا، لڑائی کرنا، از (إفعال) جاہل ہونا، از (تفعل) اچھی حالت سے بدحال ہونا، اجنبی ہونا، بدخلق ہونا، از (تفاعل) دانستی ناواقف بننا، آپس میں دشمنی کرنا ...... التوی: از (افتعال) مڑنا، دشوار ہونا، از (س) ٹیڑھا ہونا، خشک ہونا، از (مفاعلہ) لپٹنا، از (إفعال) امیر کے جھنڈے کو سینا، اشارہ کرنا، از (تفعل) مڑنا، از (تفاعل) جمع ہونا، ایک دوسرے پر لپٹنا، از (استفعال) ہلاک ہونا...... ذکی: جمع أذکیاء، از (ف، س، ک) تیز خاطر ہونا، از (تفعیل) بھڑکانا، ذبح کرنا، از (ن) ذبح کرنا، از (إفعال) بھڑکانا، روشن کرنا...... صناع الید: کاریگری میں ماہر، صنع از (ف) بنانا، اچھی تربیت کرنا، از (تفعیل) مزین کرنا، از (إفعال) سکھنا، دوسرے کو مدد دینا، از (مفاعلۃ) نرمی کرنا، رشوت دینا، از (افتعال) تیار کرنے کا حکم دینا، پیش کرنا...... موفور: مکمل چیز، از (ض) پورا کرنا، حفاظت کرنا... النشاط: چست و پھرتیلا، چست اہل عیال والا، از (س) ہشاش بشاش ہونا، پھرتیلا

چست ہونا، از (تفعیل) گرہ دینا، چست بنانا...... أود: ٹیڑھا پن، مشقت، از (س) ٹیڑھا ہونا، از (ن) گرانبار کرنا، تھکا دینا، از (تفعل) شاق گزرنا...... النبط: ایک عجمی قوم جو عراقین کے درمیان آباد رہتی تھی پھر اس لفظ کا استعمال عوام الناس کے لئے ہونے لگا، جمع أنباط، نبیط۔

وَمَلَكَتْ تِجَارَةً عَرِيضَةً كَانَتْ تُصَرِّفُهَا فِي أَطْرَافِ الْعِرَاقِ. فَإِذَا سُئِلَ مِنْ أَنْبَاءِ هٰذِهِ الْأُسْرَةِ

اور لمبی چوڑی تجارت کرتے، جو عراق کے اطراف تک صرف کرتے تھے، جب ان سے اس لڑکے کے خاندان کے بارے میں پوچھا جاتا

عَنْ أَكْثَرَ مِن ذٰلِكَ لَمْ يُحِرْ جَوَابًا، وَإِنَّمَا يَقُولُ: زَعَمَ لِي مَنْ بَاعَنِي هٰذَا الصَّبِيَّ أَنَّ الْعَرَبَ

مزید تفصیلات، تو ان کوئی جواب نہ آتا، صرف اتنا کہتے کہ جس نے یہ بچہ بیچا اس نے مجھے بتایا تھا کہ عرب

إِخْتَطَفُوْهُ حِيْنَ أَغَارُوْا مَعَ الرُّوْمِ عَلَى الْأُبُلَّةِ، فَبَاعُوْهُ مِنْ بَنِيْ كَلْبٍ،

نے اسے اس وقت اغوا کیا تھا جب انہوں نے رومیوں کے ساتھ مل کر ابلہ پر حملہ کیا تھا، پھر انہوں نے بنی کلب کو بیچ دیا

وَتَعَرَّضَ بِهِ بَنُو كَلْبٍ فِيْ بَصْرٰى يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّبِيْعُوْهُ لِبَعْضِ تُجَّارِ الْعَرَبِ أَوِ الْيَهُوْدِ. وَقَدْ رَأَيْتُهُ

اور بنوکلب یہ بچہ عرب یا یہودی تاجروں کو فروخت کرنے کے لیے بصری میں لائے، اور جب میں نے اسے دیکھا

فَرَقَّ لَهُ قَلْبِيْ وَمَالَتْ إِلَيْهِ نَفْسِيْ، وَقَدَّرْتُ أَن سَيَكُونَ لَهُ شَأْنٌ أَيُّ شَأْنٍ،

تو میرا دل اس کے لیے نرم ہو گیا اور میری طبیعت اس کی طرف مائل ہوئی، میں نے اندازہ لگایا کہ عنقریب اس کی کوئی نہ کوئی تو شان ہوگی،

توضیح اللغۃ:

لم یحر: از (إفعال) گھٹانا، کم کرنا، از (ض) گھٹنا، از (تفع) دو چیزوں میں سے اولی یا قابل استعمال کو طلب کرنا...... اختطفوہ: از (افتعال) اچک لینا، از (س) چندھا کر دینا، از (س، ض) تیز چلنا، از (تفعیل) اچک لینا، از (إفعال) خطا کرنا، بیماری کا زائل ہونا۔

فَاشْتَرَيْتُه فِيمَا اشْتَرَيْتُ مِنَ الْمَتَاعِ وَالْعُرُوضِ. هُنَالِكَ كَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَه، فَلِمَ تُمْسِكُهُ

چنانچہ دیگر خرید کردہ سازوسامان میں سے، میں نے اسے بھی خرید لیا، وہاں پر لوگ اسے کہتے کہ تو اسے کیوں نہیں رکھتا

عَلَيْكَ إِذَنْ؟ فَيَقُولُ، إِنَّ مَا انفَقْتُ مِنَ الْمَالِ فِيهِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَآثَرُ عِنْدِي مِنه. وَمَاذَا أَصْنَعُ بِصَبِي

اپنے پاس؟ تو وہ کہتا کہ جو مال میں نے اسے خریدنے میں خرچ کیا ہے وہ مجھے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے، میں ایسے بچے کا کیا کروں گا

لَاأحسِنُ الْقِيَامَ عليه وَلَايُحسِنُ هُوَ أنْ يَقُومَ عَلٰى نفسِه. وَلَيسَ لِي أهلٌ آكِلُه إلَيْهِمْ؟

جس کے اچھے قیام کا میں بندوبست نہیں کر سکتا، نہ وہ خود اپنے آپ کو سنبھال سکتا ہے، اور نہ میرا خاندان ہے جو اس کا کھانا پینا کر دے،

وَالصَّبِيُّ مَعَ ذٰلِكَ ذَكِيُّ الْقَلْبِ صَنَاعُ الْيَدِ موفُورُ النَّشَاطِ إنْ صَلُحَتْ حَالُه وَاصَابَ مِنَ الطَّعَامِ

اس کے باوجود بچہ تیز خاطر ہاتھ کا کاریگر اور پھرتیلا ہے، بشرطیکہ جب اس کی حالت درست ہوجائے اور اتنا کھانا ملے

مَايُقِيمُ أوَدَه. أُنْظُرُوا إلٰى عَيْنَيْهِ كَيْفَ تَدُوْرَانِ وَلَاتَكَادَانِ تَسْتَقِرَّانِ عَلٰى شَيْءٍ. إنَّهُ سَرِيْعُ الْحِسِّ

جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کر دے، اس کی آنکھیں دیکھو! کیسے گھومتی ہیں، کسی ایک چیز پر ٹکتی ہی نہیں، اس کی حس انتہائی تیز ہے

يَخْطَفُ مَا يَرٰى دُونَ أنْ يَتَثَبَّتَه، وَانْظُرُوا إلَيْهِمَا كَيْفَ تَتَوَقَّدَانِ كَأنَّهُمَا جَذْوَتَانِ. وَلٰكِنِ

جس چیز کو دیکھتا ہے اس پر نظریں جمائے بغیر اُچک لیتا ہے، آنکھوں کی طرف دیکھو! کیسے وہ چمک رہی ہیں گویا کہ وہ انگارے ہیں؟ لیکن

النَّاسَ كَانُوا يَسْمَعُونَ وَيَضْحَكُونَ وَيَنْصَرِفُونَ وَيَتْرُكُونَ سَلَّامًا وَفِي قَلْبِهٖ حَسْرَةٌ عَلٰى مَا أنْفَقَ مِنْ مَالٍ

لوگ ان کی باتیں سن کر ہنستے اور چلے جاتے اور سلّام کو اس حالت میں چھوڑتے کہ اس کے دل میں حسرت ہوتی اس پر جو اس نے مال خرچ کیا تھا

وَعَلٰى مَاكَانَ يَرْجُو مِن رِبْحٍ. وَ تَمُرُّ ثُبَيْتَةُ بِنْتُ يَعَار الأوْسِيَّةُ بِسلَّامٍ ذَاتَ ضُحًى وَهُوَ

اور اس پر جو نفع کی امید رکھتا تھا، ایک دن صبح کے وقت ثبیتہ بنت یعار اوسیہ کا سلام کے پاس سے گزر ہوا، وہ اس وقت

يَعرِضُ صَبِيَّه هٰذَا فِي أسْوَاقِ يَثْرِبَ. فَلَاتَكَادُ تَنْظُرُ إلَى الصَّبِيِّ حَتّٰى تَرْحَمَه. ثُمَّ لَاتَكَادُ

اس بچے کو مدینہ کے بازار میں پیش کر رہا تھا، (ثبیتہ) کو بچے پر نظر پڑتے ہی رحم آ گیا، پھر دیر

تَطِيلُ النَّظَرَ إلَيْهِ حَتّٰى تَقَعَ فِي قَلْبِهَا الرَّغْبَةُ فِي شِرَائِهِ. قَالَتْ ثُبَيْتَةُ: مَا اسْمُ صَبِيِّكَ هٰذَا يَاابْنَ جُبَيْرٍ؟

تک اسے دیکھتی رہتی ہیں تو ان کے دل میں اسے خریدنے کی دلچسپی پیدا ہوتی ہے، ثبیتہ نے پوچھا: اے ابن جبیر! تمہارے اس بچے کا کیا نام ہے؟

توضیح اللغۃ:

یثبته: از (افعال) پوری طرح سے پہچاننا، از (ن) ثابت ہونا، مؤکد ہونا، از (ک) بہادر ہونا، صاحب عزم ہونا، از (تفعیل) ثابت کرنا، از (تفعل) جلدی نہ کرنا، مشورہ کرنا اور حقیقت کی جستجو کرنا...... تتوقدان: از (تفعل وتفعیل) چمکنا، بھڑکانا، از (ض) بھڑکنا، روشن ہونا...... جذوتان: الجذوة کا تثنیہ، بمعنی بھڑکتا ہوا انگارہ، جمع جِذًى، جُذًى، جذاء

قَالَ سَلَّامٌ: زَعَمَ مَنْ بَاعَهُ لِي مِنْ بَنِي كَلْبٍ أَنَّ اسْمَهُ سَالِمٌ. قَالَتْ:

سلام نے بتایا کہ بنی کلب کے جس شخص نے یہ بچہ مجھے بیچا تھا،اس نے بتایا کہ اس کا نام سالم ہے، ثبیتہ نے کہا:

سَالِمٌ ابْنُ مَنْ؟ قَالَ سَلَّامٌ: لَا أَدْرِي، وَلٰكِنِّي اشْتَرَيْتُهُ مِنْ كَلْبِي يُسَمّٰى مَعْقِلًا،

سالم کس کا بیٹا ہے؟ سلام نے کہا: مجھے معلوم نہیں، لیکن میں نے اسے بنوکلب کے ایک آدمی سے خریدا تھا،جس کا نام معقل ہے

وَزَعَمَ لِي أَنَّ أُسْرَتَهُ أُسْرَةٌ شَرِيفَةٌ أَقْبَلَتْ. قَالَتْ ثُبَيْتَةُ: أَقْبَلَتْ مِنْ اَصْطَخْرَ فَنَزَلَتِ الْأُبُلَّةَ

اوراس نے مجھے بتایا کہ اس کا خاندان شریف ہے، جوآیا ہے... ثبیتہ (درمیان میں) بولی: جو اصطخر سے آیا،ابلہ میں اترا

وَزَارَعَتِ النَّبَطَ وَصَرَّفَتْ تِجَارَتَهَا فِي أَطْرَافِ الْعِرَاقِ، قَدْ حَفِظْنَا ذٰلِكَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ، فَإِنِّي لَهُ

اور نبطیوں سے کاشت کاری کی اور اپنی تجارت کو عراق کے اطراف میں پھیلا دیا، یہ باتیں ہمیں دل سے یاد ہو چکی ہیں، میں اسے

مُشْتَرِيَةٌ، فَبِكَمْ تَبِيعُهُ مِنِّي؟ قَالَ سَلَّامٌ وَقَدِ ابْتَسَمَ قَلْبُهُ وَرَضِيتْ نَفْسُهُ، وَلٰكِنَّهُ اسْتَبْقٰى فِي وَجْهِهِ الْجِدَّ وَالْحَزْمَ،

خریدنا چاہتی ہوں، تم مجھے کتنے میں بیچو گے؟ سلام نے کہا: اس حال میں کہ اس کا دل خوش اور طبیعت راضی تھی، لیکن اس نے برقرار رکھا اپنے چہرے پر سنجیدگی اور پختگی کو،

فَإِنِّي لَا أُرِيدُ إِلَّا مَا أَدَّيْتُ مِنْ ثَمَنٍ وَمَا أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مُنْذُ اشْتَرَيْتُهُ. وَتَتَّصِلُ الْمُسَاوَمَةُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ،

میں اتنی ہی قیمت چاہتا ہوں جتنے کا میں نے خریدا، اور جو میں نے خرید سے لے کر اب تک خرچ کیا، سلام اور ثبیتہ کے درمیان معاملہ طے پا گیا

وَتَعُودُ إِلٰى دَارِهَا بِالصَّبِيِّ وَقَدْ رَبِحَ الْيَهُودِي فَأَحْسَنَ الرِّبْحَ وَرَبِحَتْ هِيَ بِشِرَاءِ هٰذَا الصَّبِيِّ رِبْحًا

اور وہ بچے کو اپنے گھر واپس لاتی ہیں، اس یہودی نے نفع کمایا اور خوب کمایا، اور اس نے بھی اس بچے کو خرید کر ایسا نفع کمایا

لَا يُقَوَّمُ بِالدَّرَاهِمِ وَلَا بِالدَّنَانِيرِ. ذٰلِكَ أَنَّهَا لَمْ تَشْتَرِهِ مُتَّجِرَةً وَلَا مُبْتَغِيَةً كَسْبًا،

جس کی قیمت دراہم اور دنانیر ہو ہی نہیں سکتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ثبیتہ نے یہ بچہ تجارت اور نفع کے لیے نہیں خریدا،

توضیح اللغۃ:

المساومۃ: بیع کی ایک قسم کا نام ہے یعنی کسی سامان وغیرہ کو بیچنا بغیر اس کے سابقہ ثمن کو بیان کئے، یعنی ثمن خرید کی طرف بالکل توجہ نہ ہو۔ از (مفاعلہ) مساومۃً بھاؤ تاؤ کرنا، از (ن) فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور قیمت بتلانا از (تفعیل) چھوڑنا، از (تفعل) علامت لگانا۔

وَاِنَّمَا آثَرَتْ بِشِرَائِه الْخَيْرَ وَالْبِرَّ وَالْمَعرُوفَ، لَمْ تُرِدْ اِلٰى شَيْءٍ آخَرَ. وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا

اس نے تو واقعی بھلائی، نیکی اچھے سلوک کیلئے اس کے خریدنے کو ترجیح دی تھی، اور کوئی ارادہ نہ تھا، اور وہ اپنے دل ہی دل میں

فِي نَفسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ اِلٰى دَارِهَا: بُعداً لِهٰذِهِ الْحَيَاةِ الَّتِي لَايَرْحَمُ الْاِنْسَانُ فِيهَا الْاِنْسَانَ،

کہہ رہی تھی اس حال میں کہ وہ بچے کے ساتھ گھر لوٹ رہی تھی: ہلاکت ہے ایسی زندگی کے لیے جس میں انسان دوسرے انسان پر رحم نہ کھائے

وَلَايَرْاَفُ الْقَوِيُّ فِيهَا بِالضَّعِيفِ، وَلَاتَرِقُّ فِيهَا الْقُلُوبُ لِلْاُمِّ حِينَ تَفْقِدُ صَبِيَّهَا، وَلِلصَّبِيِّ

اور جس میں طاقتور کمزور پر مہربان نہ ہو، اور جس زندگی میں بچے کے گم ہوجانے پر ماں کا دل نرم نہ ہو، اور (ہلاکت ہے) اس بچے کے لیے

حِينَ يَنْشَأُ لَايَعرِفُ لِنَفْسِه اُمًّا وَلَا اَبًا وَ لَا فَصِيلَةً يَاوِي اِلَيْهَا. وَكَانَتْ تَقُوْلُ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا وَهِيَ

جو پرورش پا رہا ہو نہ اپنے ماں باپ کو پہنچانے اور نہ قبیلے کو، جہاں وہ پناہ لے لے، اور وہ اپنے دل ہی دل میں کہہ رہی تھی، اس حال میں کہ وہ

عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ اِلٰى دَارِهَا: لَوْ اَنَّ لِي صَبِيًّا مِثْلَهُ فَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُونَ وَمَضَوْا لَه فِي غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْاَرْضِ

گھر لوٹ رہی تھی بچے کے ساتھ، اگر اس جیسا میرا بچہ ہوتا اور حملہ آور حملہ کر کے اسے اپنے علاقے سے علاقہ غیر میں لے جاتے،

كَيْفَ كُنْتُ اَلْقىٰ ذٰلِكَ، وَكَيْفَ كُنْتُ اَحْتَمِلُهُ اَوْ اَصْبِرُ عَلَيْهِ، وَهَلْ كُنْتُ اَسْلُوْ عَنْ صَبِيِّ آخِرَ الدَّهْرِ،

تو میں اسے ملاقات کیسے کرتی؟ میں اسے کیسے برداشت کرتی اور کیسے اس پر صبر کرتی؟ اور کیا میں اپنے بچے کو زندگی بھر بھلا سکتی تھی؟

هَيهَاتَ. لَو كَانَ لِي صَبِيٌّ مِثْلُه وَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُونَ وَ ذَهَبُوا بِه فِي غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْاَرْضِ

ایسا نہیں ہو سکتا، اگر اس جیسا میرا بچہ ہوتا اور حملہ آور حملہ کر کے اسے اپنے علاقے سے علاقہ غیر میں لے جاتے،

لَذَكَرْتُه مُصْبِحَةً وَمُمْسِيَةً، وَ لَذَكَرْتُه يَقْظىٰ وَنَائِمَةً، وَلَتَبِعَتْه نَفْسِي وَذَهَبَتْ فِي تَصَوُّرِ حَالِه

تو میں اسے صبح و شام یاد کرتی، اور میں اسے سوتے جاگتے یاد کرتی، اور میرا دل اسی کے پیچھے رہتا اور اس کے حال کے تصور میں جاتا

الْمَذَاهِبَ، وَ لَمَا اطْمَاَنَنْتُ لِلْعَيْشِ وَلَا نَعِمْتُ بِالْحَيَاةِ وَلَااسْتَمْتَعْتُ بِطَيِّبَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا.

کہاں کہاں، زندگی میں کبھی یہ آرام پاتی نہ خوش رہتی، نہ ہی اس دنیا کی عمدہ (حلال) چیزوں سے لطف اندوز ہوتی،

توضیح اللغۃ:

لایراف: از (ف، ک، س) بہت مہربانی کرنا...... **فصیلۃ:** کنبہ، ران یا اعضاء جسم کے گوشت کا ٹکڑا، جمع فصائل۔

وَكَانَتْ تَرَى أُمَّ الصَّبِيِّ وَقَدِ انْتُزِعَ مِنْهَا ابْنُهَا وَهِيَ تَشْهَدُ انْتِزَاعَه أَوِ اخْتُطِفَ ابْنُهَا وَهِيَ

بچے کی ماں دیکھ رہی تھی کہ اس کا بیٹا چھینا جا رہا ہے، وہ اس کے چھیننے کے وقت موجود تھی، (دوسری صورت) یا اس کا بیٹا اچک لیا گیا اور وہ

لَا تَرَى اخْتِطَافَه، وَكَانَتْ تَرَى تَوَلُّهَ تِلْكَ الْأُمِّ وَتَفَجُّعَهَا وَحَسْرَتَهَا الَّتِي لَا تَخْمُدُ، وَلَوْعَتَهَا الَّتِي لَا تَنْطَفِئُ

نہ دیکھ سکی اس کے اچکنے کو، اور وہ شیبہ بچشم صورت دیکھ رہی تھی اس ماں کے غم کی شدت کو، اس کے درد کو، اور ختم نہ ہونے والی حسرت کو، اور نہ بجھنے والی جلن کو،

وَدُمُوعَهَا الَّتِي لَا تَغِيضُ. وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا: هٰذَا

اور نہ رُکنے والے آنسوؤں کو، اور وہ کہتی جا رہی تھی اپنے آپ سے درآنحال کہ وہ بچے کے ساتھ اپنے گھر لوٹ رہی تھی، کہ یہ

غُلَامٌ قَدِ اخْتُطِفَ مِنْ مُلْكِ كِسْرٰى، لَمْ يَسْتَطِعْ جُنْدُ كِسْرٰى أَنْ يَحْمُوهُ وَلَا أَنْ يَرُدُّوا عَنْه الْعَادِيَاتِ،

بچہ ملک کسریٰ سے اچک لیا گیا ہے، کسریٰ کے لشکروں میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اسے بچا سکیں، اور نہ ظالموں کے ظلم سے اسے بچا کر واپس لا سکے،

فَكَيْفَ بِنَا نَحْنُ فِي يَثْرِبَ، هٰذِهِ الْمَدِينَةِ الْخَائِفَةِ الَّتِي تُحِيطُ بِهَا الْيَهُودُ وَالْأَعْرَابُ مِنْ جَمِيعِ أَقْطَارِهَا،

ہمارے ساتھ مدینہ میں کیسا حال ہوگا؟ یہ ایسا خوف زدہ شہر ہے جسے یہودیوں اور دیہاتیوں نے ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے

وَالَّتِي يَسُلُّ بَعْضُ أَهْلِهَا السَّيْفَ عَلٰى بَعْضٍ، وَالَّتِي لَا يَأْمَنُ أَهْلُهَا أَنْ تَدُورَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةٌ أَوْ

اس کے باشندے ایک دوسرے پر تلواریں اٹھاتے ہیں، اس کے رہائشیوں کو اطمینان نہیں کہ ان پر کوئی آفت آ جائے، یا

تَنُوبَهُمْ نَائِبَةٌ، أَوْ يَلُمَّ بِهِمْ خَطْبٌ مِنَ الْخُطُوبِ، فَلَمَّا بَلَغَتِ الدَّارَ وَاسْتَقَرَّتْ فِيهَا وَعَنِيَتْ بِالصَّبِيِّ

کوئی حادثہ، یا خطرات میں سے کوئی بھی خطرہ منڈلانے لگے، جب شیبہ نے گھر پہنچی اور اس میں آرام وقرار پایا، اور بچے کو بغور دیکھا

حَتّٰى أَمِنَ بَعْدَ خَوْفٍ وَأَنِسَ بَعْدَ وَحْشٍ وَطَعِمَ بَعْدَ جُوعٍ، قَالَتْ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا:

یہاں تک کہ وہ خطرے کے بعد مطمئن ہوا، وحشت کے بعد مانوس ہوا، بھوک کے بعد سیر ہو کر کھایا، شیبہ نے اپنے دل ہی دل میں کہا

هَيْهَاتَ أَنْ أَتَّخِذَ الْأَزْوَاجَ أَوْ أَنْ يَكُونَ لِي مِنَ الْوَلَدِ مَنْ يُصِيبُه مِثْلُ مَا أَصَابَ هٰذَا الصَّبِيَّ،

یہ بات بہت دور ہے کہ میں کسی کو خاوند بناؤں یا میری اولاد ہو، جس کو ایسی مصیبت پہنچے جیسی اس بچے کو پہنچی ہے،

توضیح اللغۃ:

تولہ: از (تفعل، ض، س، ح) بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم

سے متحیر سا ہو جانا، از (تفعیل) شدت غم میں ڈالنا، از (استفعال) بدحواس ہونا...... **تفجعها**: از (فتعل) دردمند ہونا......
لا تخمد: از (ن، س) ختم ہو جانا، تیزی کا کم ہو جانا، از (افعال) بے حرکت ہونا، خاموش ہونا، آگ کی لپیٹ (بھڑک) کو بجھانا...... **لوعة**: غم یا عشق ومحبت کی جلن، از (ف) غم یا عشق سے دل جلنا، گھبرانا، مریض ہونا، از (ن) بیمار کر دینا، از (افعال) رنگ بدل دینا، از (افتعال) دل کا غم یا عشق سے جل اٹھنا...... **تنطفئ**: از (انفعال) بجھنا، از (س) بجھنا، بے نور ہونا، از (افعال) بجھانا...... **لا تغیض**: از (ض، تفعیل) آنسو روکنا، کم کرنا، از (ض، تفعل، انفعال) پانی کا کم ہونا...... **یحموه**: از (ض) بمعنی بچانا، روکنا، از (س) کسی کام کے کرنے سے ناک چڑھانا، از (تفاعل) بچنا، از (تفعل) پرہیز کرانا......
العادیات: ضرر، غصہ کی تیزی، از (ن) تجاوز کرنا، باز رکھنا، چھوڑ دینا، از (س) بغض رکھنا، از (تفعیل) اگر صلہ عن ہو تو چھوڑ دینا، از (مفاعلة) جھگڑا کرنا، دور کرنا، دشمن ہونا، از (افعال) دوڑنے کے لئے اکسانا، مدد کرنا، عادی بنانا، از (تفعل) تجاوز کرنا، متعدی ہونا...... **خائفة**: اس جمع خائفات، خوف، از (س) گھبرانا، احتیاط کرنا۔

وَمَن اَذُوقُ فِيهِ مِنَ الحُزنِ والثُّكلِ، مِثْلَ مَاذَاقَتْ فِي هٰذَا الصَّبِي اُمُّهُ تِلْكَ الْفَارِسِيَّةِ وَنِسَاءُ

اور میں بھی اس بچے سے متعلق غم اور گمشدگی کا مزہ اسی طرح چکھوں جیسا کہ اس بچے کی فارسی ماں نے چکھا ہے اور اس جیسی

اَمْثَالُهَا كَثِيرٌ۔ وَ لَوِ اسْتَجَابَتِ الْحَيَاةُ لِثُبَيتَةَ لَانْفَقَتْ اَيَّامَهَا مُعْنِيَةً بِهٰذَا الصَّبِي الْفَارِسِي

بہت سی عورتوں نے، اگر ثبیتہ کے قبیلے والے اس کو اجازت دیتے تو وہ اپنی ساری زندگی اس فارسی بچے کی خدمت میں صرف کر دیتی،

وَلَاتَّخَذَتْهُ لِنَفْسِهَا وَلَدًا اَو شَيئًا يُشْبِهُ الْوَلَدَ. وَلٰكِنَّ النَّاسَ يُقَدِّرُونَ وَيُدَبِّرُونَ

اور اس کو اپنا بیٹا بنا لیتی یا بیٹے کی طرح کچھ اور بنا لیتی، لیکن لوگ فیصلے اور تدبیریں کرتے رہتے ہیں

وَالاَيَّامُ تَجْرِي عَلَى غَيْرِ مَا قَدَّرُوا وَدَبَّرُوا۔ فَقَدْ عَنِيَتْ ثُبَيتَةُ بِسَالِمٍ

اور زمانہ ان کے فیصلوں اور تدبیروں کے خلاف چلتا رہتا ہے، چنانچہ ثبیتہ سالم کی پرورش میں مشغول ہوگئی

حَتّٰى رُبَا جِسْمُهُ وَنَمَا عَقْلُهُ وَاَصْبَحَ غُلَامًا ذَكِيَّ الْقَلْبِ سَرِيعَ الْحِسِّ حَدِيدَ اللِّسَانِ كَمَا قَدَّرَ الْيَهُودِيُّ،

یہاں تک کہ اس کا جسم فربا اور عقل بڑھ گئی اور وہ سمجھ دار، تیز طرار اور تیز زبان والا ہوگیا، جیسا کہ اس یہودی نے اندازہ لگایا تھا

اَو اَكْثَرَ مِمَّا قَدَّرَ۔ وَكَانَتْ ثُبَيتَةُ لَهُ مُحِبَّةً وَبِهِ مُغْتَبِطَةً وعَنهُ رَاضِيَةً، وَقَدْ خَطَبَهَا الرِّجَالُ

بلکہ اس سے بھی زیادہ، ثبیتہ اسے محبت کرنے، رشک کرنے والی، اور اسے راضی تھی، اور اسے خطبہ (نکاح) دیا لوگوں نے

مِنَ الأوسِ وَالخزرجِ وَمِنْ أشرافِ البادِيَةِ حولَ يثرب. فامتنعت عليهم واعتلت على أهلها في ذلك

قبیلہ اوس وخزرج کے، اور مدینہ کے مضافاتی دیہات کے بعض سرداروں نے، لیکن ثبیتہ نے انہیں انکار کر دیا اور اس پر عذر بتلائے گھر والوں کو

حتى أعيتهم. ولكن وفد قريش يمرون بيثرب منصرفهم من الشام ذات عام، فيمكثون فيها

یہاں تک کہ انہیں تھکا دیا، لیکن ایک سال قریش کا ایک قافلہ شام سے لوٹتے ہوئے مدینہ سے گزرا، تو وہ لوگ ٹھہرے وہاں

أيامًا، ويسمع أبوحذيفة هشيم بن عتبة بن ربيعة بحديث ثبيتة هذه وقصة غلامها ذلك،

چند دن، اور سنا ابوحذیفہ ہشیم بن عتبہ بن ربیعہ نے ثبیتہ کا قصہ اور اس کے اس لڑکے کا قصہ

فيعجبه ما يسمع، ثم يحب أن يتزيد من أخبارها فيلم بقومها ويقول لهم

تو اسے اچھا لگا جو اس نے سنا، پھر انہوں نے چاہا کہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں، چنانچہ اس کے قبیلے کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے

ويسمع منهم فتقع ثبيتة من نفسه موقعًا حسنًا، مع أنه لم يرها ولم يسمع لها.

اور ان سے سنتا ہے، تو ان کے دل میں ثبیتہ اچھی جگہ پا لیتی ہے، حالانکہ نہ اس کو دیکھا ہے اور نہ اس سے کچھ سنا ہے

توضیح اللغۃ:

اعتلت: از (افتعال) بمعنی عذر بیان کرنا، مشغول رہنا، از (ن، ض) دوسری مرتبہ پینا، پلانا، از (تفعیل) بار بار پلانا، علت بیان کرنا، از (افعال) گھونٹ گھونٹ پلانا، بیمار کرنا، از (تفعل) حجت ظاہر کرنا، مشغول رہنا...... **أعيتهم:** از (افعال) عاجز کر دینا، تھکانا، از (ف، س) عاجز ہونا، از (س) رک جانا، از (تفعیل، مفاعلہ) غیر مفہوم کلام کہنا، پیچیدہ گفتگو کرنا...... **فيلم:** از (ن) کسی کے پاس آ کر نازل ہونا، جمع کرنا۔

وإنما سمع عنها فرضي، وإذا هو يخطب هذه الفتاة الأبية، فتمتنع عليه أول الأمر،

صرف اس کے بارے میں سنا تو وہ راضی ہو گئے، وہ اس خود دار لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں، پہلی مرتبہ وہ انکار کر دیتی ہے

حتى إذا علمت بمكانه من قريش وبأنه من أشرافها وذوي المنزلة الرفيعة فيها، وبأنه من

لیکن جب اسے ابو حذیفہ کا قریش میں مقام اور معزز اور بلند مرتبے والا ہونا معلوم ہوا، اور یہ بھی کہ

أصحاب البيت وأهل الحرم الذي ردّ عنه أصحاب الفيل، والذي لا يعدو عليه إلا الفجرة الآثمون،

وہ بیت اللہ اور اس حرم والے ہیں جہاں سے ہاتھی والوں کو دور کیا گیا تھا، اور جس پر سوائے فاجر اور گناہ گار کے کوئی حملہ نہیں کر سکتا،

شكّت يومًا ويومًا. ثم أصبحت مستجيبة لخطبة هذا المكي. ويعود أبو حذيفة بأهله وبسالم

تو وہ دن بدن مائل ہونا شروع ہوئی، پھر اس مکی شخص کے پیغام نکاح کو قبول کر لیتی ہے، ابو حذیفہ واپس ہوتے ہیں اپنی اہلیہ اور سالم کو لے کر

إلى مكة في وفد قريش، فلا يكاد يستقر حتى ينكر من أمرها بعض الشيء،

مکہ مکرمہ کی طرف قریش کے وفد کے ساتھ، وہ تھوڑا ٹھہرتا ہی ہے کہ کچھ اجنبیت محسوس کرتے ہیں،

لقد أصبح فغدا على أندية قريش، ثم أمسى فراح إلى أندية قريش، ولكنه يعرف من أمر هذه الأندية

صبح ہوتے ہی وہ قریش کی مجلسوں میں جاتا ہے، پھر شام کو قریش کی مجلسوں میں جاتا ہے، اور لیکن ان مجلسوں کا معاملہ جانتا تھا،

كثيرًا، وينكر من أمرها كثيرًا. تريد نفسه أن تطمئن وأن تأمن وأن ترضى، كما تعوّدت من قبل،

بہت سارا، اور بہت ساروں سے اجنبی تھا، اس کا دل چاہتا تھا کہ پہلے کی طرح مطمئن، مامون، اور خوش رہے

توضیح اللغۃ:

أندية: نادی کی جمع بمعنی مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود رہیں، دیگر جمع: نواد بھی آتی ہے اور جمع الجمع أندیات، از (مفاعلہ) پکارنا، مجلس میں ہم نشین ہونا، از (افتعال) مجلس میں جمع ہونا۔

ولكنها لا تجد إلى الطمأنينة ولا إلى الأمن ولا إلى الرضا سبيلًا. يحس أبو حذيفة كأن شيئًا

لیکن انہیں اطمینان، امن اور خوشی کا کوئی راستہ نہ ملا، ابو حذیفہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی چیز

ينقص هذه الأندية، وكأن حدثًا قد حدث في مكة لا يدري أيسير هو أم خطير، ولكن شيئًا قد حدث

کم ہوئی ہے ان مجلسوں سے، اور گویا کہ مکہ میں ضرور کوئی حادثہ ہوا ہے، وہ نہیں جانتا کہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا، لیکن کچھ ہوا ضرور ہے

فغيّر من أمر قومه تغييرًا يحسه ولا يحققه. ثم يلتمس

جس نے لوگوں میں ایسی تبدیلی کر دی ہے جسے وہ محسوس تو کر رہے ہیں تحقیق نہیں کر پا رہے، پھر وہ تلاش کرتے ہیں

بَعْضَ صَدِيقِهِ فِي أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ فَلَا يَجِدُهُمْ. يَسْأَلُ: أَيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْأُمَوِيُّ؟

اپنے بعض دوستوں کو قریش کی مجلس میں، وہ وہ نہیں پاتے ان کو، لوگوں سے پوچھتے ہیں: عثمان بن عفان اموی کہاں ہے؟

وَأَيْنَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيُّ؟ وَأَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ مِنْ ذَوِي مَوَدَّتِهِ؟ فَلَا يُجِيبُهُ قَوْمُهُ بِالتَّصْرِيحِ،

طلحہ بن عبیداللہ تیمی کہاں ہے؟ ان کے فلاں اور فلاں جگری دوست کہاں ہیں؟ قوم کے لوگوں نے صراحتا کوئی جواب نہ دیا

وَإِنَّمَا يُؤْثِرُ بَعْضُهُمُ الصَّمْتَ، وَيَذْهَبُ بَعْضُهُمْ مَذْهَبَ التَّوْرِيَةِ، وَيَلْوِي بَعْضُهُمْ أَلْسِنَتَهُمْ

کچھ نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ نے توریہ کیا اور کچھ نے اپنی زبانوں کو موڑ لیا

بِأَحَادِيثَ لَا تُفْصِحُ وَلَا تُبِينُ. وَيَرَى أَبُو حُذَيْفَةَ وَيَسْمَعُ، فَيَبْعُدُ الْأَمَدُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّمَأْنِينَةِ وَالْأَمْنِ وَالرِّضَا.

ایسی باتوں کی طرف جو ظاہر اور واضح نہ تھیں، ابوحذیفہ سنتے اور دیکھتے رہے، ان کے اور اطمینان و امن اور سلامتی کے درمیان فاصلہ بڑھتا گیا

ثُمَّ يُصْبِحُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدِ انْجَلَتْ لَهُ بَصِيرَتُهُ وَوَضَحَ لَهُ وَجْهُ الْحَزْمِ مِنْ أَمْرِهِ. أَنَّ صَدِيقَهُ أُولَئِكَ بِمَكَّةَ

پھر ایک دن صبح ہوتے ہی ان کی بصیرت نے ان کے لئے ظاہر کیا، اور واضح کیا ان کی پریشانی اور معاملہ کی وجہ، ان کے دوست مکہ ہی میں ہیں

لَمْ يُفَارِقُوهَا وَلَمْ يَبْرَحُوا أَرْضَ الْحَرَمِ. فَمَا لَهُ يَسْأَلُ عَنْهُمْ وَلَا يُلِمُّ بِهِمْ.

انہوں نے مکہ نہیں چھوڑا اور وہ حرم کی زمین سے دور نہیں گئے، پس کیا ہے اس کیلئے کہ وہ ان کے بارے میں پوچھتا اور نہ ہی ان کا ارادہ کرتا،

وَلَا يَكَادُ هَذَا الْخَاطِرُ يَخْطُرُ لَهُ حَتَّى يَقْصِدَ قَصْدَ فُلَانٍ أَوْ فُلَانٍ مِنْ أُولَئِكَ الصَّدِيقِ. وَقَدْ أَلَمَّ

یہ خیال دل میں آنا ہی تھا کہ انہوں فلاں یا فلاں دوست کے پاس جانے کا ارادہ کرلیا، اور انہوں نے ارادہ کیا

بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ لَهُ خَلِيلًا عَلَى مَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ تَفَاوُتٍ فِي السِّنِّ. كَانَ عُثْمَانُ قَدْ

عثمان بن عفان کے پاس جانے کا، وہ ان کے پکے دوست تھے حالانکہ ان کے درمیان عمر کا فرق تھا، عثمان بن عفان

تَخَطَّى الْأَرْبَعِينَ أَوْ كَادَ وَكَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ لَمْ يَبْلُغِ الثَّلَاثِينَ بَعْدُ وَلَكِنَّ الْوُدَّ كَانَ بَيْنَهُمَا قَدِيمًا مَتِينًا.

چالیس سال سے متجاوز یا اس کے قریب تھے، جبکہ ابوحذیفہ تیس تک بھی نہ پہنچے تھے، لیکن دونوں میں پرانی اور پکی دوستی تھی

زَادَتْهُ الصُّحْبَةُ فِي الْأَسْفَارِ قُوَّةً وَأَيْدًا. فَلَمَّا بَلَغَ أَبُو حُذَيْفَةَ دَارَ عُثْمَانَ وَدَخَلَ عَلَيْهِ تَلَقَّاهُ صَدِيقُهُ

سفر کی معیت نے مزید پختہ اور مضبوط کردیا تھا، جب ابوحذیفہ عثمان کے گھر پہنچے اور اندر گئے تو ان کے دوست ملے

بِمَا تَعَوَّدَ أنْ يَتَلَقَّاهُ بِهِ مِنَ الْبِشْرِ وَالْمَشَاشَةِ وَمِنَ الرِّفْقِ وَاللِّيْنِ. وَلٰكِنَّ أبَاحُذَيْفَةَ آنَسَ مِنْ صَدِيقِهِ

عادت کے مطابق خوشی، خندہ پیشانی، نرمی اور مہربانی کے ساتھ، اور لیکن ابوحذیفہ مانوس تو ہوئے اپنے دوست سے

عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ شَيْئًا مِنْ تَحَفُّظٍ وَاحْتِشَامٍ. قَالَ أبُوحُذَيْفَةَ: لَقَدِ الْتَمَسْتُكَ أبَا عَمْرٍو فِي أنْدِيَةِ قُرَيْشٍ

ان کے باوجود کچھ ناگواری اور شرم محسوس کی۔ ابوحذیفہ نے کہا: اے ابوعمرو! البتہ میں نے آپ کو قریش کی مجلسوں میں تلاش کیا

مُنْذُ عَادَ الْوَفْدُ إلٰى مَكَّةَ فَلَمْ أجِدْكَ. فَمَا عَسٰى أنْ يَكُونَ قَدْ حَبَسَكَ عَنْ قَوْمِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ:

جب سے وفد لوٹا ہے مکہ کی طرف، لیکن آپ کو نہ پایا، وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اپنی قوم سے روکا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَمْ أنْشَطْ لِهٰذِهِ الْأنْدِيَةِ وَلَا لِمَا يَدُورُ فِيهَا مِنْ حَدِيثٍ. قَالَ أبُوحُذَيْفَةَ: فَهَلْ أنْكَرْتَ مِنْ قَوْمِكَ

میں تیار نہیں ہوں ان مجلسوں کیلئے اور نہ ہی اس میں ہونے والی باتوں کیلئے۔ ابوحذیفہ نے کہا: کیا آپ نے اپنی قوم سے انکار کیا ہے

شَيْئًا؟ وَهُنَا سَكَتَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُجِبْ. فَأعَادَ عَلَيْهِ أبُوحُذَيْفَةَ مَقَالَتَهُ. فَأمْعَنَ عُثْمَانُ فِي الصَّمْتِ.

کسی چیز کا؟ یہاں عثمان رضی اللہ عنہ خاموش رہے، ابوحذیفہ نے اپنی بات دہرائی، حضرت عثمان کی خاموشی طویل ہوگئی

توضیح اللغۃ:

تخطی: از (تفعل، افتعال) تجاوز کرنا، پھاندنا، از (ن) قدموں کے درمیان کشادگی کر کے چلنا، از (تفعیل) قدموں کو کشادہ کر کے چلنا، زائل کیا جانا...... متینا: مضبوط، قوی، از (ک) مضبوط وقوی ہونا، از (ن) اقامت کرنا، قسم کھانا، از (ن، ض) پیٹھ پر مارنا، از (تفعیل) مضبوط بنانا، از (مفاعلہ) ٹالنا...... أیدا: از (ض) مضبوط وسخت ہونا، قوی کرنا، ثابت کرنا، از (تفعل) قوی ہونا...... البشر: کشادہ روئی، چہرہ کی رونق، از (ض، س) خوش ہونا، از (ن) چھیل دینا، از (إفعال) خوش ہونا، خوشخبری دینا، از (مفاعلہ) کسی کام کو خود کرنا، جماع کرنا...... احتشام: از (افتعال) منقبض ہونا، غضبناک ہونا...... أمعن: از (إفعال) مبالغہ کرنا، معاملہ کی گہرائی تک پہنچنا، حق کے انکار کے بعد اقرار کرنا، از (ن) ناشکری کرنا، از (ف، ک) آہستہ آہستہ بہنا، از (تفعل) ذلیل وحقیر ہونا۔

قَالَ أبُوحُذَيْفَةَ، إنَّ لَكَ أبَا عَمْرٍو لَشَأْنًا وَلَا وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، وَلٰكِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَكَدْ يَسْمَعُ قَسَمَهُ هٰذَا

ابوحذیفہ نے کہا: اے ابوعمرو! لات وعزی کی قسم! آپ کی کوئی شان (معاملہ) ہے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ تو ایسے ہوئے کہ اس کی قسم سنی نہیں

حتّٰی لَوٰی وَجْهَه. وَيَنْظُرُ اَبُوحُذَيفَةَ فَإِذَا وَجْهُ صَاحِبِه قَدْ اَرْبَدَّ وَظَهَرَ فيه

یہاں تک کہ اپنا چہرہ پھیر لیا، اور ابو حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے دوست کے چہرے کا رنگ اچانک بدل گیا اور اس میں

غَضَبٌ لَمْ يَأْلَفْه منه قَطُّ. قَالَ اَبُوحُذَيفَةَ: وَيْحَكَ اَبَاعَمْرٍو! اِنَّكَ

غصے کے ایسے آثار دکھائی دینے لگے جو پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے، ابوحذیفہ نے کہا: اے ابوعمرو! تیرے لئے ہلاکت ہو، آپ

لَتَعْرِفُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنِي مِنَ الْوُدِّ. وَاِنَّكَ لِي لَخَلِيلٌ وَفِيٌّ اَمِينٌ، فَاَظْهِرْنِي عَلَى ذَاتِ

اس تعلق کو جانتے ہیں جو میرے اور آپ کے درمیان محبت کا ہے، آپ میرے دوست ہیں، اور معتمد ہیں، آپ اپنے بارے میں

نَفْسِكَ. قَالَ عُثْمَانُ فِي صَوْتٍ وَادِعٍ لَيِّنٍ: فَإِنْ شِئْتَ اَنْ تَسْتَبْقِيَ مَابَيْنَنَا مِنَ الْوُدِّ فَلَا تَذْكُرِ

مجھے بتادیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے نرم و پُرسکون لہجے میں کہا: اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری محبت کا تعلق باقی رہے تو آئندہ ذکر نہ کرنا

اللَّاتَ وَالْعُزّٰى، وَهٰذِهِ الْاٰلِهَةَ الَّتِي لَا تُغْنِي عَنكُم شَيْئًا. هُنَالِكَ وَجَمَ اَبُوحُذَيفَةَ وَجْمَةً قَصِيرَةً

لات و عزیٰ اور ان معبودوں کا جو تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے، یہ سن کر ابوحذیفہ اچھل پڑے، (ماتھے پے بل آگئے)

ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ اَبَاعَمْرٍو! فَإِنَّكَ إِذَنْ قَدْ صَبَوْتَ؟ قَالَ عُثْمَانُ فِي صَوْتٍ اَشَدَّ دَعَةً وَاَعْظَمَ لِيْنًا:

پھر کہا: اے ابوعمرو! تیری خرابی تو تو اس وقت بے دین (اپنے آبائی دین کو چھوڑنے والا) ہو چکا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ نرم انداز میں کہا:

لَمْ اَصْبُ اَبَا حُذَيفَةَ وَاِنَّمَا اهْتَدَيْتُ. اِنَّكَ فَتًى حَازِمٌ رَشِيدٌ لَمْ تَتَقَدَّمْ بِكَ السِّنُّ بَعْدُ

اے ابوحذیفہ! میں بے دین نہیں ہوا بلکہ میں ہدایت یافتہ ہو گیا ہوں، بے شک تم تو سمجھدار ہوشیار جوان ہو، تمہاری ابھی اتنی عمر نہیں گزری ہے

توضیح اللغۃ:

لوی: از (ض) موڑنا، بٹنا، پوشیدہ رکھنا، اعراض کرنا، از (افتعال) دشوار ہونا، سستی کرنا...... اربد: از (افعلال) خاکستری رنگ والا ہونا، از (ن) باڑہ میں باندھنا، روکنا، اقامت کرنا، از (تفعل) ابر آلود ہونا، تیوری چڑھانا...... وجم: از (ض) شدت غم کی وجہ سے ترش رو ہو کر سر جھکانا، مکا مارنا، شدت غیظ یا خوف سے گفتگو سے عاجز رہنا، ناپسند کرنا، نرم دل اور غمگین ہونا...... صبوت: از (ف، ک) تبدیل مذہب کرنا، صابئین کا دین اختیار کرنا، اچانک پہنچ جانا...... حازم: از (ک) ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لینا، از (ض) باندھنا، از (س) سینہ میں کسی چیز کا پھنس جانا، از (افعال) تنگ کرنا، از (افتعال، تفعل) رسی وغیرہ سے کمر کسنا۔

لٰكِنَّكَ قَدْ رَأَيْتَ الدُّنْيَا وَطَوَّفْتَ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَبَلَوْتَ أَخْبَارَ النَّاسِ وَجَرَّبْتَ الْأَحْدَاثَ

لیکن تو دنیا دیکھ چکا ہے اور زمین کے کئی خطوں کا چکر لگا چکا ہے، لوگوں کی باتوں کو آزما چکا ہے اور تجربہ کر چکا ہے، حوادثات

وَالْخُطُوبَ، أَفْتَرَى مِنَ الرُّشْدِ أَنْ يُؤْمِنَ مِثْلُكَ وَمِثْلِي لِأَنْصَابٍ مِنْ خَشَبٍ وَصَخْرٍ

اور واقعات کا، تیرے کیا خیال ہے کہ میرے تیرے جیسے آدمی، ان پتھر اور لکڑی کے بنے ہوئے پر ایمان لائے

صَوَّرَهَا النَّاسُ بِأَيْدِيهِمْ، وَيَسْتَطِيعُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَجْعَلَهَا جُذَاذًا؛ قَالَ أَبُوحذيفة: مَا أَرَاكَ

جنہیں لوگوں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، اور طاقت رکھتا ہے جو چاہے ان میں سے کہ وہ ان کے ٹکڑے کردے؟ ابوحذیفہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں تجھے

أَبَاعَمْرٍو إِلَّا رَشِيدًا، وَلٰكِنِّي لَمْ أُفَكِّرْ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ قَطُّ. وَإِنَّمَا وَجَدْتُ قَوْمَنَا يَعْبُدُونَ هٰذِهِ

اے ابوعمرو! دانشمند، لیکن میں نے ان چیزوں میں کبھی غور نہیں کیا، میں نے تو اپنی قوم کو پایا کہ وہ انہیں کہ وہ عبادت کرتے ہیں ان

الْأَنْصَابَ فَصَنَعْتُ صَنِيعَهُمْ، قَالَ عُثْمَانُ: وَإِذَا أَسْفَرَ الْهُدَى وَحَصْحَصَ الْحَقُّ؛

بتوں کی، میں نے بھی ان جیسا کیا، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اور جب ہدایت روشن ہوجائے اور حق واضح ہوجائے تو؟

قَالَ أَبُوحُذَيْفَةَ: فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا أَنْ نَهْتَدِيَ وَنَتَّبِعَ الْحَقَّ، مَتٰى تَسْتَصْحِبُنِي إِلٰى مُحَمَّدٍ؛

ابوحذیفہ نے کہا: تب تو ہم پر لازم ہے کہ ہدایت پائیں اور حق کی پیروی کریں، آپ مجھے کب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلیں گے

قَالَ عُثْمَانُ: الْآنَ إِنْ شِئْتَ، وَأَمْسٰى أَبُوحُذَيْفَةَ مُسْلِمًا.

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چاہو تو ابھی، اور شام کی ابوحذیفہ نے مسلمان ہونے کی حالت میں،

توضیح اللغۃ:

أنصاب: بت، کھڑی کی ہوئی چیز، مصیبت، از (ض، ن) کھڑا کرنا، تھکانا، از (س) تھکنا، کوشش کرنا، از (تفعیل) بلند کرنا، از (مفاعلہ) دشمنی کرنا، مقابلہ کرنا...... جذاذا: ٹکڑا، توڑا ہوا، از (ن) توڑنا، تیز چلنا، از (تفعیل) قوم سے اپنی پیروی چاہنا اور ان کی نہ ماننا، از (تفعل) ٹکڑے ٹکڑے ہونا...... أسفر: از (افعال) روشن ہونا، واضح ہونا، از (ن) روشن ہونا، چہرہ کھولنا، سفر کے لئے روانہ ہونا...... حصحص: از (فعلل) پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا، مضبوط ومستحکم کرنے کے لئے حرکت دینا، از (تفعلل) زمین سے چمٹنا اور برابر ہونا، از (تفعلل) زمین سے چمٹنا، اور برابر ہونا۔

وَدَخَلَ بِإِسْلَامِهِ عَلَى ثُبَيْتَةَ. فَلَمْ تَكُنْ تَسْمَعُ لَهُ حَتَّى آمَنَتْ بِمُحَمَّدٍ وَمَا جَاءَ بِهِ. وَسَمِعَ الْغُلَامُ

وہ ثبیتہ کے پاس اسلام کی حالت میں گئے، وہ آپ کی باتیں سنتے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ وہ لائے اس پر ایمان لے آئیں۔ اور سنی غلام

سَالِمٌ حَدِيثَهُمَا فَمَالَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ وَإِذَا هُوَ يُؤْمِنُ كَمَا آمَنَا. وَلَمْ يَتَقَدَّمِ اللَّيْلُ

سالم نے، ان دونوں کی باتیں تو اس کا دل بھی اسی طرف مائل ہوا اور وہ بھی اچانک ان کی طرح ایمان لے آیا۔ ایک رات بھی نہ گزری تھی

حَتَّى زَادَتْ بُيُوتُ الْإِسْلَامِ فِي مَكَّةَ بَيْتًا. وَتَمْضِي أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ وَإِذَا ثُبَيْتَةُ تَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا

یہاں تک کہ مکہ میں مسلمانوں کے گھروں میں ایک اور گھر کا اضافہ ہوگیا۔ تھوڑے دن گزرے ہیں کہ ثبیتہ کو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

يَدْعُو إِلَى إِعْتَاقِ الرَّقِيقِ، وَيَعِدُ الَّذِينَ يَفُكُّونَ الرِّقَابَ مَغْفِرَةً مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةً وَرِضْوَانًا.

غلاموں کو آزاد کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور جو لوگ گردنوں کو آزاد کرتے ہیں ان کیلئے اللہ کی طرف سے رحمت، مغفرت اور رضا کا وعدہ کرتے ہیں

فَتَدْعُو إِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَاكَ الْفَارِسِيَّ وَتَقُولُ لَهُ: اِذْهَبْ سَالِمُ فَإِنِّي قَدْ سَيَّبْتُكَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ،

تو انہوں نے اپنے اس فارسی غلام کو بلا کر کہا: جاؤ سالم، میں نے تمہیں اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آزاد کیا

فَوَالِ مَنْ شِئْتَ. قَالَ سَالِمٌ لِأَبِي حُذَيْفَةَ: فَهَلْ لَكَ فِي أَنْ تَكُونَ لِي وَلِيًّا؟ قَالَ أَبُو حُذَيْفَةَ:

موالات کرو جس سے چاہو، تو سالم نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ میرے ولی بن سکتے ہیں؟ تو ابوحذیفہ نے فرمایا:

هَيْهَاتَ! لَنْ أَتَّخِذَكَ مَوْلًى، وَإِنَّمَا أَنْتَ ابْنٌ لِي مُنْذُ الْيَوْمِ. اسْتَوْثَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِدَعْوَتِهِ

یہ تو بہت بعید ہے، میں تجھے ہرگز اپنا غلام نہیں بناؤں گا، بلاشبہ آج سے تم میرے بیٹے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ لیا ہے اپنی دعوت،

وَلِأَصْحَابِهِ وَ لِنَفْسِهِ مِنْ حَيَّيْ يَثْرِبَ الْأَوْسِ وَ الْخَزْرَجِ وَ عَاهَدَهُمْ أَنْ يُؤْوُوهُ

اپنے صحابہ اور اپنی ذات کیلئے، یثرب کے دو قبیلے اوس وخزرج سے، اور ان سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو ٹھکانہ دیں گے

وَ يَنْصُرُوهُ وَ يَحْمُوا ظَهْرَهُ وَ يُقَاتِلُوا مِنْ دُونِهِ مَنْ بَغَى عَلَيْهِ أَوْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ

وہ آپ کی مدد کریں گے، آپ کی پشت پناہی کریں گے اور جو آپ کے خلاف سرکشی کرے یا آپ کے بارے میں برا چاہے اس سے لڑائی کریں گے

حَتَّى يُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ. وَ بَايَعَهُ عَلَى هٰذَا الْعَهْدِ نُقَبَاءُ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ.

یہاں تک کہ آپ اپنے رب کا پیغام پہنچادیں، اس معاہدہ پر اوس وخزرج کے بڑے بڑے سرداروں نے بھی بیعت کی۔

توضیح اللغۃ:

سیبتک: از (تفعیل) آزاد کرنا، از (ض) ہر طرف کو بہنا، تیز چلنا، بغیر غور وفکر کے بولنا۔

ثُمَّ اَذِنَ اللّٰهُ بَعدَ ذٰلِكَ لِرَسُولِه وَلِلْمُسْلِمِينَ فِي الْهِجْرَةِ اِلٰی مُسْتَقَرِّهِمُ الْجَدِيدِ. وَكَانَ الْاِسْلَامُ

پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو نئے ٹھکانے کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ اور اسلام

قَدْ سَبَقَهُمْ اِلٰی يَثْرِبَ، بَشَّرَ بِه مَنْ اَرْسَلَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ لِيُبَشِّرَ بِه. فَكَانَتِ الْهِجْرَةُ اِلٰی دَارٍ

ان سے پہلے مدینہ پہنچ چکا تھا، اس کی خوشخبری اس نے دی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تا کہ وہ اس کی خبر لائے، یہ ہجرت ایسی جگہ کی طرف تھی

اِسْتَقَرَّ فِيهَا الْاِسْلَامُ قَبْلَ اَنْ يَسْتَقِرَّ فِيهَا الْمُهَاجِرُونَ. وَقَدْ اَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ لِاَصْحَابِه فِي الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِينَةِ،

جہاں مہاجرین کے ٹھکانہ پکڑنے سے پہلے ہی اسلام ٹھکانہ پکڑ چکا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی

فَجَعَلُوا يَذْهَبُونَ اِلَيْهَا اِرْسَالًا، وَهُوَ ﷺ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ يَنْتَظِرُ اَنْ يَاْذَنَ اللّٰهُ لَه فِي الْخُرُوجِ

تو لوگ جوق در جوق وہاں جانے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی ٹھہر کر اپنے لیے ہجرت کی اجازت کا انتظار کرنے لگے

وَاجْتَمَعَتِ الْمُسْلِمِينَ الْمُهَاجِرِينَ اِلٰی اِخْوَانِهِمْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي قُبَاءَ وَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَ اَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِمْ

مسلمان مہاجرین قبا میں اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جمع ہوئے، اور وہ انتظار کرنے لگے کہ آئیں

رَسُولُ اللّٰهِ. وَكَانُوا فِي اَثْنَاءِ ذٰلِكَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ كَمَا كَانُوا يُقِيمُونَهَا بِمَكَّةَ. وَيَنْظُرُ الْمُسْلِمُونَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس دوران وہ اسی طرح نماز پڑھتے جیسا کہ مکہ میں رہ کر پڑھتے تھے۔ مسلمانوں نے دیکھا

فَاِذَا اَقْرَؤُهُمُ الْقُرْاٰنَ وَاَحْفَظُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ سَالِمِ بْنِ اَبِي حُذَيْفَةَ، فَيُقَدِّمُونَه لِيَؤُمَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ

کہ ان میں سب سے زیادہ اچھے قاری، اور زیادہ یاد کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سالم بن ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما تھے، تو وہ ان کو آگے کرتے ہیں تا کہ وہ ان کی امامت کروائیں

وَفِيهِمْ اَعْلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الَّذِي كَانَ اِسْلَامُه فَتْحًا، وَهِجْرَتُه نَصْرًا

حالانکہ ان میں مہاجرین کے بڑے لوگ بھی تھے، جن میں سے حضرت عمر بن خطاب جن کا اسلام لانا فتح تھا، ان کی ہجرت مدد تھی

وَخِلَافَتُه رَحْمَةً. كَمَا قَالَ فِيمَا بَعْدُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ. وَيَنْظُرُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُنَافِقُونَ مِنَ الْاَوْسِ

اور ان کی خلافت رحمت تھی، جیسا کہ بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور جائزہ لیا مشرکین و منافقین اوس و

وَالْخَزْرَجِ فَيَرَوْنَ هٰذِهِ الْجَمَاعَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يُقَدِّمُونَ سَالِمًا لِيَؤُمَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ.

خزرج میں سے پس انہوں نے دیکھا کہ یہ مہاجرین وانصار کی جماعت سالم کو آگے کرتے ہیں تاکہ وہ ان کی امامت کریں نماز میں

فَيُكْبِرُونَ مِنْ أَمْرِ سَالِمٍ هٰذَا بَادِيَ الرَّأْيِ. ثُمَّ لَا يَلْبَثُونَ أَنْ يَذْكُرُوهُ وَيَعْرِفُوهُ. يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

توانہوں نے سالم کے معاملے کو بظاہر بڑا سمجھا، پھر وہ نہیں ٹھہرے کہ اس کو یاد کرتے اور پہچانتے ہیں، بعض بعض سے کہتے ہیں

أَلَا تَرَوْنَ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُصَلِّي بِهٰذِهِ النَّاجِمَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ

کیاتم اس آدمی کی طرف نہیں دیکھتے جو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نووارد جماعت کو نماز پڑھاتا ہے، ان میں سے بعض مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے،

وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا. إِنَّهُ سَالِمٌ أَلَا تَذْكُرُونَ سَالِمًا؛ فَيَجْهَدُ الْقَوْمُ أَنْفُسَهُمْ لِيَذْكُرُوهُ. وَلٰكِنِ

اور بعض اسی کے باشندے ہیں، یہ یقیناً سالم ہے، کیا تمہیں سالم یاد نہیں ہے؟ لوگ اس کو دل میں لانے کی کوشش کرتی، لیکن

بَعْضُهُمْ يُعِيدُ عَلَيْهِمْ قِصَّةَ ذٰلِكَ الْيَهُودِيِّ الَّذِي كَانَ يَعْرِضُ عَلَى الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ صَبِيًّا حَدَثًا

کچھ لوگ اس یہودی کا واقعہ یاد دلاتے جو اہل عرب اور یہودیوں کے سامنے ایک نوعمر لڑکا پیش کرتا تھا

لَا يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ وَلَا يَفْهَمُهَا. وَمَا هِيَ إِلَّا أَنْ يَسْمَعُوا بَدْءَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ حَتّٰى يَسْتَحْضِرُوا سَائِرَهَا.

جو نہ تو اچھی عربی بول سکتا تھا اور نہ اسے سمجھ سکتا تھا، یہ سب کچھ اس لیے کرتے تاکہ قصے کی ابتداء سن کروہ سارے قصہ کا استحضار کریں

وَحَتّٰى يَرَوْا ذٰلِكَ الصَّبِيَّ الَّذِي مَسَّهُ الضُّرُّ وَظَهَرَ عَلَيْهِ الْبُؤْسُ وَزَهِدَ فِيهِ الْعَرَبُ وَالْيَهُودُ جَمِيعًا.

اور اس بچے کو دیکھیں جسے تکلیف پہنچی، جس پر تنگدستی غالب آئی اور جسے اہل عرب اور یہودیوں نے اسے حقیر سمجھا

وَاشْتَرَتْهُ ثُبَيْتَةُ بِنْتُ يَعَارٍ، لَا رَغْبَةً فِيهِ بَلْ عَطْفًا عَلَيْهِ. ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ عَاشَ

اور اسے ثبیتہ بنت یعار نے خریدا، اسے بھی خریدنے کی رغبت نہ تھی صرف شفقت کرتے ہوئے خرید لیا۔ پھر کوئی کہتا: اگر زندہ ہوتا

سَلَّامُ بْنُ جُبَيْرٍ لَرَأَى مِنْ صَبِيِّهِ ذَاكَ عَجَبًا. ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى هٰذِهِ

سلام بن جبیر، تو اس بچے کو انوکھا دیکھتا۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے: کیا تم نہیں دیکھتے اس

النَّاجِمَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ يَؤُمُّهُمْ فَارِسِيٌّ قَدْ كَانَ بِالْأَمْسِ عَبْدًا؛ ثُمَّ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلٰى

اصحاب محمد کی جماعت کو، جن کی امامت ایسا فارسی النسل (لڑکا) کر رہا ہے جو کل تک غلام تھا؟ پھر لوٹاتے بعض بعض پر

بَعضٍ رَجْعَ هٰذَا الْحَدِيثِ فَيقُولُ: إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ النَّاسِ لَشَأْنًا. إِنَّهُمْ يُسَوِّدُونَ الْعَبِيْدَ، وَيَلْغُونَ مَا بَيْنَ

اس بات کو جواب دیتے ہوئے اور کہتے: ان لوگوں کی عجیب شان ہے، یہ تو غلام کو اپنا سردار بنالیتے ہیں، اور ختم کر دیتے ہیں

الْأَحْرَارِ وَالرَّقِيقِ مِنَ الْفُرُوقِ، وَإِنَّا لَنَرْحَمُ قُرَيْشًا مِمَّا أَلَمَّ بِهَا، وَ إِنَّا لَنَعْذِرُ قُرَيْشًا مِمَّا

آزاد و غلام کے درمیان فرق کو، اور ہمیں قریش پر رحم آنا چاہیے جو انہوں نے اس جماعت کے ساتھ ارادہ کیا، اور ہمیں قریش کو معذور کو سمجھتے ہیں

فَعَلَتْ بِمُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ. وَ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَفَتَنَّاهُم كَمَا فَتَنَتْهُمْ قُرَيْشٌ،

اس سے جو انہوں نے محمد اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ برتاؤ کیا، اگر ہمارے پاس طاقت ہوتی تو ہم بھی ان کو تکلیف دیتے جیسے قریش نے تکلیف دی،

وَلَنَفَيْنَاهُمْ عَنْ أَرْضِنَا كَمَا نَفَتْهُمْ قُرَيْشٌ. وَلٰكِنْ هَلْ إِلَىٰ هٰذَا مِنْ سَبِيلٍ. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ:

اور قریش کی طرح ہم بھی انہیں اپنے شہر سے نکال دیتے، لیکن اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ انہی ہی میں سے کہنے والا کہتا ہے

هَيْهَاتَ! لَقَدْ آمَنَ لَهُمْ أُولُوا الْبَأْسِ وَالْقُوَّةِ مِنْ قَوْمِنَا. وَلٰكِنَّ فَرِيقًا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَدِّثِينَ

بہت بعید ہے! ہماری قوم کے طاقت وقوت والے لوگوں نے ان کو پناہ دی ہے، لیکن ان باتیں کرنے والوں میں سے ایک جماعت ایسی بھی تھی

يَسْمَعُونَ ثُمَّ يُنْكِرُونَ ثُمَّ يُؤْثِرُونَ الصَّمْتَ، ثُمَّ يَخْلُو بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ فَيَسْتَأْنِفُونَ بَيْنَهُمْ حَدِيثًا جَدِيدًا

جو بات سنتی، پھر اجنبی سمجھتی، اور پھر خاموشی کو ترجیح دیتے، پھر علیحدگی میں ایک دوسرے سے ملتے تو پھر نئی باتیں شروع کر دیتے،

يَعْجَبُونَ فِيهِ مِنْ أَمْرِ هٰذَا الَّذِي كَانَ عَبْدًا بِالْأَمْسِ، ثُمَّ هُوَ يَؤُمُّ الْأَحْرَارَ فِي صَلَاتِهِمِ الْيَوْمَ. ثُمَّ

اور اس لڑکے کے معاملے پر تعجب کرتے جو کل تک غلام تھا اور آج آزاد لوگوں کی نماز میں امامت کر رہا ہے۔ پھر

يَتَتَبَّعُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَيَرَوْنَ فيه نَفَرًا غَيْرَ قَلِيلٍ مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِينَ اعْتِقُوا، أَعْتَقَهُمْ إِسْلَامُهُمْ.

وہ مہاجرین کی تلاش کرتے تو ان میں غیر معمولی تعداد ان لوگوں کی پاتے جو غلامی سے آزاد ہوئے تھے، اسلام نے انہیں آزاد کر دیا

ثُمَّ يَتَتَبَّعُونَ سِيرَةَ الْأَحْرَارِ الْأَشْرَافِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ رُدَّتْ عَلَيْهِمُ الْحُرِّيَّةُ بَعْدَ أَنْ نَشَأُوا

پھر وہ مسلمانوں میں سے آزاد اور معزز لوگوں کے حالات دیکھتے کہ ان کا معاملہ ان لوگوں کے ساتھ کیسا ہے؟ جن کا آزاد کیا گیا بعد اس کے کہ انہوں نے پرورش پائی

فِي الرِّقِّ، فَيَرَوْنَهَا تَقُومُ عَلَى الْإِخَاءِ وَالْعَدْلِ وَالنَّصَفَةِ وَالْمُسَاوَاةِ. ثُمَّ يَتَحَدَّثُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى

غلامی میں، چنانچہ وہ دیکھتے کہ ان کا رویہ بھائی چارگی، عدل وانصاف اور برابری پر قائم ہے۔ پھر وہ بات چیت کرتے اس بارے میں

الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَوْمِهِمْ. فَيَقُولُ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ: إِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحُرِّ وَالرَّقِيقِ، وَلَا بَيْنَ النَّاسِ

اپنی قوم کے مسلمانوں سے، تو وہ انہیں جواب دیتے کہ اسلام آزاد اور غلام میں کوئی فرق نہیں کرتا، اور نہ ہی لوگوں کے درمیان

إِلَّا بِالتَّقْوٰى وَبِمَا يُقَدِّمُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ وَعَمَلِ الصَّالِحَاتِ. هُنَالِكَ تَطْمَحُ قُلُوبُهُمْ

مگر تقویٰ کی وجہ سے، اوران اعمال کی وجہ سے جو وہ آگے بھیج رہے ہیں نیکی، بھلائی، اور اعمال صالحہ میں سے، اب ان کے دل مائل ہوتے ہیں

إِلٰى هٰذِهِ الْمُسَاوَاةِ الَّتِي لَمْ يَسْمَعُوا بِهَا مِنْ قَبْلُ، وَ إِلٰى هٰذَا الْعَدْلِ الَّذِي لَمْ يَأْلَفُوهُ

اس مساوات کی طرف جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی اوراس عدل وانصاف کی طرف جس سے وہ نامانوس تھے،

وَإِذَا هُمْ يَمِيلُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يُسْرِعُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ يَحْرِصُونَ عَلٰى أَنْ يَؤُمَّهُمْ سَالِمُ بْنُ

پھر وہ اچانک اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، پھر اس کی طرف جلدی کرنے لگے، پھر حرص کرنے لگے اس بات پر کہ ان کی امامت کرائے سالم بن

أَبِي حُذَيْفَةَ. ذٰلِكَ الَّذِي كَانَ عَبْدًا بِالْأَمْسِ فَأَصْبَحَ يَؤُمُّ الْأَشْرَافَ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنَ الْأَوْسِ

ابی حذیفہ (رضی اللہ عنہ)۔ وہ جو کل تک غلام تھے، پس وہ امامت کرواتے ہیں معزز لوگوں کی قریش، اوس اور

وَالْخَزْرَجِ حِينَ يَقُومُونَ بِصَلَاتِهِمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ.

خزرج میں سے، جب وہ اللہ کے سامنے نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔
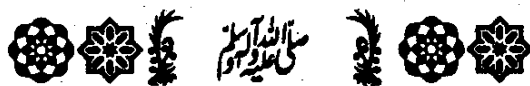
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْفِرْدَوْسُ الإسْلَامِيُّ فِي قَارَّةِ آسِيَا
برِّاعظم ایشیا میں اسلامی گلشن

الأستاذ علي الطنطاوي

نَحْنُ الآنَ فِي الْهِنْدِ فِي الْقَارَّةِ الَّتِي حَكَمْنَاهَا أَلْفَ سَنَةٍ،

ہم اب ہندوستان کے بارے میں بات کر رہے ہیں، یعنی اس برِّاعظم کے بارے میں جس پر ہم نے ہزار سال تک حکومت کی

فِي الدُّنْيَا الَّتِي كَانَتْ لَنَا وَحْدَنَا. وَكُنَّا نَحْنُ سَادَتُهَا فِي (الْفِرْدَوْسِ الإسْلَامِيِّ الْمَفْقُودِ) حَقًّا.

اس دنیا کے بارے میں جو تنہا ہماری تھی، اور یقیناً ہم ہی اس (گم کردہ اسلامی جنت نما) کے حکمران تھے۔

وَلَئِنْ كَانَتْ لَنَا فِي أَسْبَانِيَا أَنْدَلُسُ فِيهَا عِشْرُونَ مِلْيُوناً. فَلَقَدْ كَانَ لَنَا هُهُنَا أَنْدَلُسُ أَكْبَرُ. فِيهَا

اگر ہسپانیہ میں اندلس ہمارے لئے تھا جس کی آبادی بیس ملین تھی تو تحقیق یہاں ہمارے پاس ایک بڑا اندلس ہے، جس کی

الْيَوْمَ أَرْبَعُمِائَةِ مِلْيُونٍ، خُمُسُ سُكَّانِ الأَرْضِ، وَلَئِنْ تَرَكْنَا فِي الأَنْدَلُسِ مِنْ بَقَايَا شُهَدَائِنَا وَدِمَاءِ

آبادی آج بھی چار سو ملین ہے، یعنی زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ، اگر ہم نے چھوڑا ہے اندلس میں اپنے شہداء کی باقیات اور خون

أَبْطَالِنَا وَلَئِنْ خَلَّفْنَا فِيهَا مَسْجِدَ قُرْطُبَةَ وَالْحَمْرَاءَ فَإِنَّ لَنَا فِي كُلِّ شِبْرٍ مِنْ هٰذِهِ الْقَارَّةِ دَماً زَكِيًّا

اپنے بہادروں کا، اور اگر ہم نے وہاں مسجدِ قرطبہ اور قلعہِ حمراء چھوڑا ہے تو اس سرزمین (ہندوستان) کے ہر ہر چپے پر ہم نے مقدس خون

أَرَقْنَاهُ وَحَضَارَةً خَيِّرَةً وَشَّيَتْ جَنَبَاتِهَا وَطَرَّزَتْ حَوَاشِيَهَا بِالْعِلْمِ وَالْعَدْلِ وَالْمَكْرُمَاتِ

گرایا ہے اور ایسی بہترین (شائستہ) تہذیب چھوڑی ہے جس نے اس کے اطراف کو مزین کر دیا ہے اور ملک کے کونے کونے میں اپنا رنگ جمایا ہے علم، عدل، شرافت

وَالْمُطُولَاتِ وَإِنَّ لَنَا فِيهَا مَعَاهِدَ وَمَدَارِسَ كَمْ أَنَارَتْ عُقُولاً

اور بہادری کے ساتھ، اس علاقے میں ہمارے ایسے ادارے اور مدارس ہیں، جنہوں نے کتنی عقلوں کو روشن کیا

وَفَتَحَتْ لِلْحَقِّ قُلُوباً وَلَا تَزَالُ تَفْتَحُ الْقُلُوبَ وَتُنِيرُ الْعُقُولَ. وَإِنَّ لَنَا فِيهَا آثَاراً

اور حق بات کے لیے دلوں کو کھولا، اور مسلسل دلوں کو کھول رہے ہیں، اور عقلوں کو روشن کر رہے ہیں۔ یہاں ہماری ایسی یادگاریں ہیں

تَفُوقُ بِجَمَالِهَا وَجَلَالِهَا الْحَمْرَاءَ وَحَسْبُكُمْ(تَاجُ مَحَل) أَجْمَلُ بِنَاءٍ عَلَا ظَهْرَ الْأَرْضِ.

جواپنے جمال وجلال کی وجہ سے قلعہ حمراء سے بڑھ کر ہیں، تمہیں تو تاج محل ہی کافی ہے، جو زمین پر خوبصورت ترین عمارت ہے

صاحب مضمون کا تعارف:

نام علی بن مصطفی طنطاوی ۱۳۲۷ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم بہت بڑے مفتی تھے، آپ دمشق کے علماء سے تلمذ کا شرف حاصل کیا، آپ کے مایہ ناز اساتذہ میں شیخ ابو خیر میدانی اور شیخ صالح تیونسی سرفہرست ہیں، کچھ عرصہ مدرسہ نظامیہ میں بھی تعلیم حاصل کی، دار العلوم مصریہ میں بھی سال سے کم عرصہ تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ایک لمبی عمر تک عراق، مصر اور لبنان میں صحافت اور لغت عربیہ کی خدمات میں مشغول رہے، ۱۹۴۰ء میں قضا کے عہدے پر فائز ہوئے لیکن اس کے باوجود درس وتدریس کا مشغلہ آپ نے نہ چھوڑا، آپ دمشق میں عدالت تمیز کے مشیر کار بھی رہے، پھر زمانے کے ناگہانی حوادث کی وجہ سے آپ کو سب کچھ چھوڑ کر حجاز منتقل ہونا پڑا، وہاں مکہ کی ایک یونیورسٹی میں استاذ کے مرتبہ پر فائز رہے، وہیں سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر احادیث بیان کرنے اور سوالات کے جواب دینے میں مصروف ہوئے، اور اپنے وسیع علم وادب سے عوام کو بہت فائدہ پہنچایا، آپ کی بہت ساری تصانیف میں سے چند مشہور تصانیف: ابو بکر الصدیق، عمر بن خطاب، رجال فی التاریخ، قصص من التاریخ ہیں۔

توضیح اللغۃ:

فردوس: بمعنی: باغ، جنت، سرسبز وادی، جمع فرادیس... قارة: براعظم، خشکی، جمع: قارات...... أسبانیا: جہاں پہلے مسلمانوں کی حکمرانی تھی اس کو اندلس کہتے تھے آج عیسائیوں کی حکومت ہے اور اس کا موجودہ نام اسپین ہے...... دماء: دم کی جمع، بمعنی خون... أبطال: بطل کی جمع بمعنی بہادر، از (ک) دلیر ہونا، از (إفعال) لغو کام کرنا، ضائع کرنا، از (تفعل) بہادر بننا، بے کار رہنا...... أرقنا: از (افعال) گرانا، بہانا، از (ن) صاف ہونا، فضیلت وخوبی میں بڑھ جانا، تعجب میں ڈالنا، پسند آنا...... حضارة: شہر کی بود وباش، شہر اور آباد مکانات، اس کے مد مقابل...... وشیت: از (ض) منقش کرنا، از (ض، تفعیل) منقش کرنا، جھوٹ بولنا، کپڑا بننا، از (ض) چغلخوری کرنا، بکثرت ہونا، از (افعال) ابتدائی نباتات ظاہر ہونا، جاننا، تندرست کرنا، از (تفعل) نقش ونگار ہونا، سفیدی کا پھیلنا، از (افتعال) ٹوٹی ہوئی شی کا درست ہونا...... جنباتها: الجانب کی جمع بمعنی

جانبین، گوشے، انسان کا پہلو، دیگر جمع جوانب بھی آتی ہے، از (ن) دور کرنا، ہانکنا، از (س) مائل ہونا، از (ن، س، ض) ناپاک ہونا، از (إفعال) پہلو میں چلنا...... طرزت: از (تفعیل) بیل بوٹے بنانا، از (س) بدخلقی کے بعد اچھا اخلاق ہونا، لباس فاخرہ استعمال کرنا، از (ن) گھونسہ مار کے ہٹانا...... بناء: بمعنی عمارت، جمع أبنیة۔

لَقَدْ مَرَّتْ بِالْهِنْدِ اَرْبَعَةُ عُهُوْدٍ إِسْلَامِيَّةٍ، عَهْدُ الْفَتْحِ الْعَرَبِيِّ، ثُمَّ عَهْدُ الْفَتْحِ الْاَفْغَانِيِّ، ثُمَّ

ہندوستان میں چار اسلامی ادوار گزرے ہیں، عربی فتوحات کا دور، افغانی فتوحات کا دور، پھر

عَهْدُ الْمَمَالِيْكِ، ثُمَّ عَهْدُ الْمُغْلِ. كَانَ اَوَّلُ مَنْ حَمَلَ اِلَى الْهِنْدِ لِوَاءَ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدَ بْنَ الْقَاسِمِ

بادشاہوں کا دور، اور مغلوں کا دورِ حکومت۔ ہندوستان میں سب سے پہلے جس شخص نے اسلام کا جھنڈا لہرایا وہ محمد بن قاسم

الثَّقَفِيِّ الْقَائِدَ الشَّابَّ الَّذِيْ هَجَرَ مَنَازِلَ قَوْمِهِ فِي الطَّائِفِ، وَمَشٰى اِلَى الْعِرَاقِ فِيْ رِكَابِ ابْنِ

ثقفی ہے، یہ وہ نوجوان قائد ہے۔ جس نے طائف میں اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا، اور عراق کی طرف چلا گیا جماعت میں

عَمِّهِ الْحَجَّاجِ الَّذِيْ ظَلَمَ كَثِيْراً وَقَسَا كَثِيْراً، وَكَانَتْ له هَنَات غَيْرُ هَيِّنَاتٍ

اپنے چچازاد "حجاج" کی، وہ حجاج جس نے بہت ظلم کیا اور سنگ دلی (سختی) کی، اور اس کی تو ایسی گھناؤنی حرکات ہیں جو آسان نہیں ہیں

ولٰكِنَّه هُوَ الَّذِيْ اَبْقٰى لَنَا الْعِرَاقَيْنِ وَفَتَحَ لَنَا الْمَشْرِقَ كُلَّه وَالسِّنْدِ، فَبَعَثَ الْمُهَلَّبَ الْعَظِيْمَ

لیکن یہ وہی جس نے ہمارے لیے اہل عراق کو باقی رکھا اور سارا مشرق اور سندھ فتح کیا، اس نے عظیم جرنیل "مہلب" کو خارجیوں کی طرف بھیجا

حَتّٰى اَطْفَأَ نَارَ الْحَرْبِ الْاَهْلِيَّةِ الَّتِيْ ضَرَمَهَا الْخَوَارِجُ وَاَرْسَلَ قُتَيْبَةَ الْعَظِيْمَ حَتّٰى فَتَحَ سَمَرْقَنْدَ

جس نے خارجیوں کی اندرونی سلگائی ہوئی آگ بجھادی، اور عظیم کمانڈر "قتیبہ" کو بھیجا تو جس نے فتح کیا سمرقند،

وَبُخَارٰى وَتُرْكِسْتَانَ، وَاَوْفَدَ ابْنَ عَمِّهِ مُحَمَّداً الْعَظِيْمَ حَتّٰى فَتَحَ السِّنْدَ. وَلَوْلَا الْاِيْمَانُ الَّذِيْ

بخارا اور ترکستان کو، اور اپنے چچازاد عظیم کمانڈر "محمد بن قاسم" کو بھیجا، جنہوں نے سندھ کو فتح کیا۔ اگر یہ ایمان نہ ہوتا جو

يَصْنَعُ الْعَجَائِبَ، وَلَوْلَا الْهِمَمُ الْكِبَارُ الَّتِيْ تُزِيْحُ الْجِبَالَ، وَلَوْلَا الْبُطُوْلَةُ الَّتِيْ وَضَعَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ

عجیب و غریب چیزیں دکھاتا ہے، اگر یہ بلند ہمتیں نہ ہوتی جو پہاڑوں کو ہلا دیتی ہیں، اگر یہ بہادری نہ ہوتی جس کو محمد ﷺ بسایا

فِي قُلُوبِ الْعَرَبِ، لَمَا اسْتَطَاعَ هٰذَا الْجَيْشُ أَنْ يَقْطَعَ خُمْسَ مُحِيطِ الْكُرَّةِ الْأَرْضِيَّةِ، وَهُوَ مَاشٍ

عربوں کے دلوں میں، تو یہ لشکر کرہ ارض کے پانچویں حصہ کو طے نہ کرسکتا، وہ بھی چل کر

عَلَى الْأَقْدَامِ، أَوْ مُعْتَلٍ ظُهُورَ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِ، مَا عَرَفَ قِطَاراً وَلَا سَيَّارَةً، وَلَا رَأَى عَلَى مَتْنِ

پیدل، یا اونٹ اور جانوروں کی پشت پر سوار ہوکر، یہ لوگ ریل گاڑی اور کار کو جانتے تک نہیں، نہ انہوں نے دیکھا فضا میں

الْجَوِّ طَيَّارَةً، وَلَمَّا وَضَعَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْحَجَرَ الْأَوَّلَ فِي هٰذَا الصَّرْحِ الْهَائِلِ، وَأَدْخَلَ الشُّعَاعَةَ الْأُولَى

اڑتے جہاز کو، جب محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے اس عظیم عمارت کا پہلا بنیادی پتھر رکھا، اور داخل کیا پہلی شعاع کو

مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ الَّتِي أَشْرَقَتْ فِي مَكَّةَ إِلَى هٰذِهِ الْقَارَّةِ، وَفَتَحَ السِّنْدَ وَلَمْ تَبْلُغْ سِنُّه سِنَّ تَلَامِيذِ

مکہ طلوع ہونے والے سورج کی، ہندوستان میں۔ اور جب سندھ کو فتح کیا تو اس وقت ان کی عمر نہیں پہنچی تھی ان طلباء کی عمر تک جو

الْبَكَالُورِيَا۔ وَعَادَ إِلَيْهَا لِوَاءُ الْإِسْلَامِ مَرَّةً ثَانِيَةً فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ، عَادَ بِالْفَتْحِ عَلَى يَدِ السُّلْطَانِ الْعَظِيمِ

بی اے کے ہو۔ چوتھی صدی ہجری میں دوسری بار یہاں اسلام کا جھنڈا لوٹا، یہ لوٹا اس عظیم سلطان ہاتھوں پر

مَحْمُودِ الْغَزْنَوِيِّ، الَّذِي خَرَجَ مِنْ غَزْنَةَ وَكَانَتْ قَصَبَةَ بِلَادِ الْأَفْغَانِ، وَهِيَ إِلَى الْجُنُوبِ مِنْ كَابُلَ،

جو محمود غزنوی ہیں، اور وہ افغانستان کے بڑے شہر کے ایک قصبہ "غزنہ" سے نکلے، یہ علاقہ کابل کے جنوب میں ہے

توضیح اللغۃ:

لواء: بمعنی جھنڈا، جمع ألویۃ... قسا: از (ن) سخت ودرشت ہونا...... ھنات: بمعنی مصیبت، جمع ہنوات......

ضرمھا: از (تفعیل) بھڑکانا، روشن کرنا، از (س) بھوک یا غصہ سے بھڑکنا...... تزیح: از (إفعال) جگہ سے ہٹانا، پورا کرنا، انجام تک پہنچانا، از (انفعال) زائل ہونا...... معتل: از (افتعال) بلند ہونا، غالب ہونا، سوار ہونا، از (ن، ف) بلند ہونا، غالب ہونا، از (تفعیل) چڑھنا، عالی مرتبہ بنانا، از (تفعل) آہستہ آہستہ چڑھنا...... ظھور: ظہر کی جمع بمعنی پشت، پیٹھ......

قطار: بمعنی ریل گاڑی...... سیارۃ: بمعنی موٹر، کار وغیرہ... متن: بمعنی پیٹھ، چیز کا ظاہری حصہ، کتاب کی اصلی عبارت، راستہ کا وسط، جمع متان، متون...... الھائل: خوفناک، گھبراہٹ میں ڈالنے والا، از (ن) گھبراہٹ میں ڈالنا، از (تفعیل) گھبراہٹ میں ڈالنا، برا دکھانا، مزین ہونا، از (افتعال) گھبرانا...... قصبۃ: جمع قصب، بمعنی شہر، یا ملک کے شہروں میں بڑا شہر، گاؤں، بالوں کا لپٹا ہوا گچھا۔

فَاخْتَرَقَ مَمَرَّ خَيْبَرَ، الْمُضَيَّقَ الْمَهُولَ الَّذِي يَشُقُّ تِلْكَ الْجِبَالَ الشَّاهِقَةَ شَقًّا، وَالَّذِي تَجْزَعُ

پھر درہ خیبر سے گزرے جو پیچ در پیچ تنگ اور خوفناک ہے، جو بلند و بالا پہاڑوں کو چیر کر نکل جاتا ہے، وہ ایسا راستہ ہے کہ گھبراتے ہیں

اَنْ تَسْلُكَهُ مِنْ وَعُورَتِهِ وَوَحْشَتِهِ اُسْدُ الْفَلَا. وَجِنُّ اللَّيَالِي السُّودِ. ثُمَّ دَخَلَ الْهِنْدَ

اس کی تنگی اور وحشت کی وجہ سے صحرائی شیر اور کالی راتوں کے جن بھی اسے پار کرنے سے۔ پھر وہ ہند میں داخل ہوئے

وَخَاضَ عَشَرَاتٍ مِنَ الْمَعَامِعِ الْحُمْرِ الَّتِي يَرْقُصُ فِيهَا الْمَوْتُ، وَيَشْغُلُ الدَّمُ. وَاجْتَمَعَ عليه

اور دسیوں ایسے خونریز معرکوں میں گھسے جہاں موت رقص کرتی ہے اور خون کے فوارے پھوٹتے ہیں۔ اور جمع ہوئے آپ کے خلاف

اُمَرَاءُ الْهِنْدِ وَاَقْيَالُهَا جَمِيعاً، فَطَحَنَ اَبْطَالَهُمْ وَمَزَّقَ جُيُوشَهُمْ، وَمَطَى حَتَّى جَابَ

ہندوستان کے امراء اور شاہان، آپ نے ان کے بہادروں کو روند، اور ان کے لشکروں کے پرخچے اڑا دیئے، اور چلے یہاں تک کہ گزرے

الْبَنْجَابَ، وَاسْتَجَابَتْ له هَاتِيكَ الْبِلَادُ، فَأَقَامَ فِيهَا حُكْمَ اللهِ، وَاَذَاقَ اَهْلَهَا عَدَالَةَ

پنجاب سے، وہاں کے شہر بھی آپ کے سامنے سرنگو ہو گئے، وہاں آپ نے اللہ کے احکام نافذ کیے اور چکھایا وہاں کے باشندوں کو انصاف

الْإِسْلَامِ. وَجَاءَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيقِ بَعْدَ اَكْثَرَ مِنْ قَرْنٍ، السُّلْطَانُ شِهَابُ الدِّينِ الْغَوْرِيُّ فَوَصَلَ

اسلامی۔ پھر صدی سے کچھ زیادہ عرصے کے بعد اسی راستے سے سلطان شہاب الدین غوری آئے، انہوں نے ملادیا

مِنْ هٰذَا الْفَتْحِ مَا كَانَ مُنْقَطِعًا، وَاَكْمَلَ منه مَا كَانَ نَاقِصاً، وَمَلَكَ شِمَالَيِ الْهِنْدِ وَبَلَغَتْ جُيُوشُه

اس فتح سے جو منقطع ہوا تھا، اور جو کمی تھی اسے پورا کر دیا، وہ ہندوستان کے دونوں شمالوں کے بادشاہ بن گئے، اور پہنچ گیا ان کا لشکر

دِهْلِيَّ، فَاَوْقَدَتْ فِيهَا مَنَارَ الدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ، فَضُوِّئَتْ بَعْدَ الظُّلْمَةِ، وَاَبْصَرَتْ بَعْدَ الْعَمٰى،

دہلی تک، وہاں انہوں نے اسلامی دعوت کی شمعیں روشن کیں، تو دہلی اندھیروں کے بعد روشنی میں آ گیا، اندھاپن کے بعد بینا ہو گیا

وَدَوّٰى فِي اَرْجَائِهَا الصَّوْتُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ بَطْنِ مَكَّةَ، صَوْتُ الْمُؤَذِّنِ يُنَادِي فِي قَلْبِ الْهِنْدِ

اور وہاں کے کونوں میں ایسی آواز گونج اٹھی جو مکہ کے بیچ سے نکلی تھی، ہندوستان کے وسط میں مؤذن کی آواز پکار پکار کر کہہ رہی تھی

ذَاتَ الْاَرْبَابِ وَالْاٰلِهَةِ وَالْاَصْنَامِ، اِنْ خَابَتْ اٰلِهَتُكُمْ وَهَوَتْ اَصْنَامُكُمْ، اِنَّمَا هُوَاِلٰهٌ وَاحِدٌ

کئی خداؤں، معبودوں اور بتوں کے پجاریوں کو، کہ تمہارے معبود نامراد ہو گئے، تمہارے بت گر گئے، معبود صرف وہی ایک ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه محمد رسول الله. قامتْ فی الهندِ حکومةٌ إسلامیةٌ قرارَتها دِهلی.

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی جس کا دارالخلافہ دہلی تھا،

توضیح اللغۃ:

- اخترق: از (افتعال) بمعنی جھوٹ گھڑنا، از (ن، ض) بمعنی پھاڑنا، جھوٹ گھڑنا...... ممر: بمعنی: پشت... الشاهقة: از (ف، ض، س) بلند ہونا، جما دینا، گدھے کا ریکنا، رونے میں سسکی لینا، از (تفعل) نظریں جما دینا...... وعورية: از (ک، ض، س) سخت ہونا، دشوار گزار ہونا، از (تفعیل) سخت بنانا، ہٹانا، از (إفعال) دشوار ہونا...... الفلا: وسیع بیابان، دیگر جمع فلوات، فلی، فُلی بھی آتی ہیں...... یرقص: از (ن) بمعنی ناچنا، اضطراب کرنا، از (إفعال وتفعیل) بمعنی نچانا...... طحن: از (ف) بمعنی گندم پیسنا، ہلاک کرنا...... مذق: از (تفعیل) بمعنی چیر چیر کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، از (ن، ض) ٹکڑے کرنا، پھاڑنا...... المعامع: لڑائیاں، فتنے، المعمع کی جمع، از (فعلله) جلدی کام کرنا، سخت جنگ کرنا، جنگ میں لڑنے والوں کا شور وغل کرنا...... أقیال: القیل کی جمع، بمعنی رئیس، حمیر کے بادشاہوں کا لقب، اونٹنی جس کو دوپہر میں دوہا جائے، از (تفعل) دوپہر میں سونا، مشابہ ہونا...... جاب: از (ن) بمعنی طے کرنا، تراشنا، کاٹنا، گریبان بنانا... أذاق: از (إفعال) بمعنی چکھانا، از (ن) بمعنی چکھنا... دوی: از (تفعیل) گرجنا، گنگناہٹ سنائی دینا، چڑھنا، از (س) محبت کرنا، از (إفعال) گرنا، بڑھنا...... خابت: از (ض) بمعنی ناکامیاب ہونا، محروم ہونا۔

وَبَیْنَمَا کَانَ قُطْبُ الدِّیْنِ اَیْبَكَ قَائِدُ السُّلْطَانِ الْغَوْرِیِّ یَفْتَحُ الْمُدُنَ بِسَیْفِه کَانَ الشَّیْخُ مُعِیْنُ

جس وقت سلطان غوری کا سپہ سالار قطب الدین ایبک شہروں کو اپنی تلوار سے فتح کر رہا تھا اس وقت شیخ معین الدین

الدِّیْنِ الْجِشْتِیُّ یَفْتَحُ الْقُلُوبَ بِدَعْوَتِه فَدَخَلَ النَّاسُ فِی الإِسْلَامِ اَفْوَاجاً. وَکَانَ هٰذَا الْفَتْحُ اَبْقٰی

چشتی رحمہ اللہ دعوت سے دلوں کو فتح کر رہے تھے، لوگ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوئے، یہ فتح بہت زیادہ پائیدار

وَاَخْلَدَ. وَکَانَ منه الْیَوْمَ ثَمَانُوْنَ مِلْیُوْنًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ بَاکِسْتَانَ، وَاَرْبَعُوْنَ مِلْیُوْنًا غَیْرُهُمْ فِیْ هِنْدُوْسْتَانَ،

اور دیرپا تھی۔ آج انہی کے فیض سے پاکستان میں اسی ملین (آٹھ کروڑ) اور ہندوستان میں چالیس ملین (چار کروڑ) مسلمان ہیں

وَسَیَبْقٰی الإِسْلَامُ فِیْ تِلْكَ الدِّیَارِ اِلٰی آخِرِ الزَّمَانِ. وَوَلِیَ الْمُلْكَ بَعْدَ السُّلْطَانِ الْغَوْرِیِّ قَائِدُه

اور اسلام اس علاقے میں آخر زمانہ تک باقی رہے گا۔ (انشاء اللہ) اور حکومت سنبھالی سلطان غوری کے بعد ان کے سپہ سالار

قُطْبُ الدِّينِ، الَّذِي فَتَحَ دِهْلِيَّ وَبَدَأَ بِهِ عَهْدُ الْمَمَالِيكِ وَكَانَ مِنْهُمْ مُلُوكٌ

قطب الدین نے جس نے دہلی فتح کیا تھا، اور اسی سے بادشاہوں کا دور شروع ہوگیا، ان میں سے کچھ تو بادشاہ تھے

عِظَامٌ حَقًّا، مِنْهُمْ قُطْبُ الدِّينِ هٰذَا بَانِي مَنَارَةِ قُطْبٍ (قُطْبُ مِينَارْ) الَّذِي يَقِفُ الْيَوْمَ أَمَامَ عَظَمَتِهَا

واقعتاً بڑے، ان میں سے ایک یہی قطب الدین، جو اس قطب مینار کا بانی ہے، جس کی عظمت کے سامنے آج ٹھہرتا ہے

كُلُّ سَائِحٍ يَرِدُ دِهْلِيَّ، وَشَمْسُ الدِّينِ الْأَلْتَمَش وَغِيَاثُ الدِّينِ بِلْبَن. ثُمَّ جَاءَ الْخِلْجُ وَكَانَ مِنْهُمْ

ہر سیاح جو دہلی آتا ہے۔ اور (ان بادشاہوں میں سے) شمس الدین التمش اور غیاث الدین بلبن ہیں۔ پھر خلجی آئے، ان میں سے

الْمَلِكُ الْعَظِيمُ عَلَاءُ الدِّينِ الْخِلْجِيُّ الَّذِي عَدَلَ فِي النَّاسِ وَضَبَطَ الْبِلَادَ وَبَسَطَ الْأَمْنَ وَأَوْغَلَ

ایک بادشاہ علاؤ الدین خلجی تھے، جس نے لوگوں میں عدل وانصاف قائم کیا، شہروں کو منظم کیا، اور امن پھیلایا اور دور تک چلا گیا

فِي الْهِنْدِ. وَجَاءَ مِنْ بَعْدِهِمْ آلُ تُغْلَقِ، وَكَانَ مِنْهُمُ الْمَلِكُ الصَّالِحُ الْمُصْلِحُ فِيرُوزُ. ثُمَّ جَاءَ اللُّودِهِيُّونَ.

ہندوستان میں۔ اس کے بعد آل تغلق آئے، ان میں ایک اصلاح کن نیک بادشاہ فیروز تھے، پھر لودھی آئے

وَكَانَ فِي أَحْمَدَ آبَادٍ مُلُوكٌ وَذَكَّرُوا النَّاسَ بِالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ كَمُظَفَّرِ الْحَلِيمِ الْكُجْرَاتِيِّ.

اور احمد آباد میں ایسے بادشاہ آئے جنہوں نے لوگوں کو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی یادیں تازہ کردیں، جیسے مظفر حلیم گجراتی

توضیح اللغۃ:

قرارة: بمعنی دار الحکومت، دار الخلافۃ ...... یقف: از (ض) بمعنی ٹھہرنا، کھڑا ہونا، از (افعال) بمعنی کھڑا کرنا......

بسط: از (ن) بمعنی پھیلانا، وسیع ہونا، از (ک) بمعنی بسیط ہونا...... أوغل: از (افعال) دشمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے چلے جانا، از (تفعل) جانا اور دور تک جانا، از (ض) جانا اور دور تک جانا، داخل ہو کر چھپنا، از (افعال) داخل کرنا، تیز چلنا، دشمن کے ملک میں میں دور تک گھستے ہوئے چلے جانا، پوری طرح جدوجہد کرنا۔

وَكَانَ لِلْعُلَمَاءِ فِي دَوْلَةِ الْمَمَالِيكِ دَوْلَةٌ أَكْبَرُ مِنْهَا. وَكَانَ لَهُمْ سُلْطَانٌ أَكْبَرُ مِنْ سُلْطَانِ الْمُلُوكِ.

بادشاہوں کی حکومت کے دوران علماء کی بھی ایک حکومت تھی جو ان سے بڑھ کر تھی، ان کا بھی ایک بادشاہ تھا جو ملکوں کے سلاطین سے بڑا تھا

وَلَقَدْ رَوٰى أَخُونَا أَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ الْحَسَنِيُّ النَّدْوِيُّ أَنَّ السُّلْطَانَ شَمْسُ الدِّينِ الْأَلْتَمَش الَّذِي

انہی کے بارے میں ہمارے بھائی ابوالحسن علی الندوی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ سلطان شمس الدین التمش ایسے آدمی تھے

دَانَتْ له الْبِلَادُ كُلُّهَا (وَكَانَ فِي الْقَرْنِ السَّابِعِ الْهِجْرِيِّ) وَخَضَعَ له مُلُوكُ الْهِنْدِ جَمِيعاً. كَانَ

تمام شہر جن کے تابع تھے (یہ واقعہ ساتویں ہجری کا ہے) ہند کے تمام بادشاہ ان کے فرمانبردار تھے، وہ

يَسْتَاذِنُ عَلَى الشَّيْخِ بَخْتِيَارِ الْكَعْكِيِّ، فَيَدْخُلُ زَاوِيَتَه وَيُسَلِّمُ عليه تَسْلِيمَ الْمُلُوكِ عَلَى

شیخ بختیار کعکی رحمہ اللہ کے حجرہ میں داخل ہونے کے لیے ان سے اجازت مانگتے اور ایسے سلام کرتے جیسے غلام سلام کرتے ہیں

الْمَلِكِ وَلَايَزَالُ يَكْبِسُ رِجْلَيه وَيَخْدِمُه وَيُذْرِفُ الدُّمُوعَ عَلَى قَدَمَيه حَتّٰى يَدْعُوَ له الشَّيْخُ

اپنے بادشاہ کو، ہمیشہ ان کے پاؤں دباتا، خدمت کرتا اور ان کے قدموں پر آنسو بہاتا رہتا، یہاں تک کہ شیخ اس کے لیے دعا کرتے

وَيَأْمُرُه بِالْإِنْصِرَافِ. وَإِنَّ عَلَاءَ الدِّينِ الْخَلْجِي أَكْبَرُ مُلُوكِ الْهِنْدِ فِي زَمَانِهِ اسْتَأْذَنَ الشَّيْخَ

اور اسے واپس جانے کا حکم دیتے۔ اور علاؤالدین خلجی اپنے زمانے میں ہندوستان کا بڑا بادشاہ تھا اس نے اجازت مانگی، شیخ

نِظَامَ الدِّينِ الْبَدَايُونِيَّ الدِّهْلَوِيَّ فِي أَنْ يَزُورَه فَلَمْ يَأْذَنْ له الشَّيْخُ. وَلَمَّا مَرِضَ الشَّيْخُ الدَّوْلَةُ

نظام الدین بدایونی دہلوی رحمہ اللہ سے زیارت کے لیے تو شیخ نے اسے اجازت نہیں دی۔ اور جب بیمار ہوئے شیخ، دولہ

آبَادِيُّ الْمُفَسِّرُ وَأَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ عَادَه السُّلْطَانُ إِبْرَاهِيمُ الشَّرْقِيُّ

آبادی، مفسر، اور قریب ہوئے موت کے، تو بادشاہ سلطان ابراہیم شرقی نے ان کی عیادت کی

توضیح اللغۃ:

دانت: از (ن) کمزور ہونا، گھٹیا ہونا، از (تفعیل) ترتیب دینا، رجسٹر میں نام لکھنا، از (ن) گھٹیا ہونا، از (تفعل) پورے طریقے سے مستغنی ہونا...... یکبس: از (ض) بھینچنا اور حملہ کرنا، از (س) بڑے سر والا ہونا، از (تفعیل) گھس پڑنا، جسم کو ہاتھوں سے مل کر نرم کرنا...... یذرف: از (تفعیل) بہانا، قریب الرگ کرنا۔

وَدَعَا عِنْدَ رَأْسِه أَنْ يَكُونَ هُوَ (أَيِ السُّلْطَانُ) فِدَاءَه مِنَ الْمَوْتِ. وَكَانَتْ زَاوِيَةُ نِظَامِ الدِّينِ

اور آپ کے سر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی کہ شیخ کی جگہ انہیں موت آ جائے۔ اور خانقاہ شیخ نظام الدین

الْبَدَايُونِي أَحْفَلَ بِالْقُصَّادِ وَأَزْخَرَ بِالنَّاسِ مِنْ قَصْرِ الْمَلِكِ وَكَانَ سُلْطَانُه الرُّوحِيُّ أَعْظَمَ مِنْ

بدایونی کی، زیادہ بھری ہوتی مریدین سے، اور زیادہ زینت والی ہوتی لوگوں کے نزدیک شاہی محل کے مقابلے میں، اور ان کی روحانی بادشاہت زیادہ بڑی ہوتی

سُلْطَانِ الْمَلِكِ الْمَادِيِّ. كَانَ ذٰلِكَ يَا سَادَةُ لَمَّا تَجَرَّدَ هٰؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ مِنْ أَثْوَابِ الْمَطَامِعِ

مادی بادشاہ کی سلطنت سے۔ تو جناب! (علماء کو خطاب) یہ یقیناً ہوا جب یہ علماء لالچ کے کپڑوں سے فارغ ہوئے

وَالرَّغْبَاتِ، وَزَهِدُوا بِمَا فِي أَيْدِي الْمُلُوكِ فَسَعَى إِلَى أَبْوَابِهِمُ الْمُلُوكُ،

اور رغبت کے (کپڑوں سے)، اور بادشاہوں کے پاس موجود چیزوں سے بے تعلق ہوئے، تو بادشاہ ان کے دربار میں دوڑے چلے آئے

وَنَزَعُوا حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوبِهِمْ فَأَلْقَتْ بِنَفْسِهَا عَلَى أَقْدَامِهِمُ الدُّنْيَا. وَفِي عَهْدِ السُّلْطَانِ إِبْرَاهِيمَ

انہوں نے دنیا کی محبت اپنے دل سے نکال دی، تو دنیا نے اپنے آپ کو ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور سلطان ابراہیم لودھی کے زمانہ

اللُّودِهِي سَنَةَ ۹۳۳ھ جَاءَ بَابَرُ حَفِيدُ تَيْمُورَ لَنْك مِنْ كَابُلَ وَكَسَرَ جُيُوشَ اللُّودِهِي وَكَانَتْ مِائَةَ أَلْفٍ،

۹۳۳ھ میں بادشاہ تیمور لنگ کا پوتا بابر کابل سے آیا اور اس نے لودھی کے لشکر کی کمر توڑ دی، حالانکہ یہ (لودھی) ایک لاکھ تھے

بِإِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفاً مِنْ فُرْسَانِ الْمُغُلِ الْمُسْلِمِينَ وَأَسَّسَ دَوْلَةَ الْمُغُلِ الَّتِي كَانَتْ أَكْبَرَ الدُّوَلِ

مغل مسلمان شاہسواروں کو لیکر آیا جن کی تعداد بارہ ہزار تھی، انہوں نے مغلیہ حکومت کی بنیاد رکھی، جو سب سے بڑی حکومت

الْإِسْلَامِيَّةِ فِي الْهِنْدِ وَكَانَ مِنْ مُلُوكِهَا الْمَلِكُ الصَّالِحُ أَوْرَنْك زِيْب. وَلَمَّا مَاتَ بَابَرُ وَوَلِيَ

اسلامی تھی ہندوستان میں، اس کے بادشاہوں میں سے ایک نیک پارسا بادشاہ اورنگ زیب تھے۔ جب بابر مرگیا اور حکمران بنا

ابْنُه هُمَايُونُ وَثَبَ عليه رَجُلٌ عِصَامِيٌّ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَيْتِ الْمَلِكِ وَلٰكِنْ كَانَتْ له هِمَمُ الْمُلُوكِ،

اس کا بیٹا ہمایوں، اس پر ایسے شریف آدمی نے حملہ کر دیا جو بادشاہ کے خاندان سے نہیں تھا، لیکن وہ بادشاہوں جیسی ہمت رکھتا تھا

توضیح اللغۃ:

أحفل: از (ض) کثرت سے جمع کرنا، صیقل کرنا، از (تفعیل) اچھی طرح جمع کرنا، زینت دینا، از (افتعال) جمع ہونا، لبالب بھرنا، صیقل کرنا، از (تفعیل) اچھی طرح جمع کرنا، زینت دینا، از (افتعال) جمع ہونا، بھرنا، مبالغہ کرنا......

قصاد: قاصد کی جمع بمعنی قصیدہ پڑھنے والے...... أزخر: از (ف) آراستہ کرنا، خوش کرنا، فخر کرنا، چڑھنا، موجزن ہونا، از

(مفاعلہ) فخر میں مقابلہ کرنا، از (تفعل) دریا یا وادی کا چڑھنا اور موج مارنا...... نزعوا: از (ف) بمعنی کھینچنا...... ألقت: از (إفعال) بمعنی ڈالنا...... حفيد: بمعنی پوتا، جمع حفدۃ۔

فَانْتَزَعَ الْبِلَادَ مِنه وَاَقَامَ دَوْلَةً كَانَتْ نَادِرَةً فِي الدُّوَلِ، وَنَظَّمَ الإِدَارَةَ وَالْمَالِيَةَ

اس نے ہمایوں سے شہر چھین لیے اور ایک ایسی حکومت قائم کی، جو حکومتوں میں بہت کم تھی، اور اس نے منظم کیا حکومتی ادارے، مالی نظام

وَالْجَيْشَ تَنْظِيماً لَمْ يُسْبَقْ إِلَى مِثْلِه. هُوَ السُّلْطَانُ شِيْرْشَاهُ السُّورِيُّ، وَلَمَّا مَاتَ عَادَ الْمُلْكُ

اور فوج کو ایسا منظم کیا کہ جس کی پہلے مثال نہیں ملتی، وہ بادشاہ شیر شاہ سوری تھا، جب وہ مرگیا تو بادشاہت لوٹی

إِلَى ابْنِ هُمَايُونَ وَهُوَ الْأَمْبَرَاطُورُ أَكْبَرُ، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُلُوكِ. حَكَمَ الْهِنْدَ كُلَّهَا إِلَّا قَلِيلاً.

ہمایوں کے بیٹے "امبراطور اکبر" کے پاس، اور وہ بہت بڑے بادشاہوں میں سے تھا، اس نے تھوڑے حصے کے علاوہ پورے ہندوستان پر حکومت کی

وَطَالَ حُكْمُه فَكَفَرَ فِي آخِرِ أَيَّامِه بِاللهِ وَأَكْرَهَ النَّاسَ عَلَى الْكُفْرِ،

اس کی حکومت لمبے عرصے تک رہی، اس نے آخری ایام میں اللہ کا انکار کر کے لوگوں کو کفر پر مجبور کرنا شروع کر دیا

وَابْتَدَعَ لَهُم دِيناً جَدِيداً، وَأَزَالَ مَعَالِمَ الإِسْلَامِ وَأَبْطَلَ شَعَائِرَه وَكَانَ مَعَه الْجَيْشُ وَكَانَ مَعَه

اور ان کیلئے ایک نیا دین گھڑا، اسلام کی علامات کو مٹا دیا، اسلامی شعائر کو ختم کر دیا، اس کے پاس فوج تھی، اور اس کے ساتھ

الْأُمَرَاءُ، وَكَانَتِ الْبِلَادُ كُلُّهَا فِي يَدِه. فَمَنْ يَقُومُ فِي وَجْهِه وَمَنْ يَنْصُرُه الإِسْلَامَ وَمَنْ يُدَافِعُ عَنِ الدِّينِ؟

امراء تھے، شہر اس کے قبضے میں تھے، اس صورت حال میں اس کا مقابلہ کون کرتا، کون اسلام کی مدد کرتا اور کون دین کا دفاع کرتا؟

لَقَدْ قَامَ بِذٰلِكَ شَيْخٌ. ضَعِيفُ الْجِسْمِ. قَلِيلُ الْمَالِ وَالْجَاهِ وَالأَعْوَانِ وَلٰكِنَّه قَوِيُّ الإِيْمَانِ بِاللهِ

البتہ اس کے مقابلے کے لیے ایک کمزور جسم، کم مال، کم مرتبہ اور کم مددگاروں والے شیخ کھڑے ہوئے، لیکن وہ اللہ پر مضبوط ایمان والے

كَبِيرُ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ. قَدِ اسْتَصْغَرَ الدُّنْيَا فَهُوَ لَا يَحْفِلُ بِكُلِّ مَا فِيهَا مِنْ مَالٍ وَمَنَاصِبَ وَلَذَائِذَ

بڑے مضبوط نفس و دل کے مالک تھے، انہوں نے دنیا کو حقیر سمجھا، اور وہ پرواہ نہیں کرتا تھا جو کچھ اس میں ہے، مال، منصب، اور لذتوں میں سے

وَاسْتَهَانَ بِالْحَيَاةِ فَهُوَ لَا يُبَالِي عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ فِي اللهِ مَصْرَعَه. هُوَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ

انہوں نے زندگی کو کمتر سمجھا، چنانچہ انہیں کوئی پرواہ نہ تھی کہ اللہ کے راستے میں کس کروٹ گریں گے، یہ شیخ احمد

السرهندي، ولم يكن يطمع بإصلاح الأمبراطور، ولا يجد فيه آملاً، فجعل
سرہندی رحمہ اللہ تھے، انہیں بادشاہ امبراطوری کی اصلاح کی کوئی فکر نہ تھی، نہ اس کی کوئی امید تھی، لہذا انہوں نے شروع کیا

يتصل بالقواد الصغار وبالحاشية ويعد لانقلاب شامل، لا لانقلاب
چھوٹے چھوٹے قائدین اور بادشاہ کے مقربین سے ملنا، اور ایک عمومی انقلاب کی تیاری کرنے لگے، یہ کوئی انقلاب

عسكري ثوري، بل لانقلاب روحي فكري، وكان يرسل الرسائل تلتهب بالحماسة الدينية
فوجی نہیں تھا، بلکہ ایک روحانی فکری انقلاب تھا، آپ ان کی طرف خطوط بھیجتے، جن کے ذریعے بھڑکاتے ان کی دینی غیرت (سختی)

والعاطفة والايمان. ولما مات أكبر وولي ابنه جهانكير، استطاع الشيخ محمد معصوم
نرم دلی (شفقت) اور ایمان کو۔ جب اکبر مر گیا اور اس کا بیٹا جہانگیر حکمران بنا، تو قادر ہو سکے شیخ محمد معصوم سرہندی

السرهندي ابن الشيخ السرهندي أن يشرف على تربية طفل صغير، هو أحد حفدة جهانكير۔
جو کہ شیخ سرہندی کے بیٹے تھے، اس بات کی کہ ایک چھوٹے بچے کی تربیت پر توجہ دیں۔ جو کہ جہانگیر کے پوتوں میں سے ایک ہے

توضیح اللغۃ:

ولب: از (ض) پہنچنا، از (تفعیل) گدی پر بٹھانا، فرش بچھانا، از (افعال) کدوانا...... عصامی: عالی ہمت، بڑا آدمی، ذاتی شرافت رکھنے والا، از (ض) کمائی کرنا، روک لینا، از (افتعال) ہاتھ سے پکڑنا، گناہ سے باز رہنا، باندھنا، از (افعال) پکڑنا، لازم ہونا...... أزال: از (افعال) بمعنی ڈھانا، از (ن) بمعنی زائل ہونا، سورج کا ڈھلنا... أعوان: عون کی جمع بمعنی مددگار... الأمبراطور: بمعنی شہنشاہ... القواد: القائد کی جمع بمعنی قیادت کرنے والا، کمانڈر، از (ن) آگے آگے چلنا، لشکر کا سردار ہونا...... تلتهب: از (افتعال) آگ بگڑکانا، از إفعال، (تفعیل) آگ بھڑکانا، دوڑنے میں غبار اڑانا، غضبناک ہونا، پے درپے کوندنا، از (س) شعلہ بھڑکنا، از (س) پیاسا ہونا، از (تفعیل) آگ بھڑکانا، غصہ سے جلنا...... الحماسة: بمعنی دلیری معاملہ میں سختی، از (س) بمعنی سخت ہونا، دلیر ہونا، از (ض، ن) غضبناک کرنا...... حفدة: حافد کی جمع بمعنی پوتا، مددگار، تابع، خادم...... يعد: از (افعال) بمعنی تیار کرنا، حاضر کرنا، از (تفعیل) بمعنی شمار کرنا۔

ولم يكن هذا الطفل أكبر إخوته، ولا كان ولي العهد ولم يكن يؤمل له أن يلي الملك،
اور یہ بچہ بھائیوں میں نہ تو بڑا تھا، نہ ولی عہد تھا اور نہ ہی امید تھی کہ یہ حکومت سنبھالے گا،

وَلكنّ الشيخ وَضعَ في تربيته جهدَه، وَبذَلَ له رعايته كلها، فنشأ نشأة طالبٍ في مدرسةٍ

لیکن شیخ نے اس کی تربیت کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کی، اور اپنی تمام توجہات خرچ کردی، تو اس نے ایسے پرورش پائی جیسے طالب علم پرورش پاتا ہے مدرسہ

دِينِيَّةٍ دَاخِلِيَّةٍ بَيْنَ الْمَشَائِخ وَالْمُدَرِّسِيْنَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ وُجُودَهُ وَالْفِقْهُ الْحَنَفِيَّ وَبَرَعَ

دینیہ کے اندر مشائخ اور اساتذہ کے درمیان، اس نے قرآن پڑھا، اور اس کو تجوید کے ساتھ پڑھا، فقہ حنفی پڑھی اور کمال حاصل کیا

فيه، وَالْخَطَّ وَأتقنه وَالَمَّ بِعُلُومِ عَصْرِهِ وَرُبِّيَ مَعَ ذٰلِكَ عَلَى الْفُرُوسِيَّةِ وَدُرِّبَ عَلَى الْقِتَالِ.

اس میں، خوشخطی سیکھی اور خوب مہارت کے ساتھ سیکھی، عصری تعلیم پر بھی توجہ رکھی، اس کے ساتھ ساتھ گھڑسواری اور جنگی تربیت بھی دی گئی۔

وَلَمَّا مَاتَ جهانكير وَوُلِّيَ شَاهْ جَهَان وَلَّى كُلًّا مِنْ اَبْنَائِهِ قُطْراً مِنْ اَقْطَارِ الْهِنْدِ وَكَانَ نَصِيبُ

جب جہانگیر مرگیا اور شاہ جہاں حکمران بنا، تو اس نے ہر بیٹے کو ہندوستان کے ایک ایک حصے کا حاکم بنا دیا تو تھا حصہ

هٰذَا الطِّفْلِ وَهُوَ (اَوْرَنْك زِيبُ) وِلَايَةَ الدَّكَنِ. وَكَانَ لِشَاهْجَهَانِ زَوْجَةٌ لَانَظِيرَ لِحُسْنِهَا فِي الْحُسْنِ،

اس بچہ کا دکن کا علاقہ، اور یہ (بیٹا اورنگ زیب) تھا۔ شاہ جہاں کی ایک بیوی تھی، جس کے حسن کی کوئی مثال نہ تھی،

وَ لَا مَثِيلَ لِحُبِّهِ إِيَّاهَا فِي الْحُبِّ هِيَ (مُمْتَازْ مَحَلْ) فَمَاتَتْ، فَرَثَاهَا وَ لٰكِنْ

نہ شاہ جہاں کی اس کے ساتھ محبت کی کوئی مثال تھی، وہ ممتاز محل تھی، وہ فوت ہوگئی، شاہ جہاں نے اس پر مرثیہ پڑھا، لیکن

لَا بِقَصِيدَةٍ مِنَ الشِّعْرِ، وَخَلَّدَهَا وَ لٰكِنْ لَا بِصُورَةٍ وَ لَا تِمْثَالٍ، لَقَدْ رَثَاهَا فَخَلَّدَهَا

اشعار کا کوئی قصیدہ نہیں کہا، اس کو ہمیشہ باقی رکھا لیکن اس کی تصویر یا مورتی بنا کر نہیں، البتہ اس نے مرثیہ کہا اور اسے ہمیشہ باقی رکھا

بِقِطْعَةٍ فَنِّيَّةٍ مِنَ الرُّخَامِ مَا قَالَ الشَّاعِرُ قَصِيدَةً اَشْعَرَ منها، وَلَالَحَنَ مُوسِيقِيٌّ اُغْنِيَةً اَعْذَبَ منها،

ایک سنگ مرمر کے فنی شاہکار سے، کسی شاعر نے اس جیسا قصیدہ نہیں کہا، اور نہ کسی گانے والے نے اس سے شیریں ترنم مرثیہ گایا،

وَلَاصَوَّرَ مُصَوِّرٌ لَوْحَةً اَرْوَعَ مِنْهَا، فَهِيَ شِعْرٌ، وَهِيَ اُغْنِيَةٌ وَهِيَ صُورَةٌ وَهِيَ اَعْظَمُ تُحْفَةٍ

اور نہ ہی کسی نقشہ نگار نے اس سے عمدہ تصویر بنائی، وہ ایک شعر بھی ہے، وہ گانا بھی ہے، وہ تصویر بھی ہے اور ایک بڑا تحفہ بھی ہے

فِي فَنِّ الْعُمْرَانِ هِيَ تَاجْ مَحَلْ. هٰذَا الْبِنَاءُ الْعَجِيبُ اَدْهَشَ بِجَمَالِهِ الدُّنْيَا، وَمَازَالَ يُدْهِشُهَا

فن تعمیر میں، وہ تاج محل ہے۔ یہ ایسی عجیب وغریب عمارت ہے جس کی خوبصورتی سے دنیا حیران ہے اور ہمیشہ حیران کر رہی ہے

توضیح اللغۃ:

جود: از (تفعیل) بمعنی خوبصورت بمعنی خوبصورت بنانا، عمدہ بنانا، از (ن) بمعنی عمدہ ہونا، از (افعال) بمعنی اچھا بنانا ...... برع: از (ن، س، ک) علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا، چڑھنا، از (تفعل) صدقہ کرنا، تبرع کرنا...... أتقنہ: از (افعال) مضبوطی سے کرنا، از (تفعیل) پیداوار زیادہ ہونے کے لئے زمین کو سینچنا۔ درب: از (تفعیل) بمعنی عادی بنانا، مشق کرانا، از (س) عادی ہونا، شوقین ہونا. . . الطفل: بمعنی بچہ، ہر چیز کا چھوٹا، جمع أطفال۔

وَالَّذِي لَانَ فِيهِ الرُّخَامُ لِهٰذِهِ الأَيْدِي الْعَبْقَرِيَّةِ فَجَعَلَتْ منه أَجْمَلَ بِنَاءٍ شِيْدَ عَلَى ظَهْرِ

یہ وہ عمارت ہے جس میں سنگ مرمر ماہر ہاتھوں میں موم ہو گیا، تو انہوں نے اس سے بنائی خوبصورت ترین عمارت روئے

هٰذِهِ الأَرْضِ بِلاَ خِلَافٍ، وَنَقَشَتْه هٰذَا النَّقْشَ الَّذِي لَمْ يُعْرَفْ قَطُّ نَقْشٌ فِي مِثْلِ دِقَّتِه وَفَنِّه وَسِحْرِهٖ۔

زمین پر، بلا شک وشبہ، اور اس کو ایسے نقش ونگار سے منقش کیا کہ اس جیسے نقش ونگار ایسی دقت، فن کاری اور سحر انگیزی کہیں دیکھی نہیں گئی

هٰذَا الْقَبْرُ الَّذِي يَأْتِي الْيَوْمَ السَّيَّاحُ، وَنَحْنُ (من) أَقْصَى أَمِيرِكَا إِلَى (آگرہ) قُرْبَ دِهْلِي لِيُشَاهِدُوهُ

یہ وہ مقبرہ ہے جہاں آج بھی سیاح آتے ہیں ہماری مراد "امریکا" سے آگرہ آتے ہیں، جو کہ دہلی کے قریب ہے، تاکہ اس کو دیکھیں

وَيَسْمَعُوا قِصَّتَه وَهِيَ أَعْظَمُ قِصَصِ الْحُبِّ عَلَى الْإِطْلَاقِ. لَقَدْ صَدَّعَ مَوْتُ هٰذِهِ الزَّوْجَةِ الْحَبِيبَةِ

اور اس کا قصہ سنیں، وہ علی الاطلاق محبت کے قصوں میں سے عظیم تر قصہ ہے۔ تحقیق پارہ پارہ کر دیا اس محبوب بیوی کی موت نے

الأَمْبَرَا طُورَ الْعَظِيمَ، فَزَهِدَ فِي دُنْيَاهُ لأَنَّهَا كَانَتْ هِيَ دُنْيَاهُ وَحَقَّرَ مُلْكَ

اس عظیم بادشاہ کے جگر کو، اس کے بعد اس نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر لی، کیوں کہ وہی اس کی دنیا تھی، اور حقیر سمجھا بادشاہت

الْهِنْدِ، لأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ عِنْدَه مِنْ مُلْكِ الْهِنْدِ، وَلَمْ يَعُدْ لَه أَرَبٌ

ہندوستان کو، کیوں کہ اس کی بیوی اس کے نزدیک بادشاہت ہند سے بڑھ کر تھی، اور اس کو چاہت نہ رہی

بَعْدَهَا إِلَّا أَنْ يَتَمَلَّصَ مِنْ حَاضِرِه، وَيُوغِلَ بِذِكْرَيَاتِه فِي مَسَارِبِ الْمَاضِي، لِيَعِيشَ بِخَيَالِه

بیوی کے بعد، مگر یہ کہ زمانہ حال سے نجات پالے، اور ماضی کے جھروکوں میں اس کی یادوں میں کھو جائے، تاکہ وہ زندہ رہے اپنے خیال میں

مَعَهَا، وَيَسْتَرْوِحَ رَيَّاهَا وَيَسْتَجْلِيَ جَمَالَهَا، وَيَسْمَعَ خَفِيَّ نَجْوَاهَا، وَيُحِسَّ حَرَارَةَ أَنْفَاسِهَا،

اس کے ساتھ، اس کی خوشبو سونگھے، اس کے جمال کا نظارہ کرے، اس کی چھپی ہوئی سرگوشیوں کو سنے، اور اس کے سانس کی حرارت کو محسوس کرے

ثُمَّ اسْتَحَالَ حُبُّهُ إِيَّاهَا حُبًّا لِهٰذَا الْقَبْرِ الَّذِي شَادَهُ لَهَا، فَجُنَّ بِهِ جُنُونًا، وَصَارَ يُحِسُّ فِي بُرُودَتِهِ حَرَارَتَهَا،

پھر اس کی محبت اس سے، اُس قبر کی طرف تبدیل ہوگئی، جسے اس نے اس کی یاد میں بنایا تھا، وہ مجنون ہوگیا، وہ قبر کی ٹھنڈک میں اس کی حرارت کو محسوس کرتا تھا

وَفِي جُمُودِهِ خَطَرَاتِهَا، وَفِي صَمْتِهِ حَدِيثَهَا، وَانْصَرَفَ عَنِ الْمُلْكِ وَأَهْمَلَهُ

قبر کی جمودت میں بیوی کی دھڑکنوں کو، اس کی خاموشی میں بیوی کی باتوں کو محسوس کرتا، بادشاہت سے منہ موڑ لیا اور اسے غافل چھوڑ دیا،

فَوَثَبَ ابْنُهُ الْأَكْبَرُ فَوَلِيَ الْمُلْكَ إِلَّا اسْمَهُ، وَتَصَرَّفَ بِالْأَمْرِ وَحْدَهُ، وَنَازَعَهُ إِخْوَتُهُ،

اس کا بڑا بیٹا کود پڑا پس وہ بادشاہ بن گیا، وہ صرف نام کا بادشاہ نہ تھا وہ تو اکیلے تمام امور میں تصرف کرنے لگا، تو اس کے بھائیوں نے جنگ چھیڑ دی،

توضیح اللغۃ:

لان: از (ض) نرم ہونا، از (تفعیل) نرم کرنا...... الرخام: سنگ مرمر، ایک ٹکڑے کو رخامہ کہتے ہیں...... شید: از (تفعیل) بمعنی پھاڑنا، از (تفعل) بمعنی متفرق ہونا... صدع: از (ف) بات کو کھلم کھلا بیان کرنا، کر گزرنا، حق کا فیصلہ کرنا، مائل ہونا از (تفعیل) پھاڑنا، طے کرنا، از (تفعل) متفرق ہونا، غائب ہونا...... أرب: بمعنی حاجت جمع آراب... یملص: از (إفعال) پھسلانا، از (س) چکنا ہونے کی وجہ سے پھسل جانا، از (تفعل) بچ نکلنا، پھسل جانا...... مسارب: مسرب کی جمع بمعنی ... کی جگہ، از (ن) جاری ہونا، گھستے چلے جانا، سینا، از (س) ٹپکنا، از (تفعیل) گروہ گروہ بھیجنا، از (إفعال) پہنانا، از (انفعال) سوراخ میں داخل ہونا، پہنا...... یستروح: از (استفعال) سونگھنا، آرام پانا...... الریا: عمدہ خوشبو۔

وَجَاءَ كُلٌّ مِنْ إِمَارَتِهِ شُجَاعٌ مِنَ الْبِنْغَالِ وَمُرَادُ بَخْش مِنَ (الْكُجْرَاتِ) وَأَوْرَنْكْ زِيبْ هٰذَا مِنَ الدَّكَنِ،

ہر ایک اپنی ولایت سے آیا، بنگال سے شجاع، گجرات سے مراد بخش، اور دکن سے یہ اورنگزیب

وَاسْتَطَاعَ أَنْ يَغْلِبَهُمْ جَمِيعاً، وَيَنْفَرِدَهُ بِالْأَمْرِ وَوَضَعَ أَبَاهُ فِي قَصْرٍ مِنْ قُصُورِ الْمَلِكِ،

اور اس میں اتنی طاقت تھی کہ سب پر غلبہ پالے، اور حکومت اکیلے چلائے، اور اس نے اپنے باپ کو شاہی محلات میں سے ایک محل میں ٹھہرایا،

جَعَلَ له فيه مَا يَشْتَهِيهِ مِنَ الْفَرْشِ وَالطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالْحَاشِيَةِ وَالْجَوَارِيِ، وَجَعَلَ له حِيَالَ سَرِيرِه

اور وہاں پر ان کیلئے مہیا کیا جو وہ چاہتے تھے، بچھونا، کھانا، پوشاک، حشم وخدام، اور لگوایا اس کی چارپائی کے سامنے

مِرْآةً أُقِيمَتْ عَلَى صِنَاعَةٍ عَجِيبَةٍ لَاتَزَالُ تُدْهِشُ السَّيَّاحَ يَرَى مِنهَا(تاج محل) عَلَى الْبُعْدِ

ایک آئینہ عجیب وغریب کاری گری سے، جو آج بھی سیاح کو حیران کر دیتا ہے، وہ اس سے تاج محل دور سے دیکھتے،

وهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي سَرِيرِه كَأَنَّه أَمَامَه. وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّ مَا بَقِيَ له مِنْ لَذَائِذِ دُنْيَاه.

درآنحالیکہ وہ چارپائی پر لیٹے ہوتے گویا کہ تاج محل ان کے سامنے ہے، یہی اس کا سب کچھ تھا دنیا کی لذتوں میں سے جو اس کے پاس باقی بچا تھا

وَكَانَ جُلُوسُه عَلَى سَرِيرِ الْمُلْكِ سَنَةَ ١٠٦٨ ھ (قبل ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةً) وَكَأَنِّي بِكُمْ تَظُنُّونَ أَنَّ هٰذَا

تین سو سال پہلے اورنگزیب ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا،اور مجھے معلوم ہے آپ یہ گمان کرتے ہوں گے کہ یہ

الملكَ الَّذِي رُبِّيَ بين كتبِ الْفِقْهِ وَأَوْرَادَ النَّقْشَبَنْدِيَةِ سيدخلُ خلوته وَيَعْمَلُ مِنْ قصرِه مَدْرَسَةً

بادشاہ جس نے فقہی کتب اور نقشبندی اوراد کے بیچ تربیت پائی ہے وہ عنقریب خلوت میں داخل ہوگا اور بنائے گا اپنے محل میں مدرسہ،

أَو تَكِيَّةً، يُصَلِّي وَيَقْرَأُ فِي كُتُبِ الْفِقْهِ، وَيُسَيِّبُ أُمُورَ الدُّنْيَا وَيُهْمِلُهَا

یا کوئی خانقاہ، نماز پڑھائے گا، اور فقہی کتابیں پڑھائے گا، دنیوی کاموں کو جان بوجھ کر چھوڑ دے گا، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے

زَاهِداً فِيهَا، كَلَّا يَاسَادَةُ، وَمَاهٰذِهِ خَلَائِقُ الْإِسْلَامِ، وَلَاهٰذِهِ طَرِيقَتُه. إِنَّ الْعَمَلَ لِإِسْعَادِ النَّاسِ

اسے غافل ہوجائے گا، ہرگز نہیں جناب! یہ اسلام کی عادات نہیں، اور نہ ہی اس کا طریقہ ہے، بیشک کام تو لوگوں کی خوشحالی کیلئے،

وَإِقَامَةِ الْعَدْلِ، وَرَفْعِ الظُّلْمِ، وَجِهَادِ الْكَافِرِينَ الْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ، كُلُّ ذٰلِكَ صَلَاةٌ

عدل قائم کرنے کیلئے، ظلم کو ختم کرنے کیلئے، فساد برپا کرنے والے کافروں سے جہاد کرنے کیلئے کوشاں رہنا، یہ سب کچھ نماز ہے

كَالصَّلَاةِ فِي الْمِحْرَابِ، بَلْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةِ النَّفْلِ وَصَوْمِ التَّطَوُّعِ وَعَدْلُ سَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ

جیسا کہ محراب میں نماز ہوتی ہے، بلکہ یہ سب نفل نماز، نفلی روزہ سے بہتر ہے، اور ایک گھڑی کا انصاف زیادہ بہتر ہے

عِبَادَةِ أَرْبَعِينَ سَنَةً

چالیس سال کی عبادت سے،

لِذٰلِكَ تَرَوْنَه لَبِسَ لَامَةَ الْحَرْبِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ (وَكَانَ يَوْمَئِذٍ

یہی وجہ ہے کہ آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ انہوں نے پہلے دن سے ہی جنگی لباس پہن لیا، حالانکہ اس وقت

فِي الْأَرْبَعِيْنَ) وَنَهَضَ بِنَفْسِه. يَقْضِي عَلَى الْخَارِجِيْنَ وَيَقْمَعُ الْمُتَمَرِّدِيْنَ وَيَفْتَحُ الْبِلَادَ

آپ کی عمر چالیس سال تھی، خود لڑائی میں کود پڑے، باغیوں کی سرکوبی کی، اور سرکشوں کی بیخ کنی کی، شہر فتح کیے،

وَيُقَرِّرُ الْعَدَالَةَ وَالْأَمْنَ فِي الْأَرْضِ. وَمَازَالَ يَنْتَقِلُ مَنْ مَعْرِكَةٍ يَخُوْضُهَا إِلَى مَعْرِكَةٍ وَمِنْ بَلَدٍ

زمین پر عدل و انصاف قائم کیا، وہ مسلسل ایک جنگ سے منتقل ہوتے، دوسری جنگ میں کود پڑتے۔ ایک شہر کی

يُصْلِحُه إِلَى بَلَدٍ، حَتّٰى إِمْتَدَّ سُلْطَانُه مِنْ سُفُوْحِ هُمَالِيَةَ. إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ مِنْ جُنُوْبِ الْهِنْدِ

اصلاح کے بعد دوسرے کی طرف بڑھتے، یہاں تک کہ اس کی سلطنت ہمالیہ کے دامن سے لیکر جنوبی ہند میں سیف البحر تک پھیل گئی،

وَكَادَ يَمْلِكُ الْهِنْدَ كُلَّهَا. حَتّٰى قُضِيَ شَهِيْدٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي أَقْصَى الْجُنُوْبِ بَعِيْدًا

قریب تھا کہ پورے ہندوستان کا مالک ہوتا، یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے، جنوبی ہند کے آخری حصے میں جو کہ دور تھا

عَنْ عَاصِمَتِه بِأَكْثَرَ مِنَ الْفِ وَخَمْسِمِائَةِ كِيْلٍ. مَنْ خَاضَ هٰذِهِ الْمَعَارِكَ اسْتَنْفَدَتْ وَقْتَه كُلَّه.

اس کے دارالخلافہ سے پندرہ سو کلو میٹر سے زیادہ، جو ان معرکوں میں گھستا ہے تو یہ معرکے اس کا سارا وقت لے لیتے ہیں

وَلَمْ تَدَعْ لَه بَقِيَّةً لِإِصْلَاحٍ فِي الدَّاخِلِ، أَوْ نَظَرٍ فِي أُمُوْرِ النَّاسِ وَلٰكِنْ أَرْوَنْكَ زِيْبْ حَقَّقَ مَعَ

اندرونی حالات کی اصلاح اور لوگوں کے معاملات میں غور وفکر کے لیے اس کے پاس وقت نہیں بچتا، لیکن اورنگ زیب نے وہ کارنامے دکھائے اس

ذٰلِكَ مِنَ الْإِصْلَاحِ الدَّاخِلِيِّ مَالَمْ يُحَقِّقْ مِثْلَه إِلَّا قَلِيْلٌ .... مِنَ الْمُلُوْكِ. كَانَ يَنْظُرُ فِي شُؤُوْنِ

کے ساتھ ساتھ اندرونی حالات کی اصلاح کے، کہ اس جیسے بہت کم بادشاہوں نے دکھائے ہیں، وہ غور وفکر کرتے ہیں حالات میں،

الرَّعِيَّةِ مِنْ أَدْنٰى بِلَادِهٖ إِلٰى أَقْصَاهَا بِمِثْلِ عَيْنِ الْعُقَابِ، كَمَا كَانَ يَبْطِشُ بِالْمُفْسِدِيْنَ بِمِثْلِ كَفِّ الْأَسَدِ

قریبی علاقوں سے لیکر دور دراز تک کے علاقوں کی عوام کے، جیسے عقابی نظر ہوتی ہے، جیسے وہ فسادیوں پر شیر کی گرفت کرتے تھے،

توضیح اللغۃ:

لأمة: اس کی جمع لُؤَم بمعنی زرہ، از (ک) ذلیل ہونا، بخیل ہونا، از (ف) کمینگی کی طرف نسبت کرنا، از (تفعیل) ایسا کام کرنا

جس سے لوگ کمینہ کہیں، از (افتعال) آپس میں چمٹ جانا، از (استفعال) کمینوں میں شادی کرنا...... یقمع: از (افعال) ہٹانا، ذلیل وخوار کرنا، از (ف) ارادہ سے ہٹانا دینا، ذلیل وخوار کرنا، از (تفعل) متحیر ومدہوش ہونا، از (انفعال) پوشیدہ مکان میں داخل ہونا...... المتمردین: از (تفعل) سرکشی کرنا، سرکشوں کے پاس آنا، از (ن، ک) سرکشی کرنا، از (ن) نرم کرنا، صاف کاٹنا......

سفوح: دامن جمع: سُفح...... شؤون: الشأن کی جمع بمعنی بڑے بڑے امور واحوال، معاملہ، حالت۔

فَاَسْکَنَ کُلَّ نَأمَۃِ فَسَادٍ، وَاَقَرَّ کُلَّ بَادِرَۃِ اِضْطِرَابٍ. ثُمَّ اَخَذَ بِالْاِصْلَاحِ فَأَزَالَ مَا کَانَ بَاقِیاً

ہر فسادی آواز کو چپ کرا دیا، بے چینی کی ہر حرکت کو ٹھنڈا کردیا، پھر اصلاح شروع کردی، پس صاف کر دیا باقی ماندہ

مِنَ الزَّنْدِقَۃِ الَّتِیْ جَاءَ بِھَا (اَکْبَرُ) اَبُوْ جَدِّہٖ. وَکَانَتِ الضَّرَائِبُ الظَّالِمَۃُ تُرْھِقُ النَّاسَ وَلَایَنَالُ اُمَرَاءَ

بے دینی کو جو ان کے پردادا (اکبر) لائے تھے، اور ظالمانہ ٹیکسوں کی وجہ سے لوگوں کی زندگی وبال جان تھی، حالانکہ نہیں پہنچی تھی امراء

الْمَجُوْسِ لَفْحٌ مِنْ نَارِھَا. فَاَبْطَلَ مِنْھَا ثَمَانِیْنَ نَوعاً. وَسَنَّ لِلضَّرَائِبِ سُنَّۃً عَادِلَۃً.

مجوس کو اس آگ کی تپش، ٹیکس کی ان اقسام میں سے اسی اقسام کو ختم کیا اور انصاف کے ساتھ اس کا ایک ضابطہ مقرر کیا

وَاَوْجَبَھَا عَلَی الْجَمِیْعِ. فَکَانَ ھُوَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَھَا مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ. وَلَوْلَا ھَیْبَتُہٗ وَشِدَّتُہٗ فِی الْحَقِّ

اور وہ تمام پر لازم کر دیا۔ چنانچہ وہ پہلے بادشاہ ہیں جنھوں ان امراء سے ٹیکس لیا، اگر حق بات میں ان کا رعب ودبدبہ نہ ہوتا

لَاَبَوْھَا عَلَیْہِ. وَاَصْلَحَ الطُّرُقَ الْقَدِیْمَۃَ. وَشَقَّ طُرُقاً جَدِیْدَۃً. وَیَکْفِیْ لِتُدْرِکُوْا طُوْلَ ھٰذِہِ الطُّرُقِ

تو یہ لوگ انکار کر دیتے، پرانی سڑکوں کی مرمت کی اور نئی سڑکیں تعمیر کی' اور کافی ہے ان سڑکوں کی لمبائی معلوم کرنے کے لیے

اَنْ تَعْرِفُوْا اَنَّ طَرِیْقاً وَاحِداً مِمَّا کَانَ فَتَحَہٗ شِیْرْشَاہ السُّوْرِیُّ، کَانَ یَمْشِیْ فِیْہِ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَۃَ اَشْھُرٍ،

یہ جان لینا کہ شیرشاہ سوری نے ایک سڑک جس کا افتتاح کیا تھا، مسافر اس پر تین ماہ تک سفر کرتا رہتا تھا،

وَکَانَتْ تَحُفُّ بِہٖ الْاَشْجَارُ مِنَ الْجَانِبَیْنِ عَلٰی طُوْلِہٖ وَتَتَعَاقَبُ فِیْہِ الْمَسَاجِدُ وَالْخَانَاتُ. وَبَنَی الْمَسَاجِدَ

اس لمبے راستے کی دونوں جانب کا درختوں نے احاطہ کیا ہوا تھا، اور اس میں یکے بعد دیگرے مسجدیں، اور مسافر خانے آتے، اور بنائیں مسجدیں

فِیْ اَقْطَارِ الْھِنْدِ، وَاَقَامَ لَھَا الْاَئِمَّۃَ وَالْمُدَرِّسِیْنَ وَاَسَّسَ دُوْراً لِلْعَجَزَۃِ، وَمَارِسْتَانَاتٍ لِلْمَجَانِیْنِ، وَمُسْتَشْفَیَاتٍ

ہندوستان کے علاقے میں، ان کے لیے امام اور مدرسین مقرر کیے، عاجزوں کے لیے گھر بنوائیں، پاگلوں کے لیے شفاء خانے اور ہسپتال

لِلْمَرْضٰى. وَأَقَامَ الْعَدْلَ فِي النَّاسِ. فَلَا يَكْبُرُ أَحَدٌ عَنْ أَنْ يُنَفَّذَ فِيهِ حُكْمُ الْقَضَاءِ. وَكَانَ أَوَّلَ

بیماروں کیلئے۔ لوگوں میں انصاف قائم کیا، کوئی اس سے اونچا نہ تھا کہ اس کے بارے میں عدالت کا فیصلہ نافذ ہو، وہ پہلے بادشاہ تھے

مَنْ جَعَلَ لِلْقَضَاءِ قَانُوناً. فَكَانَ يَحْكُمُ فِي الْقَضَايَا الْكُبْرٰى بِنَفْسِهِ لَا حُكْماً كَيْفِيًّا بَلْ حُكْمًا

جنہوں نے عدالت کے لیے قانون بنایا، بڑے بڑے مقدمات کا خود فیصلہ کرتے تھے، وہ فیصلہ کیف ماتفق نہیں ہوتا تھا بلکہ

بِالْمَذْهَبِ الْحَنَفِي مُعَلِّلاً لَهُ مُدَلِّلًا عليه. وَنَصَبَ الْقُضَاةَ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ وَقَرْيَةٍ. وَكَانَ لِلْأُمَرَاءِ طُورُ امْتِيَازَاتٍ

فقہ حنفی کے مطابق مدلل ومعلل فیصلہ ہوتا تھا، لوگوں کیلئے ہر گاؤں اور ہر شہر میں قاضی مقرر کیے، شہنشاہ کے لیے کچھ مراعات تھیں،

فَأَلْغَاهَا كُلَّهَا. وَجَعَلَ نَفْسَهُ تَابِعًا لِلْمَحَاكِمِ الْعَادِيَةِ. وَأَنَّ مَنْ لَهُ عليه حَقٌّ أَنْ يُقَاضِيَهُ بِهِ أَمَامَ الْقَاضِي

ان سب کو ختم کر دیا، خود کو عام محکموں کے تابع کر دیا، جس کا بادشاہ پر کوئی حق ہوتا، اسے حق تھا کہ وہ وصول کرے قاضی کے سامنے

مَعَ السُّوقَةِ وَالسَّوَادِ مِنَ النَّاسِ. كَانَ الرَّجُلُ عَالِماً. فَقِيهًا بَارِعًا فِي الْفِقْهِ الْحَنَفِي. فَأَدْنَى الْعُلَمَاءَ

عوام اور لوگوں کی موجودگی میں، وہ ایک عالم آدمی تھے، فقہ حنفی میں ماہر فقیہ تھے، انہوں نے علماء کو قریب کیا

وَلَازَمَهُم وَجَعَلَهَا خَاصَّتَهُ وَمُسْتَشَارِيهِ وَبَنٰى لَهُمُ الْمَدَارِسَ. وَجَعَلَ الرَّوَاتِبَ.

اور اپنے ساتھ لگائے رکھا، اپنا خاص اور مشیر بنایا، ان کے لیے مدارس بنائے، اور وظائف مقرر کیے۔

توضیح اللغۃ:

نأمة: آواز، نغمہ، نیم، از (ف، ض) آواز نکالنا، آہستہ آہستہ رونا...... ترھق: از (افعال) سختی ڈالنا، طاقت سے زیادہ کام پر اکسانا، از (س، ک) بے وقوف ہونا، از (تفعیل) برائی کی تہمت لگانا، از (مفاعلہ) جوانی کے قریب پہنچنا...... لفح: تپش، لپٹ، از (ف) جھلس دینا...... تحف: از (ن) گھیرنا، احاطہ کر لینا، از (ض) سرسراہٹ ہونا، خشک ہونا، بہرا ہونا، از (تفعیل) احاطہ کرنا، مبتلائے مصیبت ہونا، از (افعال) برائی سے یاد کرنا...... الخانات: الخان کی جمع بمعنی سرائے، دوکان اور خان ترکوں کے بادشاہ کا لقب ہے...... مارستانات: المارستان کی جمع بمعنی شفاخانہ...... الرواتب: راتب کی جمع بمعنی وظیفہ، تنخواہ، سنن مؤکدہ، از (ن) قائم وثابت ہونا، از (تفعیل) مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا، ثابت کرنا، از (تفعل) ترتیب وار ہونا، سیدھا کھڑا ہونا۔

وَوُفِّقَ إِلَى أَمْرَيْنِ، لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ مُلُوكِ الْمُسْلِمِينَ۔ الأَوَّلُ: إِنَّهُ كَانَ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي عَالِماً عَطِيَّةً أَوْ رَاتِباً

آپ کو ایسے دو کاموں کی توفیق ملی، جن کی پہلے کسی مسلمان بادشاہ کو نہیں ملی، پہلی یہ کہ وہ کسی عالم کو عطیہ یا وظیفہ دے کر

إِلَّا طَالَبَهُ بِالْعَمَلِ، بِتَالِيفٍ أَوْ تَدْرِيسٍ، لِئَلَّا يَأْخُذَ الْمَالَ وَيَتَكَاسَلَ، فَيَكُونُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ السَّيِّئَتَيْنِ،

اسے تالیف یا تدریس کا کوئی کام کرنے کا کہتے، تاکہ مال لے کر وہ سستی نہ کرے، ورنہ دو برائیاں جمع ہوجائیں گی

أَخْذِ الْمَالِ بِلَا حَقٍّ، وَكِتْمَانِ الْعِلْمِ، فَمَا قَوْلُ مُدَرِّسِي الإِفْتَاءِ وَالأَوْقَافِ؟

بغیر حق کے مال لینا اور دوسری علم کو چھپانا، پھر آپ کا افتاء اور اوقاف کے مدرسین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (یعنی عام عالم سے بھی کام لیتے تھے تو پھر خاص سے کتنا لیتے ہونگے)

وَالثَّانِي: أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ عَمِلَ عَلَى تَدْوِينِ الأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ فِي كِتَابٍ وَاحِدٍ يُتَّخَذُ قَانُوناً،

دوسری بات یہ کہ آپ پہلے بادشاہ ہیں جنہوں نے ایک کتاب میں احکام شرعیہ کو مرتب کرنے کا کام کیا، اسے قانون بنادیا

فَوُضِعَتْ لَهُ وَبِأَمْرِهِ وَبِإِشْرَافِهِ وَنَظْرِهِ الْفَتَاوَى الَّتِي نُسِبَتْ إِلَيْهِ فَسُمِّيَتِ الْفَتَاوَى الْعَالَمْكِيرِيَّةَ،

چنانچہ آپ کے حکم سے آپ کی زیرنگرانی فتاوی کو مرتب کیا گیا پھران کا نام آپ کی طرف نسبت کرتے ہوتے ''فتاوی عالمگیریہ'' رکھ دیا

وَاشْتَهَرَتْ بِالْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ، وَيَعْرِفُهَا كُلُّ مَنْ يَقْرَأُ هَذَا الْمَقَالَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهَا مِنْ أَشْهَرِ

آج وہ ''فتاوی ہندیہ'' کے نام سے بھی مشہور ہے، جو علماء اس کا مطالعہ کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ فقہ اسلامی کی

كُتُبِ الْفِقْهِ الإِسْلَامِيِّ، وَأَجْوَدِهَا تَرْتِيباً وَتَصْنِيفاً۔ وَكَانَ بَعْدَ ذَالِكَ كُلِّهِ

مشہور کتاب ہے، ترتیب اور تصنیف کے اعتبار سے عمدہ کتابوں میں سے ہے۔ ان تمام کاموں کے ساتھ ساتھ

يُؤَلِّفُ أَلْفَ كِتَاباً فِي الْحَدِيثِ وَشَرْحِهِ وَتَرْجَمَهُ إِلَى الْفَارِسِيَّةِ وَيَكْتُبُ الرَّسَائِلَ الْبَلِيغَةَ، الَّتِي

آپ نے حدیث میں ایک کتاب لکھی، پھر فارسی میں اس کا ترجمہ وتشریح لکھی، آپ بلیغ رسائل لکھتے جو

تعدُّ فِي لسانهم مِنْ رَوَائِعِ البيانِ، وَيَكْتُبُ بِخَطِّهِ المصاحفَ وَيَبِيعُهَا لِيَعِيشَ

ان کی زبان میں بیان کے شاہکار شمار کیے جاتے ہیں، آپ اپنے قلم سے مصاحف لکھ کر انہیں فروخت کرتے تاکہ گزر بسر کریں

بِثَمَنِهَا لِمَا زَهِدَ فِي أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ وَتَرَكَ الأَخْذَ مِنْهَا،

اس کے ثمن سے، اس لیے کہ آپ مسلمانوں کے مال سے بچتے تھے، اور اسے لینا چھوڑ دیا تھا،

توضيح اللغة:

روائع: الروعة کی جمع بمعنی حسن و جمال کا حصہ، ڈر، از (ن) تعجب میں ڈالنا، از (ن، ض) لوٹنا۔

وَاِنَّه حَفِظَ الْقُرْآنَ بَعدَ اَنْ وَلِيَ الْمُلْكَ، وَاِنَّه كَانَ شَاعِراً مَوسِيقِيًّا، وَلٰكِنَّه تَرَكَ ذٰلِكَ وَكَرِهَه

آپ نے بادشاہ بننے کے بعد قرآن مجید حفظ کیا، پہلے آپ ایک خوش آواز شاعر تھے، لیکن پھر اسے برا سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا

وَاَبْطَلَ مَا كَانَ لِلشُّعَرَاءِ وَالْمُوسِيقِيِّيْنَ مِنْ هِبَاتٍ وَعَطَايَا وَلَمْ يَكُنْ يَرَاهُم

آپ نے ان عطیات اور تحائف کو ختم کر دیا جو شعراء اور گانے والوں کو ملتے تھے، آپ نہیں سمجھتے تھے ان چیزوں کو

لَازِمِيْنَ لِأُمَّةٍ، لَاتَزَالُ تَبْنِي فِي الْاَرْضِ صَرْحَ مَجْدِهَا۔ وَكَانَ يُصَلِّي الْفَرَائِضَ فِي اَوَّلِ وَقْتِهَا

ضروری ان لوگوں کے لیے، جو زمین پر اپنی عظمت کا بلند و بالا محل تعمیر کر رہے ہو۔ فرض نمازوں کو اول وقت میں ادا کرتے تھے

مَعَ الْجَمَاعَةِ لَايَتْرُكُ ذٰلِكَ بِحَالٍ، وَالْجُمُعَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْكَبِيْرِ وَلَو كَانَ غَائِباً عَنِ الْمِصْرِ لِأَمْرٍ مِنَ الْاُمُورِ،

جماعت کے ساتھ، کسی حال میں نہ چھوڑتے، جمعہ کی نماز شہر کی بڑی مسجد میں ادا کرتے، اگر کسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر ہوتے

يَاْتِيهِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ لِيُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ يَذْهَبُ حَيْثُ شَاءَ وَكَانَ يَصُومُ رَمَضَانَ مَهْمَا اِشْتَدَّ

تو جمعرات کو شہر آجاتے تاکہ جمعہ پڑھ سکیں، پھر جہاں جانا ہوتا چلے جاتے، وہ رمضان کے روزے رکھا کرتے تھے، جتنی بھی سخت

الْحَرُّ، وَمَا اَدْرَاكُم مَا حَرُّ الْهِنْدِ؟ وَيُحْيِي اللَّيَالِي بِالتَّرَاوِيْحِ، وَيَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

گرمی ہو، تمہیں کیا پتہ ہندوستان میں کتنی سخت گرمی ہوتی ہے؟ زندہ کرتے راتوں کو تراویح کے ذریعے، اور اعتکاف کرتے آخری عشرہ

مِنْ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ، فِي كُلِّ اُسْبُوْعٍ مِنْ اَسَابِيْعِ السَّنَةِ،

رمضان، مسجد میں، پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتے تھے، سال کے ہفتوں میں سے ہر ہفتے میں،

وَيُدَاوِمُ عَلَى الطَّهَارَةِ بِالْوُضُوْءِ وَيُحَافِظُ عَلَى الْاَذْكَارِ، وَيُمِدُّ اَهْلَ الْحَرَمَيْنِ بِالصِّلَاتِ الْمُتَكَرِّرَةِ الدَّائِمَةِ۔

ہمیشہ باوضو رہتے، اذکار کی پابندی کرتے، اور اہل حرمین کو بار بار ہمیشہ تحائف بھیجتے رہتے۔

توضیح اللغۃ:

رمضان: مشہور مہینہ کا نام، جمع رمضانات، رماضین، أرمضاء... تراویح: ترویحۃ کی جمع بمعنی مطلق بیٹھنا پھر اس بیٹھنے پر اطلاق ہونے لگا جو رمضان شریف کی راتوں میں چار رکعات پڑھ لینے کے بعد آرام حاصل کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں اور ہر چار رکعات کو ترویح اور کل بیس رکعات کو تراویح کہنے لگے...... الصلات: صلۃ کی جمع بمعنی انعام۔

وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ آيَةً فِي الْحَزْمِ وَالْعَزْمِ، وَالْبَرَاعَةِ فِي فُنُونِ الْحَرْبِ، وَفِي التَّنْظِيمِ الإِدَارِيِّ

ان تمام کے باوجود آپ دور اندیشی، پختہ ارادے، جنگی فنون میں مہارت، حکومتی اداروں کو منظم چلانے میں اپنی مثال آپ تھے،

فَكَيْفَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَجْمَعَ هٰذَا كُلَّهُ؟ كَيْفَ قَدَرَ أَنْ يَتَعَبَّدَ هٰذِهِ الْعِبَادَةَ؟ وَيَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ؟

انہیں یہ سب کرنے کی طاقت کیسے ملی؟ وہ کیسے قادر ہوئے کہ اتنی عبادت کریں، لوگوں کے درمیان فیصلے کریں،

وَيُؤَلِّفَ فِي الْعِلْمِ، وَيَكْتُبَ الْمَصَاحِفَ؟ وَيَحْفَظَ الْقُرْآنَ؟ وَيُدِيرَ هٰذِهِ الْقَارَّةَ الْهَائِلَةَ؟ وَيَخُوضَ

علمی تالیفات کریں، قرآن مجید لکھیں، قرآن حفظ کریں، ایک عظیم برّاعظم کا نظام چلائیں اور گھس جائیں

هٰذِهِ الْمَعَارِكَ الْكَثِيرَةَ؟ لَقَدْ كَانَ يُقَسِّمُ بَيْنَ ذٰلِكَ أَوْقَاتَهُ. وَيَعِيشُ حَيَاةً مُرَتَّبَةً. فَوَقْتٌ لِنَفْسِه

بہت سی لڑائیوں میں؟ (یہ سب اس طرح ہوا کہ) انہوں نے اپنا نظام الاوقات بنا رکھا تھا، وہ ایک ترتیب سے زندگی گزارتے، وقت کا ایک حصہ اپنے لیے

وَوَقْتٌ لأَهْلِه وَوَقْتٌ لِرَبِّه وَلِلإِدَارَة وَالْقِتَالِ وَالْقَضَاءِ أَوْقَاتُهَا.

ایک اپنے گھر والوں کے لیے مقرر کیا، ایک اپنے رب کے لیے مقرر کیا، اور ادارے، لڑائی اور قضاء کے لیے اپنے اوقات کو مختص کیا تھا،

حَكَمَ الْهِنْدَ كُلَّهَا خَمْسِينَ سَنَةً كَوَامِلَ، وَكَانَ أَعْظَمَ مُلُوكِ الدُّنْيَا فِي عَصْرِه وَكَانَتْ بِيَدِه

انہوں نے پورے ہند پر پچاس سال حکومت کی، وہ اپنے زمانے میں دنیا کے بڑے بادشاہ تھے، ان کے قبضے میں

مَفَاتِيحُ الْكُنُوزِ، وَكَانَ يَعِيشُ عَيْشَ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ، مَا مَدَّهُ يَدَه وَلاَ عَيْنَه إِلٰى حَرَامٍ، وَلاَ أَدْخَلَه بَطْنَه

خزانوں کی چابیاں تھیں، وہ زہد و فقر کی زندگی جیتے، حرام چیز کی طرف نہ دیکھتے نہ چھوتے، نہ پیٹ میں ڈالتے

وَلاَ كشَفَ لَه إِزَارَه، كَانَ يَمُرُّ عليه رَمَضَانُ كُلُّه لاَ يَأْكُلُ إلاَ اَرْغِفَةً مَعدُودَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ،

نہ حرام کے لیے ازار کھولتے، پورا رمضان گزر جاتا وہ جَو کی چند روٹیاں ہی کھاتے،

مِنْ كَسْبِ يَمِينِه مِنْ كِتَابَةِ المُصْحَفِ لَا مِنْ اَمْوَالِ الدَّولَةِ.

وہ بھی حکومت کے مال سے نہیں بلکہ مصحف لکھ کراپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال سے ہوتی۔

رَحْمَةُ اللهِ عَلىٰ رُوحِهِ الطَّاهِرَةِ.

اللہ تعالیٰ ان کی پاکیزہ روح پر رحمت نازل فرمائیں۔آمین

توضیح اللغۃ:

مفاتیح: مفتاح کی جمع بمعنی چابیاں...... ازار: بمعنی چادر، تہ بند، ہر وہ چیز جو تم کو چھپالے، پاک دامنی، جمع آزرۃ، أزر ...... الطاھرۃ: از (ن، ک) بمعنی پاک ہونا، از (تفعیل) بمعنی پاک کرنا، دھونا، از (تفعل) بمعنی پاک ہونا، نہانا، خوب طہارت حاصل کرنا۔

طالب دعا صابر محمود غفرلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم